Go To Index

96 بیانات

بیاناتِ عطاریہ (جلد 6)

مؤلف:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال

مُحَمَّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

آن لائن اشاعت

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ۔

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں (یعنی نیچے) دی ہوئی دُعا (اوّل آخر ایک بار دُرُودِ پاک کے ساتھ) پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ، وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ، یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما، اے عَظَمت اور بُزُرگی والے! (اَلْمُستطرَف ج ۱ ص ۴۰)

غمِ مدینہ، بقیع، مغفِرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالِب

۱۳ شوّالُ المکرّم ۱۴۲۸ھ

نام کتاب: بیاناتِ عطاریہ (جلد 6)

مؤلف: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

اشاعت نمبر 1: آن لائن، شوّال شریف 1446ھ، اپریل 2025ء

الگ سے شائع ہونے والے 96 رسائل کا مجموعہ ہے، بغیر ترمیم کے اپلوڈ کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

96بیاناتِ عطاریہ ایک نظر میں (جلد 1 تا 8)

جلد1 (1)غفلت (2)پُراَسرار خزانہ (3)خزانے کی اَنبار (4)بادشاہوں کے ہڈّیاں (5)کفن چوروں کے انکشافات (6)بُری موت کے اسباب (7)مُردے کی بے بسی (8)مُردے کے صدمے (9)قبر کی پہلی رات (10)قبر کاامتِحان (11)قِیامت کاامتِحان (12)پُل صِراط کی دَہشت

جلد2 (13)سَمُندری گُنبد (14)احتِرام مسلم (15)زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی (16)شیطان کے بعض ہتھیار (17)ظُلم کاانجام (18)عَفوودَرگُزَر کی فضیلت (19)ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی (20)بسنت میلا (21)باحَیانوجوان (22)مدینے کی مچھلی (23)زخمی سانپ (24)اسلامی پردہ

جلد3 (25) انمول ہیرے (26)ویران محل (27)نَہَر کی صدائیں (28)جنّتی محل کا سودا (29)میں سُدھرنا چاہتاہوں (30)پُراَسرار بھکاری (31)کالے بچھو (32)ٹی وی کی تباہ کاریاں (33)گانے باجے کے 35 کُفریہ اشعار (34)سیلفی کے 30عبرت ناک واقعات (35)وُضُواورسائنس (36)قومِ لوط کی تباہ کاریاں

جلد4 (37)تِلاوت کی فضیلت (38)ثواب بڑھانے کے نسخے (39)نیک بننے کانسخہ (40)گھریلو مسجِد بنانا سنّت ہے (41)مسجِدیں خوشبو دار رکھئے (42)مِسواک شریف کی فضائل (43)کفن کی واپسی (44)آقا کا مہینا (45)ابلق گھوڑے سوار (46)میٹھے بول (47)خاموش شہزادہ (48)فاتحہ وایصالِ ثواب کاطریقہ

جلد5 (49)خودکشی کاعِلاج (50)ناراضیوں کاعِلاج (51)غصّے کاعِلاج (52)وسوسے اوران کاعِلاج (53)چڑیا اوراندھاسانپ (54)بیمار عابد (55)مینڈک سوار بچھو (56)مدنی وصیّت نامہ (57)قبر والوں کی 25 حِکایات (58)ذِکروالی نعت خوانی (59)نعت خواں اورنذرانہ (60)بجلی استِعمال کرنے کے مدنی پھول

جلد6 (61)ضِیائے دُرُود و سلام (62)25حِکایات دُرُود و سلام (63)صُبحِ بہاراں (64)سب سے آخِری نبی (65)ہر صَحابیِ نبی جنّتی جنّتی (66)عاشِقِ اکبر (67)کراماتِ فاروقِ اعظم (68)کراماتِ عثمانِ غنی (69)کراماتِ شیرِ خُدا (70)امام حَسَن کی30 حِکایات (71)امام حُسین کی کرامات (72)کربلا کا خونیں منظر

جلد7 (73)فیضانِ اہلِ بیت (74)حسینی دولہا (75)اشکوں کی برسات (76)منّے کی لاش (77)سانپ نُما جنّ (78)جنّات کا بادشاہ (79)خوف ناک جادوگر (80)تذکرۂ مجدِّدِ اَلف ثانی (81)تذکرۂ امام احمد رضا (82)تذکرۂ صدرُ الشّریعہ (83)سیّدی قُطبِ مدینہ (84)بریلی سے مدینہ

جلد8 (85)بھیانک اُونٹ (86)جوشِ ایمانی (87)ابوجہل کی موت (88)سگِ مدینہ کہنا کیسا؟ (89)حلال کمانے کے 50 مدنی پھول (90)کھانے کا اسلامی طریقہ (91)دعوتوں کے بارے میں سوال جواب (92)کباب سموسے (93)وزن کم کرنے کا طریقہ (94)میٹھی کے 50 مدنی پھول (95)مچھلی کے عجائبات (96)پان گٹکا۔

فہرست

عنوان	صفحہ
یادداشت	1
96 بیاناتِ عطّاریہ ایک نظر میں (جلد 1 تا 8)	5
اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیتیں	17
ضِیائے دُرُود و سلام (بیان:61)	**18**
40 حدیثیں دوسرے تک پہنچانے کی فضیلت	19
40 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم	20
دُرُود نہ پڑھنے کے نقصانات پر 8 فرامینِ نبوی	29
صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے 5 ارشادات	31
25 حِکایاتِ دُرُود و سلام (بیان:62)	**34**
دُرُود شریف کی فضیلت	35
(1) اُونٹ بول اُٹھا	35
(2) حضرتِ آدم کا مہر 10 دُرُود شریف	37
(3) کالا چہرہ سفید ہو گیا	38
(4) غموں کو دُور کرنے کا وظیفہ	39
(5) شَفاعت کا سُوالی	40
(6) مُبارَک پرچہ	40
میزان کیا ہے؟	41
میزان پر جو پلڑا بھاری ہو گا وہ اوپر کو اُٹھے گا	41
میزان بہت بڑا ہے	42
(7) حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کی کرامت	42
(8) اَنوکھا مِنبر	43
(9) اُونٹ کی گواہی	44
(10) بُری شکل سے نَجات	46
(11) سببِ مغفرت	46
دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت	47
دُرُود شریف لکھنے کے بارے میں اہم معلومات	47
(12) بآوازِ بلند دُرُودِ پاک پڑھنے کی بَرَکت	47
(13) عذابِ قبر کا ایک سبب (زَبان کی بے احتیاطی)	48
(14) آگ سے نَجات	49
(15) ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کا نسخہ	50
(16) 560 قبروں سے عذاب اٹھ گیا	50
(17) سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رخسار چوم لیا	52
(18) حالتِ بیداری میں جوابِ سلام	53
(19) مبلغ پر دُرُود شریف کے سبب کرم بالائے کرم	54
(20) محفلِ دُرُود میں شرکت کا حُکم فرمایا	55
(21) دس ہزار کان و زَبان	56
(22) کثرتِ دُرُود نے بربادی سے بچا لیا	56
(23) باکمال بچّی	57
(24) دُرُود کی برکت سے آپریشن کی تکلیف کا اظہار نہ کیا	58
(25) خوشبودار قبر	58
غیبت سے حفاظت کا عمل	59
صُبحِ بہاراں (بیان:63)	**61**
دُرُود شریف کی فضیلت	62
صُبحِ بہاراں	63
شبِ قدر سے بھی افضل رات	65
عیدوں کی عید	66

عنوان	صفحہ
مِیلاد اور ابولَہَب (حکایت)	66
میلاد اور مسلمان	67
جشنِ ولادت کی دُھوم مچایئے	67
مِیلاد منانے والوں سے سرکار صلَّی اللہ علیہ وسلَّم خوش ہوتے ہیں	68
وِلادت کی خوشی میں جھنڈے	68
جھنڈے کے ساتھ جُلوس	69
جشنِ ولادت منانے والا خاندان	70
جشنِ ولادت منانے کا ثواب	73
یہودیوں کو ایمان نصیب ہوگیا	74
دعوتِ اسلامی اور جشنِ ولادت	77
﴿۱﴾ گناہ کا علاج مل گیا	77
﴿۲﴾ دل کا میل دھو دیا	78
﴿۳﴾ نور کی بارِش	79
﴿٤﴾ آج بھی جلوے عام ہیں	80
جشنِ ولادت کے 12 مدنی پھول	83
جشنِ ولادت کے بارے میں مکتوبِ عطار	86
جشنِ ولادت منانے کی نیّتیں	94
جشنِ ولادت منانے کی 16 نیّتیں	94
جشنِ ولادت کے نعرے	97
سب سے آخری نبی (بیان:64)	**99**
دُرُود شریف کی فضیلت	100
حضرتِ جبریل سلام کہتے ہیں (واقِعہ)	100
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم آخری نبی کے اُمّتی ہیں	102
اَہم ترین فرض	102
خاتَم کا مطلب	104
جانور بھی آخری نبی مانتے ہیں (واقِعہ)	104
عقیدۂ ختمِ نُبُوَّت کی اہمیّت	106
کوئی دلیل نہیں مانگی جائے گی	107
جھوٹے نبی سے مُعْجِزہ طلب کرنا کیسا؟	107
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ	108
ایمان کی سلامتی کی فکر نہ کرنے کا نُقصان	108
ایمان کی فکر نہ کرنا تشویشناک ہے	109
صُبح مُومِن تو شام کو کافِر	110
ایک غیبی بُزُرگ کا انوکھا واقِعہ	111
ایمان افروز موت (مَدَنی بہار)	115
40 حدیثیں پہنچانے کی فضیلت	117
ختم نبوت کے بارے میں 40 حدیثیں	117
نورانی محل کی آخری اینٹ	117
خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنٰی	119
چھ فضیلتیں	119
میں عاقِب ہوں	121
سارے نبیوں کے سردار	121
خَاتَمُ النَّبِیّٖن	122
آخرُ المساجد کے معنٰی	122
جنّت میں داخل ہوجاؤ	122
میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں	123
سب سے پہلے جنّت میں جانے والی اُمّت	124
خوبیوں بھری مختصر بات	124

عنوان	صفحہ
سب نبیوں سے اَفضل ہونے کا سبب (واقِعہ)	125
30 جُھوٹے نبی ہوں گے	126
مولیٰ علی کی شانِ عظمت نشان	127
تو نے سچ کہا	129
ایک خواب کی تعبیر	129
ان کے آگے نور دوڑتا ہوگا	129
قِیامت کے دِن ساری مخلوق آخری نبی کہے گی	130
اگر محمد نہ ہوتے تو میں تمہیں نہ بناتا	130
توریت شریف میں ذِکرِ خیر	132
سب سے پہلے اور سب سے آخری	132
پہلے اور آخری نبی	133
مِرے حُضور کے لَب پر اَنَا لَھَا ہوگا	134
کچھ نہ چُھپایا مگر۔۔۔(واقِعہ)	135
صحابہ اور تابعین کے 5 اِرشادات	136
(1) دونوں کندھوں کے درمیان تحریر	136
(2) وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو	136
(3) حضرتِ ابراہیم علیہِ السّلام کو پیغام	137
(4) حضرتِ اشعیا علیہِ السّلام کو وَحی	138
’’ملکِ شام کی بادشاہت‘‘ کی وضاحت	139
(5) حضرتِ یعقوب علیہِ السّلام کو وحی	140
ختم نبوت کے متعلق نعرے	141
ہر صَحابیِ نبی جنّتی جنّتی (بیان:65)	**142**
دُرُود شریف پڑھنے والے کی۔۔۔(حکایت)	143
اللہ کریم نے سب صَحابہ سے جنّت کا وعدہ فرمالیا ہے	144
صَحابۂ کرام کی دو اقسام	144
صَحابی کی تعریف	145
صَحابۂ کرام کی تعداد	145
فضیلت کے اعتبار سے صَحابۂ کرام کی ترتیب	145
چار یارانِ نبی	146
ایمان اَفروز حکایت	147
صَحابیِ رسول کا مَرتبہ	148
صَحابی سے کوئی بھی ولی بڑھ نہیں سکتا	149
کا نامُردہ	149
صَحابہ کا فرشتے استقبال کریں گے	150
’’میں اُنہیں میں سے ہوں‘‘	151
حرام، حرام، سخت حرام	151
40 حدیثیں پہنچانے کی فضیلت	152
فضائلِ صَحابہ کے بارے میں 40 حدیثیں	152
اللہ و رسول کو اِیذا دینے والوں کو عذاب کی وعید	157
صَحابہ کو عیب لگانے والے	159
دُعائے مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم	162
کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اصحاب واہلِ بیت کا	163
عاشِقِ اکبر (بیان:66)	**165**
دُرُود شریف کی فضیلت	166
بچپن کا حیرت انگیز واقِعہ	166
عاشِقِ اَکبر کا مُختَصر تعارُف	168
10 فضائلِ عاشِقِ اکبر بزَبانِ محبوبِ ربِّ اکبر	169
سب سے پہلے کون ایمان لایا؟	171

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سب سے افضل کون؟	171	خواب میں دیدارِ مُصطَفٰے	197
تو میں الزام تراشوں والی سزا دوں گا	172	یومِ وفات اور کفن میں شوقِ مُوافقت	198
کلامِ حسّن	173	صدّیقِ اکبر کی وفات کا سبب غمِ مصطَفٰے تھا	198
مال و جان آقائے دو جہان پر قربان	174	مَریضِ مصطفٰے	199
کروں تیرے نام پہ جاں فدا	175	دل مِرا دنیا پہ شیدا ہو گیا	200
راہِ خُدا میں مُشکِلات پر صَبْر	177	سیِّدُ ناصدِّیق اَکبر کو زَہر دیا گیا	200
سات غلام خرید کر آزاد کئے	178	بعض مبارک ہستیاں جنہیں زہر دیا گیا	201
تین چیزیں پسند ہیں	179	یارسولَ اللہ! ابوبکر حاضِر ہے	202
تینوں آرزوئیں بر آئیں	179	صِدیقِ اکبر حیاتُ النَّبی کے قائل تھے	203
کاش! ہمارے اندر بھی جذبہ پیدا ہو جائے	180	حَیاتُ الْاَنبیا	204
مَحَبَّت کے کھوکھلے دعوے	180	گستاخِ رسول سے دُور رہو	204
یارِ غار کا مالی ایثار	181	گستاخِ صَحابہ کی صحبت کی نُحوست (واقعہ)	205
صدّیقِ اَکبر سب سے بڑے پرہیزگار	182	قَبر میں شیخین کا وسیلہ کام آ گیا	206
مِنبرِ مُنوَّر کے زینے کا اِحترام	182	بروزِ مَحشر مزاراتِ منوَّر سے باہَر آنے کا حسین منظر	207
سرکارِ نامدار کا یار	183	راہِ خدا میں آنے والی مشکِلات کا سامنا کیجئے	208
مُریدِ کامِل	185	غمِ دنیا میں نہیں، غمِ مصطَفٰے میں روئیں	208
صدّیقِ اَکبر نے امامت فرمائی	185	یہ کیسا عشق اور کیسی مَحبَّت ہے؟	210
غارِ ثَور کا سانپ	187	تاقِیامت ''اُمّتی اُمّتی'' فرمائیں گے	212
اللہ ہمارے ساتھ ہے	188	مُحدِّثِ اعظم پاکستان نے فرمایا	213
واہ رے مکڑی تیرا مقدّر!	191	قِیامت کے دن فکرِ امّت کا انداز	213
صِدّیقِ اَکبر کی انوکھی آرزو	191	کاش! ہم پکّے عاشقِ رسول بن جائیں	215
سفرِ آخِرت میں مُوافقت	193	صدّیقِ اَکبر نے خواب میں آپریشن فرمایا	216
صدّیقِ اَکبر کا غمِ مصطَفٰے	195	منہ میں پتّھر رکھ لیتے	218
کاش! ہمیں بھی غمِ مصطَفٰے نصیب ہو	196	خوفِ خدا	219

عنوان	صفحہ
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا!	219
ابھی سے تیّاری کر لیجئے	219
زلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی 22 سنّتیں اور آداب	221
مَنقبت سیِّدُ ناصدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ	225
کراماتِ فاروقِ اعظم (بیان: 67)	**227**
دُرُودِ پاک کی فضیلت	228
صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی	229
سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم کا تعارُف	232
قُرب ِ خاص	234
صاحِبِ کرامات	234
کرامت حق ہے / کرامت کی تعریف	235
اَفضَلُ الاَولیاء	236
دریائے نیل کے نام خط	237
ناجائز رَسم ورَواج اور مسلمانوں کی حالتِ زار	239
3 بیماریاں	241
مذکورہ بیماریوں کا علاج	242
قَبر والے سے گفتگو	244
سایۂ عرش پانے والے خوش نصیب	245
اچانک دو شیر آپہنچے	246
گھر والوں کو تہجد کیلئے جگاتے	246
محبوبِ فاروقِ اعظم	248
شَہد کا پیالہ	248
فانی دنیا کا نقصان برداشت کرلیا کرو	248
فاروقِ اعظم کا رونا	249
خود کو عذاب سے ڈرانے کا انوکھا طریقہ	250
بکری کا بچّہ بھی مر گیا تو۔۔۔	250
جہنَّم کو بکثرت یاد کرو	250
لوگوں کی اجازت سے بَیتُ المال سے شہد لینا	251
مُسلسل روزے رکھتے	251
سات یا نو لُقمے	251
اونٹوں کے بدن پر تیل مل رہے تھے	251
فاروقِ اَعظم کا جنّتی محل	252
دُرّہ پڑتے ہی زلزلہ جاتا رہا	253
8 فضائلِ حضرتِ عُمر بزَبانِ محبوبِ ربِّ اکبر	253
ہمیں حضرتِ عُمر سے پیار ہے	255
جس سے مَحَبَّت، اُسی کے ساتھ حشر	256
عَظَمتِ صحابہ	257
مُردہ چیخنے لگا، ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے	259
فاروقِ اعظم کے متعلّق عقیدۂ اہلسنّت	263
بدمَذہبیّت سے نفرت	264
بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا حرام ہے	265
آقا نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگالیا	265
عُمر کی موت پر اسلام روئے گا	267
مَرَضُ الوِصال میں بھی نیکی کی دعوت	267
شدید زَخمی حالت میں نَماز	268
قَبر میں بدن سلامت	268
پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول	270
خدا کے فَضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا	273

عنوان	صفحہ
کراماتِ عثمان (بیان:68)	**274**
دُرُودِ شریف کی فضیلت	275
پُراَسرار معذور	276
کُنیت واَلقاب	277
دوبار جنّت خریدی	278
950 اُونٹ اور 50 گھوڑے	279
اُمُورِ خیر کیلئے عطیّات جمع کرنا سنّت ہے	280
عثمانِ غنی کا اِتّباعِ رسول	282
غذا میں مثالی سادگی	283
کبھی سیدھا ہاتھ شَرم گاہ کو نہیں لگایا	283
بند کمرے میں بھی نِرالی شَرم وحیا	283
ہمیشہ روزے رکھا کرتے	283
خادم کو زحمت نہیں دیتے	284
لکڑیوں کا گٹّھا اُٹھائے چلے آرہے تھے!	284
میں نے تیرا کان مَروڑا تھا	284
قَبر دیکھ کر سیِّدُنا عثمانِ غنی گریہ وزاری فرماتے	285
۔۔۔تو میں یہ پسند کروں گا کہ راکھ ہو جاؤں	285
آخرت کی فِکْر دل میں نور پیدا کرتی ہے	286
عثمانِ غنی پر کرم	286
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی	288
خون ریزی نامنظور	288
حَسَنَینِ کریمَین نے پہرا دیا	289
گستاخ بندر بن گیا	290
ایمان پر خاتمہ	292

عنوان	صفحہ
بدنگاہی کا معلوم ہو گیا	293
آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ	294
مختلف اعضاء کا زنا	294
آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی	295
آگ کی سَلائی	295
نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے	295
کرامت کی تعریف	296
اپنے مَدفن کی خبر دیدی!	297
شہادت کے بعد غیبی آواز	297
مَدفن میں فِرشتوں کا ہُجُوم	298
گستاخ کو دَرِندے نے پھاڑ ڈالا	299
صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مَدَنی آپریشن فرمایا	300
ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول	302
کراماتِ شیرِ خُدا (بیان:69)	**306**
دُرُودِ شریف کی فضیلت	307
مولیٰ علی نے خالی ہتھیلی پر دم کیا اور۔۔۔	307
کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا	308
کرامت کی تعریف	309
دریا کی طُغیانی خَتْم ہو گئی	310
چشمہ اُبل پڑا!	311
فالج زدہ اچھا ہو گیا	313
اولادِ علی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا بدلہ	315
نام واَلقاب	317
حضرتِ علی کا مختصر تعارُف	317

عنوان	صفحہ
''کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم'' کہنے لکھنے کا سبب	319
''ابوتُراب'' کنیت کب اور کیسے ملی!	320
لمحے بھر میں قراٰن ختم کر لیتے	321
مولیٰ علی کی شان بَزَبانِ قراٰن	322
چاردرہم خیرات کرنے کے 4 انداز	322
ہمارا خیرات کرنے کا انداز	323
مولیٰ علی کی قراٰن فہمی	325
سورۂ فاتِحہ کی تفسیر	325
شہرِ علم وحکمت کا دروازہ	325
مولیٰ علی کی شان بَزَبانِ نبیِّ غیب دان	326
عداوتِ علی	327
ظاہِر وباطِن کے عالِم	327
''علی'' کے 3 حُروف کی نسبت سے مولا علی کے مزید 3 فضائل	328
صَحابہ کی فضیلت میں ترتیب	328
عَشَرۂ مُبَشَّرَہ کے اسمائے گرامی	330
خُلَفائے راشِدین کی فَضیلت	330
محبتِ علی کا تقاضا	331
کبھی بھی پیاس نہ لگنے کا انوکھا راز	331
علی کی زیارت عبادت ہے	334
مُردوں سے گفتگو	334
عبرت کے مَدَنی پھول	336
میٹھے مصطفٰے کی مولیٰ مُشکلکشا پر عطائیں ہیں	337
واہ! کیا بات ہے فاتحِ خیبر کی	337
قوّتِ حیدری کی ایک جھلک	339

عنوان	صفحہ
علی جیسا کوئی بہادُر نہیں	340
لُعاب ودعائے مصطفٰے کی بَرَکتیں	340
مولیٰ علی کا اِخلاص	341
30 سال کی نَمازیں دُہرائیں	342
تم مجھ سے ہو	343
تم میرے بھائی ہو	343
شرحِ حدیث	344
شیرِ خدا کا عشقِ مصطفٰے	45
شیرِ خدا کی خُداداد خوبیاں	345
مولیٰ علی مومنوں کے ''ولی'' ہیں	346
یہاں ''ولی'' سے کیا مُراد ہے؟	346
یاعلی مدد کہنے کے دلائل جاننے کیلئے۔۔۔	348
اَہلِ بیت سے محبت کی فضیلت	349
گھرانۂ حیدر کی فضیلت	350
تمہاری داڑھی خون سے سُرخ کردے گا	351
تین خارِجیوں کی تین صَحابہ کے بارے میں سازِش	352
اِبْنِ مُلْجَم کی بدبختی کا سبب عشقِ مجازی ہوا	353
شہادت کی رات	353
قاتِلانہ حملہ	354
اِبْنِ مُلْجَم کی لاش کے ٹکڑے نَذْرِ آتش کردیئے گئے	355
بعدِ موت قاتِلِ علی کی سزا کی لرزہ خیز حکایت	355
شہوت کی پَیروی کا دردناک انجام	357
صَحابۂ کرام کی شان	357
مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیئے	359

عنوان	صفحہ
بدعقیدَگی سے توبہ	359
غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کے بارے میں سُوال جواب	362
حضرتِ علی کو مُشکلکُشا کہنا کیسا ہے؟	362
”مولیٰ علی“ کہنا کیسا؟	363
جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علی بھی مولیٰ ہیں	364
”مولیٰ علی“ کے معنٰی	364
مفسّرِین کے نزدیک ”مولیٰ“ کے معنٰی	365
”اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن“ کی بہترین تشریح	366
غیرِ خدا سے مدد مانگنے کی احادیثِ مبارَکہ میں ترغیب	369
نابینا کو آنکھیں مل گئیں	370
”یارسولَ اللہ“ والی دُعا کی بَرَکت سے کام بن گیا	371
بعدِ وفات آقا نے مدد فرمائی	372
اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو	373
جنگل میں جانور بھاگ جائے تو۔۔۔	374
جب اُستادِ محترم کی سُواری بھاگ گئی!	374
”اللہ کے بندوں“ سے مُراد کون لوگ ہیں؟	375
مُردے سے مدد کیوں مانگیں؟	375
اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زندہ ہیں	376
حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام مزار میں نَماز پڑھ رہے تھے	377
اولیاءُ اللہ بھی زندہ ہیں	377
حیاتِ انبیاء اور حیاتِ اولیاء میں فرق	379
میِّت کی امداد قوی تر ہے	380
غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کے متعلق شافعی مفتی کا فتویٰ	381
مرحوم نوجوان نے مسکرا کر کہا کہ۔۔۔	381
خداعزَّوَجَلَّ کا ہر پیارا زندہ ہے	382
”یاعلی مدد“ کہنے کا ثُبُوت	383
اگر یاعلی کہنا شِرک ہو تو۔۔۔	384
یاغوث کہنے کا ثُبُوت	385
غوثِ پاک کے تین ایمان افروز ارشادات	387
جنّتی حُور کا دوسری زَبانیں سمجھ لینا	388
حدیثِ پاک کی ایمان افروز شرح	388
جب اللہ مدد کرسکتا ہے تو دوسرے سے مدد کیوں مانگیں؟	390
کوئی فردِ بشر غیرِ خدا کی مدد کے بِغیر رہ ہی نہیں سکتا!	392
50 کی جگہ پانچ نَمازیں کیسے ہوئیں؟	393
جنَّت میں بھی غیرُ اللہ کی مدد کی حاجت	394
کیا غیرُ اللہ سے مدد مانگنا کبھی واجِب بھی ہوتا ہے؟	395
وہ مقامات جہاں مدد مانگنا واجِب ہے	396
وہ مقامات جہاں مدد کرنا واجب ہے	396
بتوں سے مدد مانگنا شرک ہے	400
شِرک کی تعریف	400
امام حَسَن کی 30 حِکایات (بیان: 70)	**402**
دُرُودِ پاک لکھنے کی بَرَکت	403
(۱) خشک دَرَخت پر تازہ کھجوریں	403
(۲) ولادت سے قبل بِشارت	404
ولادتِ باسعادت و نام و اَلقاب	405
ہم شکلِ مصطَفٰے	405
ایسا بیٹا کسی ماں نے نہیں جنا!	406
شفقتِ مصطَفٰے مرحبا!	406

عنوان	صفحہ
(۳) راکبِ دوشِ مصطفے	406
(٤) ابوہُریرہ دیکھتے تو رو پڑتے	407
(۵) اے میرے سردار!	408
(٦) یہ میرا پھول ہے	408
(۷) میرا یہ بیٹا سردار ہے	409
(۸) امام حسن مجتبیٰ کی خلافت	410
(۹) امام حسن مجتبیٰ کا خطبہ	410
(۱۰) دنیا کی شرم عذابِ آخرت سے بہتر ہے	411
خون نہیں بہنے دیا	411
خلافتِ راشدہ	412
(۱۱) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے محبت کرتا ہوں	412
(۱۲) مُنّے کی پیدائش	413
(۱۳) سُرمہ و خوش بو سے مہمانی	414
(۱٤) بچپن میں حدیث سن کر یاد کر لی	415
بچّوں کو اچھا ادب سکھاؤ	416
تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا	417
(۱۵) ہاتھوں ہاتھ ضرورت پوری کر دی	417
(۱٦) دس ہزار درہم سے نواز دیا	418
(۱۷) حاجی پر احسان کرنے والے بخش دیئے جاتے ہیں	418
(۱۸) مہمان نواز بُڑھیا	419
(۱۹) سب کچھ خیرات کر دیا	421
(۲۰) شوقِ تلاوت	421
(۲۱) معمولاتِ امام حسن	422
(۲۲) مدینہ تا مکّہ 20 بار پیدل سفر	422
(۲۳) غلام آزاد کر دیا	423
(۲٤) اگر ایک کان میں گالی اور دوسرے۔۔۔	423
(۲۵) نماز کے وقت رنگ بدل جاتا	424
(۲٦) کتے پر شفقت کرنے والا باکمال غلام	424
(۲۷) امام حسن مجتبیٰ کا خواب	425
(۲۸) ایسی مخلوق پہلے کبھی نہیں دیکھی	425
شہادت کا سبب	426
وفات حسرت آیات	427
(۲۹) نمازِ جنازہ	427
(۳۰) جنازے میں لوگوں کا رش	427
امام حسن کی اولاد	428
یا حَسن ابنِ علی! کر دو کرم	429
امام حُسین کی کرامات (بیان: 71)	**430**
اس رسالے کو پڑھنے کی 9 نیتیں	431
دُرُود شریف کی فضیلت	432
وِلادت با کرامت	432
نام و اَلقاب	433
امام حسین کے فضائل پر 4 فرامینِ مصطفےٰ	434
رُخسار سے انوار کا اِظہار	434
کُنویں کا پانی اُبل پڑا	435
سونے کے سکّوں کی تھیلیاں	435
گھوڑے نے بدلگام کو آگ میں ڈال دیا	436
سیاہ بچّھو نے ڈنک مارا	437
گستاخِ حُسین پیاسا مرا	438
کراماتِ اِتمامِ حُجت کی کڑی تھی	439
نور کا سُتون اور سفید پرندے	440

عنوان	صفحہ
خولی بن یزید کا دردناک انجام	441
سرِ اقدس کی تِلاوت	443
خون سے لکھا ہوا شعر	445
سرِ انور کی کرامت سے راہِب کا قَبولِ اسلام	446
دِرہم و دِینار ٹھیکریاں بن گئے	446
سرِانور کہاں مدفون ہوا؟	448
تُربتِ سرِ انور کی زیارت	449
سرِ انور سے سلام کا جواب	450
سرِ انور کی عجیب بَرَکت	451
سرِ مُبارَک کی چمک دَمَک	452
رِضائے مصطفٰے کا راز	453
مختلِف مَشاہِد کی وضاحت	454
مغفِرت سے مایوسی کی لرزہ خیز حکایت	454
حُبِّ جاہ و مال	459
دنیا کی مَحَبَّت ہر برائی کی جڑ ہے	460
ابنِ زیاد کا دردناک انجام	461
رونے والا کوئی نہ تھا	462
ابنِ زیاد کی ناک میں سانپ	462
یزیدیوں کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں تلے	462
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے	463
مُختار نے نُبُوَّت کا دعویٰ کردیا!	464
اللّٰہ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرنا چاہئے	466
عاشورا کے روزے کے فضائل	467
عاشورا کو واقع ہونے والے 19 اہم واقعات	467
عاشورا کے روزوں کے 6 فضائل	468
سارا سال گھر میں بَرَکت	470
سارا سال آنکھیں نہ دُکھیں	470
کربلا والوں کے غم کے متعلِّق ایک اہم فتویٰ	470
کربلا کا خونیں منظر (بیان:72)	**472**
دُرُود شریف کی فضیلت	473
کربلا کا خُونیں منظر	474
آہ نَنّھا علی اصغر	475
امامِ پاک کی رُخصتی	475
کربلا کا تاراج کارواں	476
مَوت اٹل ہے	477
مَدَنی ماحول کی بَرَکت	478
ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب	478
نیکی کی دعوت کا ثواب	478
نیکیوں کا انبار	479
درسِ فیضانِ سُنَّت کی ترغیب کیلئے 4 مَدَنی پھول	480
غیرِ عالِم کو بیان کرنا حرام ہے	481
عالِم کی تعریف	482
غیرِ عالِم کے بیان کا طریقہ	483
مُبلِّغین کیلئے اَہم ہدایت	484
کیا عورت V.C.D میں مبلِّغ کا بیان سُن سکتی ہے؟	485
کیا عورت نعت خواں کی V.C.D. دیکھے؟	486
حیض ونفاس کے مُتعلِّق آٹھ مَدَنی پھول	488
پردے کے اَہم مَدَنی پھول	490
8مَدَنی کام (اِسلامی بہنوں کے ذیلی حلقے کیلئے)	492
مآخذ و مراجع	496

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”پیارے احمد رضا“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ.** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿١﴾ اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔

﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلٰوۃ اور ﴿3﴾ تعوّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ قراٰنی آیات و ﴿6﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ”**اللہ** پاک“ کا ذاتی یا صِفاتی نامِ پاک آئے گا وہاں ”پاک“ یا ”کریم“ وغیرہ کلماتِ ثنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ”سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی نامِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ تذکرۂ صالحین پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿12﴾ اچّھی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہوگا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

Go To Index

بیان: 1

ضیائے دُرُود و سلام

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ
(16 صَفْحات) مکمَّل پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

40 حدیثیں دوسرے تک پہنچانے کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شَخْص میری اُمّت تک پہنچانے کیلئے دینی اُمور کی 40 حدیثیں یاد کرلے گا تو اسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن عالِم دین کی حیثیّت سے اُٹھائے گا اور بروزِ قِیامت میں اس کا شَفیع اور گواہ ہوں گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۲۷۰ حدیث ۱۷۲۶) اس سے مراد **چالیس اَحادیث** کا لوگوں تک پہنچانا ہے اگرچہ وہ یاد نہ ہوں۔ (اشعۃ اللّمعات ج ۱ ص ۱۸۶) چنانچہ حدیث مبارکہ میں وارِد فضیلت کے حصول کی نیّت سے فضائلِ دُرُود شریف پر مَبنی چالیس فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیش کیے جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

40 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں بھیجتا ہے۔

(مُسلِم ص ۲۱۶ حدیث ۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ بروزِ قِیامت لوگوں میں سے میرے قریب تَر وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (تِرمِذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (تِرمِذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فِرِشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۹۰ حدیث ۹۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ نَماز کے بعد حمد و ثناء و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ قَبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔'' (نَسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ جِبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) نے مجھ سے عرض کی کہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے محمد! کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمَّتی تم پر ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں؟''

(نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحْمتیں نازِل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔ (نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحْمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رَحْمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔

(مُعْجَم اَوسَط ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۷۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار درودِ پاک پڑھے قِیامت کے دن میں اس سے مصافَحہ کروں (یعنی ہاتھ مِلاؤں) گا۔ (اَلْقُرْبَۃُ اِلٰی ربِّ العٰلمین، لابن بشکوال ص ۹۱ حدیث ۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

﴿10﴾ جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وَقْت تک نہیں مرے گا جب تک جنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔

(اَلتَّرغِیب فی فضائل الاعمال لابن شاهین ص ١٤ حدیث١٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بَخْش دے۔

(مُعْجَم کبیر ج١٨ ص٣٦٢ حدیث٩٢٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿12﴾ تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(مُعْجَم کبیر ج٣ ص٨٢ حدیث ٢٧٢٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿13﴾ بے شک تمہارے نام مَع شناخْت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی بہترین الفاظ میں) دُرودِ پاک پڑھو۔

(مُصَنَّف عَبْدُ الرَّزّاق ج٢ ص١٤٠ حدیث٣١١٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿14﴾ بے شک جِبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) نے مجھے بِشارت دی: جو آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحْمت بھیجتا ہے اور جو آپ (صَلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر سلام پڑھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر سلامتی بھیجتا ہے۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۴۰۷ حدیث ۱۶۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بِنْ کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی کہ میں (سارے وِرْد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وَقْت دُرُود خوانی میں صَرْف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ تمہاری فِکریں دور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(تِرمِذی ج ۴ ص ۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ جس نے مجھ پر صُبْح و شام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔

(مَجمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰ ص ۱۶۳ حدیث ۱۷۰۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿17﴾ مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعِث ہے۔

(مُسنَدُ اَبِی یَعْلٰی ج ۵ ص ۴۵۸ حدیث ۶۳۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُودِ پاک

Go To Index

بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔

(مُسنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿19﴾ جس نے یہ کہا: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ“[1] اس کے لیے میری شَفاعت واجِب ہوگئی۔

(مُعْجَم کبیر ج۵ ص۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لیے اِستِغْفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔

(مُعْجَم اَوسط ج۱ ص۴۹۷ حدیث ۱۸۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿21﴾ اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دَہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر رَحمت نازِل فرما اور انہیں قِیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مقرّب مَقام عطا فرما۔

﴿22﴾ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لیے مغفِرت ہے۔ (اِبنِ عَساکِر ج ٦١ ص ٣٨١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿23﴾ جو مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے لیے ایک قِیراط اَجْر لکھتا ہے اور قِیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (مُصَنَّف عَبْدُ الرَّزّاق ج ١ ص ٣٩ حدیث ١٥٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿24﴾ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مقرّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: ''فلاں بن فلاں نے آپ پر اِس وَقْت دُرود پاک پڑھا ہے۔'' (مُسندِ بَزّار ج ٤ ص ٢٥٥ حدیث ١٤٢٥)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! دُرود شریف پڑھنے والا کس قدر بَختاوَر ہے کہ اُس کا نام مَع وَلدِیّت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پیش کیا جاتا ہے، یہاں یہ نکتہ بھی اِنتہائی ایمان افروز ہے کہ قَبْرِ منوّر پر حاضِر فِرِشتے کو اس قدر زیادہ قوّتِ سَماعت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز بھی سن لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربار کی قوّتِ سَماعت (یعنی سننے کی طاقت) کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا تبار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَروَرْدَگار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

اِختِیارات کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذنِ اللّٰہ (یعنی اللہ کی اجازت سے) اِن کی اِمدادیں فرمائیں گے!

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

میں قرباں اِس ادائے دَسْت گیری پر مِرے آقا مدد کو آ گئے جب بھی پُکارا یارسولَ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾25﴿ جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔

(فِردَوسُ الْاَخبار بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۲۸٤ حدیث ٦٠٨٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾26﴿ فرض حج کرو، بے شک اِس کا اَجْر بیس غز وات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اِس کے برابر ہے۔ (اَیضاً ج ۱ ص ۳۳۹ حدیث ۲٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾27﴿ قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین (۳) شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔

(اَلبُدورُ السّافرۃُ لِلسُّیُوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳٦٦)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿28﴾ جس نے یہ کہا: ''جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ''[1] 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مُعْجَم اَوسط ج ۱ ص ۸۲ حدیث ۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿29﴾ مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رَحمت بھیجے گا۔

(اَلکامِل لابنِ عَدِی ج ۵ ص ۵۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿30﴾ جب تم رَسولوں (عَلَیھِمُ السّلام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۱ ص ۲۵۶ حدیث ۲۲۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿31﴾ جس نے قراٰنِ پاک پڑھا، ربّ تعالٰی کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرود شریف پڑھا نیز اپنے ربّ سے مغفِرت طلب کی تو اُس نے بھلائی اُس کی جگہ سے تلاش کر لی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۳۷۳ حدیث ۲۰۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿32﴾ مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالِس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا

مـدینـہ

[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری طرف سے حضرتِ محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسی جزا عطا فرمائے جس کے وہ اہل ہیں۔

بروزِ قِیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فِردُوسُ الاخبار ج ۱ ص ۴۲۲ حدیث ۳۱۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿33﴾ شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا دُرُود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (مُعْجَم اَوسط ج ۱ ص ۸۴ حدیث ۲۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿34﴾ شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرلیا کرو، جو ایسا کرے گا قِیامت کے دن میں اس کا شَفیع و گواہ بنوں گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۱۱۱ حدیث ۳۰۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿35﴾ جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (ابنِ عَساکِر ج ۴۳ ص ۱۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿36﴾ مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا پُلْ صراط پر نُور ہے، جو روزِ جمعہ مجھ پر 80 بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۴۰۸ حدیث ۳۸۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

﴿37﴾ جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿38﴾ جو شخص بروزِ جمعہ مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔ (حِلیۃُ الْاَولیاء ج۸ ص۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿39﴾ جو مجھ پر شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ سو بار دُرُود شریف پڑھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخِرت کی اور تیس دُنیا کی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۱۱۱ حدیث ۳۰۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿40﴾ جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُرُود نہ پڑھنے کے نقصانات پر 8 فرامینِ نبوی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ جو لوگ اپنی مجلس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور نبی (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُود

شریف پڑھے بِغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۲ ص۲۱۵ حدیث ۱۵۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾2﴿ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اُس نے جنَّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (مُعْجَم کبیر ج۳ ص۱۲۸ حدیث۲۸۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾3﴿ اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (تِرمِذی ج۵ ص۳۲۰ حدیث۳۵۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾4﴿ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مُسندِ امام احمدبن حنبل ج۱ ص۴۲۹ حدیث۱۷۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾5﴿ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر اور نبی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُود شریف نہ پڑھے وہ قِیامت کے دِن جب اُس کی جزا دیکھیں گے تو اُن پر حسرت طاری ہوگی، اگرچہ جنَّت میں داخل ہو جائیں۔ (ایضاً ج۳ ص۴۸۹ حدیث۹۹۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾6﴿ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جَفا کی۔ (مُصَنَّف عَبْدُ الرَّزّاق ج۲ ص۱۴۲ حدیث۳۱۲۶)

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جولوگ اپنی مجلس سے **اللہ** کے ذِکراور نبی پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السُّنّی ص۳۳۶ حدیث ۳۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اُس میں نہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں قِیامت کے دن وہ مجلس اِن کے لیے باعِثِ حسرت ہوگی۔ (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ) چاہے تو اِن کو عذاب دے اور چاہے تو بَخْش دے۔ (تِرمِذی ج۵ ص۲۴۷ حدیث ۳۳۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابۂ کرام عَلَیھِمُ الرِّضوان کے 5 ارشادات

﴿1﴾ **فرمانِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے: نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قَدَر جلد مِٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (تاریخِ بغداد ج۷ ص ۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

﴿2﴾ **فرمانِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے: تم اپنی مجالِس کو نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو۔ (تاریخِ بغداد ج۷ ص۲۱٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ **فرمانِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے: بے شک دعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِّ اَکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔ (تِرمِذی ج۲ ص۲۸ حدیث٤٨٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ **فرمانِ سیِّدُنا مولیٰ علی مشکل کشا** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہے: ہر شخص کی دُعا پردے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آلِ محمد پر دُرُودِ پاک پڑھے۔

(مُعْجَم اَوسط ج۱ ص۲۱۱ حدیث۷۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ **فرمانِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عَمْرو بن عاص** رضی اللہ تعالٰی عنہما ہے: جو نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایک بار دُرُود پاک پڑھے گا اُس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے فِرِشتے 70 مرتبہ رَحْمت بھیجیں گے۔

(مُسندِ امام احمدبن حنبل ج۲ ص٦١٤ حدیث٦٧٦٦)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو **اللہ** عَزَّوَجلَّ تم پر رَحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

کعبے کے بدرالدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

طیبہ کے شمس الضُّحٰی تم پہ کروڑوں دُرُود (حدائقِ بخشش شریف ص ٢٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

٢٣ ربیع الآخر ١٤٣٤ھ

06-03-2013

بیان: 2

25 حکایات درود و سلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ،
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

25 حِکایاتِ دُرُود و سلام

دُعائے عطّار یا ربَّ الْمُصطفیٰ! جو 26 صَفحات کا رسالہ: ”25 حِکایاتِ دُرُود و سلام“ پورا پڑھ یا سُن لے اُسے خواب میں اور موت کے وَقْت دیدارِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نصیب فرما۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ”جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قِیامت کے دن میں اس سے مُصافَحہ (مُصا۔فَ۔حَہ) کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔“

(اَلْقُرْبَةُ اِلٰی ربِّ العٰلمین ص ۹۱ حدیث ۹۰ دار الکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿1﴾ اُونٹ بول اُٹھا

مَروی ہے: **اللہ** پاک کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی، مُحَمَّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں دو شَخْص حاضِر ہوئے، ایک نے دوسرے پر اُونٹ کی چوری کا اِلزام لگایا اور اس پر دو گواہ بھی پیش کر دیئے۔ (چونکہ ظاہری طور پر گواہ کے شَرْعی تَقاضے پورے ہوئے اس لئے) نبیِ کریم

صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا اِرادہ کیا، اس پر مُلْزَم (مُلْ۔زَمْ یعنی جس پر اِلزام لگایا گیا تھا اُس) نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ اُونٹ کو بُلا کر پوچھئے کہ اسے کس نے چوری کیا ہے؟ اللہ پاک کی ذات پر مجھے اُمّید ہے کہ وہ اُونٹ کو بولنے کی طاقت دے گا۔ لہٰذا اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُونٹ کو حاضِر کرنے کا حُکْم فرمایا، جب اُونٹ حاضِر ہوا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اے اُونٹ! میں کون ہوں (اور واقِعہ کیا ہے)؟“ اُونٹ بول اُٹھا: ”آپ اللہ پاک کے سچّے رسول ہیں، میرے اس مالِک کا ہاتھ نہ کاٹئے کیونکہ چوری کا اِلزام لگانے والا اور دونوں گواہ یہ سب مُنافِق (یعنی بظاہر مسلمان مگر دل سے کافر) ہیں، انہوں نے اس شخص کے ہاتھ کٹوانے کے لیے دُشْمنی کی وجہ سے یہ منصوبہ بنایا ہے اور یارسولَ اللہ! ان کی یہ حَرکت دراصل آپ سے دُشْمنی ہے۔“ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُونٹ کے مالِک سے فرمایا: ”وہ کون سا عمل ہے جس کے سبب اللہ پاک نے تم کو اِس مُصیبت سے بچالیا!“ عرض کی: میرے پاس اور تو کوئی خاص عمل نہیں، ہاں! ایک عمل ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود وسلام پڑھتا رہتا ہوں۔ سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”تم اپنے اِس عمل پر قائم رہو، اللہ پاک نے جس طرح دُنیا میں تمہیں ہاتھ کٹنے کی سَزا سے بچایا، اسی طرح جہنّم کی آگ سے بچائے گا۔“

(حدائق الاولیاء لابن الملقن ج ۱ ص ۳۳ دار الکتب العلمیة بیروت)

وہ سلامت رہا قِیامت میں
پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام (ذوقِ نعت ص ۱۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿2﴾ حضرتِ آدم کا مَہر 10 دُرُود شریف

اللہ پاک نے جب حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پیدا فرمایا تو آنکھ کھولتے ہی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عَرش پر **محمدِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا مُبارَک نام لکھا ہوا دیکھا۔ عَرض کی: **یا اللہ** پاک! تیری بارگاہ میں کوئی مجھ سے بھی زِیادہ عزّت والا ہے؟ اِرشاد ہوا: ہاں! اِس نام والا پیارا حبیب (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) جو کہ تیری اَولاد میں سے ہوگا، میرے نزدیک تجھ سے بھی زِیادہ پیارا ہے۔ **اے آدم!** اگر میں اپنے حبیب کو پیدا نہ فرماتا تو نہ آسمان پیدا کرتا نہ زمین، نہ جنّت پیدا کرتا اور نہ دوزخ۔ **اللہ** پاک نے جب حضرتِ **آدم** عَلَیْہِ السَّلام کی مُبارَک پَسْلی سے حضرتِ بی بی **حوّا** رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہا کو پیدا فرمایا، تو حضرتِ **آدم** عَلَیْہِ السَّلام نے اِنہیں دیکھا، **اللہ** کریم نے حضرتِ **آدم** عَلَیْہِ السَّلام کے جسم میں مخصوص خواہش بھی پیدا فرمادی تھی، اِس لئے آپ عَلَیْہِ السَّلام نے عَرض کی: **یا اللہ** پاک! میرا اِس کے ساتھ نِکاح کردے۔ اِرشادِ اِلٰہی ہوا: اِس کا مَہر ادا کرو! عَرض کی: مولیٰ! اس کا مَہر کیا ہے؟ فرمایا: **محمد** (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) **پر 10 بار دُرُودِ پاک پڑھو**۔ عرض کی: **یا اللہ** پاک! اگر دُرُود شریف پڑھوں تو **حوّا** کے ساتھ میرا نِکاح کردے گا؟ فرمایا: ہاں۔ تو حضرتِ **آدم** عَلَیْہِ السَّلام نے دُرُودِ پاک پڑھے اور **اللہ** پاک نے حضرتِ بی بی **حوّا** رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہا کے ساتھ ان کا نِکاح کردیا۔ (سَعادةُ الدّارين ص١٠٦ دار الكتب العلمية بيروت)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے (حدائقِ بخشش ص ۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

﴿3﴾ کالا چہرہ سفید ہو گیا

ایک نوجوان طَوافِ کَعْبہ کرتے ہوئے صِرْف **دُرُود شریف** پڑھ رہا تھا، کسی نے اُس سے کہا: کیا تجھے کوئی اور **دُعائے طَواف** نہیں آتی یا کوئی اور بات ہے؟ اُس نے کہا: دُعائیں تو آتی ہیں مگر بات یہ ہے کہ میں اور میرے والِد صاحِب دونوں حج کے لئے نکلے تھے، والد صاحِب راستے میں بیمار ہو کر فوت ہو گئے، اُن کا چِہرہ سیاہ (یعنی DARK) پڑ گیا، آنکھیں اُلٹ گئیں اور پیٹ پھول گیا! میں بَہُت رویا اور کہا: **اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ**۔ جب رات آئی تو میری آنکھ لگ گئی، میں نے **خواب** میں ایک سفید لباس پہنے ہوئے **حَسین و جمیل** شخص کی زِیارت کی (یعنی دیکھا)۔ اُنہوں نے میرے والِدِ مرحوم کی میِّت کے قریب تشریف لا کر اپنا **نُورانی ہاتھ** اُن کے چِہرے اور پیٹ پر پھیرا، دیکھتے ہی دیکھتے میرے مَرحوم باپ کا کالا چِہرہ **دودھ سے زِیادہ سفید و روشن** ہو گیا اور پیٹ بھی اَصلی حالت پر آ گیا۔ جب وہ بُزُرگ واپَس جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تھام لیا اور عرض کی: یا سیِّدی! (یعنی اے میرے سردار!) آپ کو اُس کی قَسم جس نے آپ کو اِس جنگل میں میرے **والِدِ مرحوم** کے لئے رَحْمت بنا کر بھیجا ہے، آپ کون ہیں؟ فرمایا: تو ہمیں نہیں پہچانتا؟ ہم تو **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) ہیں، تیرا یہ

باپ بَہُت گناہ گار تھا مگر ہم پر بکثرت (یعنی زیادہ تعداد میں) دُرُود شریف پڑھتا تھا، جب اِس پر یہ مصیبت نازِل ہوئی تو اِس نے ہم سے مدد مانگی، لہٰذا ہم نے اِس کی مدد کی ہے اور ہم ہر اُس شخص کی مدد کرتے ہیں جو اِس دُنیا میں ہم پر زِیادہ دُرُود بھیجتا ہے۔ (رَوضُ الرَّیاحین ص ۱۲۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش ص ۱۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴾4﴿ غموں کو دُور کرنے کا وظیفہ

حضرتِ اُبَیّ بِن کَعب رضی اللہ عنہ نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! میں آپ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، ارشاد فرمائیے کہ کتنا وَقْت دُرُود شریف پڑھنے کے لیے مُقرّر کرلوں؟ فرمایا: ”تم جس قدر چاہو مُقرّر کرلو۔“ عرض کی: چوتھائی وَقْت مُقرّر کرلوں؟ تو سرکار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔“ عرض کی: میں نِصْف (یعنی آدھا) وَقْت دُرُودِ پاک پڑھنے کے لیے مُقرّر کرلوں؟ فرمایا: ”تم جتنا چاہو مُقرّر کرلو اور اگر اِس سے بھی زِیادہ وَقْت مُقرّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔“ عرض کی: میں دو تہائی (TWO-THIRDS) مُقرّر کرلوں؟ فرمایا: ”تم جتنا چاہو وَقْت مُقرّر کرلو اور اگر اِس سے زِیادہ وَقْت مُقرّر کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔“ عرض کی: ”میں (سارے وِرْد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وَقْت دُرُود شریف پڑھنے میں خَرچ کروں گا۔“ تو اللہ پاک کے پیارے نبی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اگر ایسا کرو گے تو دُرُود شریف تمہارے غموں کو دور کرنے کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے گُناہ مٹادے گا۔'' (ترمذی ج ٤ ص ٢٠٧ حدیث ٢٤٦٥ دار الفکر بیروت)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
میری فضول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش ص ٣٠٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿5﴾ شَفاعت کا سُوالی

حضرتِ ابراہیم بِن علی بِن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کہتے ہیں: میں نے خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا تو عَرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ کی شَفاعَت کا سُوالی ہوں۔ فرمایا: ''اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ'' یعنی مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرو۔ (سعادۃُ الدّارین ص ١٣٧)

ترے رب کی قسم! میں لائقِ نارِ جہنَّم ہوں
بچا سکتی ہے بس تیری شَفاعت یا رسولَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص ٣٢٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿6﴾ مُبارَک پَرچہ

قِیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو اللّٰہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک پرچہ (یعنی چِٹّھی) اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وَزنی ہو جائے گا۔ وہ عرض کرے گا:

''میرے ماں باپ آپ پر قربان ! آپ کون ہیں؟'' **حُضُورِ اکرم** صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم فرمائیں گے: ''میں تیرا نبی **محمد** (صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ **دُرُودِ پاک** ہے جو تو مجھ پر پڑھتا تھا۔'' (حسن الظن باللّٰہ مع موسوعة ج۱ ص۹۲ رقم۷۹ المکتبة العصریة بیروت)

مشکل جو آپڑی کبھی، تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کُشا ہے تیرا نام، نبیوں کے سَرور و اِمام

میزان کیا ہے؟

اے عاشِقانِ رسول! اس حِکایت میں **میزان** کا ذِکر ہوا، آیئے! اس کے بارے میں کچھ جانتے ہیں: مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: میزان یعنی اَعْمال تولنے کی تَرازو حق ہے، اس کا ثُبوت قرآنی آیات اور اَحادیث سے ہے، اس پر بھی ایمان لانا ضَروری ہے۔ اس کے دو پلڑے، ڈنڈی، زبان سب کچھ ہے، دو پلڑوں کا فاصِلہ اتنا ہے جتنا مشرِق و مغرِب میں فاصِلہ ہے۔ اَعْمال نامے یا خود اَعْمال اس میں وَزْن کئے جائیں گے۔ حضراتِ اَنْبِیاءِ کرام (علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) اور بعض اولیا (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہم) کے اعمال کا وَزْن نہ کیا جائے گا، (مزید فرماتے ہیں:) وہاں وَزْن باٹ سے نہ ہوگا بلکہ نیکیوں کا گُناہوں سے ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح ج۷ ص۳۸۲ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

میزان پر جو پلڑا بھاری ہوگا وہ اوپر کو اُٹھے گا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: وہ میزان یہاں (یعنی دنیا) کے تَرازو کے خِلاف ہے وہاں (یعنی قیامت میں) نیکیوں کا پلّہ اگر بھاری ہوگا تو اُوپر اُٹھے گا اور بَدی

کا پلّہ نیچے بیٹھے گا، قَالَ اللّٰہُ: (اللہ پاک پارہ 22 سُوْرَۃُ فَاطِر آیت 10 میں ارشاد فرماتا ہے)

اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے۔ (پ۲۲، فاطر: ۱۰)

جس کتاب میں لکھا ہے کہ نیکیوں کا پلّہ نیچا ہوگا غَلَط ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ص۶۲۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

میزان بہت بڑا ہے

"تفسیرِ کبیر" میں ہے: حضرتِ سیِّدنا داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: مولیٰ مجھے میزان دکھا دے۔ جب آپ نے اُسے دیکھا تو بے ہوش ہو گئے، جب اِفاقہ ہوا تو عرض کی: یاالٰہی! کس میں طاقَت ہے جو اس کے پلڑے کو اپنی نیکیوں سے بھر دے؟ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: بے شک جب میں اپنے بندے سے راضی ہو جاؤں گا تو اِسے ایک کھجور سے ہی بھر دوں گا۔ (تفسير كبير پ ۱۷، الانبياء، تحت الاية: ۴۷، ج ۸ ص ۱۴۸ دار احياء التراث العربی بيروت) یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فَضلِ الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے۔ (خزائن العرفان ص۲۸۶ مکتبۃ المدینہ کراچی)

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں
رکھ لو بھرم خدارا! عطّار قادری کا (وسائلِ بخشش ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کی کرامت

ایک بار کسی بھکاری نے کُفّار سے خیرات مانگی، اُنہوں نے مذاقاً امیرُ الْمُؤمِنِین

حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر مانگا، آپ نے **10 بار دُرُود شریف** پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دَم کر دیا اور فرمایا: ''مُٹّھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔'' (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے! مگر) جب سائِل (یعنی مانگنے والے) نے اُن کے سامنے جا کر مُٹّھی کھولی تو اُس میں **ایک دِینار** (یعنی سونے کا سکّہ) تھا! یہ **کرامت** دیکھ کر کئی غیر مسلم مسلمان ہو گئے۔ (راحتُ القلوب ص ۵۰ دھلی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿8﴾ اَنوکھا مِنْبَر

حضرتِ احمد بن ثابِت رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے سے مُتعلِّق میں نے جو کچھ دیکھا ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے خواب کے اندر جنگل میں ایک **مِنْبَر** دیکھا، جب میں اس کی سیڑھیوں پر چڑھ گیا تو میں نے زمین کی طرف نَظَر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ زمین سے دُور ہَوا میں ایک **مِنْبَر** ہے، میں کئی دَرَجے (STEPS) اُوپر چڑھ گیا، جب مڑ کر دیکھا تو صِرف وہ دَرَجہ (STEP) نَظَر آیا جس پر میرے پاؤں تھے باقی کچھ نَظَر نہ آیا، میں نے **دُرُود و سلام** کا واسِطہ دے کر **اللہ** پاک کی بارگاہ میں دُعا کی: یا **اللہ** پاک! مجھے سَلامتی کی راہ چلا۔ اتنے میں **پُلِ صِراط** کی مانند ایک کالا دھاگا دکھائی دیا، میں نے دل میں سوچا کہ ہو نہ ہو یہ **پُلِ صِراط** ہے جس نے مجھے آ گھیرا ہے، میرے پاس **اللہ** پاک کے فَضْل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر **دُرُود و سلام** کے سِوا

کوئی عمل ایسا نہیں تھا جو اس دُشوار گزار مَنزِل کو پار کرنے میں کام آئے۔ **اتنے میں** ہاتِفِ غَیبی سے (یعنی غَیب سے پُکارنے والے کی) یہ آواز سُنائی دی کہ اگر تم اس منزِل کو پار کرلو تو اُس پار رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے مُلاقات کی نعمت پاؤ گے۔ یہ سُن کر میں بَہُت خوش ہوا اور میں نے **اللہ** پاک کی جَناب میں **دُرُود و سلام** کا وسیلہ پیش کیا تو اچانک مجھے ایک **نُورانی** بادَل نے اُٹھا کر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **قدموں** میں لا ڈالا، کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں اور آپ کی **سیدھی** جانِب حضرتِ **صدّیقِ اکبر** رضی اللّٰہ عنہ، **بائیں** (LEFT) طرف حضرتِ **فارُوقِ اعظم** رضی اللّٰہ عنہ، پیچھے حضرتِ **عُثمانِ غنی** رضی اللّٰہ عنہ موجود ہیں اور حضرتِ **مولیٰ علی** رضی اللّٰہ عنہ بھی **سامنے** کھڑے ہیں۔ میں نے عرض کی: حُضُور! آپ میرے ضامِن (یعنی ذِمّے دار) ہوجائیے، تو فرمایا: ''میں تمہارا ضامِن ہوں اور تمہارا خاتمہ بِالخیر ہوگا (یعنی اچّھی حالت پر وفات ہوگی)۔'' پھر میں نے دُعا کی دَرخواست کی تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنا لازِم کرلو اور فُضُولیات سے الگ رہو۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ اُونٹ کی گواہی

حضرتِ زید بن ثابِت رضی اللّٰہ عنہ کہتے ہیں: ایک اَعْرابی (یعنی دیہاتی) اپنے اُونٹ

کی نکیل (یعنی ناک کی رسّی) تھامے **اللہ** کریم کے پیارے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوا اور سلام عرض کیا: آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''صُبْح سویرے کیسے آنا ہوا؟'' اِتنے میں اُونٹ بَلْبَلایا (یعنی آواز نکالی)، پھر ایک دوسرا شخص آیا گویا (یعنی جیسے) کوئی مُحافِظ (یعنی حِفاظَت کرنے والا) ہو اور عرض کی: ''یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اِس اَعْرابی نے یہ اُونٹ چُرایا ہے۔'' اُونٹ دوبارہ غم سے بَلْبَلایا تو رسولِ اَکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس (اُونٹ) کی فریاد سُننے لگے، جب اُونٹ خاموش ہوا تو آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مُحافِظ (جیسے آدمی) کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرمایا: ''اُونٹ نے تیرے جھوٹے ہونے کی گواہی دی ہے۔'' اس پر وہ شخص چلا گیا، پھر آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اَعْرابی (یعنی گاؤں کے رہنے والے) سے فرمایا: تم نے میرے پاس آنے سے پہلے کیا پڑھا تھا؟'' اُس نے عَرض کی: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے یہ پڑھا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، حَتّٰى لَا تَبْقٰى صَلٰوةٌ

(اے **اللہ** پاک! حضرت محمد صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بے حَد دُرُود بھیج)

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، حَتّٰى لَا تَبْقٰى بَرَكَةٌ

(اے **اللہ** پاک! حضرت محمد صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شُمار بَرَکتیں عطا فرما)

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، حَتّٰى لَا يَبْقٰى سَلَامٌ

(اے **اللہ** پاک! حضرت محمد صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے اِنتہا سَلامتی عطا فرما)

اَللّٰھُمَّ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا، حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ

(اے اللہ پاک! حضرت محمد صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بے حد رَحْمتیں نازِل فرما)۔

(معجم کبیر ج ٥ ص ١٤١ حدیث ٤٨٨٧ ملخّصاً دار احیاء التراث العربی بیروت)

وہ ہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی، وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی

آؤ دربارِ مصطَفٰے کو چلیں، غم خوشی میں وہیں پہ ڈھلتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿10﴾ بُری شکل سے نَجات

ایک نیک بندے نے خواب میں کوئی بَدصورت شے دیکھی تو پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں تیرا بُرا عمل ہوں۔ کہا: تجھ سے نَجات کیسے مل سکتی ہے؟ کہا: حضرتِ محمدِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کثرت سے **دُرُود و سلام** پڑھنے سے۔ (سعادۃ الدارین ص ١٣٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿11﴾ سَبَبِ مَغْفِرت

ایک مُحدِّث صاحِب (یعنی حدیث کا عِلْم جاننے والے عالِمِ دین) کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **اللہ** پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے بَخْش دیا گیا۔ پوچھا: کس سَبَب سے؟ فرمایا: میں ان دو اُنگلیوں سے بکثرت ''صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم'' لکھا کرتا تھا، اسی وجہ سے **اللہ** کریم نے مجھے بَخْش دیا۔ (اَلْقُرْبَۃُ اِلٰی ربِّ الْعٰلمین ص ٦٠ حدیث ٥٢)

دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت

سُبْحٰنَ اللہ! دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت کے بھی کیا کہنے! فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لیے اِستِغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔ (مُعجَم اَوسط ج ۱ ص ۴۹۷ حدیث ۱۸۳۵ دار الکتب العلمية بيروت)

دُرُود شریف لکھنے کے بارے میں اہم معلومات

بہارِ شریعت جِلْد پہلی صَفْحہ 534 پر ہے: نامِ اَقْدَس لکھے تو دُرُود ضَرور لکھے کہ بعض عُلَما کے نزدیک اس وَقْت دُرُود شریف لکھنا واجِب ہے۔ (دُرِّمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۱ دار المعرفة بيروت) اکثر لوگ آج کل دُرُود شریف کے بدلے صَلْعَم، عم، ص، ؐ لکھتے ہیں، یہ ناجائز و سَخت حَرام ہے۔ یوہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جگہ ؓ، رحمۃ اللہ تعالٰی کی جگہ ؒ لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے، جن کے نام محمد، احمد، علی حَسَن، حُسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر ص، ؐ بناتے ہیں یہ بھی مَمنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مُراد ہے، اس پر دُرُود کا اشارہ کیا معنٰی۔ (حاشية الطحطاوي على الدر المختار ج ۱ ص ۶ كوئٹه)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

﴿12﴾ باآوازِ بُلند دُرُودِ پاک پڑھنے کی بَرَکت

ایک بُزُرگ فرماتے ہیں: میں نے مِسْطَح نام کے ایک شخص کو اس کی وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی ''اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ فرمایا؟'' مِسْطَح نے بتایا کہ اللہ پاک نے مجھے مُعاف فرمادیا۔ میں نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ اس نے بتایا کہ

میں ایک مُحَدِّث (یعنی حدیث کا عِلْم جاننے والے عالم) کے پاس حدیثیں لکھا کرتا تھا، ایک دن میرے اُستاد صاحب نے حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود شریف پڑھا تو میں نے بھی اُن کے ساتھ بُلند آواز سے دُرُود شریف پڑھا۔ جب میں نے بُلند آواز سے حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پڑھا تو وہاں پر موجود لوگوں نے بھی سُن کر آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پڑھا تو اللہ پاک نے اس دن سب کی بخشش فرمادی۔ (القول البدیع ص۲۰٤ مؤسسة الریان بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿13﴾ عذابِ قبر کا ایک سَبَب (زَبان کی بے احتِیاطی)

حضرتِ ابو بکر شِبلی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنے مَرحوم پڑوسی کوخواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟'' وہ بولا: میں خوفناک مُعامَلات سے دوچار ہوا، مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا۔ اتنے میں آواز آئی: ''دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری اِستِعمال کی وَجہ سے تجھے یہ سَزا دی جارہی ہے۔'' اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک خوشبودار وخوب صورت بُزُرگ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہو (یعنی پَردہ بن) گئے۔ اور انہوں نے مجھے مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: ''اللہ پاک آپ پر رَحْم

فرمائیے! آپ کون ہیں؟" فرمایا: "میں وہ شخص ہوں جس کو تیرے نبیِ پاک صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کثرت کے ساتھ **دُرُود شریف** پڑھنے کی بَرَکت سے پیدا کیا گیا ہے اور مجھے ہر مصیبت کے وَقْت تیری مدد کرنے کیلئے مُقرّر کیا گیا ہے۔" (القول البدیع ص ۲۶۰)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا (ذوقِ نعت ص ۵۱)

سُبْحٰنَ اللہ! **دُرُود شریف** زیادہ پڑھنے کی بَرَکت سے **مَدد** کرنے کیلئے **قَبْر** میں جب دُرُودِ پاک ایک بُزُرگ کی صورت میں آسکتا ہے تو پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیوں نہیں آسکتے! بارگاہِ رسالت میں فریاد ہے: ؎

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا اِمداد مری کرنے آجانا مرے آقا
روشن مری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا جب نزع کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿14﴾ آگ سے نَجات

حضرتِ خَلّاد بن کثیر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے تکیے کے نیچے سے بوقتِ وفات ایک کاغذ کا ٹکڑا مِلا۔ جس پر یہ لکھا تھا: ھٰذِہٖ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ کَثِیر یعنی "یہ خَلّاد بن کثیر کے لیے آگ سے نَجات کی چِٹّھی ہے۔" لوگوں کے پوچھنے پر گھر میں سے بتایا گیا کہ مرحوم ہر جُمعہ کو ایک ہزار بار یہ دُرُود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع ص ۳۸۲)

تمنّا ہے فرمائیے روزِ محشر
یہ تیری رِہائی کی چِٹّھی ملی ہے (حدائقِ بخشش ص ۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿15﴾ ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کانُسخہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللّٰہِ علیہ ''فتاوٰی رضویہ شریف'' جلد23 صَفْحہ 122 پر لکھتے ہیں: حضرتِ ابُوالْمَواہِب شاذِلی رَحْمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا ، حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''قِیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کرو گے۔'' میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! میں کیسے اس قابِل ہوا؟ ارشاد فرمایا: ''اس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نَذْر کر دیتے ہو۔'' (الطبقات الکبری للشعرانی جزء ۲ ص ۱۰۱ دار الفکر بیروت)

اے عاشقانِ رسول! ثواب نَذْر کرنے (یعنی ایصالِ ثواب) کا طریقہ یہ ہے کہ جن کو ایصالِ ثواب کرنا چاہتے ہیں پڑھتے وَقْت ان کو ثواب نَذْر کرنے (یعنی ایصالِ ثواب) کی دل میں نیّت کر لیجئے یا پڑھنے سے پہلے یا بعد زَبان سے بھی کہہ لیجئے کہ اِس دُرُود شریف کا ثواب اللہ پاک کے آخِری نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نَذْر کرتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿16﴾ 560 قبروں سے عذاب اُٹھ گیا

حضرتِ علّامہ ابوعبدُاللہ محمد بِن احمد مالِکی قُرطبی رَحْمۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرتِ حَسَن

بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرْض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی طریقہ ارشاد ہو کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب میں تو دیکھا، مگر اِس حال میں دیکھا کہ **اُس کے بدن پر تار کَول** (یعنی ڈامر) **کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں!** یہ خوفناک مَنْظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اُٹھی! اُس نے دوسرے دن حضرتِ حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو خواب سنایا، سُن کر آپ غمگین ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرتِ حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو **جنّت** میں ایک تَخْت پر اپنے **سَر پر تاج** سجائے بیٹھی ہے۔ آپ کو دیکھ کر وہ کہنے لگی: "میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔" آپ نے فرمایا: اُس کے کہنے کے مُطابِق تو تو عذاب میں تھی، آخر یہ تبدیلی کس طرح آئی؟ مرحومہ بولی: قبرستان کے قریب سے ایک شخص گُزرا اور اُس نے مصطفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجا، **اللہ** کریم نے اُس کے **دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے ہم 560 قَبْر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔** (التذکرۃ للقرطبی ص۷۷ دارالسلام قاھرۃ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے **ایصالِ ثواب** کی زبردست بَرَکت بھی جاننے کو ملی اور یہ بھی پتا چلا کہ صِرْف **ایک بار دُرُود شریف** پڑھ کر بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔ **اللہ** پاک کی بے پایاں رَحْمتوں کے بھی کیا کہنے! کہ اگر وہ ایک دُرُود

شریف ہی کو قبول فرمالے تو اُس کے **ایصالِ ثواب** کی بَرَکت سے سارے **قبرستان** والوں پر بھی اگر عذاب ہو تو اُٹھالے اور ان سب کو اِنْعام واِکْرام سے مالا مال فرمادے۔

لاج رکھ لے گُناہ گاروں کی　نام رَحْمٰن ہے ترا یارب!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل　نام غَفَّار ہے تِرا یارب!
تو کریم اور کریم بھی ایسا
کہ نہیں جس کا دوسرا یارب!　(ذوقِ نعت ص ۸۴،۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿17﴾ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رُخسار چُوم لیا

حضرتِ محمد بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سونے سے پہلے ایک مُقرَّرہ (یعنی FIX) تعداد میں دُرُودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک رات خواب میں دیدار ہوا، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھ سے فرمارہے تھے: ''اَپنا وہ مُنہ قریب کر جس سے تو مجھ پر دُرُود بھیجا کرتا ہے تاکہ میں اِس کو چوموں۔'' فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی شَرم آئی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارَک مُنہ کے قریب میں اپنا مُنہ کیسے کروں! پس میں اپنا رُخسار (یعنی گال) آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے منہ مُبارَک کے قریب لے گیا۔ مَکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرا رُخسار (یعنی گال) چوم لیا۔ جب میں بیدار ہوا (یعنی جاگا) تو میرا سارا گھر مُشک بار (یعنی خوشبودار)

ہور ہا تھا اور آٹھ دن تک خوشبودار رہا اور میرے رُخسار (یعنی گال) سے بھی آٹھ دن تک خوشبو آتی رہی۔ (مصباح الظلام ص ٢٣٤ دار المدینۃ المنوّرۃ)

عَنْبَر زمیں، عَبِیر ہَوا، مُشکِ تر غبار

اَدنیٰ سی یہ شناخت تری رہ گزر کی ہے (حدائقِ بخشش ص۲۲۵)

الفاظ و معانی: **عَنْبَر:** سیاہ رنگت والی بہترین خوشبو۔ **عَبِیر:** صَنْدل، گُلاب اور مُشک کو ملا کر تیار کی جانے والی خوشبو۔ **مُشْکِ تَر:** ہرن کے نافے سے حاصِل ہونے والی خوشبو، جسے کستوری بھی کہا جاتا ہے۔ **غُبار:** گرد، مٹّی۔ **اَدنیٰ:** کم سے کم۔ **شناخت:** پہچان۔ **رہ گُزر:** راستہ، گلی، کوچہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿18﴾ حالتِ بیداری میں جوابِ سَلام

حضرتِ محمود کُرْدِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک رات جب میں (مدینۂ منوّرہ میں) سویا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے خواب میں تشریف لے آئے۔ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شفقت فرماتے ہوئے مجھے سینے سے لگالیا اور ارشاد فرمایا: ''اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاۃِ'' (یعنی مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو!) مزید یہ کہ مجھے **اللہ** پاک کی اور اپنی رِضا و خوشنودی کی خوشخبری سنائی، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس قدر مَحبَّت دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، مجھے اپنی قسمت پر رَشک آرہا تھا کہ مجھے اتنی عزّت سے نوازا، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَک آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے، اتنے میں

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔(ترمذی)

میری آنکھ کُھل گئی، میرے رُخسار (یعنی گال) پر اب تک آنسو بہ رہے تھے۔اس کے بعد میں مُواجَہَہ (مُ۔وا۔جَ۔ہَہ) شریف یعنی چہرۂ انور کی طرف حاضِر ہوا تو میں نے **رَوضۂ پاک** کے اندر سے ایسی ایسی بشارتیں سُنیں جو بیان سے باہر ہیں۔ابھی میں مُواجَہہ شریف کے پاس ہی حاضِر تھا کہ میں نے جاگتی حالت میں آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانِ مُبارک سے اپنے سلام کا جواب سنا تو مجھے اس بات کا پکّا یقین ہو گیا کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے **رَوضۂ انور** میں نہ صِرْف حَیات (یعنی زندہ) ہیں بلکہ مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص ١٥١ ملخصاً)

اے عاشقانِ دُرُود وسلام! دیکھا آپ نے کہ دُرُود وسلام پڑھنے والے سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں اور اس کی زبان سے اَدا ہونے والے دُرُود و سلام کے کلمات کو نہ صِرْف خود سُنتے ہیں بلکہ خوش ہو کر اُسے اپنے دیدار کا جام بھی پلاتے ہیں۔

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحَبَّت
ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں! ہم پہ فدا ہو (ذوقِ نعت ص۲۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿19﴾ مُبلِّغ پر دُرُود شریف کے سَبَب کَرم بالائے کَرم

حضرتِ شیخ ابُوالْحسن شَعْرانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ مَنصور بِن عمّار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو بعدِ وفات میں نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ پاک نے

آپ کے ساتھ کیا برتاؤ فرمایا؟ جواب دیا کہ میرے ربِّ کریم نے مجھ سے فرمایا: ''تو مَنْصُور بن عمّار ہے؟'' میں نے عرض کی: ہاں، یاربَّ الْعٰلَمِین! پھر فرمایا: ''تو ہی ہے جو لوگوں کو دُنیا سے بے رغبتی کی ترغیب دیتا تھا اور خود دُنیا کی طرف راغِب (یعنی مائل) تھا؟'' میں نے عرض کی: ''یا اللہ پاک! واقِعی بات تو یہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی اِجتِماع میں بیان شُروع کیا تو پہلے تیری حَمد وثَنا کی، اِس کے بعد تیرے حبیب صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا پھر اِس کے بعد تیرے بندوں کو وَعْظ و نَصیحت کی۔'' میری اِس عرض پر اللہ پاک کی رَحْمت جوش میں آئی اور اِرشاد ہوا: ''اے فِرِشتو! اس کے لیے آسمانوں میں کرسی بچھاؤ تاکہ جیسے یہ میری زمین میں میرے بندوں کے سامنے میری بُزُرگی بیان کرتا تھا میرے آسمانوں میں یہ میرے فِرِشتوں کے سامنے میری عَظَمت بیان کرے۔'' (رسالة قشيرية ص٤٨ دار الكتب العلمية بيروت)

ہوں دُرُود و سلام آقا لب پر مدام
ہر گھڑی دَم بدَم، تاجدارِ حرم (وسائلِ بخشش ص٢٤٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿20﴾ محفلِ دُرُود میں شرکت کا حُکم فرمایا

حضرتِ رشید عطّار رَحْمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: حضرتِ ابو سَعید خیّاط رَحْمۃُ اللہِ علیہ جو کہ ایک گوشہ نَشین (یعنی تنہائی میں عِبادت کرنے والے) بُزُرگ تھے، خلافِ مَعْمول انہوں نے حضرت اِبنِ رَشِیق رَحْمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس میں کثرت سے آنا جانا شُروع کر دیا! اس پر لوگوں

نے تَعَجُّب کا اظہار کرتے ہوئے اُن سے اس کا سبب پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے خواب میں دو جہاں کے سَردار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا دیدار ہوا، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے حُکم فرمایا: ''اِبنِ رَشِیق'' کی محفل میں جایا کرو، وہ اپنی محفل میں مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھتا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴾21﴿ دس ہزار کان و زبان

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ عبدُ اللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے کہ اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وَحی بھیجی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے یہاں تک کہ تو نے میرا کلام سُنا اور دس ہزار زبانیں پیدا فرمائیں جس کے سبب تو نے مجھ سے کلام کیا، تو مجھے بہت زیادہ پیارا اور میرے نزدیک ترین اُس وَقْت ہوگا جب تُو محمدِ عَرَبی (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) پر کثرت سے دُرُود شریف بھیجے گا۔ (رسالۃ القشیریۃ ص۳۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴾22﴿ کثرتِ دُرُود نے بَربادی سے بچالیا

حضرتِ شیخ حُسین بِن احمد بِسْطامی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک کی بارگاہ میں، میں نے دُعا کی: یااللہ پاک! میں خواب میں ابو صالح مُؤَذِّن (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ میری دُعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں مُؤَذِّن صاحب کو بَہُت ہی شاندار حالت میں

دیکھا۔ میں نے پوچھا: ابوصالح! ذرا مجھے اپنے یہاں کے حالات تو بتاؤ! اِس پر اُنہوں نے کہا: ''اگر تاجدارِ مدینہ (صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر کثرت سے (یعنی بہت زیادہ) **دُرُودِ پاک** نہ پڑھے ہوتے تو میں برباد ہو گیا ہوتا۔'' (سعادۃ الدارین ص۱۳۶ ملخصاً)

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنّم ہی تھا

میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا (سامانِ بخشش ص۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

﴿23﴾ باکمال بچّی

حضرتِ شیخ محمد بن سُلیمان جَزُوْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں سَفَر میں تھا، ایک مَقام پر نَماز کا وَقْت ہو گیا، وہاں کنواں تو تھا مگر ڈول اور رَسّی موجود نہ تھی، میں اسی فِکْر میں تھا کہ ایک مَکان کے اُوپر سے ایک بچّی نے جھانکا اور پوچھا: ''آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟'' میں نے کہا: ''بیٹی! رسّی اور ڈول۔'' اُس نے پوچھا: ''آپ کا نام؟'' کہا: **محمد بن سُلَیمان جزوْلی۔** بچّی نے حیرت سے کہا: ''اچھّا آپ ہی ہیں جن کی شُہْرت کے ڈَنکے بج رہے ہیں مگر حال یہ ہے کہ کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے!'' یہ کہہ کر اس نے کنویں میں تھُوک دیا۔ کمال ہو گیا! فوراً پانی اُوپر آ گیا اور کنویں سے چھلکنے لگا۔ میں نے وُضُو سے فراغَت کے بعد اُس سے کہا: ''بیٹی! سچ بتاؤ تم نے یہ کمال کس طرح حاصِل کیا؟'' کہنے لگی: ''یہ اُس ذاتِ گرامی پر **دُرُودِ پاک** کی بَرَکت سے ہوا ہے کہ اگر وہ جنگل میں تشریف لے جائیں تو دَرِندے، چَرِندے آپ

کے دامَن میں پناہ لیں۔'' آپ فرماتے ہیں: ''اس سے مُتَأَثِّر ہوکر میں نے وہیں عَہْد کیا کہ میں دُرُود شریف کے مُتَعَلِّق کِتاب لکھوں گا۔'' (سعادۃ الدارین ص ۱۵۹ ملخّصاً) چنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے **دُرُود شریف** کے بارے میں کتاب لکھی جو بَہُت مَقْبول ہوئی اور اس کتاب کا نام ''دَلائِلُ الْخَیرات'' ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿24﴾ دُرُود کی بَرَکت سے آپریشن کی تکلیف کا اظہار نہ کیا

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بَہُت بڑے عالِمِ عُلُومِ اسلام، عاشقِ شاہِ اَنام، جاں نثارِ صَحابہ واَہلِ بیتِ کِرام، مُحِبِّ اَولیاءِ عُظّام اور عاشقِ دُرُود و سلام تھے۔ جب بھی عِلْمی و تدریسی اَوقات سے فُرصت پاتے ذِکْرو دُرُود میں مشغول ہوجاتے۔ آپ کے جسمِ شریف پر پھوڑا ہوگیا تھا جس کا آپریشن ضَروری تھا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا اِنجکشن لگانا چاہا تو مَنْع فرمادیا، آپ دُرُود وسلام پڑھنے میں مشغول ہوگئے، عالَمِ ہوش وحواس میں دوتین گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا، دُرُود شریف کی بَرَکت سے کسی قِسم کی تکلیف کا آپ نے اِظْہار نہ ہونے دیا! (تذکرہ مشائخِ قادِریہ رَضویہ ص ۴۸۵ کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز لاہور)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿25﴾ خوشبودار قَبْر

سگِ مدینہ (راقِمُ الْحُرُوف) کو کراچی کے کسی اسلامی بھائی نے مکتوب (یعنی خط) بھیجا جس

کا مضمون اپنی یادداشت کے مُطابِق پیش کرتا ہوں : وہ ایک دن ٹھیک دوپہر کے وَقْت نارتھ کراچی کے قبرستان میں فاتِحہ پڑھنے کے لیے حاضِر ہوئے تو انہوں نے مَحسوس کیا کہ کہیں سے بَہُت ہی بھینی بھینی خوشبو آ رہی ہے، ایسی خوشبو انہوں نے کبھی بھی نہیں سُونگھی تھی، غور کیا تو اس خوشبو نکلنے کی جگہ ایک قَبْر تھی جس پر ٹھیک دوپہر کے وَقْت بھی چھاؤں تھی! حیرت کی بات یہ تھی کہ اس قَبْر پر کوئی سائبان وغیرہ نہ تھا اگر دَرَخْت تھا بھی تو کافی دور اور اس کا سایہ اس قَبْر پر نہیں پڑ سکتا تھا۔ وہ دوسرے دن اپنے مزید عزیزوں کو لے کر اسی طرح دوپہر کے وَقْت قبرستان آئے، سب نے خوشبو اور سایہ پایا۔ انہوں نے گورکَن سے صاحِبِ قَبْر کا پتا حاصِل کیا اور ان کے گھر پہنچے اور مرحوم کی بیوہ سے مرحوم کا عمل پوچھا، وہ ان کے کردار سے مطمئن نہ تھیں تاہم انہوں نے اپنے ذِہْن پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ وقتاً فوقتاً **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد** پڑھا کرتے تھے (غالباً مرحوم کو یہ عمل کام آ گیا)۔

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، محبوب کے کوچے کا ہے گدا
مولا نے مجھے یوں بخش دیا، سُبحٰن اللّٰہ! سُبحٰن اللّٰہ!

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

غیبت سے حِفاظت کا عمل

سُبۡحٰنَ اللّٰہ! مرحوم کا عمل بَہُت پیارا تھا، **غیبت کی تباہ کاریاں** صَفْحَہ 25 پر ہے: **حضرتِ علّامہ مَجدُالدّین فیروز آبادی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے **مَنقول** ہے: جب کسی مجلِس میں (یعنی لوگوں

میں) بیٹھو اور کہو: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد** تو **اللہ** پاک تم پر ایک فِرِشتہ مُقرّر فرمادے گا جو تم کو **غیبت** سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد** تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری **غیبت** کرنے سے باز رکھے گا۔ (اَلۡقَوۡلُ الۡبَدِیع ص ۲۷۸)

یاربَّ الۡمُصطَفٰے! ہمیں فُضُول باتوں میں وَقْت ضائع کرنے سے بچتے ہوئے دُرُود و سلام میں وَقْت گُزارنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلَّم۔

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفردوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری رضوی

۲۱ ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ
02-07-2021

Go To Index

بیان:3

صبح بہاراں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
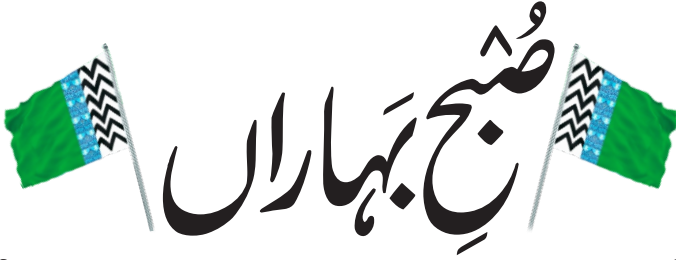
یاربَّ الْمصطفٰے! جو کوئی اِس رسالے، ”صُبحِ بہاراں“ کے 37 صَفْحات پڑھ یا سُن لے، جشنِ وِلادت کے صَدقے اُسے مرتے وَقْت اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، مُحمَّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ”جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، **اللہ** پاک اُس پر سو (100) رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔“ (مُعجَم اَوسَط ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۷۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَبیعُ الْاَوّل شریف تو کیا آتا ہے ہر طرف گویا موسِمِ بَہار آجاتا ہے۔ **اللہ** کریم کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، مُحمَّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیوانوں میں خوشی کی لَہر دوڑ جاتی ہے، بوڑھا ہو یا جوان ہر حقیقی عاشِقِ رسول مسلمان گویا دل کی زَبان سے بول اُٹھتا ہے:

؎ نثار تیری چہل پہل پر، ہزار عیدیں ربیعُ الاوّل

سوائے ابلیس کے جہاں میں، سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں (دیوانِ سالک ص۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جب دنیا میں ہر طرف کُفْر وشِرْک اور ظُلْم و زیادتی کا گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا، 12 رَبِیعُ الْاَوّل شریف کو مکّۂ پاک میں حضرتِ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مُبارَک مکان سے ایک ایسا نُور چمکا جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کردیا۔ روتی ہوئی اِنسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی، وہ اللہ پاک کے آخری نبی مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام جہانوں کے لئے رَحْمت بن کر دنیا میں تشریف لائے۔ ؎

مبارَک ہو کہ ختمُ الْمُرْسَلِیں تشریف لے آئے

جناب رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیں تشریف لے آئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صُبحِ بہاراں

رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 12 رَبِیعُ الْاَوّل شریف کو صُبْحِ صادِق کے وَقْت دنیا میں تشریف لاکر بے سہاروں، غَم کے ماروں، دُکھیاروں اور دَر دَر کی ٹھوکریں کھانے والے بے چاروں کی شامِ غریباں کو ”صُبْحِ بَہاراں“ بنادیا۔

مسلمانو! صُبحِ بَہاراں مبارک!

وہ برساتے اَنوار سرکار آئے (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص۴۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

12 رَبِیعُ الْاَوَّل شریف[1] کو نُور والے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفْر و ظُلْمت کے بادَل چَھٹ گئے، شاہِ ایران ''کِسْرٰی'' کے مَحَل پر زَلزلہ آیا اور مَحَل کے چودہ کَنگُرے (یعنی وہ طَاقچے جو محل کی خوب صورتی کیلئے بنائے گئے تھے وہ) گر گئے۔ ایران کے آتَش کَدے (یعنی وہ مکان جہاں آگ کی پوجا کی جاتی تھی) کی آگ بُجھ گئی جو ایک ہزار سال سے (جل رہی تھی اور کبھی نہ بُجھی تھی، ''دریائے ساوہ'' خشک ہو گیا، بُت سَر کے بَل گر پڑے[2] اور کعبے کو وَجْد آ گیا۔[3]

تیری آمد تھی کہ بیتُ اللّٰہ مُجرے کو جُھکا

تیری ہَیبت تھی کہ ہر بُت تھرتھرا کر گر گیا (حدائقِ بخشش ص ۴۱)

الفاظ و مَعانی: آمد: آنا۔ مُجْرا: سلام۔ ہَیبت: رُعب۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جہاں میں فَضْل و رَحْمت بن کر تشریف لائے اور یقیناً اللہ پاک کی رَحْمت نازِل ہونے (یعنی اُترنے) کا دن خوشی و مَسرَّت کا دن ہوتا ہے۔ چُنانچِہ اللہ کریم پارہ 11 سُوْرَۃُ یُوْنُس آیت 58 میں ارشاد فرماتا ہے:

[1]: السیرۃُ النَّبَویۃ لابنِ ہشام ص٦٦ [2]: ہواتف الجنان للخرائطی ٣٧، ٥٦ رقم ١٦٠٧ [3]: السیرۃ الحلبیۃ ج١ ص١٠٥

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رَحْمت اور اِسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے۔ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

اللّٰہُ اَکْبَر! فَضْل ورَحْمتِ خُداوندی پر خوشی منانے کا خود قراٰنِ کریم حُکْم دے رہا ہے، اور کیا رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بڑھ کر بھی کوئی اللہ پاک کی رَحْمت ہے؟ دیکھئے مُقدّس قراٰن کے پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء آیت 107 میں صاف صاف اِعلان ہے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اورہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رَحْمت سارے جہان کیلئے۔

سَحابِ رَحْمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کَرَم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ (ذوقِ نعت ص ۱۲۱)

الفاظ و مَعانی: سَحابِ رَحْمت: رَحْمت کا بادَل۔ **باری:** پیدا کرنے والا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

شبِ قَدْر سے بھی اَفْضل رات

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”بے شک نبیِّ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ”شبِ وِلادت“ شبِ قَدْر سے بھی اَفْضل ہے کیونکہ شبِ وِلادت سرکارِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے (یعنی آنے) کی رات ہے

جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدْر تاجدارِ عَرَب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا کردہ شَب ہے اور جو رات اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت (BIRTH) کی وجہ سے عزَّت والی بنی ہو وہ اُس رات سے زِیادہ عزَّت واِحترام والی ہے جس نے فِرِشتوں کے اُترنے کی وجہ سے عزَّت پائی ہے۔" (مَا ثَبَتَ بِالسُّنّۃ ص ۱۰۰)

عِیدوں کی عِید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے یقیناً حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جہاں میں شاہِ بَحر و بَر (یعنی زمین اور سَمُندر کے بادشاہ) بن کر جلوہ گر (یعنی ظاہِر) نہ ہوتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب، شبِ بَرَاءَت۔ بلکہ کون ومکان (یعنی دنیا) کی ساری رونق وشان اُس جانِ جہان، رَحْمتِ عالَمیان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں کی دُھول کا صَدقہ ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے (حدائقِ بخشش ص ۱۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مِیلاد اور اَبو لَہَب (حِکایت)

جب ابولَہَب مر گیا تو اُس کے بعض گھر والوں نے اُسے خواب میں بُرے حال میں دیکھا۔ پوچھا: (مرنے کے بعد) کیا ملا؟ بولا: تم سے جُدا ہو کر (یعنی مر کر) مجھے کوئی بَھلائی نصیب

نہ ہوئی ۔ پھر اپنے انگوٹھے کے نیچے موجود سوراخ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا: سوائے اس کے کہ اس میں سے مجھے پانی پلا دیا جاتا ہے کیونکہ میں نے ثُوَیبَہ لَونڈی کو آزاد کیا تھا۔ (مُصَنَّف عَبدُ الرَّزّاق ج۹ ص۹ حدیث ۱۶۶۶۱ وعُمدۃُ القاری ج۱۴ ص۴۴ تحت الحدیث ۵۱۰۱)

(اَلْحَمْدُلِلّٰہ ثُوَیبَہ نے اسلام قبول کیا اور صَحابیہ بنیں رضی اللہ عنہا) حضرتِ علّامہ بدرُ الدّین عینی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس اشارے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے تھوڑا سا پانی دیا جاتا ہے۔ (عُمدۃُ القاری ایضًا)

مِیلاد اور مُسلمان

حضرتِ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس روایت کے تعلُّق سے فرماتے ہیں: اس حِکایت میں مِیلاد شریف منانے والوں کیلئے بڑی دلیل ہے جو تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شبِ وِلادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں، یعنی ابولَہَب جو کہ کافر تھا جب وہ تاجدارِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کی خبر پا کر خوش ہونے اور اپنی لَونڈی (ثُوَیبَہ) کو دودھ پلانے کی خاطِر آزاد کرنے پر بدلہ دیا گیا تو اُس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو مَحَبَّت وخوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کررَہا ہے۔ لیکن یہ ضَروری ہے کہ مَحفلِ مِیلاد شریف آلاتِ موسیقی وغیرہ سے پاک ہو۔ (مدارِجُ النُّبُوَّت ج۲ ص۱۹)

جشنِ وِلادت کی دُھوم مچایئے

اے عاشِقانِ مِیلاد! دُھوم دَھام سے عیدِ مِیلاد منایئے کہ جب ابولَہَب جیسے کافر کو بھی وِلادت کی خوشی کرنے پر فائدہ پہنچا تو ہم تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان ہیں۔ ابولَہَب نے

اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبیّت سے نہیں بلکہ صِرف اپنے بھتیجے کی وِلادت (BIRTH) کی خوشی منائی اور اپنی لونڈی ثُوَیْبَہ کو دودھ پلانے کیلئے آزاد کیا اس پر اُس کو بدلہ ملا تو ہم اگر اللہ کریم کی رضا کے لئے اپنے آقا و مولیٰ مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت (BIRTH) کی خوشی منائیں گے تو کیوں کر محروم رہیں گے۔ ؎

شبِ وِلادت میں سب مسلماں، نہ کیوں کریں جان و مال قرباں
ابو لَہب جیسے سخت کافِر، خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں (دیوانِ سالک ص۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مِیلاد منانے والوں سے سرکار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں

ایک عالم صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے خواب میں اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت ہوئی، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا آپ کو مسلمانوں کا ہر سال آپ کی وِلادتِ مبارک کی خوشیاں مَنانا پسند آتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم بھی اُس سے خوش ہوتے ہیں۔''

(تذکِرةُ الواعظِین ص۱۲۵، فتاوٰی رضویه ج۲۳ ص۷٥٤، سبلُ الهدی ج۱ ص٣٦٣)

وِلادت کی خوشی میں جھنڈے

حضرتِ بی بی آمِنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نَصْب کئے (یعنی لگائے) گئے۔ ایک مشرِق (یعنی EAST) میں، دوسرا مغرِب (یعنی WEST) میں،

تیسرا کعبے کی چھت پر اور حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت (BIRTH) ہوگئی۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ص۳۶۳رقم۵۵۵ مختصراً)

روحُ الاَمیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھَرَیرا صُبحِ شبِ ولادت (ذوقِ نعت ص۹۵)

الفاظ و مَعانی: روحُ الاَمین: حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام کا لقب۔ **پھَرَیرا** (پھر۔رَے۔را): جھنڈا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جھنڈے کے ساتھ جُلوس

اللہ پاک کے آخری نبی، مکّی مَدَنی، **محمّدِ عَرَبی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب مدینۂ پاک کی طرف ہجرت فرمائی اور مدینے شریف کے قریب ”مَوضَعِ غَمِیم“ میں پہنچے تو بُرَیْدَہ اَسلَمی، قبیلۂ بنی سَہْم کے 70 سُوار لے کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **مَعاذَاللہ** گرِفتار کرنے آئے، مگر سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ فیض آثار سے خود ہی مَحَبّتِ شاہِ اَبرار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں گرِفتار ہوکر پورے قافِلے سَمیت مُشَرَّف بہ اسلام (یعنی مسلمان) ہو گئے۔ اب عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینے شریف میں آپ کا داخِلہ عَلَم (یعنی جھنڈے) کے ساتھ ہونا چاہئے۔ پھر انہوں نے اپنا عمامہ سَر سے اُتار کر نیزے پر باندھ لیا اور رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آگے آگے روانہ ہوئے۔

(اَخلاقُ النّبی وآدابہ لابی الشّیخ ص۱۴۴رقم ۷۴۷ ملخّصًا)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

محبوبِ ربِّ اکبر، تشریف لا رہے ہیں
آج اَنبیا کے سَروَر، تشریف لا رہے ہیں

کیوں ہے فَضا مُعطَّر! کیوں روشنی ہے گھر گھر
اچّھا! حبیبِ داوَر، تشریف لا رہے ہیں

عیدوں کی عید آئی، رَحمت خدا کی لائی
جُود و سَخا کے پیکر، تشریف لا رہے ہیں

حُوریں لگیں ترانے، نعتوں کے گُنگنانے
حُور و مَلک کے افسر، تشریف لا رہے ہیں

عالَم میں جو ہیں یکتا، بے مثل ہیں جو آقا
وہ آمِنہ ترے گھر، تشریف لا رہے ہیں

عطّار اب خوشی سے، پھولا نہیں سماتا
دنیا میں اِس کے سَرور، تشریف لا رہے ہیں (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص۳۰۱ تا ۳۰۴)

الفاظ و معانی: سَروَر: سردار، بادشاہ۔ **مُعَطَّر:** خوشبودار۔ **داوَر:** اللہ پاک کا نام، انصاف کرنے والا۔ **جُودو سَخا کے پیکر:** سخاوت کے مکمَّل نمونے۔ **حُور:** جنّت کی خوب صورت عورتیں جو جنّتیوں کی خدمت کریں گی۔ **یکتا:** اکیلا، بے مثال۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جشنِ وِلادت منانے والا خاندان

مدینے شریف میں ابراہیم نام کا ایک شخص مَدَنی آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیوانہ رہا کرتا تھا۔ ہمیشہ حلال روزی کماتا اور اپنی آمدنی (INCOME) کا آدھا حصّہ **جشنِ وِلادت** منانے کے لئے الگ سے جمع کرتا۔[1] **رَبِیعُ الْاَوّل** شریف تشریف لاتا تو دھوم دھام سے مگر

[1]: کاش! ہم اپنی آمدنی کا آدھا نہ سہی بارھواں حصّہ بلکہ ایک فیصد ہی **جشنِ وِلادت** کے لئے نکال کرا سے دین کے کاموں میں صَرف کرنے کا حوصلہ رکھتے۔

شریعت کے دائرے میں رہ کر **جشنِ وِلادت** مناتا۔ **اللہ** پاک کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایصالِ ثواب کیلئے خوب لنگر کرتا اور اچّھے اچّھے کاموں میں اپنی رقم خَرچ کرتا۔ اُس کی بیوی بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بَہُت دیوانی تھی اور ان کاموں میں پورا تعاوُن کرتی۔ بیوی کی وفات ہوگئی مگر ابراہیم کے جشنِ وِلادت منانے میں فَرق نہ آیا۔ ابراہیم نے ایک دن اپنے نوجوان بیٹے کو وصیَّت کی: ”پیارے بیٹے! آج رات میری وفات ہو جائے گی، میری تمام تر پُونجی (یعنی دولت) میں پچاس دِرہَم اور اُنّیس (19) گز کپڑا ہے۔ کپڑا کفن دَفن پر خرچ کرنا اور ہوسکے تو رقم بھی نیک کام میں خَرچ کر دینا۔“ اِس کے بعد اُس نے کلِمۂ طیِّبہ پڑھا اور وفات پا گیا۔

بیٹے نے وصیَّت کے مُطابِق والدِ مرحوم کو سِپُردِ خاک کر دیا۔ اب پچاس دِرہَم نیک کام میں خَرچ کرنے کے معاملے میں اس کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کرے۔ اسی فِکر میں رات جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ قِیامت قائم اور ہر طرف نفسی نفسی کا عالَم ہے، خوش نصیب لوگ سُوئے جنَّت رواں دواں ہیں، جبکہ مُجرموں کو گھسیٹ گھسیٹ کر جہنَّم کی طرف ہانکا جا رہا ہے اور یہ کھڑا تھر تھر کانپ رہا ہے کہ اس کے بارے میں نہ جانے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی: ”اِس نوجوان کو جنَّت میں جانے دو۔“ وہ خوشی خوشی جنَّت میں داخِل ہوگیا اور سَیر کرنے لگا۔ ساتوں جنّتوں کی سَیر کرنے کے بعد جب آٹھویں جنَّت کی طرف بڑھا تو **داروغۂ جنَّت** حضرتِ رِضوان (عَلَیْہِ السَّلَام) نے فرمایا: ”اِس جنَّت میں صِرف وُہی داخِل

ہوسکتا ہے جس نے **ماہِ رَبیعُ الْاَوّل** میں وِلادتِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دنوں میں خوشی منائی ہو۔'' یہ سُن کر اس نے سوچا کہ میرے والِدینِ مرحومین اِسی میں ہونے چاہئیں۔ اِتنے میں آواز آئی: ''اِس نوجوان کو اندر آنے دو، اس کے والِدین اِس سے ملنا چاہتے ہیں۔'' لہٰذا وہ اندر داخِل ہوا۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کی والِدۂ مرحومہ نَہرِ کوثر کے قریب بیٹھی ہے، ساتھ ہی ایک تَخْت بچھا ہے جس پر ایک بُزُرگ خاتون جلوہ اَفْروز (یعنی بیٹھی) ہیں اور اس کے اِردگرد کُرسیاں بچھی ہیں جن پر کچھ پُروقار خواتین تشریف فرما ہیں۔ اس نے ایک فِرِشتے سے پوچھا: یہ خواتین کون ہیں؟ اُس نے بتایا:

''تَخْت پر شہزادیٔ کونین حضرتِ بی بی فاطِمہ زَہرا رضی اللہ عنہا ہیں اور کُرسیوں پر خدیجۃُ الکبریٰ، عائشہ صِدّیقہ، بی بی مریم، بی بی آسیہ، بی بی سارہ، بی بی ہاجِرہ، بی بی رابِعہ اور بی بی زُبیدہ (رضی اللہ عَنْھُنَّ) ہیں۔'' اسے بَہُت خوشی ہوئی، مزید آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بَہُت ہی عظیم تَخْت بچھا ہے اور اس پر مَکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنا چاند سا چِہرہ چمکاتے رونق اَفْروز (یعنی بیٹھے ہوئے) ہیں۔ اِردگرد چار کُرسیاں بچھی ہوئی ہیں ان پر خُلَفَائے راشِدین عَلَیہِمُ الرِّضْوَان تشریف فرما ہیں۔ سیدھی طرف سونے کی کُرسیوں پر اَنْبِیائے کِرام عَلَیہِمُ السّلام تشریف فرما (یعنی بیٹھے ہوئے) اور بائیں (LEFT) جانِب شُہَدائے کِرام جلوہ فرما (یعنی بیٹھے ہوئے) ہیں۔ اِتنے میں اس کے والِدِ مرحوم ابراہیم بھی **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب ہی جُھرمٹ (یعنی ہجوم) میں نَظَر آ گئے۔ **والِد صاحِب**

نے اپنے بیٹے کو سینے سے لگالیا، وہ بَہُت خوش ہوا اور سُوال کیا: ابّو جان ! آپ کو یہ عالی شان رُتبہ کیوں کر حاصِل ہوا؟ جواب دیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! **یہ جشنِ وِلادت منانے کا بدلہ ہے۔** اِس کے بعد اُس نوجوان کی آنکھ کُھل گئی۔

صُبح ہوتے ہی اُس نے اپنا مکان کم قیمت میں ہی بیچ دیا اور والِدِ مرحوم کے بچے ہوئے پچاس دِرہَم کے ساتھ اپنی ساری رقم ملا کر کھانے کا اِنتِظام کیا اور عُلَما و صُلَحا کی دعوت کی۔ اُس کا دل دنیا سے اُچاٹ ہو چُکا تھا، چُنانچہ مسجِد میں عبادت اور اُسی کی خدمت میں مشغول رَہنے لگا اور اپنی زندَگی کے باقی بچے ہوئے تیس (30) سال اسی طرح گزار دیئے۔ بعدِ وفات اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا گزری؟ بولا: **مجھے جشنِ وِلادت منانے کی بَرَکت سے جنَّت میں اپنے والِدِ مرحوم کے پاس پَہُنچا دیا گیا ہے۔** (تذکِرۃُ الواعظِین ص ۱۲۵ بتغیر)

اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بخش دے مجھ کو الٰہی! بہرِ مِیلادُ النّبی
نامۂ اعمال عِصیاں سے مِرا بھرپور ہے (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جشنِ وِلادت منانے کا ثواب

حضرتِ شیخ عبدُ الْحقّ مُحَدِّث دِہلوی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ مَدینہ صلَّی اللہ

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت کی رات خوشی منانے والوں کی جَزا (یعنی بدلہ) یہ ہے کہ **اللہ** پاک انہیں فَضْل وکرم سے جَنّاتُ النَّعِیم (یعنی نعمت والی جنّتوں) میں داخِل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفلِ مِیلاد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خوب صَدَقہ وخیرات دیتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرْچ کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادتِ باسَعادت کے ذِکْر کا اِنْتِظام کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو سَجاتے ہیں اور اِن تمام نیک کاموں کی بَرَکت سے ان لوگوں پر **اللہ** پاک کی رَحْمتیں اُترتی ہیں۔ (مَا ثَبَتَ بِالسُّنّۃ ص ۱۰۲ ملخّصاً)

زمانے بھر میں یہ قاعِدہ ہے، کہ جس کا کھانا اُسی کا گانا

تو نِعمتیں جن کی کھا رہے ہیں، اُنہیں کے ہم گیت گا رہے ہیں　(دیوانِ سالک ص۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یہودیوں کو ایمان نصیب ہو گیا

حضرتِ عبدُ الواحِد بن اسمٰعیل رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مِصْر میں ایک عاشِقِ رسول رہا کرتا تھا جو رَبِیْعُ الْاَوّل شریف میں **اللہ** پاک کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خوب جشنِ وِلادت منایا کرتا تھا۔ ایک بار رَبِیْعُ الْاَوّل شریف کے مہینے میں ان کی یہُودَن پڑوسن نے اپنے شوہر سے پوچھا: ہمارا مسلمان پڑوسی ماہِ رَبِیْعُ الْاَوّل میں ہر سال خُصُوصی دعوت وغیرہ کیوں کرتا ہے؟ یہُودی نے بتایا کہ اس مہینے میں اِس کے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کی وِلادت (BIRTH) ہوئی تھی لہٰذا یہ اُن کا **جشنِ وِلادت** مناتا ہے (اور مسلمان اس مہینے کی بَہُت تعظیم(RESPECT) کیا کرتے ہیں)۔ اس پر یَہُودَن نے کہا: ''واہ! مسلمانوں کا طریقہ بھی کتنا پیارا ہے کہ یہ لوگ اپنے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہرسال **جشنِ وِلادت** مناتے ہیں۔'' وہ یَہُودَن رات جب سوئی تو اُس کی سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ ایک نہایت ہی حَسین وجَمیل بُزُرگ تشریف لائے ہیں، اِردگرد لوگوں کا ہُجوم (یعنی بھیڑ) ہے۔ اِس نے آگے بڑھ کر ایک شَخْص سے پوچھا: یہ بُزُرگ کون ہیں؟ اُس نے بتایا: ''یہ آخِری نبی **محمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، آپ اِس لئے تشریف لائے ہیں تاکہ تمہارے مسلمان پڑوسی کو **جشنِ وِلادت** منانے پر خیر و بَرَکت عطا فرمائیں، ان سے ملاقات کریں۔'' یَہُودَن نے پھر پوچھا: کیا آپ کے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری بات کا جواب دیں گے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس پر یَہُودَن نے **اللہ** کریم کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پُکارا۔ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواب میں فرمایا: **لَبَّیْك** (یعنی موجود ہوں)۔ اس عاجِزانہ جواب سے وہ **مُتَاَثِّر** ہوئی اور کہنے لگی: میں تو مسلمان نہیں ہوں، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر بھی مجھے **لَبَّیْك** (یعنی موجود ہوں) کہہ کر جواب دیا۔ **اللہ** کریم کے آخِری نبی، مکّی مَدَنی، **مُحمّدِ عَرَبی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** پاک کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے کہ تو مسلمان ہونے والی ہے۔'' اس پر وہ پُکار اُٹھی: بے شک آپ نبیِّ کریم، صاحِبِ خُلْقِ عظیم (یعنی بہترین اَخلاق والے) ہیں، جو آپ کی نافرمانی

کرے وہ ہلاک ہوا اور جو آپ کی عزّت وشان نہ جانے وہ خائب وخاسِر (یعنی نُقصان اُٹھانے والا) ہوا۔ پھر اُس نے (خواب ہی خواب میں) کلِمۂ شہادت پڑھا۔

اب اس کی آنکھ کُھل گئی اور وہ سچّے دل سے کلِمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی اور اُس نے یہ طے کرلیا کہ صُبْح اُٹھ کر ساری پُونجی (یعنی دولت) اللہ پاک کے پیارے مَحبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **جشنِ وِلادت** کی خوشی میں لُٹادوں گی اور خوب نَذْر و نیاز کروں گی۔ جب صُبْح اُٹھی تو اس کا شوہر دعوتِ طعام (یعنی کھانے کی دعوت) کی تیّاری میں مصروف تھا۔ اُس عورت نے حیرت سے پوچھا: آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: اس بات کی خوشی میں دعوت کا اِنتظام کر رہا ہوں کہ تم مسلمان ہوچکی ہو۔ پوچھا: آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ اس نے بتایا: میں بھی رات سَرْوَرِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لاچکا ہوں۔ (تذکِرۃُ الْواعِظِین ص ۱۲۴ ملخصًا) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آمدِ سرکار سے ظُلمت ہوئی کافُور ہے
کیا زمیں، کیا آسماں، ہر سَمْت چھایا نُور ہے (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۴۸۳)

الفاظ و مَعانی: ظُلْمت: اندھیرا۔ کافُور: غائب، دُور۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی اور جشنِ وِلادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کا **جشنِ وِلادت** منانے کا اپنا ایک **مُنْفَرِد** (مُن۔فَ۔رِد یعنی انوکھا) انداز ہے، دنیا کے بے شُمار مَمالک میں دعوتِ اسلامی کی طرف سے **عیدِ مِیلادُ النّبی** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شب (یعنی رَبیعُ الْاَوّل کی بارہویں رات) عظیمُ الشّان **اجتماعِ مِیلاد** ہوتا ہے۔ اِس کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! اس میں شرکت کرنے والے نہ جانے کتنے ہی خوش نصیب نیک نَمازی بن جاتے ہیں۔ اِس بارے میں **چار مَدَنی بہاریں** سُنئے:

﴿۱﴾ گُناہ کا عِلاج مل گیا

ایک عاشِقِ رسول کا کچھ اس طرح بیان ہے: ککری گراؤنڈ کراچی میں شبِ عیدِ مِیلادُ النّبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (1426ہجری) کے دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے **اجتماعِ مِیلاد** میں میرے ایک جاننے والے بے نَمازی اور ماڈرن نوجوان نے شرکت کی، ''صُبحِ بَہاراں'' کے اِستِقبال کے وَقْت **دُرُود و سَلام** کی گونج اور **مرحبا یا مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دھوم کے دَوران اُن کے دل کی دنیا زیر و زَبر ہو (یعنی بدل) گئی، نیکیوں کی طرف رغبت اور گُناہوں سے نفرت کا جذبہ ملا، اُنھوں نے ہاتھوں ہاتھ (یعنی اُسی وَقْت) نَماز کی پابندی اور چِہرے پر داڑھی سجانے کی نیّت کی اور وہ سچ مُچ نَمازی بنے اور داڑھی بھی سجا لی۔ ان کے اندر ایک ''بُرائی'' کی خراب عادت تھی، **اجتماعِ مِیلاد** کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ

بھی دُور ہوگئی۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہئے کہ اجتماعِ میلاد میں شرکت کی بَرَکت سے گُناہوں کے مریض کو گُناہوں کا عِلاج مل گیا!

مانگ لو مانگ لو اُن کا غم مانگ لو چشمِ رَحمت نگاہِ کرم مانگ لو
مَعصِیَت کی دوا لاجَرَم مانگ لو مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

الفاظ و مَعانی: **چشمِ رَحمت:** رَحمت کی نَظَر۔ **مَعصِیت:** نافرمانی۔ **لاجَرَم:** بے شک، یقیناً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿۲﴾ دِل کا میل دھو دیا

نارتھ کراچی کے ایک شخص پر ماہِ رَبِیعُ الْاَوّل شریف کے ابتِدائی دنوں میں بعض عاشِقانِ رسول نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے کراچی کے ککری گراؤنڈ میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے **اِجتِماعِ مِیلاد** میں شرکت کی دعوت دی۔ ان کی خوش قسمتی کہ انہوں نے ہامی بھرلی (یعنی ہاں کہہ دیا)، جب 12 ویں شب آئی تو حسبِ وعدہ **اِجتِماعِ مِیلاد** میں جانے کیلئے وہ خُصُوصی بس میں سُوار ہوگئے۔ایک عاشِقِ رسول نے ایک عَدَد چم چم نامی مٹھائی میں سے تقریباً تیس اسلامی بھائیوں میں توڑ توڑ کر ٹکڑیاں تقسیم کیں، تقسیم کرنے والے کا مَحبّت بھرا انداز ان کے دل کو بَہُت بھایا۔ آخِر کار وہ سب **اِجتِماعِ مِیلاد** میں پَہُنچ گئے۔انہوں نے زندگی میں پہلی بار ہی ایسے روح پرور مَناظِر دیکھے تھے، نَعتوں، سَلاموں اور مرحبا یا **مصطفٰی** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پُرکیف نَعروں نے **دل کا میل دھو دیا**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ

ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے چِہرے پر داڑھی مُبارَک اور سَر پر عِمامہ شریف سجانے کی سعادت حاصِل کی اور دعوتِ اسلامی کا دینی کام کرنے لگے۔

عطائے حبیبِ خدا مَدنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدنی ماحول

یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خدا مَدنی ماحول

یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر

جسے خیر سے مل گیا مَدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرَمَّم) ص٦٤٦، ٦٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿۳﴾ نُور کی بارِش

عیدِ میلادُ النّبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (1417ہجری) کو دوپہر کے وَقْت ہر سال کی طرح ظُہْر کی نَماز کے بعد دعوتِ اسلامی کے حلقہ ناظِم آباد کراچی کا جُلوسِ میلاد **سرکار کی آمد مرحبا** کے نعرے لگاتا اور **مرحبا یا مصطفٰی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُھومیں مچاتا سڑکوں سے گزر رہا تھا۔ جگہ جگہ جُلوس روک کر عاشِقانِ رسول کو بِٹھا کر **نیکی کی دعوت** پیش کی جارہی تھی۔ دَرایں اَثنا (یعنی اس دوران) ایک مقام پر تقریباً دس سال کے بچّے نے "**نیکی کی دعوت**" پیش کی۔ بیان خَتْم ہونے پر ایک شَخْص اُٹھا اور پوچھتا ہوا نگرانِ حلقہ کے پاس پہُنچا، اُس پر رِقّت طاری تھی، وہ کچھ اس طرح کہنے لگا: "میں نے اپنی کُھلی آنکھوں سے دیکھا کہ دورانِ بیان آپ کے ننھے مُنّے مُبلِّغ سَمیت تمام شُرکائے جُلوس پر **نُور کی بارِش** ہورہی تھی! میں غیر مسلم

ہوں، مہربانی کر کے مجھے داخلِ اسلام کر لیجئے۔'' مرحبا کے نعروں سے فَضا کا سینہ دَہل گیا۔ جُلوسِ مِیلاد کی عَظَمت اور دعوتِ اسلامی کی بابَرَکت ''مَدَنی بہار'' دیکھ کر شیطٰن سَر پیٹ کر رَہ گیا۔ داخِلِ اسلام ہونے کے بعد اُس شَخْص نے کہا کہ اِنْ شَآءَاللّٰہ میں اپنے خاندان میں جا کر اسلام کی دعوت پیش کروں گا اور اُس نے ایسا ہی کیا اور اس کی کوشش کی بَرَکت سے اُس کی بیوی، تین بچّے اور اس کے والِد صاحِب دینِ اسلام کے دامن میں آ گئے یعنی مسلمان ہوگئے۔ ؎

عیدِ میلادُ النَّبی ہے دل بڑا مَسرور ہے　　ہر طرف ہے شادمانی رنج وغم کافور ہے

ہر مَلَك ہے شادماں خوش آج ہر اِک حُور ہے　　ہاں مگر شیطان مَع رُفَقا بڑا رَنجُور ہے

(وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۴۸۳)

الفاظ ومَعانی: **مَسْرور:** خوش۔ **شادمانی:** خوشی۔ **کافُور:** دُور۔ **مَلَك:** فرشتہ۔ **شادماں:** خوش۔ **مَع رُفقا:** ساتھیوں سَمیت۔ **رَنجُور:** رنجیدہ، غمگین۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿٤﴾ آج بھی جلوے عام ہیں

ایک عاشقِ رسول کا کچھ اِس طرح کا بیان ہے: شبِ عیدِ میلادُ النّبی صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ککری گراؤنڈ کراچی میں **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہونے والے بڑی رات کے **اِجتِماعِ مِیلاد** میں ہم چند اسلامی بھائی بھی شریک ہوئے۔ ایک اسلامی بھائی کہنے لگے:

دعوتِ اسلامی کے **اِجتماعِ میلاد** میں پہلے کافی رِقّت ہوا کرتی تھی اب وہ بات نہیں رہی۔ یہ سُن کر دوسرا بولا: یار! آپ کی یہاں بھول ہورہی ہے، **اِجتماعِ میلاد** کی کیفیّت تو وُہی ہے مگر ہمارے دلوں کی کیفیّت پہلے کی سی نہیں رہی، ذِکرِ رسول بھلا کیسے بدل سکتا ہے! ہماری سوچ تبدیل ہوگئی ہے! اگر آج بھی ہم تنقید کی خُشک وادیوں میں بھٹکنے کے بجائے عقیدت کے ساتھ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حَسین تصوُّر میں ڈوب کر نَعْت شریف سُنیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ کرم بالائے کرم ہوگا۔ پہلے اسلامی بھائی کا شیطانی وَسْوَسوں پر مبنی غیر ذِمّہ دارانہ اِعتِراض اگرچِہ قدموں کو ڈگمگا دینے والا اور اجتماعِ میلاد سے مَحروم کرکے واپس گھر پہنچانے والا تھا مگر دوسرے اسلامی بھائی کا جواب صَد کروڑ مرحبا! کہ وہ غَفْلت سے جگانے والا اور شیطان کو بھگانے والا تھا۔ چُنانچِہ وہ دُرُست جواب تاثیر کا تیر بن کر مَدَنی بہار بیان کرنے والے کے جگر میں پیوست ہوگیا انہوں نے ہمّت کی، قدم اُٹھائے اور **اجتماعِ میلاد** کے بیچ میں جا پہنچے اور عاشِقانِ رسول کے اندر جم کر بیٹھ گئے اور نعتوں کے پُرکیف نغموں میں کھو گئے۔ **صُبحِ صادِق** کا سُہانا وَقْت قریب آیا، عاشِقانِ رسول **صُبحِ بہاراں** کے اِستِقبال کیلئے کھڑے ہوگئے، اجتماع پر ایک وَجْد سا طاری تھا، ہرطرف **مرحبا** کی دھومیں مچی تھیں، شاہِ خَیرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُرُود وسلام کے گُل دستے پیش کئے جارہے تھے، عاشِقانِ رسول کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، ہر طرف سے آہوں اور سسکیوں

کی آوازیں آرہی تھیں، ان پر بھی عجیب کیف و مستی طاری تھی، **ان کی آنکھوں نے ہر طرف ہلکی ہلکی بُوندکیاں** (یعنی بہُت ہی باریک قطرے) **اور خوش گوار پُھوار** (یعنی ہلکی ہلکی بارِش) **برستی دیکھی، گویا سارے کا سارا اجتماع بارانِ رَحْمت** (یعنی رَحْمت کی بارِش) **میں نہار ہا تھا، وہ سَر کی آنکھیں بند کئے پیارے پیارے آقا** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے حَسین تصوُّر میں گُم دُرُود و سلام پڑھنے میں مشغول تھے۔ یکا یک دل کی آنکھیں کُھل گئیں، ان کا کہنا تھا کہ سچ کہتا ہوں، جس کا جشنِ وِلادت منایا جارہا تھا اُسی نبیِّ محترم، رسولِ مُکرَّم** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **نے مجھ سراپا گُناہ گار پر کرم بالائے کرم فرما دیا، اور مجھے اپنا دیدار کروادیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دیدارِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **سے کلیجا ٹھنڈا ہو گیا۔** واقِعی اُس اسلامی بھائی نے بِالکل سچ کہا تھا کہ دعوتِ اسلامی کا **اجتماعِ مِیلاد** تو پہلے ہی کی طرح سوز و رِقّت والا ہے، مگر ہماری اپنی کیفیّت بدل گئی ہے، اگر ہم دُرُست رہیں تو آج بھی اُن کے جلوے عام ہیں ؎

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے ۔۔۔ دیدۂ کُور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

کوئی آیا پا کے چلا گیا، کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

الفاظ و مَعانی: جوبن: رونق، بہار۔ دِیدۂ کُور: اندھی آنکھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

”مرحبا یا مصطفٰے“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے جشنِ ولادت کے 12 مدنی پھول

﴿1﴾ **جشنِ وِلادت** کی خوشی میں مسجِدوں ، گھروں ، دکانوں اورسُواریوں پر نیز اپنے محلّے میں بھی مَدَنی پرچم لہرائیے ، خوب چَراغاں (یعنی لائٹنگ) کیجئے ، اپنے گھر پر کم از کم بارہ (12) بَلْب تو ضَرور روشن کیجئے ۔ رَبیعُ الْاَوّل شریف کی بارہویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے **اجتماعِ میلاد** میں شرکت کیجئے اور صُبحِ صادِق کے وَقْت مَدَنی پرچم اُٹھائے دُرُود وسَلام پڑھتے ہوئے اَشک بار آنکھوں کے ساتھ **صُبحِ بہاراں** کا اِستِقبال کیجئے ۔ 12 رَبیعُ الْاَوّل شریف کے دن ہوسکے تو روزہ رکھ لیجئے کہ **اللہ** پاک کے پیارے پیارے آخری نبی ، مکّی مَدَنی ، **محمّدِ عَرَبی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **پیر شریف** کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت مناتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوقَتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں **پیر** (MONDAY) کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا : ”اِسی دن میری وِلادت ہوئی اوراسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی ۔“ (مُسلِم ص۵۹۱ حدیث ۱۹۸ ۔ (۱۱۶۲)) شارِحِ صَحیح بُخاری حضرتِ سیِّدُنا امام قَسْطَلانی رَحْمَۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں : مَحفلِ میلاد کرنے کے خواص (یعنی تاثیروں) سے یہ تجرِبہ شُدہ بات ہے کہ اس سال اَمْن واَمان رہتا ہے اور مُرادیں جلد پوری ہوتی ہیں ۔ **اللہ** کریم اُس شَخْص پر رَحْمت نازِل فرمائے جس نے ماہِ وِلادت (یعنی رَبیعُ الْاَوّل شریف) کی

راتوں کو (بھی) عید بنالیا۔ (المواهِبُ اللدنية ج١ص١٤٨ ملخّصاً)

﴿2﴾ **کعبۃُ اللّٰہ شریف** کے نقشے (MODEL) میں **مَعَاذَاللّٰہ** کہیں کہیں گُڑیوں کا طَواف دکھایا جاتا ہے، یہ گُناہ ہے۔ زمانۂ جاہلیّت میں **کعبۃُ اللّٰہ** شریف میں تین سوساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ** پاک کے آخری نبی، **محمّدِ عَرَبی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فتحِ مکّہ کے بعد **کعبۃُ الْمُشَرَّفہ** کو بُتوں سے پاک فرمادیا، اے عاشِقانِ رسول! آپ بھی اپنے کعبہ شریف کے ماڈل میں طَواف کے مَناظِر میں گُڑیاں مت رکھئے ہاں ان کی جگہ پلاسٹک وغیرہ کے پُھول رکھنے میں حَرَج نہیں۔ (طَوافِ کعبہ کے اَصْل مَنْظر کی تصویر جس میں چِہرے واضِح نظر نہیں آتے اُس کو مسجِد یا گھر وغیرہ میں لگانا جائز ہے، ہاں جس تصویر کو زمین پر رکھ کر کھڑے کھڑے دیکھنے سے چِہرہ واضِح (صاف) نَظَر آئے اُس کو گھر یا دکان میں آویزاں کرنا ناجائز و گُناہ ہے)

﴿3﴾ **ایسے "باب"** (GATES) لگانا جائز نہیں جن میں مور وغیرہ بنے ہوئے ہوں۔ جانداروں کی تصاویر کی مَذَمَّت میں دو احادیثِ مُبارَکہ پڑھئے اور خوفِ خُداوندی سے لرزیئے: ﴿۱﴾ (رَحْمت کے) فِرِشتے اُس گھر میں داخِل نہیں ہوتے جس گھر میں کُتّا یا تصویر ہو۔ (بُخاری ج٢ ص ٤٠٩ حديث ٣٣٢٢) ﴿۲﴾ جو کوئی (جاندار کی) تصویر بنائے گا **اللہ** پاک اُس کو اُس وَقْت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک اُس تصویر میں رُوح نہ پُھونک دے اور وہ اُس میں کبھی بھی رُوح نہ پُھونک سکے گا۔ (بُخاری ج٢ ص ٥١ حديث ٢٢٢٥)

﴿4﴾ **جشنِ وِلادت** کی خوشی میں بعض جگہ گانے باجے بجائے جاتے ہیں ایسا کرنا شَرْعاً

گُناہ ہے۔ اِس سلسلے میں دو رِوایات پیشِ خدمت ہیں: ﴿۱﴾ اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔'' (فِردَوسُ الاخبار ج ۱ ص ۴۸۳ حدیث ۱۶۱۲) ﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک رَحْمۃُ اللہِ علیہ سے رِوایت ہے: گانا دِل کو خراب اور ربِّ کریم کو ناراض کرنے والا ہے۔ (تفسیراتِ اَحمدیَّہ ص ۶۰۳)

﴿5﴾ محفلِ نَعت سجانے یا ریکارڈِڈ نَعتیں چلانے میں اَذان و اوقاتِ نَماز اور مریضوں، دودھ پیتے بچّوں اور عام لوگوں کی تکلیفوں کا خیال رکھنا ضَروری ہے۔ (غیر مَردوں کو آواز جائے اس طرح عورت کی آواز میں نَعت شریف چلانے کی شریعت میں مُمانعت ہے)

﴿6﴾ گلی یا سڑک وغیرہ کی زمین پر اِس طرح سجاوٹ کرنا، پرچم گاڑنا جائز نہیں جس سے راستہ چلنے اور گاڑی چلانے والے مسلمانوں کو تکلیف ہو۔

﴿7﴾ چَراغاں (لائٹنگ) دیکھنے کیلئے عورتوں کا اَجنبی مَردوں میں بے پردہ نکلنا حرام و شَرْم ناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُرَوَّجہ انداز میں مَردوں میں اِخْتِلاط (یعنی خَلْط مَلْط ہونا) انتہائی افسوس ناک ہے۔ نیز بجلی کی چوری بھی ناجائز ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کرکے جائز ذرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنائیے۔

﴿8﴾ جُلوسِ میلاد میں حتَّی الْاِمْکان باوُضُو رہیے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔ عاشِقانِ رسول نَماز کی جماعت تَرْک کرنے والے نہیں ہوا کرتے۔

﴿9﴾ جُلوسِ میلاد میں گھوڑا گاڑی اور اُونٹ گاڑی مت لائیے کیوں کہ گھوڑے اور اُونٹ

کے پیشاب اور لِید سے عاشِقانِ رسول کے کپڑے وغیرہ پلید ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

﴿10﴾ **جُلوس** میں ''لنگرِ رسائل'' چلایئے یعنی مکتبۃُ المدینہ کے دینی رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مختلف پمفلٹ نیز سُنّتوں بھرے بیانات کی V.C.Ds وغیرہ خوب تقسیم کیجئے نیز پَھل اور اَناج وغیرہ تقسیم کرنے میں بھی پھینکنے کے بجائے لوگوں کے ہاتھوں میں دیجئے، زَمین پر گرنے بِکھرنے اور قدموں تلے کُچلنے سے ان کی بے حُرمتی ہوتی ہے۔

﴿11﴾ **اِشتِعال** انگیز نعرہ بازی پُروقار جُلوسِ مِیلاد کو مُنتَشِر کرسکتی ہے، پُر اَمن رہنے میں آپ کی اپنی بَھلائی ہے۔

﴿12﴾ **خدانخواستہ** اگر کہیں ہَلکا پُھلکا پَتھراؤ ہو بھی جائے تب بھی جذبات میں آکر جوابی کاروائی پر نہ اُتر آئیں کہ اس طرح آپ کا **جُلوسِ مِیلاد** تِتَرّ بِتَرّ اور دُشمن کی مُراد بارآور.....

غُنچے چٹکے، پُھول مہکے ہر طرف آئی بَہار

ہوگئی صُبحِ بَہاراں عیدِ مِیلادُ النّبی (وسائلِ بخشش(مُرمَّم) ص۳۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

(دَرْخواست: ہر سال ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر کے آخری ہفتہ وار اجتماع میں یہ مکتوبِ عطّار پڑھ کر سنا دیا جائے۔ اسلامی بہنیں ضَرورت کے مُطابِق تبدیلی کرلیں)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانِب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن! جُھوم جائیے! جلد ہی ماہِ رَبِیْعُ الْاَوّل آنے والا ہے، اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ جشنِ وِلادت کی دھوم مچانے کیلئے تیّار ہو جائیے۔

تم بھی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

﴿1﴾ چاندرات کو ان الفاظ میں تین بار مساجِد میں اِعلان کروایئے: ''تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُبارَک ہو کہ رَبِیْعُ الْاَوّل شریف کا چاند نظر آ گیا ہے۔''

ربیعُ الاوّل اُمّیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دُعاؤں کی قَبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

﴿2﴾ براہِ کرم! رَبِیْعُ الْاَوّل شریف کی بَرَکت سے آج ہی سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں ہمیشہ کیلئے شَرعی پردہ کرنے کی نیّت کریں۔ (مَرد کا داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کرکے ان گُناہوں کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ دینا ضَروری ہے)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت، مُنہ کے بل اَوندھے گرے
دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلًا وَّ سَھْلًا مرحبا (وسائلِ بخشش(مُرمَّم)ص۱۴۷)

﴿3﴾ سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے (یعنی ہمیشہ عمل ہوتا رہے اِس) کا بہترین فارمولا یہ

ہے کہ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں آج کیا کیا عمل کیا اِس کے مُتعلّق روزانہ ''اپنا مُحاسبہ (یعنی اپنی ذات سے پوچھ گچھ)'' کرتے ہوئے **نیک اَعْمال** کا رسالہ پر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروائیں اِنْ شَآءَاللّٰہ تقویٰ کا انمول خَزانہ ہاتھ آئے گا اور عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پینے کو ملیں گے۔

بدلیاں رَحْمت کی چھائیں، بُوندیاں رَحْمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں، آمدِ شاہِ عَرَب ہے　(قبالۂ بخشش ص۳۳۷)

﴿4﴾ دعوتِ اسلامی کے ذِمّے داران سمیت تمام اسلامی بھائی نیّت کیجئے کہ ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے میں شرکت (سُوال جواب شُروع ہونے سے کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ) شرکت اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ''رات اِعتِکاف'' بھی کیا کریں گے، یہ بھی نیّت کیجئے کہ ہر ماہ تین دن کے، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور زندگی میں کم از کم ایک بار 12 ماہ کے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلے میں سَفَر فرمائیں گے۔ تمام عاشِقانِ رسول بشمول نگران و ذِمّہ داران **رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف** میں بارگاہِ رسالت میں ایصالِ ثواب کی نیّت سے کم از کم تین دن کے لئے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کریں اور روزانہ ''گھر دَرْس'' بھی دیں یا سُنیں اور اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شُروع سے لے کر آخِر تک شرکت، روزانہ ''گھر دَرْس'' (صِرْف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحْرموں میں) جاری کریں۔

میں مبلّغ بنوں سنّتوں کا، خوب چرچا کروں سنّتوں کا
یا خدا! درس دوں سنّتوں کا، ہو کرم! بہرِ خاکِ مدینہ　(وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص۱۸۹)

﴿5﴾ **اپنی** مسجد، گھر، دُکان، کارخانے وغیرہ پر **12** ورنہ کم از کم ایک مَدَنی پرچم **رَبیعُ الْاَوَّل شریف** کی چاند رات سے لے کر 12 رَبیعُ الْاَوَّل تک لَہرائیے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ پر مَدَنی پرچم باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگائیے۔ اِنْ شَآءَاللہ ہر طرف مَدَنی پرچموں کی بہاریں مسکُراتی نَظَر آئیں گی۔ عُمُوماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور فُضُول سے اَشْعار لکھے ہوتے ہیں۔ ہوسکے تو اپنی گاڑیوں پر یہ لکھوائیے: **مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے۔**

دُعائے عطّار: یاربِّ مصطفٰے! جو کوئی اپنی اسکوٹروں (پر صِرف آگے کی طرف اور) کاروں، ٹیکسیوں، بسوں، ٹرکوں، ٹرالوں، پانی کے ٹینکوں، ویگنوں، رکشوں، سوزوکیوں وغیرہ پر آگے یا پیچھے یا دونوں طرف "**مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے**" لکھے یا لکھوائے یا اس کا اسٹیکر لگائے یا لگوائے۔ اُس کی گاڑی کی ایکسیڈنٹ (ACCIDENT) سے حِفاظت فرما اور اس کو بے حساب بَخْش دے، جو کسی گاڑی والے کو اس کام کیلئے تیّار کرے اُس کے حق میں بھی یہ دُعائیں قبول فرما۔ اٰمین۔

ضَروری اِحتِیاط: اگر جھنڈے پر سبز گُنْبد، نَقْشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ پھٹے، نہ اُڑ کر زمین پر تشریف لائے۔ اگر ادب نہیں ہو پاتا تو ایسا پرچم مت لَہرائیے، 12 رَبیعُ الْاَوَّل شریف کا دن جیسے ہی تشریف لے جائے فوراً تمام جھنڈے اور لائٹنگ کا سامان اُتار لیجئے۔ بِالخصوص مَدَنی مراکز فیضانِ مدینہ و مساجدِ دعوتِ اسلامی و جامعۃُ الْمدینہ و مدرسۃُ الْمدینہ (بچّوں اور بچّیوں والے) ان سے بھی بر وَقت یہ ترکیب کرلی جائے۔

نبی کا جَھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ

نبی کا جَھنڈا اَمْن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

﴿6﴾ اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بَلبوں سے نیز اپنے مَحَلّے میں بھی 12 دن تک اور اپنی مسجِد پر وہاں کے عُرف کے مُطابِق چَراغاں (یعنی لائٹنگ) کیجئے۔ جہاں مسجِد کے چندے سے 12 دن تک چَراغاں کا عُرف (یعنی معمول) نہ ہو تو اِس کام کیلئے الگ سے چندہ کرکے 12 دن تک چَراغاں کیا جاسکتا ہے۔ سارے عَلاقے کو مَدَنی پرچموں اور رنگ برنگے بَلبوں سے سجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ ممکن ہو تو مسجِد، گھر کی چَھت اور چوک وغیرہ پر راہ گیروں اور سواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقُوقِ عامہ تلَف کئے بغیر فضا میں مُعلَّق (یعنی لٹکے ہوئے) 12 میٹر کے یا موقع کی مُناسَبَت سے بڑے بڑے پرچم لَہرائیے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نِظام مُتأَثِّر ہوتا ہے، پرچم گاڑنے کیلئے فُٹ پاتھ (FOOTPATH) بھی مت کھودیئے، خبردار! نیز گلی وغیرہ میں کہیں بھی اِس طرح کی سَجاوٹ نہ کیجئے جس سے لوگوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حَق تلَفی اور دل آزاری ہو۔ (یاد رہے! ان سَجاوٹوں کیلئے بھی بجلی چوری کرنا حرام ہے، لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فراہم کرنے والے ادارے سے رابِطہ کرکے جائز ترکیب بنائیے)

مشرِق و مغرِب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک

نَصب پرچم ہوگیا، اَھلًا وَّ سَھلًا مرحبا (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ۱٤٦)

﴿7﴾ ہر اسلامی بھائی حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے دینی رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مختلف

پمفلٹ جُلوسِ میلاد میں بانٹئے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح سارا سال اپنی دکان وغیرہ پر ''تقسیمِ رَسائل'' کا اِہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔ شادی کی دعوتوں اور ایصالِ ثواب کے اجتِماعات میں اور مَرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطِر بھی ''تقسیمِ رسائل'' کی ترکیب کیجئے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دیجئے۔ اور سبھی ہفتہ وار رسالہ پڑھنے یا سُننے کی سعادت حاصل کیجئے، اور ہر سال مزید 12 ماہ کیلئے ''ماہنامہ فَیضانِ مدینہ'' کی بکنگ کروائیں۔

چار سو رحمتوں کی ہوائیں چلیں، ہوگئی جس سے ساری فَضا دل نشیں
مسکراؤ سبھی آ گئے ہیں نبی، غم کے مارو تمہاری خوشی کے لیے

﴿8﴾ پمفلٹ ''**جشنِ وِلادت** کے 12 مَدَنی پھول'' ممکن ہو تو 112 ورنہ کم ازکم 12 اور مزید ہوسکے تو رسالہ ''صُبحِ بَہاراں'' 12 عدد **مکتبۃُ الْمدینہ** سے خرید کر تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچائیے جو رَبیعُ الْاَوَّل میں لائٹنگ کرتے یا مَحفلِ نَعت یا جلوسِ مِیلاد کی ترکیب فرماتے ہیں۔ رَبیعُ الْاَوَّل شریف کے دوران (بالِغان وبالِغات) کسی سُنّی عالم یا امام مسجِد، مؤذِّن یا خادِمِ مسجِد کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کریں اور زہے نصیب! ہر ماہ یہ سعادت حاصِل فرمائیں۔ شادیوں کے مواقِع پر ''شادی کارڈ'' کے ساتھ **مکتبۃُ الْمدینہ** کا دینی رسالہ بھی مُنْسَلِک (ATTACH) فرمائیے۔ عید کارڈز کے بجائے دینی کتابیں اور رِسالے دینے کا رواج ڈالئے تاکہ جو رقم خَرچ ہو اُس سے دین کا بھی فائدہ ملے۔ شادی غمی کی تقریبات میں اپنے یہاں **مکتبۃُ الْمدینہ** سے ترکیب بنا کر بستہ (STALL) لگوائیے اور

مہمانوں میں حسبِ توفیق اسلامی کتابیں اور رِسالے مُفت تقسیم کیجئے۔

ولادتِ شہِ دیں ہر خوشی کی باعِث ہے
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ (ذوقِ نعت ص۱۲۲)

﴿9﴾ شہروں، قَصبوں، دیہاتوں اور چکوں وغیرہ میں ہر عَلاقائی مُشاوَرت کا نگران 12 دن تک روزانہ جُدا جُدا مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اجتِماعات مُنعَقِد کرے۔ شخصیات کے گھروں، عاشِقانِ رسول کی دکانوں، مارکیٹوں، کارخانوں، تعلیمی اداروں وغیرہ میں بھی یہ اجتماعات کیجئے۔ (ذِمّے دار اسلامی بہنیں مَدَنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقے کے مُطابِق گھروں میں اجتماعات فرمائیں)

لَب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم
دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

﴿10﴾ گیارہ رَبیعُ الْاَوَّل کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے غُسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیّت سے لباس، عمامہ، سَر بند، ٹوپی، سَر پر اوڑھنا چاہیں تو سفید چادَر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے چادَر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عِطْر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قَلَم، قُفْلِ مدینہ پیڈ وغیرہ اپنے استِعمال کی ہر چیز ہو سکے تو نئی لیجئے۔ (مجلسِ میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کیلئے غُسل کرنا مُستَحَب ہے۔ (دیکھئے: نَماز کے اَحکام صَفْحہ 115) اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو چیزیں ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت (ذوقِ نعت ص۹۵)

﴿11﴾ 12 ویں رات اجتماعِ میلاد میں گزار کر بوَقتِ صُبحِ صادِق اپنے ہاتھوں میں مَدَنی پرچم اُٹھائے دُرُود وسَلام پڑھتے ہوئے اَشک بار آنکھوں سے ''صُبحِ بَہاراں'' کا اِستِقبال کیجئے۔ بعد نمازِ فَجر **سَلام کرنے کے بعد عِید مُبارَك** کہہ کر ایک دوسرے سے گرم جوشی کے ساتھ مُلاقات فرمائیے اور سارا دن عید کی مُبارَک باد پیش کرتے اور عید ملتے رہئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے

بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص۳۸۰)

﴿12﴾ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت مناتے رہے، آپ بھی یادِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں 12 رَبیعُ الْاَوّل شریف کو روزہ رکھ کر مَدَنی پرچم اُٹھائے **جُلوسِ میلاد** میں شریک ہوں، جہاں تک ممکن ہو باوُضو رہیے، لَب پر دُرُود وسَلام اور نعتوں کے نَغمے سَجائے، نِگاہیں جُھکائے پُروقار طریقے پر چلیے، اُچھل کود مچا کر کسی کو تنقید کا موقَع مت دیجئے۔ (ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی جُلوسِ میلاد میں وہی نعرے لگائیں یا گاڑیوں میں وُہی کلام چلائیں جو مَدَنی مرکز کی طرف سے جاری کردہ ہوں)

ربیعِ پاک تجھ پر اہلِ سُنَّت کیوں نہ قرباں ہوں

کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا (قبالۂ بخشش ص۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جشنِ وِلادت منانے کی نیّتیں

”بُخاری شریف“ کی سب سے پہلی حدیثِ مُبارک ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات۔** یعنی ”اَعْمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے۔“ (بُخاری ج۱ ص۵) یاد رکھئے! ہر نیک عمل میں اچّھی نیّت ہونا ضَروری ہے ورنہ ثواب نہیں ملے گا۔ **جشنِ وِلادت** منانے میں بھی ثواب کمانے کی نیّت ضَروری ہے۔ ثواب کی نیّت کیلئے عمل کا شَرِیعت کے مُطابِق اور زیورِ اِخلاص سے مُزَیَّن ہونا شَرط ہے۔ اگر کسی نے دِکھاوے اور واہ واہ کروانے کی خاطِر **جشنِ وِلادت** منایا، یا ثواب کی نیّت تو کی مگر اِس کیلئے بجلی کی چوری کی، ڈرا دھمکا کر زبردستی چندہ وُصول کیا، مسلمانوں کو ایذا دی اور حُقُوقِ عامّہ تَلَف (یعنی لوگوں کے حق ضائع) کیے، مریضوں، سونے والوں اور دودھ پیتے بچّوں وغیرہ کو تکلیف پہنچنے کا عِلْم ہونے کے باوُجُود اُونچی آواز سے لاؤڈ اسپیکر چلایا تو کی جانے والی ثواب کی نیّت بے کار ہے بلکہ گُناہ گار ہے۔ اچّھی اچّھی نیّتیں جتنی زِیادہ ہوں گی ثواب بھی اُتنا ہی زِیادہ ملے گا۔ 16 نیّتیں پیش کی جاتی ہیں مگر یہ نامکمّل ہیں، عِلْمِ نیّت رکھنے والا نیّتیں بڑھا سکتا ہے۔ اب ان میں سے جن پر عمل ہو سکتا ہو وہ نیّتیں کر لیجئے:

”جشنِ میلادِ نبی مرحبا“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے جشنِ وِلادت منانے کی 16 نیّتیں

﴿1﴾ حکمِ قرآنی **وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾** (ترجَمۂ کنز الایمان: اور اپنے رب کی نِعمت کا خوب چرچا کرو۔ (پ۳۰، الضُّحٰی:۱۱)) پر عمل کرتے ہوئے **اللہ** پاک کی سب سے

بڑی نعمت (یعنی اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کا خوب چرچا (یعنی خوب تذکرہ) کروں گا ﴿۲﴾ رِضائے الٰہی پانے کیلئے جشنِ وِلادت کی خوشی میں چَراغاں (لائٹنگ) کروں گا ﴿۳﴾ جبرئیلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلام نے شبِ وِلادت جو تین جھنڈے گاڑے تھے اِس کی پیروی میں جھنڈے لہراؤں گا ﴿۴﴾ دُھوم دھام سے جشنِ وِلادت مناکر غیر مسلموں پر عَظَمتِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا سِکّہ بٹھاؤں گا (گھر گھر چَراغاں اور مَدَنی پرچم دیکھ کر کئی غیر مسلم شاید حیران ہوتے ہوں گے کہ مسلمانوں کو اپنے نبی کی وِلادت (BIRTH) سے بَہُت ہی پیار ہے) ﴿۵﴾ ظاہِری سَجاوٹ کے ساتھ ساتھ توبہ و اِستِغفار کے ذَرِیعے اپنا باطِن بھی سَجاؤں گا ﴿۶﴾ بارہویں رات کو اِجتماعِ مِیلاد اور ﴿۷﴾ عیدِ مِیلادُ النّبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے دن نکلنے والے جُلوسِ مِیلاد میں شرکت کرکے ذِکرِ خُدا و مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی سَعادتیں اور ﴿۸﴾ عُلَما و ﴿۹﴾ صُلَحا (یعنی نیک بندوں) کی زِیارتیں اور ﴿۱۰﴾ عاشِقانِ رسول کے قُرب (یعنی نزدیکی) کی بَرَکتیں حاصل کروں گا ﴿۱۱﴾ جُلوسِ مِیلاد میں باعمامہ اور جہاں تک ہوسکا ﴿۱۲﴾ باوُضو رہوں گا اور ﴿۱۳﴾ جُلوس کے دَوران بھی مسجِد کی نَماز باجماعت نہیں چھوڑوں گا ﴿۱۴﴾ کچھ نہ کچھ مکتبۃُ المدینہ کے دینی رَسائل وغیرہ تقسیم کروں گا ﴿۱۵﴾ کوشش کرکے کم ازکم 12 اسلامی بھائیوں کو مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت دوں گا ﴿۱۶﴾ جُلوسِ مِیلاد میں جہاں تک ہوسکا زَبان کو فُضُول بولنے اور آنکھ کو فُضُول دیکھنے سے بچاتے ہوئے توجُّہ سے نعتیں سننے اور خوب دُرُود وسَلام پڑھنے کی کوشش کروں گا۔

Go To Index

یاربِّ مصطفٰے ! ہمیں خوش دلی اور اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ **جشنِ وِلادت** منانے کی توفیق عطا فرما اور جشنِ وِلادت کے صَدقے ہمیں جنّتُ الفِردَوس میں بے حِساب داخِلہ دے کر اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی، **محمّدِ عَرَبی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا پڑوس عِنایت کر۔**

ولادت کا صدقہ پڑوسی بنانا
شہا! خُلد میں جب یہ بدکار آئے　(وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص۵۰۱)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفِردَوس میں آقا
کے پڑوس کا طالِب

۲۷ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ
16-09-2020

جشنِ ولادت کے نعرے

سرکار	کی	آمد	مرحبا	اچّھے	کی	آمد	مرحبا
سردار	کی	آمد	مرحبا	سچّے	کی	آمد	مرحبا
سالار	کی	آمد	مرحبا	بشیر	کی	آمد	مرحبا
مُختار	کی	آمد	مرحبا	نذیر	کی	آمد	مرحبا
غمخوار	کی	آمد	مرحبا	مُنیر	کی	آمد	مرحبا
تاجدار	کی	آمد	مرحبا	خبیر	کی	آمد	مرحبا
حُضُور	کی	آمد	مرحبا	بصیر	کی	آمد	مرحبا
پُرنور	کی	آمد	مرحبا	نَصیر	کی	آمد	مرحبا
غَیُور	کی	آمد	مرحبا	شَہیر	کی	آمد	مرحبا
اُس نور	کی	آمد	مرحبا	ظَہیر	کی	آمد	مرحبا
رسول	کی	آمد	مرحبا	رؤف	کی	آمد	مرحبا
مقبول	کی	آمد	مرحبا	رحیم	کی	آمد	مرحبا
آمِنہ کے پھول	کی	آمد	مرحبا	کریم	کی	آمد	مرحبا
والدِ بتول	کی	آمد	مرحبا	نعیم	کی	آمد	مرحبا
حَبیب	کی	آمد	مرحبا	علیم	کی	آمد	مرحبا
لَبیب	کی	آمد	مرحبا	حلیم	کی	آمد	مرحبا
حَسیب	کی	آمد	مرحبا	حامِد	کی	آمد	مرحبا
مُجیب	کی	آمد	مرحبا	ماجِد	کی	آمد	مرحبا
مُنیب	کی	آمد	مرحبا	عابِد	کی	آمد	مرحبا
نَجیب	کی	آمد	مرحبا	ساجِد	کی	آمد	مرحبا

Go To Index

طَبِیب کی آمد مرحبا
نَقِیب کی آمد مرحبا
سُلطان کی آمد مرحبا
بُرہان کی آمد مرحبا
غیب دان کی آمد مرحبا
اکرم کی آمد مرحبا
اَعظم کی آمد مرحبا
رشید کی آمد مرحبا
یاسین کی آمد مرحبا
طٰہٰ کی آمد مرحبا
اَولیٰ کی آمد مرحبا
اعلیٰ کی آمد مرحبا
رَہبر کی آمد مرحبا
افسر کی آمد مرحبا
سَروَر کی آمد مرحبا
اَزْھَر کی آمد مرحبا
رفیق کی آمد مرحبا
شَفیق کی آمد مرحبا
صابِر کی آمد مرحبا
شاکِر کی آمد مرحبا
عَرَبی کی آمد مرحبا
قَرَشی کی آمد مرحبا
ہاشمی کی آمد مرحبا

مَسعود کی آمد مرحبا
مَشْھُود کی آمد مرحبا
شافِعِ اُمَم کی آمد مرحبا
دافِعِ رَنج و اَلم کی آمد مرحبا
امین کی آمد مرحبا
مَتین کی آمد مرحبا
مُبین کی آمد مرحبا
مُعِین کی آمد مرحبا
حاضِر کی آمد مرحبا
ناظِر کی آمد مرحبا
طاہِر کی آمد مرحبا
ظاہِر کی آمد مرحبا
حَمّاد کی آمد مرحبا
جَواد کی آمد مرحبا
حکیم کی آمد مرحبا
عظیم کی آمد مرحبا
آقا کی آمد مرحبا
داتا کی آمد مرحبا
ساقیِ کوثر کی آمد مرحبا
مَکّی کی آمد مرحبا
مَدَنی کی آمد مرحبا
مولیٰ کی آمد مرحبا
آقائے عطّار کی آمد مرحبا

Go To Index

بیان: 4

سب سے آخری نبی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ،
اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

سب سے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یاربَّ الْمصطَفٰے! جو کوئی 42 صَفْحات کا رسالہ ”سب سے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ پڑھ یا سُن لے اُس کو بے حساب بَخْش کر جنَّتُ الْفِردَوس میں اپنے سب سے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اس کی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

حضرتِ جبریل سلام کہتے ہیں (واقِعہ)

اللہ پاک کے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جِبریل نے حاضِر ہوکر مجھے یوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاظَاھِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابَاطِنُ، میں نے کہا: اے جِبریل! یہ صِفات تو **اللہ** پاک کی ہیں کہ

اُسی کو لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیونکر ہوسکتی ہیں؟ جبریل نے عَرض کی: **اللہ** پاک نے آپ کو ان صِفات سے فضیلت دی اور تمام اَنْبِیاء و مُرسَلین (علیہمُ السّلام) پر ان سے خُصُوصیّت بخشی اور اپنے نام و وَصْف (یعنی صِفَت و خوبی) سے آپ کا نام و وَصْف نکالا ہے۔ **اللہ** پاک نے آپ کا نام "**اَوَّل**" رکھا کیونکہ آپ سب اَنْبِیائے کِرام سے پیدائش کے اِعتِبار سے اَوَّل یعنی پہلے ہیں اور آپ کا نام "**آخِر**" رکھا کیونکہ آپ سب اَنْبِیائے کرام کے زمانے سے آخر میں تشریف لانے والے اور آپ **آخری اُمّت کے آخری نبی** ہیں۔ **اللہ** پاک نے آپ کا نام "**باطِن**" رکھا کیونکہ **اللہ** پاک نے اپنے نام کے ساتھ آپ کا نام سُنہرے نُور سے عَرْش کے پائے پر حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لکھا پھر مجھے آپ پر دُرُود شریف بھیجنے کا حکم دیا تو میں نے آپ پر ہزار سال دُرُود اور ہزار سال سلام بھیجا یہاں تک کہ **اللہ** کریم نے آپ کو خوش خبری اور ڈر سناتا اور **اللہ** کی طرف اُس کے حکم سے بُلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا اور **اللہ** پاک نے آپ کا نام "**ظاہِر**" رکھا کہ اُس نے آپ کو تمام دینوں پر غَلَبہ (SUPREMACY) عطا فرمایا اور آپ کی شریعت و فضیلت کو تمام زمین و آسمان والوں پر ظاہِر کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ پر دُرُود نہ بھیجا ہو، **اللہ** پاک آپ پر دُرُود (یعنی رَحمت) بھیجے۔ پس آپ کا رَب مَحمود (یعنی تعریف کیا گیا) ہے اور آپ "**محمد**" (یعنی تعریف کئے گئے ہیں)، آپ کا رَب "**اَوّل و آخِر، ظاہِر و باطِن**" ہے اور آپ بھی (اپنے رَب کی عطا سے) "اَوّل و آخِر، ظاہِر و باطِن" ہیں۔ (یہ سُن کر) میں نے کہا:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

تمام تعریفیں اُسی کے لیے ہیں جس نے مجھے تمام انبیائے کرام (علیہِمُ السّلام) پر فضیلت عطا فرمائی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں (بھی سب پر فضیلت دی)۔

(شرح الشفاء للقاری ج ۱ ص ۵۱۵، فتاوی رضویه ج ۱۵ ص ۶۶۳ سے خلاصہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم آخری نبی کے اُمّتی ہیں

اے عاشِقانِ آخری نبی! **اللہ** پاک کا ہم گناہ گاروں پر بڑا فضل و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اُمّتی بنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکریم ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سارے رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں اور **اللہُ ربُّ العِزّت** کی رَحمت سے آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں آپ کی اُمّت پچھلی تمام اُمّتوں سے بہتر ہے۔

سارے رسولوں سے تم برتر، تم سارے نبیوں کے سَرور
سب سے بہتر اُمّت والے، صلّی اللّٰہُ علیکَ وسلَّم (سامانِ بخشش ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اَہم ترین فرض

اے عاشقانِ رسول! محمّدٌ رَّسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **اللہ** پاک کا سب سے آخری نبی ماننا ضَروریاتِ دین میں سے ہے، جو اِس کا اِنکار کرے یا اِس میں ذرّہ برابر بھی شک کرے وہ اسلام سے خارِج، کافِر و مُرتَد ہے۔ **اللہ** پاک پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 40 میں اِرشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠(۴۰)

آسان ترجَمۂ قرآن کنزُ العِرفان: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن **اللہ** کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور **اللہ** سب کچھ جاننے والا ہے۔

شرحِ آیت

حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''خزائنُ الْعِرفان'' میں آیت کے اِس حصّے ''خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یعنی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **آخری نبی** ہیں کہ اب آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نُبُوَّت آپ پر خَتْم ہوگئی ہے اور آپ کی نُبُوَّت کے بعد کسی کو نُبُوَّت نہیں مل سکتی حتّٰی کہ جب حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام نازِل ہوں گے تو اگرچہ نُبُوَّت پہلے پا چکے ہیں مگر نُزول کے بعد شَرِیْعَتِ محمّدیہ پر عامِل (یعنی عمل کرنے والے) ہوں گے اور اِسی شَرِیْعَت پر حکم کریں گے اور آپ (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہی کے قِبلے یعنی کعبے شریف کی طرف نَماز پڑھیں گے، (یاد رہے! حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری نبی ہونا قَطْعی (یعنی یقینی) ہے (اور یہ قَطْعیّت (یعنی یقینی ہونا) قرآن و حدیث سے ثابِت ہے)، قرآنِ مجید کی صَرِیح (یعنی صاف) آیت بھی موجود ہے اور اَحادیث تَواتُر[1] کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں، ان سب سے ثابِت ہے کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ

[1] حدیثِ مُتَواتِر: ایسی حدیث جس کے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اتنی کثرت سے ہوں کہ ان کا جھوٹ (یعنی خلافِ واقعہ بات) پر اِتّفاق کر لینا عادتاً مُحال (یعنی ناممکن) ہو۔ (منتخب حدیثیں ص ۲۵ سے خلاصہ)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

والہٖ وسلَّم **سب سے آخِری نبی** ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔ جو حُضُور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی نُبُوَّت کے بعد کسی اور کو نُبُوَّت ملنا ممکن جانے وہ خَتمِ نُبُوَّت کا مُنکِر، کافِر اور اسلام سے خارِج ہے۔ (خزائن العرفان ص ۷۶۳، صراط الجنان ج ۸ ص ۴۷ ملتقطاً وملخصاً)

خاتَم کا مطلب

الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”خاتَم“ خَتْم سے مُشْتَق (یعنی نکلا) ہے، اور خَتْم کے معنیٰ مُہر (SEAL) اور **آخری** کے ہیں، بلکہ مُہر کو بھی خاتَم اِسی واسِطے کہتے ہیں کہ وہ مضمون کے آخِر میں لگائی جاتی ہے یا یہ کہ جب کسی تھیلے پر مُہر (SEAL) لگ گئی تو اَب کوئی چیز باہَر کی اَندر اور اَندر کی باہَر نہیں جاسکتی، اِسی طرح یہ آخِری مُہر لگ چکی، باغِ نُبُوَّت کا آخِری پھول کِھل چُکا، خود حُضُور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے خاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنیٰ بیان فرمائے ہیں کہ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(شانِ حبیب الرحمٰن ص ۱۷۱)

بعد آپ کے ہرگز نہ آئے گا نبی نیا

وَاللہ! ایماں ہے مرا، اے آخِری نبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جانور بھی آخِری نبی مانتے ہیں (واقِعہ)

حضرتِ عبدُاللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سُلَیم کا ایک

اَعْرابی (یعنی عَرَب کے دیہات میں رہنے والا) نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر کہنے لگا: میں اُس وَقْت تک آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا، جب تک میری یہ ''گوہ'' آپ پر ایمان نہ لائے۔ یہ کہہ کر اُس نے گوہ (یعنی چھپکلی سے ملتے جلتے اس جانور) کو آپ کے سامنے ڈال دیا۔ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گوہ کو پُکارا تو اُس نے **لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْک** (یعنی میں حاضِر ہوں اور فرماں برداری کے لیے تیّار ہوں) اِتنی بُلند آواز سے کہا کہ تمام حاضِرین نے سُن لیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: تیرا مَعْبُود (یعنی عِبادت کے لائق) کون ہے؟ گوہ نے جواب دیا: میرا مَعْبُود وہ ہے کہ جس کا عَرْش آسمان میں ہے اور اُسی کی بادشاہی زمین میں ہے، اُس کی رَحْمت جنّت میں ہے اور اُس کا عذاب جہنَّم میں ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: اے گوہ! یہ بتا کہ میں کون ہوں؟ گوہ نے بُلند آواز سے کہا: **اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ**، یعنی آپ اللہُ رَبُّ الْعٰلمین کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ جس نے آپ کو سچّا مانا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے آپ کو جُھٹلایا وہ نامُراد ہو گیا۔ یہ دیکھ کر اَعْرابی اِس قدر مُتَاَثِّر ہوا کہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (معجم اوسط ج ٤ ص ٢٨٣ حديث ٥٩٩٦ مختصراً)

اے بَلا! بے خِرَدیِ کُفّار، رکھتے ہیں ایسے کے حق میں اِنکار

کہ گواہی ہو گر اُس کو درکار، بے زباں بول اُٹھا کرتے ہیں (حدائقِ بخشش)

الفاظ و معانی: بلا: مصیبت۔ بے خِرَدی: بے وُقوفی۔ دَرکار: چاہئے۔

شَرحِ کلامِ رضا: **اللہ** پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمّدِ عَرَبی

صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہ ماننے والے کس قدر بے وُقوف و نادان ہیں، حالانکہ اگر ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے سچّے اور آخِری نبی ہونے کی گواہی دینا چاہیں تو بے زَبان جانور وغیرہ بھی گواہی دینے کے لئے بول پڑتے ہیں۔

عقیدۂ ختمِ نُبُوَّت کی اہمیَّت

اے عاشِقانِ آخری نبی! عقیدۂ خَتْمِ نُبُوَّت سے مُراد یہ ماننا ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے **آخری نبی** ہیں۔**اللہ** پاک نے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات پر سِلْسِلَۂ نُبُوَّت کوخَتْم فرما دیا ہے۔حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہِری زِندگی کے زمانے سے لے کر قِیامَت تک کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے تشریف لانے سے عَقیدۂ خَتْمِ نُبُوَّت پر کوئی فَرْق نہیں پڑے گا کیونکہ خاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنٰی یہ ہیں کہ مُحمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظُہور کے بعد کسی کونُبُوَّت نہ ملے گی، حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پہلے کے نبی ہیں، آپ بحَیْثِیّتِ نبی اپنی شَرِیْعت کی تبلیغ نہیں فرمائیں گے بلکہ **اللہ** پاک کے سب سے **آخری نبی**، مُحمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَرِیْعت پر ہی عَمَل کرائیں گے۔گویا آپ حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اُمّتی ہونے کی حیثیَّت سے آئیں گے۔(تفسیر نسفی ص۹۴۳ وغیرہ سے خلاصہ) یاد رہے! کسی نبی کو نُبُوَّت ملنے کے بعد اس سے نُبُوَّت زائل (یعنی خَتْم) نہ ہوگی بلکہ ہمیشہ کے لیے ان کی نُبُوَّت قائم رہتی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ“ جِلْد 29 صَفْحَہ 110 تا 111 پر ہے: ”حاشا! نہ کوئی رسول رِسالت سے مَعْزُول (یعنی جُدا)۔

بَرطرف) کیا جاتا ہے نہ سیّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام رِسالت سے مَعْزُول (یعنی علیحدہ) ہوں گے، نہ حُضُور کا اُمّتی ہونا رِسالت کے خِلاف۔'' (فتاوٰی رضویہ) عَقِیدۂ خَتْمِ نُبُوَّت کاوُہی دَرَجہ ہے جو عَقِیدۂ تَوحید کا ہے یعنی دونوں ہی ضَروریاتِ دِین سے ہیں۔ لہٰذا مسلمان کے لئے جس طرح **اللہ** پاک کو ایک ماننا ضَروری ہے ایسے ہی اُس کے پیارے حبیب حضرتِ محمّدِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **سب سے آخِری نبی** ماننا بھی ضَروری ہے۔

کوئی دلیل نہیں مانگی جائے گی

حضرتِ امام ابومَنصور ماتُرِیدی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: جو کوئی حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نبی کے آنے کا دعویٰ کرے تو اُس سے کوئی دلیل نہیں مانگی جائے گی بلکہ اُس (شَخْص کے عَقِیدے) کا انکار کیا جائے گا کیونکہ **اللہ** پاک کے پیارے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرما چکے ہیں: لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (تاویلات اھلِ السنۃ ج۸ ص ۳۹۶)

جھوٹے نبی سے مُعْجِزَہ طلب کرنا کیسا؟

"مَلفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صَفْحَہ 134 سے عَرْض وارشاد سُنئے، عَرْض: (کیا) جھوٹے مُدَّعِیِ نُبُوَّت (یعنی نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے) سے مُعْجِزَہ طَلَب کیا جاسکتا ہے؟

ارشاد: اگر مُدَّعِیِ نُبُوَّت (یعنی نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والے) سے اِس خَیال سے کہ اس کا عَجْز (یعنی ناکامی اور ہار) ظاہِر ہو مُعْجِزَہ طَلَب کرے تو حَرَج نہیں، اور اگر تَحْقِیق کے لئے مُعْجِزَہ طَلَب کیا کہ یہ مُعْجِزَہ بھی دکھا سکتا ہے یا نہیں، تو فوراً کافِر ہو گیا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳ ماخوذاً)

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حدیثِ مُتَواتِر ''لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' یعنی ''میرے بعد کوئی نبی نہیں'' سے تمام اُمّتِ مَرحُومہ (یعنی وہ اُمّت جس پر اللہ پاک کی رَحمت ہو) نے سَلَفاً وخَلَفاً (یعنی اگلوں پچھلوں سبھی نے) ہمیشہ یہی معنیٰ سمجھے کہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بِلا تَخْصِیص (یعنی بغیر کسی کو خاص کیے) تمام اَنْبِیا میں آخری نبی ہوئے، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ساتھ یا حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے بعد قیامِ قِیامَت (یعنی قِیامَت قائم ہونے) تک کسی کو نُبُوَّت ملنی مُحال (یعنی نا ممکن) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱٤، ص ۳۳۳)

سب اَنْبِیا کے ہو تمہیں سردار لاجَرَم[1]
تم سا نہیں ہے دوسرا، اے آخری نبی

(۱) لاجَرَم: یقیناً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایمان کی سلامتی کی فکر نہ کرنے کا نُقصان

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ایک انسان کیلئے سب سے قیمتی بلکہ اَنمول چیز اُس کا اِیمان ہے، اللہ پاک کی رَحمت سے جسے اِیمان کی دولت حاصِل ہے وہ مال کے اِعتِبار سے اگرچہ غریب ہو مگر ایمان کی دولت سے مَحروم کروڑوں، اَربوں پتی شَخْص سے بھی بڑا مال دار ہے جبکہ دولتِ اِسلام سے محروم مال دار درحقیقت مُفلِس و نادار (یعنی غریب) ہے اور مَعَاذَاللہ ثُمَّ مَعَاذَاللہ اِسی حال (یعنی کُفر کی حالت) میں مرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم

صَلَّى الله عليه واٰلهٖ وسلَّم : مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابویعلی)

میں رہے گا۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ ہمیشہ ایمان کی سلامَتی اور خاتمہ بِالْخیر کی بارگاہِ ربُّ الْعِزّت میں دُعا کرتا رہے۔ اِس پُرفِتن دَور میں جہاں نیک اعمال کرنے میں بے حد سُستی آچکی ہے وہیں ایمان کی حفاظت کی فکر بھی بَہُت کم نظر آتی ہے، آئے دِن نئے نئے فتنے مختلف اَنداز سے مسلمانوں کے ایمان کو کھوکھلا کرنے میں مصروف ہیں، ایمان کی سلامَتی کی فکر نہایت ضَروری ہے، چاہے ساری زندگی نیکیوں میں گزاری ہو، لیکن خدانا خواستہ خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہنا ہوگا۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيم۔ یعنی ”اعمال کا دارومَدار خاتمے پر ہے۔“ (بُخاری ج ٤ ص ٢٧٤ حديث ٦٦٠٧)

عطّار ہے ایماں کی حفاظت کا سُوالی
خالی نہیں جائے گا یہ دربارِ نبی سے

ایمان کی فکر نہ کرنا تشویشناک ہے

تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے مُعامَلے میں غفلت اُس کے ضائع ہونے کا سبب بن جاتی ہے، اِس سے بھی زیادہ سخت مُعامَلہ ایمان کا ہے۔ ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صَفْحَہ 495 پر ہے، عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: ”جس کو سَلْبِ ایمان (یعنی ایمان چِھن جانے) کا خوف نہ ہو نَزْع (یعنی موت) کے وَقت اُس کا ایمان سَلب ہوجانے (یعنی چِھن جانے) کا شدید خطرہ ہے۔“

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسنداحمد)

صُبح مومن تو شام کو کافِر

فرمانِ آخِری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''اُن فتنوں سے پہلے نیک اعمال کے سلسلے میں جلدی کرو! جو اندھیری رات کے حِصّوں کی طرح ہوں گے۔ ایک آدَمی صُبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافِر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا اور صُبح کو کافِر ہوگا۔ نیز اپنے دین کو دُنیاوی ساز و سامان کے بدلے فروخت کر دے گا۔'' (مُسلِم ص٦٩ حدیث ٣١٣)

شَرحِ حدیث

شارِحِ مسلم، حضرتِ امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک میں نیک اعمال جلدی جلدی کرنے پر اُبھارا گیا ہے، اِس سے پہلے کہ بندہ وہ نیک کام نہ کرسکے اور اُن لگاتار فتنوں میں مشغول ہوجائے جو بَہُت زیادہ ہوجائیں گے جیسے سخت اندھیری رات میں اِس قدر اندھیرا چھا جائے کہ چاند بالکل نظر نہ آئے، حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سخت فتنوں کی ایک قسم (KIND) کو یہاں بیان فرمایا ہے اور وہ اِس قدر سَخْت ہوں گے کہ ایک ہی دِن میں انسان کا دِل بدل جائے گا اور یہ بَہُت بڑی تبدیلی ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج٢ ص١٣٣)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کس قَدَر بدنصیب ہے وہ شخص جو عارِضی (TEMPORARY) دُنیا کے فانی (یعنی خَتْم ہو جانے والے) عیش و راحت کیلئے **مَعَاذَاللّٰہ** اپنے ایمان کا سودا کردے، ایمان بیچ کر کُفْر خرید لے اور جنّت کے بجائے جہنّم کو اپنا ٹھکانا

بنالے۔ تمام عاشقانِ آخری نبی کو چاہئے کہ وہ یہ مُسنون دُعا: **یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ** یعنی ''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابِت قدم رکھ۔'' ضَرور مانگا کریں۔ **اللہ** کریم اپنے پیارے پیارے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمارا ایمان سلامت رکھے اور ہمیں دینِ اسلام پر اِستِقامت (یعنی مضبوطی) عطا فرمائے اور ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ سبز سبز گُنبد کے سائے میں جلوۂ محبوب میں شہادت اور جنَّتُ الْبقیع میں مَدفن اور جنَّتُ الْفِردَوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہیں غُلام آپ کے جتنے، کرو دُور اُن سے فتنے
بُری موت سے بچانا، مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایک غیبی بُزُرگ کا انوکھا واقعہ

صَحابیِ رسول حضرتِ نَضْلَہ بن مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ 300 مُہاجِرین واَنصار کے ساتھ حُلْوَانِ عراق سے مالِ غنیمت (یعنی غیر مسلموں سے لڑائی میں ہاتھ آنے والا مال) لا رہے تھے کہ ایک پہاڑ کے قریب شام ہوئی تو حضرتِ نَضْلَہ رضی اللہ عنہ نے اَذان دی، جب آپ نے **اَللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَر** کہا تو پہاڑ سے ایک آواز آئی، کوئی کہہ رہا تھا: اے نَضْلَہ! تم نے بَہُت بڑے عَظَمت والے کی بڑائی بیان کی! جب آپ نے **اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ** کہا، تو جواب

آیا: اے نَضْلَہ! تم نے خالص توحید بیان کی، جب آپ نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه کہا تو آواز آئی: یہ ایسے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں، یہ ڈر سنانے والے ہیں، یہی ہیں جن کی خوش خبری ہمیں حضرتِ عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام نے دی تھی، انہی کی امّت کے آخر میں قِیامت قائم ہوگی۔ صَحابیِ رسول حضرتِ نَضْلَہ رضی اللہ عنہ نے جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہا تو جواب آیا: نماز ایک فرض ہے، خوشخبری ہے اُس کے لئے جو اِس کی طرف چلے اور اِس کی پابندی رکھے۔ جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہا تو آواز آئی: مُراد کو پہنچا جو نَماز کے لئے آیا اور اس پر ہمیشگی اِختیار کی، مُراد کو پہنچا جس نے محمد صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرماں برداری کی۔ جب آپ نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه۔ تو آواز آئی: اے نَضْلَہ! تم نے پورا اِخلاص حاصِل کرلیا تو اللہ پاک نے اِس کے سبب تمہارا جسم دوزخ پر حرام فرما دیا۔ حضرتِ نَضْلَہ رضی اللہ عنہ نَماز کے بعد کھڑے ہوئے اور اِرشاد فرمایا: اے خوب صورت اَنداز میں بات کرنے والے! ہم نے تمہاری بات سُنی، تم فِرِشتے ہو یا جِنّ یا رِجالُ الْغَیْب (یعنی نظروں سے پوشیدہ انسان)؟ ہمارے سامنے ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ پاک اور اس کے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضرتِ عُمَر رضی اللہ عنہ کے سفیر (REPRESENTATIVE) ہیں۔ یہ کہنا تھا کہ پہاڑ سے روشن چہرے اور سفید داڑھی والے ایک بوڑھے بُزُرگ ظاہر ہوئے جنہوں نے سفید اُون کی ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی، آتے ہی اُنہوں نے سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، وہاں موجود

حاضِرین نے جواب دیا، حضرتِ نَضْلَہ رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: **اللہ** پاک آپ پر رَحْم کرے آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں زُرَیْب بن ثَرْمَلَا ہوں۔ **اللہ** پاک کے نبی حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام نے مجھے اِس پہاڑ میں ٹھہرایا تھا اور آسمانوں سے اپنے دوبارہ تشریف لانے تک میرے زندہ رہنے کی دُعا کی تھی، (ایک اور روایت میں ہے کہ) پھر اُنہوں نے پوچھا: رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہاں ہیں؟ حضرتِ نَضْلَہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پردہ فرما گئے (یعنی اُن کا انتِقال شریف ہوگیا ہے)۔ اِس پر وہ بُزُرگ بہت زیادہ روئے، پھر کہا: اُن کے بعد کون (خلیفہ) ہوئے؟ فرمایا: (حضرتِ) ابو بکر (صدِّیق رضی اللہ عنہ)۔ پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ فرمایا: (اُن کا بھی) انتِقال ہوگیا ہے۔ کہا: پھر کون خلیفہ ہوئے؟ فرمایا: (حضرتِ) عُمَر (رضی اللہ عنہ)۔ کہا: ''امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ عُمَر رضی اللہ عنہ کو میرا اسلام عَرْض کریں اور یہ بھی عرض کیجئے گا کہ اے عُمَر! حکومت کو سیدھی رکھئے، لوگوں کے قریب رہئے، قِیامت قریب آگئی ہے اور اے عُمَر! جب یہ باتیں اُمّتِ محمدِیّہ میں پیدا ہوجائیں تو پھر دُنیا سے چلے جانے (یعنی موت) ہی میں عافِیَت ہے (اُن میں سے چند یہ ہیں:) (1) جب لوگ اپنا نَسَب بدلنے (یعنی خاندانی سلسلہ مثلاً نہ ہونے کے باوُجُود خود کو سیّد، صدّیقی، علوی وغیرہ کہنے) لگیں (2) چھوٹوں پر بڑے شفقت نہ کریں (3) نیکی کا حکم نہ دیں اور بُرائی سے مَنْع نہ کریں (4) مال و دنیا کمانے کی خاطر (دینی) عِلْم حاصل کریں (5) بارِشیں بکثرت ہوں (6) اولاد وَبالِ جان بن جائے (7) مسجِدوں کو خوب صورت بنانے لگیں، مگر وہ نمازیوں سے خالی ہوں (8) رِشوت عام

ہو جائے (9) مضبوط عمارتیں بننے لگیں (10) خواہشات کی پیروی کرنے لگیں (11) دُنیا کے بدلے دین بیچنے لگیں (12) رِشتے داروں سے رِشتہ توڑنا عام ہونے لگے (13) سُود پھیل جائے اور (14) مال دار ہونا ہی عزّت کا سبب بن جائے۔ جب یہ ساری باتیں عام ہونے لگیں تو پھر بھاگ کر کسی پہاڑ کے غار میں چُھپ جانا اور وہیں پر خدا کی یاد میں مصروف ہو جانے ہی میں عافیت (یعنی سلامَتی) ہو گی۔'' یہ کہہ کر وہ بُزُرگ غائب ہو گئے۔

حضرتِ نَضْلَہ رضی اللہ عنہ نے یہ واقِعہ صَحابیِ رسول حضرتِ سعد بن ابی وَقّاص رضی اللہ عنہ کو تفصیل سے لکھ کر بھیج دیا اور اُنہوں نے امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا۔ جواب میں حضرت فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھ مُہاجِرین واَنصار صَحابۂ کِرام کو لے کر اُس پہاڑ پر تشریف لے جائیں اور اگر وہ بُزُرگ دوبارہ ملیں تو اُن سے میرا اسلام کہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ عنہ چار ہزار مُہاجِرین واَنصار صَحابۂ کِرام کو ساتھ لے کر اُس پہاڑ پر پہنچے اور 40 دن تک مسلسل اَذان دیتے رہے مگر کوئی آواز یا جواب نہ آیا۔ (تاریخ بغداد ج۱۰ ص۲۰٤، دلائل النبوة للبیهقی ج٥ ص٤٢٥تا٤٢٧، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص٦٩١ ملخّصاً)

اللہُ ربُّ العِزّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سب صَحابہ کا ہے یہ عقیدہ اَٹل
ہیں یہ خَیرُ الْوریٰ خاتَمُ الْاَنْبِیا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابنِ عساکر)

ایمان افروز موت (مَدَنی بہار)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عقیدۂ خَتمِ نُبُوَّت پر اِستِقامت (یعنی مضبوطی) پانے اورسلامَتیِ ایمان کی اہمیّت کا ذہن بنانے کے لئے عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک، **"دعوتِ اسلامی"** کے پیارے پیارے دینی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکریم ایسی برکتیں نصیب ہوں گی کہ زندگی کے ساتھ ساتھ موت بھی قابلِ رشک ہوگی، آپ کا ذوق وشوق بڑھانے کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیشِ خدمت ہے: سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کے پاس ایک اسلامی بھائی بنام محمد وسیم عطّاری آیا کرتے تھے۔ بے چارے کے الٹے ہاتھ میں کینسر ہوگیا اور ڈاکٹروں نے وہ ہاتھ کاٹ ڈالا۔ اُن کے عَلاقے کے ایک اسلامی بھائی نے سگِ مدینہ کو بتایا کہ وسیم بھائی شدّتِ دَرْد کے سبب سَخْت تکلیف میں ہیں۔ میں عِیادت کیلئے اسپتال پہنچا اور تسلّی دیتے ہوئے کچھ اس طرح کہا: الٹا ہاتھ (LEFT HAND) کٹ گیا اِس کا غم مت کرو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سیدھا ہاتھ (RIGHT HAND) تو محفوظ ہے اور سب سے بڑی سعادت یہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"ایمان"** بھی سلامت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے انہیں بڑا صَبْر کرنے والا پایا، صِرْف مسکراتے رہے یہاں تک کہ بستر سے اُٹھ کر مجھے باہَر تک چھوڑنے آئے۔ آہستہ آہستہ ہاتھ کی تکلیف تو خَتْم ہوگئی مگر بے چارے کا دوسرا امتحان شُرُوع ہوگیا اور وہ یہ کہ سینے میں پانی بھر گیا، سَخْت تکلیف میں دِن کٹنے لگے۔ آخر ایک دِن تکلیف بَہُت بڑھ گئی، ذِکْرُ اللّٰہ شُرُوع کردیا، **اللّٰہ، اللّٰہ** کی آواز سے کمرہ گونجتا رہا، طبیعت

بَہُت زِیادہ تشویش ناک ہوگئی تھی ، ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی کوشِش کی گئی مگر انکار کر دیا، دادی جان نے (اُن کا سر) مَحبَّت و شَفْقَت سے گود میں لے لیا، زَبان پر کلِمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جاری ہوا اور تقریباً 22 سالہ محمد وسیم عطّاری فوت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ جب مَرحوم کو غُسل کیلئے لے جانے لگے تو اچانک چادر چِہرے سے ہَٹ گئی، مرحوم کا چِہرہ گُلاب کے پھول کی طرح کِھلا ہوا تھا، غُسل کے بعد چِہرہ کی بہار میں مزید نِکھار آ گیا۔ تَدفین کے بعد عاشِقانِ رسول نعتیں پڑھ رہے تھے، قَبْر سے خوشبوؤں کی لَپٹیں آنے لگیں مگر جس نے سونگھی اُس نے سونگھی۔ گھر کے کسی فَرد نے اِنتِقال کے بعد خواب میں مَرحوم محمد وسیم عطّاری کو پھولوں سے سَجے ہوئے کمرے میں دیکھا، پوچھا: کہاں رہتے ہو؟ ہاتھ سے ایک کمرے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ میرا مکان ہے، یہاں میں بَہُت خوش ہوں۔ پھر ایک سجے ہوئے بستر پر لیٹ گئے۔ مرحوم کے ابو جان نے خواب میں اپنے آپ کو وسیم عطّاری کی قَبْر کے پاس پایا، یکا یک قَبْر کھلی اور مرحوم سر پر عِمامہ سجائے ہوئے سَفید کَفَن پہنے باہَر آئے، کچھ بات چیت کی اور پھر قَبْر میں داخِل ہوگئے اور قَبْر دوبارہ بند ہوگئی۔ **اللہُ رَبُّ الْعِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تو نے اِسلام دیا تو نے جماعَت میں لیا

تو کریم اَب کوئی پِھرتا ہے عطیہ تیرا

الفاظ و معانی: پِھرتا ہے: واپَس ہوتا ہے۔ عَطِیَّہ: اِنعام۔

شَرحِ کلامِ رضا: یارسولَ اللہ! آپ نے بصورتِ اسلام ہمیں اِنْعام سے نوازا، اپنی اُمَّت میں شامِل فرمایا، آپ کرم فرمانے والے ہیں، کیا آپ دِینِ اسلام کا اِنْعام دینے کے بعد اسے واپَس بھی لے سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

40حدیثیں پہنچانے کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شَخص میری اُمَّت تک پَہُنچانے کیلئے دِین کے مُتَعَلِّق 40حدیثیں یاد کرلے گا تو اُسے **اللہ** پاک قِیامت کے دن عالِمِ دِین کی حیثیَّت سے اُٹھائے گا اور بروزِ قِیامَت میں اُس کا شَفیع (یعنی شَفاعَت کرنے والا) و گواہ ہوں گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۲۷۰ حدیث ۱۷۲۶) اِس فرمانِ عالی سے مُراد چالیس اَحادِیث کا لوگوں تک پَہُنچانا ہے اگرچہ وہ یاد نہ ہوں۔ (اشعةُ اللّمعات ج ۱ ص ۱۸۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! حدیثِ پاک میں بیان کی گئی فَضیلت پانے کی نِیَّت سے ہمارے پیارے پیارے آقا، **محمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **آخری نبی** ہونے کے مُتَعَلِّق **40**احادیث پیش کی جاتی ہیں:

خَتمِ نُبُوَّت کے بارے میں 40حدیثیں

نُورانی محَل کی آخری اینٹ

(1) میری اور مجھ سے پہلے اَنْبِیا کی مثال اُس شَخص کی طرح ہے جس نے ایک بَہُت حسین وجمیل گھر بنایا، مگر اس کے ایک کونے میں ایک اِینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تَعَجُّب سے یہ کہنے

لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ پھر آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَیں وہ (آخری) اِینٹ ہوں اور نبیوں میں آخری نبی ہوں۔ (بخاری ج۲ ص٤٨٤ حدیث ٣٥٣٥)

﴿2﴾ دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''اس اینٹ کی جگہ (کو پُر کرنے والا) مَیں ہوں، مَیں آیا تو نبیوں (کے سِلسِلے) کو خَتْم (یعنی مُکمّل) کر دیا۔'' (مسلم ص٩٦٦ حدیث ٥٩٦٣)

ہیں وہ قصرِ نُبُوّت کی اینٹ آخری — قولِ شاہِ دنا خاتَمُ الْاَنْبِیا

شَرحِ حدیث: مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں لکھتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیسی پیاری مثال ہے ''نُبُوّت'' گویا نورانی مَحَل ہے، حضراتِ اَنْبِیاءِ کرام (علَیہِمُ السّلام) گویا اِس کی نورانی اِینٹیں، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) گویا اِس مَحَل کی آخری اِینٹ ہیں جس پر اِس عمارَت کی تکمیل (COMPLETION) ہوئی۔ اِس سے مَعلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **آخری نبی** ہیں، آپ کے زمانے میں یا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جیسے اِس آخری اینٹ سے وہ مَحَل مکمّل (COMPLETE) ہو جاوے گا اور اس کے بعد اس میں کسی اینٹ کی جگہ نہ رہے گی یوں ہی مجھ سے نُبُوّت کا مَحَل مکمّل ہو گیا اب کسی نبی کی گنجائش نہ رہی۔ خیال رہے کہ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام قریبِ قیامت زمین پر تشریف لائیں گے مگر وہ پہلے کے نبی ہیں بعد کے نبی نہیں (اور) یہ اینٹ پہلے کی لگی ہوئی ہے، نیز وہ اَب نُبُوّت کی شان سے (یعنی اپنی نُبُوّت کے اَحکام جاری کرنے کیلئے) نہ آئیں گے بلکہ حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اُمّتی ہو کر۔ خیال رہے کہ آخری بیٹا وہ ہے جس کے بعد کوئی بیٹا پیدا نہ ہو یہ ضَروری نہیں

کہ پچھلے سارے بیٹے مرچکے ہوں۔حُضُور (صَلَّى اللّٰه عليه واٰلهٖ وسلَّم) کے''آخِری نبی'' ہونے کے معنٰی یہ ہیں کہ آپ کے زمانے میں اور آپ کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا، اگر پہلے کے کوئی نبی (ظاہری طور پر بھی) زندہ ہوں تو (اِس میں) مُضایَقہ نہیں۔چار نبی اَب تک (ظاہری طور پر بھی) زندہ ہیں: دو زمین پر حضرتِ خِضر اور حضرتِ الیاس علیہما السَّلام اور دو آسمان پر حضرتِ ادریس اور حضرتِ عیسٰی علیہما السَّلام، اِن کی زندگی حُضُورِ انور (صَلَّى اللّٰه عليه واٰلهٖ وسلَّم) کے خاتَمُ النَّبِیّٖن ہونے کے خلاف نہیں۔حُضُور اَوَّل مخلوق ہیں اور آخِری نبی ہیں۔ (مراۃ ج۸ ص۷)

خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنٰی

شارِحِ بخاری مفتی شریفُ الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: خاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنٰی خود حُضُورِ اَقدس صَلَّى اللّٰه عليه واٰلهٖ وسلَّم نے''آخِری نبی'' بتایا ہے اور یہ معنٰی صَحابۂ کرام نے بتایا اور اسی پر اُمّت کا قَطْعی یقینی اِجْماع (یعنی اِتّفاق) ہے، اس لیے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنٰی آخِری نبی عوام کا خیال ہے اور اس میں کوئی فضیلت نہیں اور یہ مقامِ مَدْح (یعنی تعریف) میں ذِکر کرنے کے قابِل نہیں وہ بلاشُبہ کافِر ہے۔(نزهة القاری ج ٤ ص ٥١٠ مختصراً)

چھ فضیلتیں

﴿3﴾ مجھے چھ وجہ سے انبیاءِ کرام (علیہِمُ السَّلام) پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں (۲) میری مدد رُعب سے کی گئی ہے (۳) میرے لیے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا ہے (٤) تمام روئے زمین کو میرے لیے طہارت ونَماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر)

بھیجا گیا ہے اور(۶) مجھ پر نبیوں (کے سلسلے) کوخَتْم کیا گیا ہے۔ (مسلم ص ۲۱۰ حدیث ۱۱۶۷)

شَرحِ حدیث: پانچ چھ کا ذِکْر فرمانا حَد بندی کے لیے نہیں حُضُور (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو بے شُمار خوبیوں میں بُزُرگی دی گئی ہے۔ (مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں) کی وضاحت میں مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں: قراٰنِ مجید کے الفاظ بھی جامع ہیں اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اپنے الفاظ بھی نہایت جامع ہیں کہ لَفْظ تھوڑے معنٰی مطلب بَہُت زیادہ۔ دیکھو حُضُور (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرماتے ہیں: ''اَعْمال کا اِعتِبار نیّتوں سے ہے، دین کی حقیقت خیر خواہی ہے، مومن کامل وہ ہے جو بے کار اور غیر مُفید باتیں چھوڑ دے۔'' چھوٹے چھوٹے جُملے ہیں مگر ساری شَرِیعت وطَرِیقت ان میں بھری ہے۔ (میری مدد رُعْب سے کی گئی ہے) کی وضاحت میں مفتی صاحِب فرماتے ہیں: جو دُشمن مجھ سے جنگ کرنے آئیں ابھی وہ ایک ماہ کے راستے پر مجھ سے دُور ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں میری ہیبت چھا جاتی ہے اگر چِہ وہ جنگ کریں مگر مَرعُوب ہوکر۔ (مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے) کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحِب نے تحریر کیا ہے: ساری مخلوق جاندار ہو یا بے جان، عاقِل (یعنی عَقْل والی) ہو یا غیر عاقِل (یعنی بے عَقْل) سب پر حُضُور (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی نُبُوَّت، حُضُور (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اَحْکام (حسبِ حالت) نافِذ ہیں۔ (اور مجھ پر نبیوں (کے سلسلے) کوخَتْم کیا گیا ہے) اس کی شَرْح میں مفتی صاحِب نے لکھا ہے: میں **آخِری نبی** ہوں جس پر دَورِ نُبُوَّت خَتْم ہوگیا میرے زمانے میں یا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مراٰۃ ج ۸ ص ۱۰، ۱۱ سے مختصراً) جن

چار نبیوں: حضرتِ خِضْر، حضرتِ اِلیاس، حضرتِ اِدریس و حضرتِ عیسٰی علیہِمُ السّلام کو ابھی ظاہری طور پر وفات پیش نہیں آئی، بے شک وہ نبی ہی ہیں، مگر سب سے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے مَبْعوث ہونے کے بعد اپنی لائی ہوئی شریعت کی تبلیغ نہیں کریں گے۔

میں عاقِب ہوں

﴿4﴾ میرے پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ پاک میرے ذَرِیْعے کُفْر مِٹا دے گا، میں حاشِر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر (یعنی میرے پیچھے قیامت کے روز)[1] اکٹھے ہوں گے اور میں عاقِب ہوں۔ (بخاری ج ۲ ص ٤٨٤ حدیث ٣٥٣٢) تابِعی بُزُرگ، امام زُہْری رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عاقِب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسلم ص ۹۸۵ حدیث ٦١٠٧)

شہِ اَنْبِیا ہے، خدا کا ہے پیارا وہ نبیوں میں سن لو! نبی آخری ہے
محمد ہے احمد، ہے سلطانِ بَطْحا وہ نبیوں میں سن لو! نبی آخری ہے

سارے نبیوں کے سردار

﴿5﴾ میں رسولوں کا قائِد ہوں اور یہ بات بطورِ فَخْر نہیں کہتا، میں تمام نبیوں کا خاتَم (یعنی آخِری نبی) ہوں اور یہ بات بطورِ فَخْر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شَفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شَفاعت قبول کیا گیا ہوں اور یہ بات فَخْر کے طور پر نہیں کہتا۔ (دارمی ج ۱ ص ٤٠ حدیث ٤٩)

شَرْحِ حدیث: حدیثِ پاک کے اس حصّے (میں رسولوں کا قائِد ہوں) کی وضاحت میں

[1]: نزہۃ القاری ج ٤ ص ٥٠٨

''مِرْآت'' میں ہے: حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جنَّت میں سب نبیوں سے پہلے جائیں گے اور سارے نبی حُضُور کے پیچھے پیچھے ہوں گے اس لحاظ سے حُضُور قائِدُ الْمُرْسَلین (یعنی رسولوں کے قائد) ہیں۔ (مرآت ج۸ص۲۸)

خَاتَمُ النَّبِیّٖن

﴿6﴾ بے شک میں اللہ پاک کے نزدیک اُس وَقْت خاتَمُ النَّبِیّٖن لکھا گیا جب کہ (حضرت) آدم (عَلَیْہِ السَّلام) اپنی مٹّی میں گُندھے ہوئے تھے۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۸ص۱۰٦ حدیث ٦٣٧٠)

﴿7﴾ بے شک میں آخِرُالْاَنْبِیا (یعنی سب نبیوں میں آخری نبی) ہوں اور میری مسجِد آخِرُالْمَساجِد ہے۔ (مسلم ص۵۵۳ حدیث ۳۳۷٦)

آخِرُالْمَساجِد کے معنٰی

﴿8﴾ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں سب نبیوں میں آخری نبی ہوں اور میری مسجِد مساجِدِ اَنْبِیا کی آخِر ہے۔'' (الفردوس ج۱ص۴۵ حدیث ۱۱۲) مطلب یہ ہے کہ حضرت محمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ کسی نبی کی اور مسجِد بنے گی۔

جنّت میں داخِل ہو جاؤ

﴿9﴾ اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی اُمّت نہیں ہے۔ خبردار! تم لوگ اپنے رب کی عِبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، رَمَضان کے مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرو، اور اپنے حاکموں کی (جائز) فرماں برداری کرو تو تم لوگ اپنے رب کی جنَّت میں داخِل ہو جاؤ۔ (معجم کبیر ج۸ص۱۱۵ حدیث ۷۵۳۵)

میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں

﴿10﴾ بنی اسرائیل میں اَنْبِیاءِ کرام علَیہِمُ السّلام حکومت کیا کرتے تھے، جب ایک نبی کی وفات ہوتی تو دوسرا نبی اُن کا خلیفہ ہوتا، (لیکن یاد رکھو!) **میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے**، ہاں! عنقریب خُلَفا ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ (بُخاری ج۲ ص ٤٦١ حدیث ٣٤٥٥)

شَرۡحِ حدیث: یعنی نہ تو میرے زمانے میں کوئی نبی ہے جو میری موجودگی میں میرا خلیفہ ہو جیسے ہارون عَلَیْہِ السَّلام حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی موجودگی میں کچھ روز کے لیے عارضی (یعنی TEMPORARY) خلیفہ ہوئے جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام تَوریت لینے طور پر تشریف لے گئے۔ اور نہ میرے بعد کوئی نبی ہے جو میرا مُسْتَقِل (یعنی PERMANENT) خلیفہ ہو، لہٰذا میرے خُلَفا میرے دین کے سَلاطین (یعنی بادشاہ) ہیں اور باطنی خُلَفا حضراتِ اَولیا و عُلَما۔ (مراٰۃ ج۸ ص ٣٤٦)

﴿11﴾ نُبُوَّت سے کچھ باقی نہ رہا صِرف بِشارتیں باقی ہیں، صَحابۂ کِرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! بِشارتیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ’’اچّھے اچّھے خواب۔‘‘ (بخاری ج٤ ص ٤٠٤، حدیث ٦٩٩٠)

﴿12﴾ میرے بعد نُبُوَّت میں سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں، (یعنی) اچّھا خواب کہ بندہ خود دیکھے یا اُس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج۹ ص ٤٥٠، حدیث ٢٥٠٣١)

﴿13﴾ بے شک رِسالت و نُبُوَّت خَتْم ہوگئی، تو میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

(ترمذی ج٤ ص ١٢١ حدیث ٢٢٧٩)

﴿14﴾ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رَحْمت کا نبی ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخری

نبی ہوں، میں حاشِر ہوں[1]، میں جہادوں کا نبی ہوں۔ (شمائل ترمذی ص ۲۱۵ حدیث ۳۶۱، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص ۶۵۷)

اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی دُرود

اُن کے ہر وَقت و حالت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

﴿15﴾ میں احمد ہوں، محمد ہوں اور مُقَفّٰی (مُ۔قَفْ۔فا) ہوں۔ (معجم اوسط ج ۱ ص ۶۲۲ حدیث ۲۲۸۰ سے مختصراً)

مُقَفّٰی کے معنٰی ہیں: اٰخِرُ الْاَنْبِیَاء یعنی سب نبیوں میں آخِری نبی۔ (الاستذکار لابن عبد البر ج ۲ ص ۳۶۲)

﴿16﴾ ہم زمانے میں سب سے آخِری اور قِیامت میں سب سے پہلے ہیں۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۰۳ حدیث ۸۷۶)

سب سے پہلے جنّت میں جانے والی اُمّت

شارِحِ مسلم، حضرتِ امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں لکھتے ہیں: عُلَمائے کرام نے فرمایا: اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہم دنیا میں تشریف لانے کے اعتِبار سے آخِر میں ہیں فضیلت اور جنّت میں داخلے کے اعتِبار سے پہلے ہیں لہٰذا یہ اُمَّت پچھلی تمام اُمّتوں سے پہلے جنَّت میں داخِل ہوگی۔ (شرحِ مسلم للنووی ج ۶ ص ۱۴۲)

﴿17﴾ ہم دُنیا میں سب کے بعد اور قِیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے، جن کا فیصلہ قِیامت کے دِن سب سے پہلے ہوگا۔ (مسلم ص ۳۳۲ حدیث ۱۹۸۲)

خُوبیوں بھری مُختصر بات

﴿18﴾ اللہ پاک نے میرے لئے کمال اِخْتِصار فرمایا، تو ہم سب سے آخِری اور قِیامت کے دِن ہم

[1] : ''حاشِر'' کی تفصیل حدیث 4 پر ہے۔

سب سے پہلے ہیں۔ (دارمی ج۱ص۴۲ حدیث ٥٤ ملخّصاً) حدیثِ پاک کے اس حصّے (کمال اِخْتِصار فرمایا) کے ایک معنٰی یہ ہیں: مجھے اِخْتِصارِ کلام (یعنی خوبیوں بھری مختصر بات کرنے کا کمال) بَخْشا کہ تھوڑے لَفْظ ہوں اور معنٰی کثیر۔ (فتاوٰی رضویہ ج۳۰ص۲۱۰)

﴿19﴾ بے شک میں بھیجا گیا دریائے رَحْمت کھولتا اور نُبُوَّت و رسالت خَتْم کرتا ہوا۔

(شعب الایمان ج٤ ص٣٠٨ حدیث٥٢٠٢ ، فتاوٰی رضویہ ج١٥ ص٦٦١)

﴿20﴾ میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔ (مسندالشامیین ج٤ ص٣٤ حدیث٢٦٦٢)

﴿21﴾ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمّت ہو۔ (ابن ماجه ج٤ ص٤٠٤ حديث ٤٠٧٧)

سب نبیوں سے اَفضل ہونے کا سبب (واقِعہ)

حضرتِ سَہْل بِن صالح ہَمدانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے حضرت امام باقِر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا: نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو سب اَنْبِیائے کرام علَیہِمُ السّلام کے بعد بھیجے گئے پھر حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب اَنْبِیائے کرام علَیہِمُ السّلام پر فضیلت و برتری کیسے حاصل ہوئی؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: **اللہ** پاک نے جب روزِ میثاق (یعنی وعدے کے دِن) آدمیوں کی پیٹھوں سے اُن کی اَولادیں نکالیں اور اُنہیں خود اُن پر گواہ بنا کر فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں، تو سب سے پہلے رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عرض کیا: بَلٰی یعنی ''ہاں کیوں نہیں''، اِس وجہ سے نبیِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب اَنْبِیائے کرام علَیہِمُ السّلام پر فضیلت و بَرتَری حاصِل ہوئی، حالانکہ آپ سب کے بعد دُنیا میں بھیجے گئے۔ (خصائصِ کبرٰی ج١ ص٧)

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی　　چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کِھلے چھپ گئے　　پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿22﴾ سب اَنْبِیا میں پہلے نبی (حضرتِ) آدم (عَلَیْہِ السَّلام) ہیں اور سب سے آخری نبی (حضرتِ) محمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہیں۔ (الاوائل للطبرانی ص ٣٩ حدیث ١٣)

﴿23﴾ لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔ یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عُمَر ہوتے۔ (ترمذی ج ٥ ص ٣٨٥ حدیث ٣٧٠٦)

شَرْحِ حدیث: امام احمد رضا خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یعنی آپ (رضی اللہ عنہ) کی فِطْرت اتنی کامِل تھی کہ اگر دروازۂ نُبُوَّت بند نہ ہوتا تو مَحْض فضلِ الٰہی سے وہ نبی ہوسکتے تھے کہ اپنی ذات کے اعتِبار سے نُبُوَّت کا کوئی مُستَحِق نہیں۔

(فتاوٰی رضویہ ج ٢٩ ص ٣٧٣)

﴿24﴾ ابوبکر اَنْبِیا (ومُرسلین) کے سِوا تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ (الکامل لابن عدی ج ٦ ص ٤٨٤)

30 جھوٹے نبی ہوں گے

﴿25﴾ عنقریب میری اُمّت میں 30 کَذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) ہوں گے، اُن میں سے ہر ایک گُمان (یعنی خیال) کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتَمُ النَّبِیّین (یعنی آخری نبی) ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (ابوداؤد ج ٤ ص ١٣٢ حدیث ٤٢٥٢)

شَرحِ حدیث

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیث پاک کی شَرح میں لکھتے ہیں: یہ 30 جُھوٹے نبی وہ ہیں جنہیں لوگوں نے نبی مان لیا اور اِن کا فساد پھیل گیا، دوسرے قسم کے مُدَّعِیِ نُبُوّت (یعنی نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والے) جنہیں کسی نے نہ مانا وہ بکواس کر کے مر گئے وہ تو بَہُت ہیں۔

(مفتی صاحِب مزید فرماتے ہیں:) معلوم ہوا کہ خاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنٰی ہیں **آخری نبی** کہ اس کے زمانے میں اور اس کے بعد کوئی نبی نہ بنے۔ اس معنٰی پر اُمّت کا اِجماع (یعنی اِتّفاق) ہے، جو کہے: اس کے معنٰی "آخری نبی" نہیں بلکہ اصلی نبی ہیں، وہ کافِر ہے۔

(مراٰۃ ج۷ ص۲۱۹، ۲۲۰ سے خلاصہ)

﴿26﴾ میری اُمّت میں کَذّاب و دَجّال (انتہائی جھوٹے اور دھوکے باز) ہوں گے (اور) اُن میں سے چار عورتیں بھی ہوں گی اور میں **آخری نبی** ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (معجم کبیر ج۳ ص۱٦۹ حدیث ۳۰۲٦)

مولیٰ علی کی شانِ عظمت نِشان

﴿27﴾ حُضورِ پُرنور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غزوۂ تبوک کی طرف تشریف لے جاتے وَقت حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کو مدینے میں چھوڑا تو آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے عورتوں اور بچّوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نِیابت (یعنی نائب ہونے کی حیثیّت) میں ایسے رہو جیسے موسٰی (عَلَیْہِ السَّلام) جب اپنے رب سے

کلام کے لئے حاضر ہوئے تو ہارون (عَلَیْہِ السَّلام) کو اپنی نِیابت (یعنی نائب ہونے کی حیثیّت) میں چھوڑ گئے تھے، ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون (عَلَیْہِ السَّلام) نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نُبوّت نہیں۔ (مسلم ص١٠٠٦ حديث ٦٢١٨، ترمذی ج٥ ص٤٠٧ حديث ٣٧٤٥)

شَرحِ حدیث

شارِحِ بخاری حضرتِ مفتی شریفُ الحق اَمجدی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ موسٰی (عَلَیْہِ السَّلام) جب کوہِ طور پر تَورات لینے جانے لگے تو حضرتِ ہارون (عَلَیْہِ السَّلام) کو عارِضی طور پر (TEMPORARY) اپنی واپَسی تک کیلئے اپنا جانشین بنایا تھا جو اُن کی واپَسی کے بعد خَتْم ہوگیا اِس تَمثیل (یعنی مِثال) نے ظاہر کر دیا کہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ علی کو عارضی طور پر تبوک سے واپَسی تک کیلئے اپنا نائب بنایا تھا (اور) یہ نِیابت بھی مَحْدود تھی صِرْف اِنتِظامی مُعامَلات تک۔ (نزہۃ القاری ج٤ ص٢٠٢)

﴿28﴾ علی مجھ سے ایسے ہیں جیسے موسٰی سے ہارون (کہ بھائی بھی ہیں اور نائب بھی) مگر ''لَانَبِیَّ بَعْدِیْ'' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (تاریخ بغداد ج٧ ص٤٦٣)

﴿29﴾ میں محمد، نبی اُمّی (یعنی دنیا میں کسی سے پڑھے بغیر پڑھنے والا نبی) ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور ''لَانَبِیَّ بَعْدِیْ'' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسند امام احمد ج٢ ص٦٦٦ حديث ٧٠٠٠)

﴿30﴾ میں نے جو کچھ چاہا اللہ پاک نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔ (السنۃ لابن ابی عاصم ص٣٠٢ حديث ١٣٤٨)

اے ختمِ رُسُل، مکّی مَدنی

کونین میں تم سا کوئی نہیں

تو نے سچ کہا

﴿31﴾ فِرِشتے قَبْر میں مُردے سے سوال کریں گے: ''تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرے نبی کون ہیں؟'' وہ کہتا ہے: میرا رب **اللہ** ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی (حضرتِ) **محمد** (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) ہیں اور وہ سب سے **آخری نبی** ہیں۔ فِرِشتے کہتے ہیں: تو نے سچ کہا۔

(ذکر الموت مع موسوعة للامام ابن ابی الدنیا ج ٥ ص ٤٧٤ حدیث ٢٠٤، شرح الصدور (اردو) ص ١٣٠ مختصراً)

ایک خواب کی تعبیر

﴿32﴾ حضرتِ ابنِ زِمْل رضی اللہ عنہ کے خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: رہی وہ اُونٹنی جس کو تم نے خواب میں دیکھا اور یہ کہ میں اسے چلا رہا ہوں تو اس سے مُراد قِیامت ہے نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ میری اُمّت کے بعد کوئی اُمّت ہوگی۔ (دلائل النبوة للبیهقی ج٧ ص ٣٨ مختصراً)

ان کے آگے نور دوڑتا ہوگا

﴿33﴾ بے شک **اللہ** پاک قِیامت کے دِن اوروں سے پہلے (حضرتِ) نُوح (عَلَیْہِ السَّلام) اور اُن کی قوم کو بُلا کر فرمائے گا: تم نے نُوح کو کیا جواب دیا؟ وہ کہیں گے: نُوح (عَلَیْہِ السَّلام) نے نہ ہمیں تیری طرف بُلایا، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نا کا کوئی حکم سنایا، نُوح (عَلَیْہِ السَّلام) عرض کریں گے: الٰہی! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جس کی خبر ایک کے بعد ایک سب اگلوں پچھلوں میں

پھیل گئی، یہاں تک کہ (وہ خبر) سب سے **آخری نبی** (حضرتِ) احمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تک پہنچی، اُنہوں نے اُسے لکھا اور پڑھا (یعنی قرآنِ کریم میں بیان ہوا جسے لکھا اور پڑھا گیا) اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تَصدیق فرمائی۔ **اللہ** پاک فرمائے گا: اَحمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) واُمّتِ احمد کو بُلاؤ۔ تو رسولُ **اللہ** (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اور آپ کی اُمّت اِس حال میں **اللہ** پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوں گے کہ اُن کے آگے نُور دوڑتا ہوگا وہ نُوح (عَلَیْہِ السَّلام) کی گواہی دیں گے (یعنی تَصدیق کریں گے)۔

(المستدرک ج۳ ص۴۱۵ حدیث ۴۰۶۶، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص۶۹۰)

قِیامت کے دِن ساری مخلوق آخری نبی کہے گی

﴿34﴾ اَوّلین و آخرین میری خدمت میں حاضِر ہو کر عَرض کریں گے: ''حُضُور آپ **اللہ** پاک کے رسول اور خاتَمُ الْاَنْبِیا یعنی **آخری نبی** ہیں، ہماری شَفاعَت فرمائیے۔''

(بخاری ج۳ ص۲۶۰ حدیث ۴۷۱۲ ملخصاً)

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْک | یَا نَبِیَّ الْھُدٰی سَلَامٌ عَلَیْک

خَاتَمَ الْاَنْبِیَاء سَلَامٌ عَلَیْک | سَیِّدَ الْاَصْفِیاء سَلَامٌ عَلَیْک

اگر محمد نہ ہوتے تو میں تمہیں نہ بناتا

﴿35﴾ (حضرتِ) آدم (عَلَیْہِ السَّلام) سے جب خطائے اِجتہادی ہوئی، تو آپ نے عرش کی طرف اپنا سَرِ مُبارک اُٹھایا اور **اللہ** پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: ''یا **اللہ** پاک! میں تجھے محمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا واسِطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفِرت فرما۔'' **اللہ** پاک نے اِرشاد فرمایا: اے آدم! تُو نے محمد صَلَّی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى الله عليه واله وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنَّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کیسے پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اُسے پیدا نہیں کیا ہے؟ حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: یااللہ پاک! جب تُو نے مجھے اپنی قُدرت سے بنایا تو میں نے سَر اُٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تُو نے اُسی کا نام اپنے نامِ پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور تیرے نزدیک اُس کی بڑی عزّت ہے۔ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: اے آدم! تُو نے سچ کہا، بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، جب تُو نے مجھے اُس کا واسِطہ دے کر سُوال کیا تو میں نے تیری خَطا مُعاف فرمادی وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ یعنی اگر محمد نہ ہوتے تو میں تمہیں نہ بناتا۔[1] طَبَرانی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور وہ تیری اَولاد میں سب سے آخری نبی ہے اور اُس کی اُمّت تیری اَولاد میں سب سے آخری اُمّت ہے۔

(معجم صغیر جزء ثانی ص۸۲، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص۶۳۳)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿36﴾ جب حضرتِ آدم (عَلَیْہِ السَّلام) جنّت سے ہِنْد میں اُترے تو گھبرائے، جبریل نے اُتر کر اَذان دی، جب نامِ پاک آیا حضرتِ آدم (عَلَیْہِ السَّلام) نے پوچھا: محمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کون ہیں؟ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے آخری نبی۔ (ابن عساکر ج۷ ص۴۳۷ مختصراً، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص۶۴۰)

مدینہ

[1]: المستدرك ج۳ ص۵۱۷ حديث ٤٢٨٦

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پرد ُرُودِ پاک کی کثرت کروبے شک تمہارا مجھ پرد ُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابویعلی)

توَریت شریف میں ذِکرِ خیر

﴿37﴾ (حضرتِ) موسیٰ (کلیمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام) پر جب توَریت شریف نازِل ہوئی تو آپ نے اُسے پڑھا تو اُس میں اِس اُمّت کا ذِکْر پایا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! میں اِس میں ایک اُمّت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے آخری اور مَرتبے میں سب سے پہلی ہے، تو یہ میری اُمّت کر دے۔ **اللہ** پاک نے اِرشاد فرمایا: یہ احمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی اُمّت ہے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ص۳۳ حدیث ۳۱ ، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص۶۳۳)

کتابِ حضرتِ موسیٰ میں وَصْف ہیں اُن کے　　کتابِ عیسیٰ میں اُن کے فسانے آئے ہیں
اُنہیں کی نَعْت کے نَغمے زَبور سے سُن لو　　زبانِ قرآں پہ اُن کے تَرانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش ص۱۲۵)

سب سے پہلے اور سب سے آخری

﴿38﴾ **اللہ** پاک نے جب (حضرتِ) آدم (صَفِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام) کو پیدا فرمایا اور اِنہیں اِن کے بیٹے دکھائے گئے تو آپ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت ومَرتبے کے اعتِبار سے دیکھا اور اُن سب کے آخِر میں بُلند وروشن نُور دیکھا تو **اللہ** پاک کی بارگاہ میں عرض کی: یا**اللہ** پاک! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا ''احمد'' (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہے، یہی اوّل (یعنی پہلا) ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شَفیع (یعنی شَفاعَت کرنے والا) اور یہی سب سے پہلا شَفاعَت قبول کیا گیا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج۵ ص۴۸۳، کنزالعمال ج۱۱ ص۱۹۷ حدیث۳۲۰۵۳، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص۶۳۴)

Go To Index

ذات ہوئی اِنتخاب وَصْف ہوئے لاجواب
نام ہوا مُصطَفٰے تم پہ کروروں دُرُود

پہلے اور آخری نبی

﴿39﴾ حضرتِ ابوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (مِعْراج کی رات) رَسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آسمانوں پر اَنْبِیائے کرام علیہِمُ السّلام سے مُلاقات فرمائی تو سب نے اللہ پاک کی حمد (یعنی تعریف) بیان کی اور آخر میں سب سے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آپ سب اللہ پاک کی تعریف بیان کرچکے، اَب میں بیان کرتا ہوں: ''سب تعریفیں اللہ پاک کیلئے ہیں جس نے مجھے سارے جہان کیلئے رَحْمت بنا کر بھیجا اور سب لوگوں کیلئے خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر قرآنِ کریم نازل فرمایا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے اور میری اُمّت کو بہتر اُمّت بنایا اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، اور اِنہیں کو اوّل اور اِنہیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذِکْر بُلند فرمایا اور مجھ سے نُبُوَّت کی ابتِدا فرمائی اور مجھ ہی پر نُبُوَّت کو ختم فرمایا۔'' یہ سُن کر حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تمام اَنْبِیائے کرام علیہِمُ السّلام سے فرمایا: ''اِن باتوں کی وجہ سے محمد صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تم سب سے افضل ہیں۔'' پھر حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سدرۃُ الْمُنتَہٰی (سِدْ۔رَ۔تُلْ۔ مُنْ۔تَہا) پر تشریف لے گئے۔ پھر اللہ پاک نے آپ سے کلام فرمایا اور یہ بھی فرمایا: میں نے تجھے سب نبیوں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتِح وخاتَم (یعنی کھولنے والا اور سب سے آخری) کیا۔ (تفسیر طبری ج۸ ص۹ تا ۱۱ حدیث ۲۲۰۲۱، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص۶۳۷ مختصراً وملتقطاً)

تم ہو اوّل، تم ہو آخِر، تم ہو باطِن، تم ہو ظاہِر

حق نے بخشے ہیں یہ اَسما، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

مِرے حُضُور کے لَب پر اَنَا لَھَا ہوگا

﴿40﴾ جب لوگ تمام اَنْبِیاءِ کرام علیہمُ السّلام سے شَفاعَت کے مُعامَلے میں مایوس ہو جائیں گے تو حضرتِ عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السّلام کے پاس حاضِر ہو کر شَفاعَت کی درخواست پیش کریں گے، آپ فرمائیں گے: میں اِس مَنْصَب کا اَہْل نہیں، (حضرتِ) محمد صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاتَمُ النَّبِیّین (یعنی سب نبیوں میں آخِری) ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں۔ لوگ میرے حُضُور حاضِر ہو کر شَفاعَت چاہیں گے میں فرماؤں گا: ''اَنَا لَھَا'' یعنی میں اس (کام) کے لیے ہوں۔

(مسند ابو یعلٰی ج۲ ص ۳۶۸ حدیث ۲۳۲٤، فتاوٰی رضویه ج۱٥ ص ٦۳۹ سے خلاصہ)

کہیں گے اور نبی ''اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی''

مِرے حُضور کے لَب پر ''اَنَا لَھَا'' ہوگا

شَرحِ کلامِ حَسَنؔ: روزِ قِیامت لوگ نبیوں کی بارگاہوں میں شَفاعت کی درخواست کریں گے تو سبھی فرمائیں گے: ''میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔'' جب ہر طرح سے مایوس ہو کر **اللہ** کے سب سے آخِری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کَس پَناہ میں شفاعت کی بھیک لینے حاضِر ہوں گے تو ارشاد ہوگا: (ہاں ہاں) میں اِس کام کے لئے ہوں۔

دے دے شفاعت کی مجھے خیرات خیر سے روزِ قِیامت بخشوا، اے آخِری نبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کچھ نہ چُھپایا مگر۔۔۔(واقعہ)

تابِعی بُزُرگ حضرتِ کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے والِد توریت شریف کا عِلْم رکھنے والوں میں سب سے زیادہ عِلْم رکھتے تھے، **اللہ** پاک نے جو کچھ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر نازل فرمایا، اُس کا عِلْم میرے والِد کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے عِلْم میں سے مجھ سے کچھ بھی نہ چُھپاتے تھے، جب اُن کا آخری وَقْت آیا تو مجھے بُلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے عِلْم میں سے کوئی چیز تجھ سے نہ چُھپائی، مگر ہاں دو صَفْحات (SHEETS) رکھے ہیں، اُن میں ایک نبی کا بیان ہے جن کے تشریف لانے کا زمانہ قریب آپہنچا ہے، میں نے اِس خوف سے تجھے اُن دو صَفْحوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی (نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا) نکل کھڑا ہو اور تُو اُس کے پیچھے چل پڑے، یہ طاق تیرے سامنے ہے، میں نے اس میں وہ صَفْحات (SHEETS) رکھ کر اوپر سے مٹّی لگا دی ہے، ابھی اُن صَفْحات کو نہ دیکھنا، جب وہ نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائیں گے اور اگر **اللہ** پاک تیرا بَھلا چاہے گا تو تُو خود ہی اُن کے پیچھے چلنے والا بَن جائے گا، یہ کہہ کر وہ فوت ہوگئے۔ ہم اُن کے دَفْن سے فارغ ہوئے تو مجھے اُن صَفْحات کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا اور صَفْحات نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُن میں لکھا ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَمُھَاجَرُہٗ بِطَیْبَۃَ، یعنی محمد **اللہ** کے رسول ہیں، آخری نبی ہیں اُن کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

پیدائش مکّے میں اور وہ مدینے کی طرف ہجرت کرنے والے ہیں۔ (خصائصِ کبریٰ ج۱ ص۲۵)

بعد آپ کے ہرگز نہ آئے گا نبی نیا — وَاللہ! ایماں ہے مِرا، اے آخِری نبی

ہے دَسْت بَستہ سَر جُھکا کر عرض سیِّدی! — تو خواب میں جَلوہ دکھا، اے آخِری نبی

آلائشوں سے پاک کرکے میرے دل میں تو — آجا سَما جا گھر بنا، اے آخِری نبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب — صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صَحابہ اور تابعین کے 5 اِرشادات

﴿1﴾ دونوں کندھوں کے درمیان تحریر

صَحابیِ رسول حضرتِ جابر بِن عبدُاللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرتِ آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے دونوں کندھوں کے درمیان میں لکھا ہوا ہے: ’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن‘‘ یعنی: محمد اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ (مختصر تاریخ دمشق ج۲ ص۱۳۷، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص۶۳۴)

﴿2﴾ وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

صَحابیِ رسول حضرتِ سَلْمان فارِسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرتِ جبریل اَمین عَلَیْہِ السَّلام نے حاضِر ہو کر حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: یا رسولَ اللہ! آپ کا ربّ اِرشاد فرماتا ہے: بے شک میں نے تم پر اَنْبِیاءِ کرام علَیہِمُ السّلام کو خَتْم کیا (یعنی تم سب سے آخری نبی ہو) اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزّت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے مِلایا کہ جہاں بھی میرا ذِکر کیا جائے ساتھ ہی ساتھ وہاں تمہارا بھی ذِکر کیا

جائے، بیشک میں نے دُنیا اور دُنیا والوں کو اِس لئے بنایا کہ تمہاری عزّت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مقام و مرتبہ اُن پر ظاہِر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے بِالکل نہ بناتا۔ (مختصر تاريخ دمشق ج۲ ص ۱۳۶، ۱۳۷ مختصراً، فتاوی رضويه ج۱۵ ص۶۳۶)

ہے اُنھیں کے دَم قدم کی باغِ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالَم نہ تھا، گر وہ نہ ہوں عالَم نہیں

الفاظ مَعانی: دَم قدم سے: وجہ سے۔ **باغِ عالَم:** دنیا کی رونقیں۔ **عالَم:** دنیا۔

شَرحِ کلامِ رضا: اللہ پاک کے سب سے آخِری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وجہ سے ہی ساری دنیا کی رونقیں اور بہاریں ہیں، اگر میرے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیا میں تشریف نہ لاتے تو نہ یہ دُنیا ہوتی اور نہ اِس دُنیا کا وُجُود ہوتا۔

اے کہ تِرا وُجُود ہے، وجہِ قرارِ دو جہاں

اے کہ تِری نُمُود ہے، زینتِ بَزْمِ کائنات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿3﴾ حضرتِ ابراہیم علیہِ السّلام کو پیغام

تابِعی بُزُرگ حضرتِ عامِر شَعْبی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: اللہ پاک نے (حضرتِ ابراہیم (خلیلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام) پر جو صَحیفے[1] (یعنی آسمانی کلام) نازِل فرمائے اُن میں یہ بھی تھا:

مدینہ

[1]: ”صَحیفہ“ لغت میں ان اوراق کو کہتے ہیں جن پر کلامِ الٰہی لکھا ہو، اِصْطلاح میں وہ آسمانی کلام ہے جو رسالے کی شکل میں نبیوں پر آیا۔ (نور العرفان ص ۹۷۷)

بے شک تیری اَولاد میں قَبائل دَر قَبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی اُمّی (یعنی دنیا میں کسی سے پڑھے بغیر پڑھنے والے نبی)، خاتَمُ الْاَنْبِیا (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تشریف لائیں گے۔

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۱ ص ۱۳۰، فتاوٰی رضویہ ج ۱۵ ص ۶۳۵)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

ایسا اُمّی کس لئے مِنّت کَشِ اُستاد ہو

کیا کِفایت اس کو اِقْرَاْ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ نہیں

الفاظ مَعانی: اُمّی: دنیا میں کسی سے نہ پڑھے ہوئے۔ **مِنَّت کَش:** اِحْسان اُٹھانے والا۔ **کِفایت:** کافی ہونا۔

شَرْحِ کلامِ رضا: **اللہ** پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **اللہ** پاک نے خود پڑھایا ہے جس کا ذِکْر 30 ویں پارے کی **سُوْرَۃُ الْعَلَق** میں موجود ہے، جب آپ کو خُدائے پاک نے خود پڑھایا ہے تو پھر آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیوں کسی دُنیاوی اُستاد کے اِحْسان اُٹھائیں۔ اور آپ کا "اُمّی" ہونا بَہُت بڑا مُعْجِزہ ہے کہ آپ نے دُنیا میں کسی سے بھی نہیں پڑھا مگر آپ کو دُنیا کے تمام عُلُوم حاصِل ہیں۔

(4) حضرتِ اَشْعِیا علیہِ السّلام کو وَحی

تابِعی بُزُرگ حضرتِ وَہْب بِن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک نے اپنے پیارے نبی، حضرتِ اَشْعِیا عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وَحی بھیجی کہ میں نبی اُمّی کو بھیجنے والا

ہوں، اِس کے سبب (یعنی ذریعے) بہرے کان اور غافِل دِل اور اَندھی آنکھیں کھول دوں گا، اِس کی پیدائش مکّے میں، ہجرت کرنے کی جگہ مدینہ اور اِس کی بادشاہت **"مُلکِ شام"** میں ہے، میں ضَرور اُس کی اُمّت کو سب اُمّتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہِر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا، میں اُن کی کتاب پر دوسری کتابوں کو خَتْم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر دوسری شریعتوں اور اُن کے دین پر سب دینوں کو مکمّل کروں گا۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ص۳٦ حدیث۳۳، الخصائص الکبرٰی ج ۱ ص۲۳، فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص٦۳۵)

کلیم و نجی مسیح و صَفی خلیل و رَضی رسول و نبی

عتیق و وَصی غنی و علی ثَنا کی زباں تمہارے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

"ملکِ شام کی بادشاہت" کی وضاحت

اے عاشِقانِ آخری نبی! ابھی جو حدیثِ پاک بیان ہوئی اِس میں یہ بھی ہے کہ **اللہ** پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بادشاہت **"مُلکِ شام"** میں ہوگی، اِس کے مُتعلِّق عاشِقانِ صَحابہ و اہلِ بَیت کو فتاوٰی رضویہ شریف سے ایک مَدَنی پھول پیش کرتا ہوں: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ (رضی اللہ عنہ) تو اَوّل مُلوکِ اسلام (یعنی سلطنتِ محمدیّہ کے پہلے بادشاہ) ہیں اِسی کی طرف توراتِ مُقدّس میں اشارہ ہے کہ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَمُھَاجَرُہٗ طَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ یعنی

’’وہ نبی آخِرُ الزَّماں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکّے میں پیدا ہوگا اور مدینے کو ہجرت فرمائے گا اور اُس کی سَلطنت شام میں ہوگی۔‘‘ تو امیرِ مُعاوِیہ (رضی اللہ عنہ) کی بادشاہی اگرچہ سَلطنت ہے، مگر کس کی! محمَّدٌ رَّسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۹ ص۳۵۷)

ہر صَحابیِ نبی!	جنّتی جنّتی	سب صَحابیات بھی!	جنّتی جنّتی	چار یارانِ نبی	جنّتی جنّتی
حضرتِ صدّیق بھی	جنّتی جنّتی	اور عُمرفاروق بھی	جنّتی جنّتی	عُثمانِ غنی	جنّتی جنّتی
فاطِمہ اور علی	جنّتی جنّتی	ہیں حَسن حُسین بھی	جنّتی جنّتی	والِدَینِ نبی	جنّتی جنّتی
ہر زوجہ ٔ نبی	جنّتی جنّتی	اور ابوسُفیان بھی	جنّتی جنّتی	ہیں مُعاویہ بھی	جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿5﴾ حضرتِ یعقوب علیہِ السّلام کو وحی

تابِعی بُزُرگ حضرت محمد بن کَعْب قُرَظی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرتِ یعقوب عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وَحی بھیجی: میں تیری اَولاد سے بادشاہوں اور اَنْبیائے کِرام علَیہِمُ السّلام کو بھیجتا رہوں گا یہاں تک کہ میں اِس حَرَمِ مُحْتَرَم والے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھیجوں گا جس کی اُمّت بَیتُ الْمُقَدَّس بلند تعمیر کرے گی اور وہ ’’آخری نبی‘‘ ہے اور اُس کا نام ’’احمد‘‘ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج۱ ص۱۲۹، فتاویٰ رضویہ ج۱۵ ص۶۳۵)

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلَّم : بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

خَتمِ نُبُوَّت

کے مُتعلِّق نعرے

مُحمّدِ مصطفٰی سب سے آخری نبی
اَحمدِ مجتبیٰ سب سے آخری نبی

آمِنہ کا لاڈلا سب سے آخری نبی
شاہِ ہر دوسرا سب سے آخری نبی

تاجدارِ اَنْبیا سب سے آخری نبی
ہیں حبیبِ کبریا سب سے آخری نبی

ہیں شَفیعُ الْوَرا سب سے آخری نبی
عاصیوں کا آسرا سب سے آخری نبی

اِعتِقادِ فاطمہ سب سے آخری نبی
ہے یقینِ عائشہ سب سے آخری نبی

عقیدہ سب صحابہ کا سب سے آخری نبی
عقیدہ اہلِ بیت کا سب سے آخری نبی

عقیدہ غوثِ پاک کا سب سے آخری نبی
اَوْلیا نے بھی کہا سب سے آخری نبی

شَیخ و شاب نے کہا سب سے آخری نبی
بچّہ بچّہ بول اٹھا سب سے آخری نبی

ہے عقیدۂ رضا، سب سے آخری نبی
نعرہ ہے عطّار کا، سب سے آخری نبی

۱۷ ربیع الاوّل ۱۴۴۴ھ

14-10-2022

Go To Index

بیان:5

ہر صحابیِ نبی جنتی جنتی

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

دُعائے عطّار: یا اللہ پاک! جو کوئی رِسالہ: ''ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی'' پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کی قِیامت تک آنے والی ساری نسلوں کو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی سچّی غلامی نصیب فرما اور اُس کی بے حساب مغفِرت کر۔ اٰمِین بِجاهِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف پڑھنے والے کی..... (حِکایت)

ابُو علی قَطّان کہتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں (عراق کے شہر) ''کَرْخ'' کی جامع مسجِد شَرقِیّہ میں ہوں، وہاں میں نے محبوبِ پَروَرْدگار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کیا، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے جنہیں میں نہیں جانتا تھا، میں نے مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں سلام عَرض کیا مگر آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ پر دِن رات میں اِتنی اِتنی مرتبہ دُرُود و سلام بھیجتا ہوں اور آپ نے مجھے اپنے جوابِ سلام سے محروم فرما دیا؟ (**اللہ** پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے) پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تم مجھ پر دُرُود بھی بھیجتے ہو اور میرے صَحابہ کو بُرا بَھلا

بھی کہتے ہو۔'' میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ کے مُبارَک ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں آیندہ ایسا نہیں کروں گا۔ پھر سرکارِ نامدار، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (سلام کے جواب میں ارشاد) فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (سعادۃ الدارین ص۱۶۳)

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا، اَصحاب واہلِ بیت کا
ہے خدائے مصطفٰی، اَصحاب واہلِ بیت کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اللہ کریم نے سب صحابہ سے جنّت کا وعدہ فرمالیا ہے

اللہ پاک پارہ 27 سُوْرَةُ الْحَدِيْد آیت 10 میں فرماتا ہے:

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبے میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا، اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

صحابۂ کرام کی دو اقسام

اِس آیتِ مُقَدَّسہ میں صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کی دو اَقسام بیان کی گئیں اور ان سب کے لئے ''حُسْنٰی'' یعنی جنّت کا وعدہ کیا گیا۔ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا) کے تحت شیخ احمد صاوی مالِکی رَحْمَةُ اللّٰهِ علیہ

فرماتے ہیں: معنٰی یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان جو فتحِ مکّہ سے پہلے ایمان لائے اور راہِ خُدا میں خرچ کیا اور جنہوں نے فتحِ مکّہ کے بعد ایمان لا کر راہِ خُدا میں خرچ کیا، اللہ پاک نے ان تمام سے حُسنٰی یعنی جنّت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ (تفسیر صاوی ج٦ ص٢١٠٤)

ہر صَحابیِ نبی! جنّتی جنّتی
سب صَحابیات بھی! جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صَحابی کی تعریف

حضرتِ علّامہ حافِظ ابْنِ حَجَر عَسْقلانی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَلصَّحَابِیُّ: مَنْ لَّقِیَ النَّبِیَّ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مُؤْمِنًا بِہٖ، ثُمَّ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَام۔ یعنی جن خوش نصیبوں نے ایمان کی حالت میں اللہ کریم کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مُلاقات کی ہو اور اِیمان ہی پر اُن کا انتِقال شریف ہوا، اُن خوش نصیبوں کو ”صَحابی“ کہتے ہیں۔ (نخبة الفکر ص ١١١)

صَحابۂ کرام کی تعداد

اَکابِر مُحَدِّثین کے مُطابِق صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی تعداد ایک لاکھ سے سوا لاکھ کے درمیان تھی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے نام معلوم نہیں، جن کے معلوم ہیں (اُن کی تعداد تقریباً) سات ہزار ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص٤٠٠)

فضیلت کے اعتِبار سے صَحابۂ کرام کی ترتیب

حضرتِ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بَعدِ اَنْبِیاء و مُرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی

Go To Index

اِنس و جنّ و مَلک (یعنی انسان، جنّ اور فرِشتوں) سے اَفضل صدّیقِ اکبر ہیں، پھر عُمَر فاروقِ اَعظم، پھر عُثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی پھر بقیّہ عَشْرۂ مُبَشَّرہ و حضراتِ حَسنین و اَصْحابِ بدر و اَصْحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان رضی اللہ عنہم کے لیے اَفضلیت ہے اور یہ سب قَطْعی (یعنی یقینی) جنّتی ہیں۔ (بہارِ شریعت ج اوّل ص ۲۴۱، ۲۴۹، بتغیر قلیل)

عِبارت میں فِرِشتوں سے مُراد عام فِرِشتے ہیں کیونکہ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان تمام فِرِشتوں سے افضل نہیں ہیں بلکہ فِرِشتوں میں سب سے اعلیٰ درجے والے فِرِشتے جنہیں ''ملائکۂ مُقرّبین'' کہا جاتا ہے، جن میں عرش اُٹھانے والے اور ''رسول فِرِشتے'' جیسے: جِبرئیل و میکائیل و اِسْرافیل و عِزْرائیل عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام داخِل ہیں، یہ فِرِشتے تمام صَحابۂ کرام سے افضل ہیں۔

صَحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم

یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش ص ۳۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

چار یارانِ نبی

سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی آیت 13 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں، تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔

صحابی ابنِ صَحابی حضرتِ عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما جنہیں دُعائے مصطفٰی صَلَّی اللہ

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بَرَکت سے عِلمِ تفسیر حاصل ہوا، سُوْرَةُ الْبَقَرَہ کی آیت 13 کے اِس حصّے ’’کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ‘‘ (ترجَمۂ کنزالایمان: جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ’’جیسے حضرتِ ابوبکر صِدّیق، حضرتِ عمر فاروق، حضرتِ عثمانِ غنی اور حضرتِ علی رضی اللہ عنہم ایمان لائے۔(ابنِ عساکر ج۳۹ ص۱۷۷) اِن چار یاروں کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اِن کے ایمان کا خُلُوص اُس وَقْت عوام وخواص میں مشہور ہو چکا تھا۔‘‘ (تفسیر عزیزی پارہ اوّل ص۱۳۷)

امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

جِناں بنے گی مُحِبّانِ چار یار کی قبر ۔۔۔ جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

الفاظ معانی: جِنان: جنّتیں، مُحِبّان: مَحَبَّت کرنے والے۔

شرحِ کلامِ رضا: جو اپنے سینوں میں باغِ رسالت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِن چاروں مہکتے پھولوں (یعنی چار یاروں) کی مَحَبَّت قبروں میں ساتھ لے جائیں گے، اللہ ربُّ العِزّت کی رَحْمت سے اُن کی قبریں جنّت کے باغ بن جائیں گی۔

اللہ! میرا حشر ہو بوبکر اور عمر
عثماں غنی و حضرتِ مولیٰ علی کے ساتھ (وسائلِ بخشش ص۲۰۹)

ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی ۔۔۔ سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ۔۔۔ صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایمان اَفروز حِکایت

تابِعی بُزُرگ حضرتِ عبدُ اللّٰہ بن وَہْب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا

امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جب نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے پیارے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان مُلکِ شام آئے تو ایک راہب (یعنی عیسائی عِبادت گُزار) سے سامنا ہوا، راہب نے اُنہیں دیکھ کر کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! حضرت عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام کے حواری (یعنی ساتھی) جنہیں سولی دی گئی اور آروں سے چیرا گیا وہ بھی مُجاہَدے (یعنی عِبادت وریاضت) میں اِس مقام تک نہیں پہنچے، جس مقام تک حضرتِ محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان پہنچے ہوئے ہیں۔ حضرتِ عبدُاللّٰہ بن وَہْب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی: (راہب نے جن کی تعریف کی تھی) آپ اُن صَحابۂ کرام کے نام بتا سکتے ہیں؟ تو اُنہوں نے حضرتِ ابوعُبیدہ بِن جَرّاح، حضرتِ مُعاذ بن جَبَل، حضرتِ بِلال اور حضرتِ سَعْد بن عُبادہ عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا نام لیا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۶ ص۴۶۱) اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آل واَصحابِ نبی سب بادشہ ہیں بادشاہ
میں فَقَط ادنیٰ گدا اَصحاب واہلِ بیت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صحابیِ رسول کا مَرتبہ

''صحابیِ رسول'' ہونا اللہ پاک کی بَہُت بڑی نعمت ہے، بڑے سے بڑا ولی، صحابی کے مرتبے کو نہیں پا سکتا، ہر صَحابی عادِل اور جنّتی ہے۔ کوئی شخص بھلے کتنی ہی عِبادت کرلے وہ

کبھی بھی صَحابی نہیں بن سکتا کیونکہ ''صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے حُضُورِ انور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی صُحبت پائی، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے عِلْم وعمل حاصِل کیے، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی تربیَت پائی وہ تو انسان کیا فِرِشتوں سے بھی بڑھ گئے۔'' (مراۃ ج۸ص۳۴۰) فِرِشتوں سے افضل میں وہی تفصیل ہے جو صَفْحہ 4 پر گزر چکی۔

صَحابہ وہ صَحابہ جن کی ہر دن عید ہوتی تھی
خُدا کا قُرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صحابی سے کوئی بھی ولی بڑھ نہیں سکتا

''بہارِشریعت'' میں ہے: تمام صَحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) اہلِ خیر وصَلاح (یعنی بھلائی والے) اور عادِل ہیں۔ اِن کا جب ذِکر کیا جائے تو خیر (یعنی بھلائی) ہی کے ساتھ ہونا ''فرض'' ہے۔ کسی صَحابی کے ساتھ سُوءِ عقیدت (یعنی بُرا عقیدہ رکھنا) بدمذہبی وگُمراہی واِسْتِحقاقِ جہنَّم (یعنی جہنَّم کا حقدار ہونا) ہے کہ وہ (بداِعتِقادی) حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ بُغْض (یعنی دشمنی) ہے، کوئی ''وَلی'' کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی صَحابی کے رُتبے کو نہیں پہنچتا۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص252تا253 سے مختصراً)

کانا مُردہ

مکتبۃُ الْمدینہ کے 48 صَفْحات کے رسالے: ''قبر والوں کی 25 حِکایات'' صَفْحہ 26 پر ہے: ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرا ایک پڑوسی گمراہی کی باتیں کیا کرتا تھا، اُس کے مرنے کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ کانا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا مُعاملہ ہے؟

جواب دیا: میں نے صَحابۂ کرام (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کی مُبارَک شان میں ''عیب'' نکالے، **اللہ** پاک نے مجھ کو ''عیب دار'' کردیا! یہ کہہ کر اُس نے اپنی **پھوٹی ہوئی آنکھ** پر ہاتھ رکھ لیا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۸۰)

فِرِشتے صَحابہ کا اِستِقبال کریں گے

تمام صَحابۂ کرام (رضی اللہ عنھم) اعلیٰ و اَدنیٰ (اور اُن میں اَدنیٰ کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، وہ جہنَّم کی بِھنک (بِھ۔نَک۔ یعنی ہلکی سی آواز بھی) نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ اُنہیں غمگین نہ کرے گی، فِرِشتے اُن کا اِستِقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دِن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ (بہارِ شریعت ج اوّل ص ۲۵۴) **اللہ** پاک پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء آیت نمبر 101 سے 103 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَۙ(۱۰۱) لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَاۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَۚ(۱۰۲) لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ(۱۰۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جن کے لیے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہوچکا وہ جہنَّم سے دور رکھے گئے ہیں، وہ اس کی بھنک نہ سُنیں گے اور وہ اپنی مَن مانتی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ اُنہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے اُن کی پیشوائی کو آئیں گے کہ یہ ہے تمہارا وہ دِن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

”میں اُنہیں میں سے ہوں“

حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ نے سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء کی آیت نمبر 101 تِلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَۙ(۱۰۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنَّم سے دُور رکھے گئے ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: میں اُنہیں میں سے ہوں، (حضراتِ) ابوبکر، عُمَر، عُثمان، اور طلحہ، زبیر، سعد، سعید، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعُبَیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنھم (بھی) اُنہیں میں سے ہیں۔ (تفسیرِ بیضاوی ج ٤ ص ١١٠)

اللہ پاک پارہ 19 سُوْرَۃُ النَّمْل آیت 59 میں فرماتا ہے:

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰىؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: تم کہو سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اس کے چُنے ہوئے بندوں پر۔

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنھما بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ کے اس حصّے: ”وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى“ (ترجَمۂ کنز الایمان: اور سلام اس کے چُنے ہوئے بندوں پر) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”چُنے ہوئے بندوں سے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَحابۂ کرام مُراد ہیں۔“ (تفسیر طبری ج ١٠ ص ٤ رقم ٢٧٠٦٠)

حرام، حرام، سخت حرام

صَحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے باہم (یعنی آپس میں لڑائی وغیرہ کے) جو واقِعات ہوئے،

اُن میں پڑنا حرام، حرام، سَخْت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالَم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جاں نثار اور سچّے غلام ہیں۔ (بہارِ شریعت ج اوّل ص ۲۰۴)

میری جھولی میں نہ کیوں ہوں دو جہاں کی نعمتیں
میں ہوں منگتا میں گدا، اَصحاب و اہلِ بیت کا

کیوں ہو مایوس اے فقیرو! آؤ آ کر لُوٹ لو
ہے خزانہ بٹ رہا، اَصحاب و اہلِ بیت کا

یاالٰہی! شکریہ عطّار کو تو نے کِیا
شعر گو، مِدْحت سَرا اَصحاب و اہل بیت کا

ہر صَحابیِ نبی! جنّتی جنّتی
سب صَحابیات بھی! جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

40 حدیثیں پہنچانے کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جو شخص میری اُمّت تک پہنچانے کیلئے دین کے مُتَعلِّق ''40 حدیثیں'' یاد کرلے گا تو اُسے اللہ پاک قِیامت کے دن عالِمِ دین کی حیثیّت سے اُٹھائے گا اور بروزِ قِیامت میں اُس کا شفیع و گواہ ہوں گا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۲۷۰ حدیث ۱۷۲۶) اِس سے مُراد چالیس احادیث کا لوگوں تک پہنچانا ہے اگرچِہ وہ یاد نہ ہوں۔ (اشعۃُ اللّمعات ج ۱ ص ۱۸۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حدیثِ پاک میں بیان کی گئی فضیلت پانے کی نیت سے فضائلِ صَحابہ کے مُتَعلِّق ''40 فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم'' پیش کئے جاتے ہیں:

فضائلِ صَحابہ کے بارے میں 40 حدیثیں

﴿1﴾ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں (یعنی صَحابۂ کرام) پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں (یعنی تابعین)، پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں (یعنی تبعِ تابعین)۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۹۳ حدیث ۲۶۵۲)

دورِ صَحابہ کی مُدّت: شارِحِ بُخاری حضرتِ مُفتی شریفُ الْحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: بَر بنائے قولِ مشہور **صَحابۂ کرام** عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ 110 ہجری میں سب سے آخر میں اِنتقال فرمانے والے صَحابیِ رسول حضرت ابُوالطُّفَیل عامِر بن واثِلہ رضی اللہ عنہ کے اِنتِقال شریف پر پورا ہو گیا[1]، اِس کے بعد سَتّر، اَسّی (70-80) سال تک **تابِعین** کا دور رہا پھر پچاس برس **تَبْعِ تابِعین** کا رہا، لگ بھگ (یعنی تقریباً) دوسوبیس ہجری (220ھ) میں تَبْعِ تابِعین کا دورِ مُبارَک خَتْم ہو گیا۔ (نزہۃ القاری ج۳ ص۱۰۸ بتغیر قلیل)

﴿2﴾ اُس مسلمان کو جہنَّم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی صَحابہ عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کو دیکھا۔ (تِرمذی ج۵ ص٤٦١ حدیث ۳۸۸٤)

﴿3﴾ میرے صَحابہ میں سے جو صَحابی جس سرزمین میں فوت ہو گا تو قِیامت کے دِن (اس صَحابی کو) اُن (یعنی وہاں کے مسلمانوں) کے لیے نُور و رہنما بنا کر اُٹھایا جائے گا۔ (ایضاً ص٤٦٣ حدیث ۳۸۹۱)

﴿4﴾ میرے اَصْحاب کو بُرا نہ کہو، اس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے برابر بھی سونا خَرْچ کر دے تو وہ اُن کے ایک مُد (یعنی ایک کلو میں 40 گرام کم) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس مُد کے آدھے۔ (بُخاری ج۲ ص۵۲۲ حدیث ۳٦٧۳)

﴿5﴾ اَنصار (یعنی اَنصاری صَحابہ) سے مَحَبَّت "ایمان" کی عَلامت اور ان سے بُغض "نِفاق" کی عَلامت ہے۔ (بُخاری ج۲ ص۵۵٦ حدیث ۳٧۸٤)

﴿6﴾ تم اُس وَقْت تک بَھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ شَخْص موجود ہے جس نے مجھے

[1]: تقریب التھذیب ص۲۲۸ رقم ۳۱۱۱

دیکھا اور میری صُحْبت اِختیار کی (یعنی صحابی)، خُدا کی قسم! تم اُس وَقْت تک بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود ہے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا اور اُس کی صُحْبت اِختیار کی (یعنی تابِعی)، خُدا کی قسم! تم اُس وَقْت تک بَھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود ہے جس نے مجھے دیکھنے والے (یعنی صَحابی) کو دیکھنے والے (یعنی تابِعی) کو دیکھا اور اُس کی صُحْبت اِختیار کی (یعنی تَبَعِ تابِعی)۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۱۷ ص۳۰۸ حدیث۳۳۰۸٤)

﴾7﴿ میرے صَحابہ کی عزّت کرو کیونکہ وہ تم میں بہترین لوگ ہیں۔ (الاعتقاد للبیہقی ص ۳۲۰)

﴾8﴿ میرے صَحابہ سِتاروں کی طرح ہیں، اِن میں سے جس کی بھی اِقْتِدا (یعنی پیروی) کرو گے ہِدایت پا جاؤ گے۔ (جامع بیان العلم ص ۳٦۱ حدیث۹۷۵)

﴾9﴿ اَنصار (یعنی اَنصاری صَحابہ) سے مَحَبَّت نہ کرے گا مگر مومن اور اِن سے دُشمنی نہ کرے گا مگر مُنافِق، تو جس نے اُن سے مَحَبَّت کی اللہ پاک اُس سے مَحَبَّت کرے اور جس نے اُن سے بُغْض رکھا اللہ پاک اُس سے ناراض ہو۔ (بخاری ج۲ ص۵۵۵ حدیث۳۷۸۳)

﴾10﴿ جو اللہ پاک اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اَنصار (یعنی اَنصاری صَحابہ) سے بُغْض نہیں رکھتا۔ (مُسلم ص۵۷ حدیث ۲۳۸)

﴾11﴿ جن لوگوں نے دَرَخْت کے نیچے بَیْعَت کی تھی، اِنْ شَآءَ اللہ اُن میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخِل نہ ہوگا۔ (مسلم ص ۱۰٤۱ حدیث٦٤۰٤)

شَرْحِ حدیث: اِس سے مُراد وہ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان جنھوں نے دَرَخْت کے نیچے

حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بَیعَت کی تھی۔ (مرقات ج ۱۰ ص ۶۰۰) اِس بَیعَت کو ''بَیعَتِ رِضْوان'' کہتے ہیں اور اِس میں چودہ سو (1400) صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان شامِل تھے۔ (تفسیر نسفی ص ۱۱۴۴) شارِحِ مُسلِم امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: ''عُلَمائے کِرام نے فرمایا کہ اِس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ ''بَیعَتِ رِضْوان'' کرنے والے صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا اور حدیثِ پاک میں جو ''اِنْ شَآءَ اللہ'' کہا گیا ہے یہ شک کی وجہ سے نہیں بلکہ (اللہ پاک کے نام کی) بَرَکت حاصِل کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔'' (شرح النووی علی مسلم ج۸ جزء۱۶ ص۵۸)

﴿12﴾ سب سے اَفضل میں اور میرے صَحابہ ہیں۔ عرض کی گئی: پھر کون اَفضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ لوگ اَفضل ہیں جو اُن کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ (یعنی اُن کو فالو کریں گے) عرض کی گئی: پھر کون؟ اِرشاد فرمایا: پھر وہ جو اُن (یعنی تابِعین) کی پیروی کریں گے۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۱۲۹) (حلیۃ الاولیا ج ۲ ص ۹۴ حدیث ۱۵۶۳)

﴿13﴾ میرے صَحابہ میری اُمَّت کیلئے اَمان ہیں، جب یہ اِس دُنیا سے رُخْصت ہو جائیں گے تو میری اُمَّت پر وہ وَقْت آئے گا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (مسلم ص ۱۰۵۱ حدیث ۶۴۶۶)

شَرحِ حدیث: ''مرآت شریف'' میں ہے: صَحابۂ کِرام کے زمانے میں اگرچہ فتنے ہوئے مگر مسلمانوں کا دین (بڑے پیمانے پر) ایسا نہ بگڑا تھا جیسا کہ (صَحابہ کا دور خَتْم ہونے کے) بعد میں بگڑا اور اب اس زمانے کا تو پوچھنا ہی کیا ہے! اللہ محفوظ رکھے۔ (مراۃ ج ۸ ص ۳۳۶)

﴿14﴾ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ ،وَلِمَنْ رَّاٰی، وَلِمَنْ رَّاٰی یعنی اے اللہ! (میرے) صَحابہ کی مغفِرت فرما اور جس نے اُنہیں دیکھا اور جس نے اُن کے دیکھنے والے کو دیکھا اُن کی بھی مغفِرت فرما۔

(معرفة الصحابة لابی نعیم ج۱ ص۱۵)

﴿15﴾ اللہ پاک جب کسی کی بَھلائی چاہتا ہے تو اُس کے دل میں میرے (تمام) صَحابہ کی مَحَبَّت پیدا فرما دیتا ہے۔ (تاریخ اصبهان ج ۱ ص٤٦٧ رقم٩٢٩)

﴿16﴾ سب سے پہلے میرے لئے پُلْ صِراط کو دوزخ پر رکھا جائے گا، میں اور میرے صَحابہ پُلْ صِراط سے گُزر کر جنَّت میں داخِل ہوں گے۔ (الفردوس بماثور الخطاب ج۱ ص٤٨ حديث ١٢٠)

﴿17﴾ اللہ پاک نے میرے صَحابہ کو نبیوں اور رَسُولوں کے علاوہ تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ اور میرے تمام صَحابہ میں خیر (یعنی بھلائی) ہے۔ (مجمع الزوائد ج٩ ص٧٣٦ حديث١٦٣٨٣)

﴿18﴾ سِتاروں کے مُتَعَلِّق سوال نہ کرو، اپنی رائے سے قرآنِ پاک کی تفسیر نہ کرو اور میرے صَحابہ میں سے کسی کو بُرا نہ کہو تو یہ خالِص ایمان ہے۔ (الفردوس ج٥ ص٦٤ حديث٧٤٧٠)

﴿19﴾ میرے تمام صَحابہ سے جو مَحَبَّت کرے، اُن کی مدد کرے اور ان کے لئے اِسْتِغفار (یعنی دُعائے مغفِرت) کرے تو اللہ پاک اُسے قیامت کے دن جنَّت میں میرے صَحابہ کا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ (فضائل الصحابة للامام احمد ج١ ص٣٤١ حديث ٤٨٩)

﴿20﴾ میرے صَحابہ کی میری وجہ سے جس نے حِفاظَت اور عزّت کی تو میں بروزِ قِیامت اُس کا مُحافِظ (یعنی حِفاظَت کرنے والا) ہوں گا۔ اور جس نے میرے صَحابہ کو گالی دی اس پر اللہ پاک

کی لعنت ہے۔ (فضائل الصحابة للامام احمد ج۲ ص۹۰۸ حدیث۱۷۳۳)

﴿21﴾ جو میرے صَحابہ کو بُرا کہے اُس پر "اللہ پاک کی لعنت" اور جو اُن کی عزّت کی حِفاظت کرے، میں قِیامت کے دن اس کی حِفاظت کروں گا (یعنی اسے جہنَّم سے محفوظ رکھا جائے گا)۔

(تاريخ ابن عساكر ج٤٤ ص ٢٢٢،السراج المنير شرح جامع الصغير ج٣ ص٨٦)

﴿22﴾ جس نے میرے صَحابہ کے مُتعَلّق اچّھی بات کہی تو وہ نِفاق سے بَری (یعنی آزاد) ہوگیا، جس نے میرے صَحابہ کے مُتعَلّق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔ (جمع الجوامع ج۸ص۴۲۸ حدیث۳۰۲۶۲)

﴿23﴾ میرے صَحابہ کے مُتعَلّق **اللہ** سے ڈرو! **اللہ** سے ڈرو! میرے صَحابہ کے بارے میں **اللہ** سے ڈرو! **اللہ** سے ڈرو! میرے بعد اِنہیں نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے اِن سے مَحبَّت کی تو میری مَحبَّت کی وجہ سے ان سے مَحبَّت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو میرے بُغض کی وجہ سے ان سے بُغض رکھا اور جس نے اِنہیں سَتایا اس نے مجھے سَتایا اور جس نے مجھے سَتایا اس نے **اللہ** کو اِیذا دی اور جس نے **اللہ** کو اِیذا دی تو قریب ہے کہ **اللہ** اُسے پکڑ ے۔

(ترمذی ج ٥ ص ٣٦٣ حدیث٣٨٨٨)

اللہ و رسول کو اِیذا دینے والوں کو عذاب کی وعید

اللہ ورسول کو اِیذا دینے والوں کے بارے میں **اللہ** پاک پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلّت کا عذاب تیّار کر رکھا ہے۔

﴿24﴾ قِیامت کے دن ہر شخص کو نَجات کی اُمّید ہوگی سوائے اس شخص کے جس نے میرے صَحابہ کو گالی دی، بے شک اہلِ مَحْشر اُن (یعنی صحابہ کو گالی دینے والوں) پر لعنت کریں گے۔ (تاریخ اصبهان ج۱ ص۱۲٦)

﴿25﴾ اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا ۔ یعنی جب میرے اَصْحاب کا ذِکْر آئے تو "باز" رہو (یعنی بُرا کہنے سے باز رہو)۔ (معجم کبیر ج۲ ص۹٦ حدیث ۱٤۲۷)

شَرحِ حدیث: حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی صَحابۂ کرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان کو بُرا بَھلا کہنے سے باز رہو۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں اُن کے لئے رِضائے الٰہی کا مُژدہ (یعنی خوشخبری) بیان ہوچکی ہے، لہٰذا ضَرور اُن کا اَنجام (یعنی ٹھکانہ) پرہیزگاری اور رضائے الٰہی کے ساتھ جنّت میں ہوگا۔ اور یہ وہ حُقُوق ہیں جو اُمّت کے ذِمّے باقی ہیں لہٰذا جب بھی اُن کا ذِکْر ہو تو صِرْف وصِرْف بَھلائی اور اُن کے لئے نیک دُعاؤں کے ساتھ ہو۔ (مرقات ج۹ ص۲۸۲)

﴿26﴾ بے شک روزِ قِیامت لوگوں میں شدید ترین عذاب اُس کو ہوگا جس نے اَنْبِیا (عَلَیھِمُ السّلام) کو بُرا کہا، پھر اُس کو جس نے میرے صَحابہ کو بُرا کہا اور پھر اُس کو جس نے مسلمانوں کو بُرا کہا۔ (حلیة الاولیا ج٤ ص۱۰۰ حدیث ٤۸۹٤)

﴿27﴾ اللہ پاک کی اس شخص پر لعنت ہو، جس نے میرے صَحابہ کو گالی دی۔ (معجم کبیر ج۱۲ ص۳۳۲ حدیث۱۳۵۸۸)

صَحابہ کو عیب لگانے والے

﴿28﴾ بے شک اللہ پاک نے مجھے مُنْتَخَب (Select) فرمایا اور میرے لئے صحابہ مُنتخب (مُن۔تَ۔خَبْ) فرمائے، اور عَنْقریب ایسی قوم آئے گی جو اِن کی شان گھٹائے گی، انہیں عیب لگائے گی اور گالی دے گی، لہٰذا تم نہ اُن کے ساتھ بیٹھنا، نہ اُن کے ساتھ کھانا، نہ پینا، نہ اُن کے ساتھ نَماز پڑھنا اور نہ اُن کی نَمازِ (جنازہ) پڑھنا۔ (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی ج۲ ص۱۱۸ رقم۱۳۵۳)

﴿29﴾ بے شک میری اُمّت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے صَحابہ پر جُرْأت کرنے والے ہیں۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج۹ ص۱۹۹)

شَرْحِ حدیث: یعنی وہ لوگ جو صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان کو بُرا بَھلا کہتے ہیں اور اُن کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہیں جو اُن کی شان و مَنْصب کے لائق نہیں، ایسا کرنا سَخْت ترین حرام کام ہے، صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان کو بُرا بَھلا کہنا بُرائی پر جری (یعنی جُرأت کرنے والا) ہونے کی عَلامت ہے اور اُن کی عزّت و اِحترام کرنا اچّھا ہونے کی عَلامت ہے اور حَق (یعنی صحیح) بات یہ ہے کہ تمام صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان کی تعظیم کی جائے اور اُن کو بُرا کہنے سے زَبان کو روکا جائے، چاہے وہ صَحابۂ کرام مُہاجِرین میں سے ہوں یا اَنصار میں سے۔ (فیض القدیر ج۲ ص۵۷۵ تحت الحدیث۲۲۸۱)

﴿30﴾ جو میرے صَحابہ کو بُرا کہے، اُس پر اللہ پاک، فِرِشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت،

اللہ پاک اس کا نہ فَرض قبول فرمائے گا نہ نَفْل۔ (الدعاء للطبرانی ص ٥٨١ رقم ٢٠١٨)

﴿31﴾ جو شخص میرے صَحابہ، اَزْواج اور اہلِ بیت سے عقیدت رکھتا ہے اور ان میں سے کسی پر طَعْن نہیں کرتا (یعنی بُرا بھلا نہیں کہتا) اور ان کی مَحَبَّت پر دُنیا سے اِنْتِقال کرتا ہے وہ قِیامت کے دن میرے ساتھ میرے دَرَجے میں ہوگا۔ (جمع الجوامع ج٨ص٤١٤ حديث ٣٠٢٣٦)

صالحین (یعنی نیک لوگوں) کے ساتھ ہونے سے یہ لازِم نہیں آتا کہ اس کا دَرَجہ اور جَزا ہر اِعتِبار سے صالحین کی مِثْل ہوگی بلکہ کسی دَرَجے میں کسی خاص اِعتِبار سے شرکت ہوگی اگرچِہ مقام وعزّت و معیار کے اعتِبار سے لاکھوں دَرَجے فرق ہو، جیسے مَحَل میں بادشاہ اور غُلام (یا کوٹھی میں سیٹھ اور ملازِم) دونوں ہوتے ہیں لیکن فرق واضِح ہے۔

﴿32﴾ میرے صَحابہ کے مُعامَلے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری اُمّت کے بہترین لوگ ہیں۔ (مسند الشهاب ج١ ص٤١٨ حديث ٧٢٠)

﴿33﴾ میرے بعد میرے اَصْحاب سے کچھ لَغْزِش ہوگی، اللہ پاک انہیں میری صُحْبت کے سبب مُعاف فرمادے گا اور اُن کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کو اللہ پاک مُنہ کے بَل دوزخ میں ڈال دے گا۔ (معجم اوسط ج٢ ص٢٦٠ حديث ٣٢١٩)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اُن بعد والوں کے مُتَعَلِّق فرمایا: یہ وہ ہیں جو اُن لَغْزِشوں کے سبب صَحابہ پر طَعْن کریں گے۔ (فتاوٰی رضویہ ج٢٩ص٣٣٦)

﴿34﴾ میری اُمّت میں میرے صَحابہ کی مِثال کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک

کے دُرُسْت نہیں ہوتا۔ (شرح السنه ج۷ص۱۷٤ حديث۳۷٥٦)

﴾35﴿ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صَحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو: **اللہ** پاک کی لعنت ہو تمہارے شَر پر۔ (ترمذی ج٥ص٤٦٤ حديث۳۸۹۲)

شَرْحِ حدیث: حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی صَحابۂ کِرام تو خیر ہی خیر ہیں تم ان کو بُرا کہتے ہو تو وہ بُرائی خود تمہاری طرف ہی لوٹتی ہے اور اس کا وَبال تم پر ہی پڑتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ص۳٤٤)

﴾36﴿ مجھے کوئی صَحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔ (ابوداؤد ج٤ص۳٤۸ حديث ٤۸٦٠)

شَرْحِ حدیث: ''مِراٰت شریف'' میں ہے: یعنی کسی کی عَداوت، کسی سے نفرت دِل میں نہ ہوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کے لیے **بیانِ قانون** ہے کہ اپنے **سینے** (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ ان میں **مدینے** کے انوار دیکھو، ورنہ **حُضُور** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا سینۂ رَحْمت، نُورِ کرامت کا گنجینہ ہے وہاں کَدُورَت (یعنی بغض و کینے) کی پہنچ ہی نہیں۔

(مراٰۃ المناجیح ج٦ص٤٧٢)

﴾37﴿ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ مَحبوب تم (یعنی اَنصاری صَحابہ) ہو، مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب (یعنی پیارے) ہو۔ (مسلم ص١٠٤٤ حديث٦٤١٧)

﴾38﴿ مُہاجِرین واَنصار مدینے شریف کے گرد خَنْدَق کھودنے میں مَصروف تھے، تو نبیِّ کریم

صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ دُعا مانگی: اے اللہ! بَھلائی نہیں مگر آخرت کی بَھلائی، پس انصار و مُہاجِرین میں بَرَکت فرما۔ (بخاری ج٢ ص٢٦٤ حديث٢٨٣٥)

﴿39﴾ اگر لوگ ایک جنگل یا گھاٹی میں چلیں تو میں اَنصار(یعنی اَنصاری صَحابہ) کے جنگل یا ان کی گھاٹی میں چلوں اور اَنصار اندرونی لِباس (کی طرح) ہیں اور باقی لوگ بیرونی لِباس (یعنی باہری لِباس کی طرح) ہیں۔ (بخاری ج٣ ص١١٦ حديث٤٣٣٠ مختصراً)

شَرحِ حدیث: ''مِرآت شریف'' میں ہے: یعنی اگر تمام جہان کی رائے ایک ہو اور اَنصار (یعنی انصاری صَحابہ) کی رائے دوسری ہو، تو میں اَنصار کی رائے کے مُوافِق رائے دوں گا، تمام کی راؤں پر اَنصار کی رائے کو ترجیح دوں گا، یہ مطلب نہیں کہ میں اَنصار کی اِتّباع کروں گا، سارا جہان حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُتَّبِع ہے، حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی شخص یا کسی قوم کے مُتَّبِع (مُتْ۔تَبِع یعنی پیروی کرنے والے) نہیں۔ اَلنَّاس (یعنی باقی لوگ) سے مُراد عام مؤمنین ہیں، حضراتِ خُلَفاءِ راشِدین یا فاطِمہ زَہرا و حَسنینِ کریمین (رضی اللہ عنھم) اس میں داخِل نہیں۔ (مرآت ج٨ ص٥٢٧۔٥٢٨ مختصراً)

دُعائے مصطفٰے صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

﴿40﴾ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ، وَاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ۔ یعنی اے اللہ! اَنصار (یعنی اَنصاری صَحابہ) کی اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کی مغفِرت فرما۔ (مسلم ص١٠٤٤ حديث٦٤١٤)

ہر صَحابیِ نبی! جنّتی جنّتی
سب صَحابیات بھی! جنّتی جنّتی

چار یارانِ نبی جنّتی جنّتی
حضرتِ صِدّیق بھی جنّتی جنّتی

اور عُمر فاروق بھی جنّتی جنّتی
عُثمانِ غنی جنّتی جنّتی

فاطِمہ اور علی جنّتی جنّتی
ہیں حَسَن حُسین بھی جنّتی جنّتی

والِدینِ نبی جنّتی جنّتی
ہر زوجۂ نبی جنّتی جنّتی

اور ابو سُفیان بھی جنّتی جنّتی
ہیں مُعاویہ بھی جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب
صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اَصحاب و اہلِ بیت کا

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اَصحاب و اہلِ بیت کا
ہے خدائے مصطفٰی، اَصحاب و اہلِ بیت کا

آل و اصحابِ نبی سب بادشہ ہیں بادشاہ
میں فقَط ادنیٰ گدا اَصحاب و اہلِ بیت کا

میری جھولی میں نہ کیوں ہوں دو جہاں کی نعمتیں
میں ہوں منگتا میں گدا اَصحاب و اہلِ بیت کا

کیوں ہو مایوس اے فقیرو! آؤ آ کر لوٹ لو
ہے خزانہ بَٹ رہا اَصحاب و اہلِ بیت کا

فَضلِ ربّ سے دو جہاں میں کامیابی پائے گا
دل سے جو شَیدا ہوا اَصحاب و اہلِ بیت کا

اے خدائے مصطفٰی! ایمان پر ہو خاتمہ
مغفِرت کر! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

جینا مرنا اُن کی اُلفت میں ہو یارب! اور ہو
قُربِ جنَّت میں عطا اَصحاب و اہلِ بیت کا

حَشر میں مجھ کو شفاعت کی عطا خیرات ہو
واسِطہ یا مصطفٰی! اَصحاب و اہلِ بیت کا

نُور والے! قبر میری حشر تک روشن رہے
واسِطہ تم کو شہا! اَصحاب و اہلِ بیت کا

ہر برس میں حج کروں، میٹھا مدینہ دیکھ لوں
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

نَزْع میں حَسنین کے نانا کا جلوہ ہو نصیب
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

دے گناہوں سے نَجات اور مُتّقی مجھ کو بنا
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

درد ِعصیاں کی دوا مل جائے میں بن جاؤں نیک
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

دور ہو دنیا سے مولٰی یہ "کُرونا" کی وبا
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

شاہ کی دُکھیاری اُمّت کے دُکھوں کو دور کر
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

تنگدستی دُور ہو اور رِزْق میں برکت ملے
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

یاالٰہی! شکریہ عطّار کو تو نے کِیا
شعر گو، مِدحَت سَرا اَصحاب و اہلِ بیت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ
25-01-2021

بیان: 6

عاشق اکبر

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

عاشِقِ اکبر[1]

(سیرتِ صِدّیقِ اکبر کے چند گوشے)

دُعائے عطّار: یاربَّ الْمصطَفٰے! جو کوئی 64 صَفْحات کا رسالہ: ''عاشِقِ اکبر'' پڑھ یا سُن لے اُسے ہمیشہ سچ بولنے والا بنا اور اس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: قِیامت کے روز **اللہ** پاک کے عَرْش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شَخْص **اللہ** پاک کے عَرْش کے سائے میں ہوں گے۔ عَرْض کی گئی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شَخْص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری **سُنَّت** کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السّافرة ص ۱۳۱ حديث ۳٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

بچپن کا حیرت انگیز واقِعہ

عاشِقِ اکبر حضرتِ **صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ عنہ نے کبھی بُت کو **سَجدہ** نہ کیا۔ چند برس

[1] یہ بیان امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب (کراچی) میں ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع (1 رمضان شریف 1410ھ/ 29-03-90) میں فرمایا تھا۔ بہت کچھ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

کی عُمْر میں آپ کے باپ (یعنی حضرتِ ابوقُحافَہ رضی اللہ عنہ جو بعد میں مسلمان ہوئے) عِبادت خانے میں لے گئے جہاں غیرِ خُدا کی عِبادت کی جاتی تھی، اور کہا: یہ ہیں تمہارے بُلند و بالا خدا، انہیں سَجْدہ کرو، وہ تو یہ کہہ کر باہَر گئے۔ حضرت صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، میں بےلباس ہوں مجھے کپڑا دے، میں پتّھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔“ وہاں بھلا کیا جواب ملتا! آپ نے ایک پتّھر اُس کے مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا، باپ نے واپَس آکر یہ حالت دیکھی انہیں غصّہ آیا، اور وہاں سے آپ کی ماں (یعنی حضرتِ اُمُّ الْخَیر رضی اللہ عنہا جو بعد میں مسلمان ہوئیں) کے پاس لائے، سارا واقِعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا: اسے اس کے حال پر چھوڑ دو، جب یہ پیدا ہوا تھا تو غَیب سے آواز آئی تھی کہ:

يَا اَمَةَ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ اَبْشِرِىْ بِالْوَلَدِ الْعَتِيْقِ
اِسْمُهٗ فِى السَّمَاءِ الصِّدِّيْقُ لِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ وَّ رَفِيْقٌ

یعنی: ”اے اللہ پاک کی بندی! تجھے خوش خبری ہو یہ بچّہ عَتِیْق ہے، آسمانوں میں اس کا نام صِدِّیق ہے، محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صاحِب و رفیق (یعنی دوست اور ساتھی) ہے۔“

یہ رِوایت خود حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس میں بیان کی، جب یہ بیان کرچکے، حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام حاضرِ بارگاہ

ہوئے اور عرض کی: صَدَقَ اَبُو بَکْرٍ یعنی ابوبکر نے سچ کہا۔

(اِرشادُ السّاری شرح صحیح بخاری ج۸ ص۳۷۰ مُلَخّصاً)

عاشقِ اکبر کا مُختَصر تعارُف

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر، حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا مُبارَک نام: عبدُاللّٰہ، آپ کی کُنْیَت: ابوبکر اور اَلْقاب: صِدِّیق وعتیق ہیں۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! صِدِّیق کا معنٰی ہے: ''بہُت زیادہ سچ بولنے والا۔'' اور عتیق کا معنٰی ہے: ''آزاد''۔ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو بِشارت دیتے ہوئے فرمایا: ''اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ[1]۔ یعنی تم **اللہ** کے آزاد کیے ہوئے ہو جہنَّم کی آگ سے۔'' اِس لئے عتیق آپ کا لَقَب (TITLE) ہوا۔ آپ **قُرَیشی** ہیں اور ساتویں پُشت میں شَجَرۂ نسب رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **خاندانی شَجَرے** سے مل جاتا ہے۔ آپ عامُ الْفِیل[2] کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکّے شریف میں پیدا ہوئے۔ اور تمام جہادوں میں مُجاہِدانہ کارناموں کے ساتھ شریک ہوئے اور صُلْح و جنگ کے تمام فیصلوں میں **اللہ** پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وزیر و مُشیر (یعنی مشورہ دینے والے) بَن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری و وفاداری کا حق ادا کیا۔ 2 سال 3 ماہ اور چند دن مَسندِ خلافت پر رونق

[1]: ترمذی ج۵ ص۳۸۲ حدیث۳۶۹۹۔ [2]: یعنی اُس سال جس سال بدبخت اَبْرَہَہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ کعبے شریف پر حملہ آور ہوا تھا۔ اِس واقِعے کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''عجائب القرآن مع غرائب القرآن'' کا مُطالعہ کیجئے۔

اَفروزہ کر 22 جُمادَی الْآخرہ 13ھ[1] پیر شریف کا دن گزار کر وفات پائی۔[2] مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ اَنور میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلوئے مُقدَّس (BESIDE) میں دَفْن ہوئے۔

”یاصِدّیقِ اکبر“ کے 10 حُرُوف کی نسبت سے 10 فضائلِ عاشقِ اکبر بزبانِ محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ (ایک موقع پر فرمایا:) یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ۔یعنی ”تمہارے پاس (ابھی) ایک جنّتی مرد آئے گا۔“ اتنے میں حضرتِ ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ وہاں آگئے[3] ﴿2﴾ اِنَّکَ یَااَبَابَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ ۔یعنی اے ابوبکر! میری اُمّت میں سے تم جنّت میں داخل ہونے والے پہلے شخص ہوگے[4] ﴿3﴾ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ ۔یعنی تم اللہ کے آزاد کیے ہوئے ہو جہنّم کی آگ سے[5] ﴿4﴾ لَایُحِبُّ اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ مُنَافِقٌ وَّلَا یُبْغِضُھُمَا مُؤْمِنٌ ۔یعنی ابوبکر و عمر سے مُؤمن مَحَبَّت رکھتا ہے اور مُنافِق ان سے بُغْض رکھتا ہے[6] ﴿5﴾ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبَابَکْرٍ ۔یعنی بے شک سب لوگوں سے بڑھ کر اپنی جان و مال کو مجھ پر خرچ کرنے والے ابوبکر ہیں[7] ﴿6﴾ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ اللّٰہَ سَمَّاکَ الصِّدِّیْقَ ۔یعنی اے

[1]: البدء والتاریخ للمطہر بن طاہر ج ۵ ص ۷۹۔ [2]: بخاری حدیث ۱۳۸۷۔ [3]: ترمذی ج ۵ ص ۳۸۸ حدیث ۳۷۱۴۔ [4]: ابوداؤد ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۴۶۵۲۔ [5]: ترمذی ج ۵ ص ۳۸۲ حدیث ۳۶۹۹۔ [6]: ابنِ عَساکر ج ۴۴ ص ۲۲۵۔ [7]: بخاری ج ۲ ص ۵۱۷ حدیث ۳۶۵۴۔

ابوبکر! بے شک اللہ پاک نے تمہارا نام صِدّیق رکھا ہے۔[1] ﴿7﴾ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ۔ یعنی: ''تم میرے حوضِ (کوثر) کے ساتھی اور یارِ غار ہو۔''[2] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا فرمان کچھ آسان کر کے عرض کرنے کی کوشش کی جاتی ہے: (حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے) 16 برس کی عُمْر سے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ رہے، عُمْر بھر حاضرِ دربار و شریکِ ہر کار (یعنی ہر کام میں شریک) و مونسِ لَیل و نَہار (یعنی رات دن آقائے رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راحت پہنچانے والے) رہے۔ وفات کے بعد اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب دَفْن ہوئے، روزِ قیامت حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ہاتھ میں ہاتھ (ہوگا اور اس شان سے) اُٹھیں گے، حوضِ کوثر پر ساتھ رہیں گے، پھر فردَوسِ اعلیٰ (یعنی اعلیٰ ترین جنّت) میں ہمیشہ کا ساتھ ہے۔[3] ﴿8﴾ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ۔ یعنی میری اُمّت میں سے اُمّت کے حال پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں۔[4] ﴿9﴾ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ عُمَر۔ یعنی سب سے پہلے میں اپنی قَبْر سے باہر نکلوں گا، اس کے بعد ابوبکر اور پھر عُمَر۔[5] ﴿10﴾ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ۔ یعنی جس قوم میں ابوبکر موجود ہوں تو ان کے لئے مُناسب نہیں کہ کوئی اور ان کی اِمامت کرے۔[6] شرحِ حدیث: اس حدیث میں دلیل ہے کہ حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ دینی مُعاملے میں تمام

مدینہ

[1]: کنزالعمال ج٦ص٢٥٤حدیث٣٢٦١٢۔ [2]: ترمذی ج٥ص٣٧٨حدیث٣٦٩٠۔ [3]: مطلع القمرین ص١٨٠ سے آسان کرکے۔
[4]: ابن ماجه ج١ص١٠٢حدیث١٥٤۔ [5]ترمذی ج٥ص٣٨٨حدیث٣٧١٢۔ [6]: ترمذی ج٥ص٣٧٩حدیث٣٦٩٣۔

صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے افضل ہیں اِسی لئے خلافت کے مُعاملے میں بھی آپ ہی کو آگے رکھا گیا۔ حضرتِ مولیٰ علی مُرتَضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمارے دین کے مُعاملے میں آپ کو آگے رکھا تو بھلا ہماری دنیا کے مُعاملے میں آپ کو پیچھے کون کرسکتا ہے! (لمعات التنقیح ج۹ ص۶۰۱ حدیث ۶۰۲۹)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 92 صَفْحات کی کتاب، ''سوانحِ کربلا'' صَفْحَہ 37 تا 39 پر ہے: اگرچہ صَحابۂ کرام وتابعین وغیرہم کی کثیر جماعتوں نے اس پر زور دیا ہے کہ ''صِدّیقِ اکبر'' سب سے پہلے مومن ہیں۔ مگر بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ سب سے پہلے مومن ''حضرتِ علی'' ہیں۔ بعض نے یہ کہا کہ ''حضرتِ خدیجہ'' رضی اللہ عنہا سب سے پہلے ایمان سے مُشَرَّف ہوئیں۔ ان اَقوال میں حضرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اِس طرح تَطبیق (یعنی مُوافقت) دی ہے کہ مَردوں میں سب سے پہلے حضرتِ ابوبکر مُشَرَّف بایمان ہوئے اور عورَتوں میں حضرتِ اُمُّ الۡمُؤمِنِین (یعنی تمام مسلمانوں کی ماں) خدیجہ اور بچّوں میں حضرتِ علی رضی اللہ عنہم اَجۡمَعِیۡن۔ (تارِیخُ الۡخُلَفاء ص۲۶)

سب سے افضل کون؟

اہلِ سنّت کا اس پر اجماع (یعنی اتّفاق) ہے کہ اَنۡبِیا علَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (اور فرشتوں

میں جو رسول ہیں ان) کے بعد تمام عالَم سے افضل حضرتِ **ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد حضرتِ **عُمَر**، ان کے بعد حضرتِ **عُثمان**، ان کے بعد حضرتِ **علی**، ان کے بعد تمام **عَشَرۂ مُبَشَّرہ**، (ان کے بعد حضراتِ حَسَن و حُسَین[1]) ان کے بعد باقی اہلِ بَدْر، ان کے بعد باقی اہلِ اُحد، ان کے بعد **باقی اہلِ بیعتِ رِضْوان**، پھر تمام صَحابہ (رضی اللہ عنہم اَجْمَعِیْن)۔ یہ اِجْماع ابو مَنصور بغدادی (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) نے نَقْل کیا ہے۔ (مختلف اَفراد کے اعتِبار سے اِجماع کی نوعیت مختلف ہے اور اس میں مزید بھی کچھ تفصیل ہے) ابنِ عَساکر (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) نے حضرت **عبدُ اللّٰہ** ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما سے رِوایت کی، فرمایا کہ ہم ابوبکر و عُمَر و عُثمان و علی کو فضیلت دیتے تھے بحالیکہ سرورِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہم میں تشریف فرما ہیں۔ امام احمد (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) وغیرہ نے حضرت علی مُرتَضٰی رضی اللہ عنہ سے رِوایَت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ اس اُمّت میں نبی عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سب سے بہتر **ابوبکر و عُمَر** ہیں۔ رضی اللہ عنہما۔ (ابن عساکر ج ۳۰ ص ۳۴٦، ۳۵۱) ذَہَبی (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) نے کہا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بتَواتُر مَنْقُول (یعنی حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے کُوفے کے مِنْبَر پر یہ بات ارشاد فرمائی، لہٰذا بہُت سے لوگوں نے سنا (اور بیان کیا)) ہے۔[2] (تاریخُ الْخُلَفاء ص ۳٤)

تو میں الزام تراشوں والی سزا دوں گا

حضرتِ علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مجھے حضرات ابوبکر صِدّیق و عُمَر فاروق

[1]: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲٤۹۔ [2]: سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ٤۷٤۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

(رضی اللہ عنہما) سے افضل کہے گا تو میں اس کو مُفْتَرِی کی (یعنی الزام لگانے والے کو دی جانے والی) سزا دوں گا۔ (ابنِ عَساکِر ج ۳۰ ص ۳۸۳) (سوانح کربلا ص ۳۷ تا ۳۹)

کلامِ حسنؔ

اعلیٰ حضرت کے بھائی، اُستاذِ زَمَن، شَہَنْشاہِ سخن، حضرت مولانا حَسَن رضا خان حسنؔ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اپنے مجموعۂ کلام ''ذوقِ نعت'' میں شانِ صِدِّیقِ اکبر میں یوں لکھتے ہیں:

بیاں ہو کس زَباں سے مرتبہ صِدّیقِ اَکبَر کا
ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صِدّیقِ اَکبَر کا

اِلٰہی! رَحم فرما! خادِمِ صِدّیقِ اَکبَر ہوں
تِری رَحمت کے صدقے، واسطہ صِدّیقِ اَکبَر کا

رُسُل اور اَنْبِیا کے بعد جو اَفضل ہو عالَم سے
یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صِدّیقِ اَکبَر کا

گدا صِدّیقِ اَکبَر کا، خدا سے فَضْل پاتا ہے
خدا کے فَضْل سے میں ہوں گدا، صِدّیقِ اَکبَر کا

ضعیفی میں یہ قُوّت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اَقویا صِدّیقِ اَکبَر کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخلِ بیعت
بنا فخرِ سلاسل سِلسِلہ صِدّیقِ اَکبَر کا

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صِدّیقِ اَکبَر کا

علی ہیں اُس کے دُشمن اور وہ دُشمن علی کا ہے
جو دُشمن عقل کا دُشمن ہوا صِدّیقِ اَکبَر کا

لُٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اِس مَحبّت سے
کہ لُٹ لُٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صِدّیقِ اَکبَر کا

(ذوقِ نعت ص ۷۶، ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

Go To Index

مال و جان آقائے دو جہان پر قُربان

صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْر ۔یعنی مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا۔'' بارگاہِ نُبُوَّت سے یہ بِشارت سُن کر حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) رو دیئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے اور میرے مال کے مالِک آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی تو ہیں۔ (اِبن ماجہ ج ۱ ص ۷۲ حدیث ۹۴)

وُہی آنکھ اُن کا جو مُنہ تکے، وُہی لب کہ مَحْو ہوں نعت کے
وُہی سَر جو اُن کے لئے جُھکے، وہی دل جو اُن پہ نِثار ہے (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اے عاشقانِ صَحابہ و اہلِ بیت! اِس روایتِ مُبارَکہ سے معلوم ہوا کہ حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا مُبارَک عقیدہ بھی یِہی تھا کہ ہم اللہ پاک کے سب سے آخِری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلام ہیں اور غلام کے تمام مال و دولت کا مالِک اُس کا آقا ہی ہوتا ہے، ہم غلاموں کا تو اپنا ہے بھی کیا؟

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

Go To Index

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

اِسلام کے شُرُوع کے دور میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ اپنے اِسلام کو جہاں تک ممکن ہوتا مخْفی (یعنی چُھپا کر) رکھتا کہ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے بھی یہی حُکْم تھا تا کہ کافروں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں سے مَحْفُوظ رہے۔ جب **مسلمانوں کی تعداد 38** ہوگئی تو حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسولِ انور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اب عَلَی الْاِعلان تبلیغِ اِسلام کی اِجازت عنایت فرما دیجئے۔ مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلے تو اِنکار فرمایا مگر پھر آپ کے اِصْرار پر اِجازت عنایت فرما دی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ سب مسلمانوں کو لے کر مسجِدُ الْحرام شریف میں تشریف لے گئے اور خطیبِ اوّل حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے خُطْبہ کا آغاز کیا، خُطْبہ شُروع ہوتے ہی کُفّار و مشرکین چاروں طرف سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ مکّے شریف میں آپ رضی اللہ عنہ کی عَظَمت وشرافت مُسَلَّم (یعنی مانی جاتی) تھی، اِس کے باوُجود کُفّارِ بداَطوار نے آپ پر بھی اِس قدر خونی وار کئے کہ چہرۂ مُبارَک لَہُولُہان ہوگیا حتّٰی کہ آپ بے ہوش ہوگئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ آپ کو وہاں سے اُٹھا کر لائے۔ لوگوں نے گمان کیا کہ حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ زندہ نہ بچ سکیں گے۔ شام کو جب آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں بہتری آئی، ہوش میں آئے تو سب سے پہلے یہ اَلفاظ زبان پر جاری ہوئے: ”رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا

کیا حال ہے؟ ''لوگوں کی طرف سے اِس پر بَہُت مَلامَت ہوئی کہ اُن کا ساتھ دینے کی وجہ ہی سے یہ مُصیبت آئی، پھر بھی اُنہی کا نام لے رہے ہو۔

آپ کی امّی جان اُمُّ الْخَیر کھانا لے آئیں مگر آپ رضی اللہ عنہ کی ایک ہی پُکار تھی کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کیا حال ہے؟ امّی جان نے لاعِلْمی کا اِظْہار کیا تو آپ نے فرمایا: (حضرتِ عُمَر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن صاحبہ) اُمِّ جمیل رضی اللہ عنہا سے پوچھئے، آپ کی امّی جان حضرتِ اُمِّ جمیل رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور سرورِ معصوم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حال معلوم کیا۔ وہ بھی حالات کے سبب اُس وَقْت اپنا اِسلام چُھپائے ہوئے تھیں اور چُونکہ (حضرتِ ابوبکر کی امّی جان) اُمُّ الْخَیر ابھی تک مسلمان نہ ہوئی تھیں لہٰذا اُمِّ جمیل رضی اللہ عنہا انجان بنتے ہوئے فرمانے لگیں: میں کیا جانوں کون محمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اور کون ابوبکر (رضی اللہ عنہ)؟ ہاں! آپ کے بیٹے کی حالت سُن کر رَنج ہوا، اگر آپ کہیں تو میں چل کر اُن کی حالت دیکھ لوں۔ اُمُّ الْخَیر آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر لے آئیں۔ انہوں نے جب حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی حالتِ زار دیکھی تو تَحَمُّل (یعنی برداشت) نہ کر سکیں، رونا شُروع کر دیا۔ حضرتِ صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خیر خبر دیجئے۔ حضرتِ اُمِّ جمیل رضی اللہ عنہا نے امّی جان کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے توجُّہ دِلائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اِن سے خوف نہ کیجئے، تب اُنہوں نے عرض کی: نبیِ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ ربُّ الْعِزّت کی عِنایت سے بخیر و عافیت ہیں اور دارِ اَرْقَم

یعنی حضرتِ اَرْقَم رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرما ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خُدا کی قسم! میں اُس وَقت تک کوئی چیز کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک رسولِ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارَت کی سَعادت حاصل نہ کرلوں۔ چنانچہ امّی جان رات کے آخری حصّے میں آپ رضی اللہ عنہ کو لے کر حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں دارِ اَرْقم حاضِر ہوئیں۔ عاشِقِ اَکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے لپٹ کر رونے لگے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اور وہاں موجود دیگر مسلمانوں پر بھی گِریہ (یعنی رونا) طاری ہوگیا کہ حضرت صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی حالتِ زار دیکھی نہ جاتی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مصطَفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے عرض کی: یہ میری امّی جان ہیں، آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اِن کے لئے ہدایت کی دُعا کیجئے اور اِنہیں دعوتِ اِسلام دیجئے۔ شاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اُن کو اِسلام کی دعوت دی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکَرِیْم! وہ اُسی وَقت مسلمان ہوگئیں۔ (البدایة والنھایة ج ۲ ص ۳۶۹-۳۷۰)

جسے مل گیا غمِ مصطَفٰے، اُسے زندَگی کا مزہ ملا
کبھی سَیلِ اَشک رَواں ہوا، کبھی ''آہ'' دِل میں دَبی رہی (وسائلِ بخشش ص ۳۹٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

راہِ خُدا میں مُشکِلات پر صَبْر

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دینِ اِسلام پھیلانے کے لئے کس قدر صَدمے

برداشت کئے گئے، اسلام کے عظیم مُبلغین نے تَن مَن دَھن سب راہِ خُدا میں قُربان کر دیا! آج بھی **مَدَنی قافلے** میں سَفَر پر جاتے، اِنفرادی کوشش فرماتے، سُنّتیں سیکھتے سکھاتے یا سُنّتوں پر عمل کرتے کراتے ہوئے اگر مشکِلات کا سامنا ہو تو ہمیں عاشقِ اکبر سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات کو پیشِ نَظَر رکھ کر اپنے لئے تسلّی کا سامان مُہَیّا کر کے دینی کام مزید تیز کر دینا چاہئے اور دِین کے لئے اپنے اندر مُصیبتیں برداشت کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے جیسا کہ عاشقِ اکبر رضی اللہ عنہ آخری دَم تک اِخلاص و اِستِقامت کے ساتھ دینِ اِسلام کی خدمت سرانجام دیتے رہے، راہِ خدا میں جان کی بازی لگا دی اور ذرا بھی پیچھے نہ ہٹے۔ دینِ اِسلام قبول کرنے کی پاداش (یعنی بدلے) میں جو صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان مظلومانہ زندگی بسر کر رہے تھے آپ نے اُن کے لئے رَحمت وشَفقت کے دریا بہا دیئے۔ خُدائے پاک کی بارگاہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے **صاحبِ تقویٰ** کا لقب پایا اور خدمتِ دِینِ خُدا اور اُلفتِ مصطفٰے میں مال خرچ کرنے پر **اللہ** پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی، محمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی آپ کی تعریف بیان فرمائی۔

سات غلام خرید کر آزاد کئے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ نے 7 (غلاموں کو خرید کر اُن) کو آزاد کیا، اِن سب (غلاموں) پر **اللہ** پاک کی راہ میں ظُلم توڑا جاتا تھا۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۸ص۵۰۹)

تین چیزیں پسند ہیں

حضرتِ سیِّدُ نا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے تین چیزیں پسند ہیں:
(۱) اَلنَّظرُ اِلَیۡکَ یعنی آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے چمکدار چہرے کا دیدار کرتے رہنا (۲) وَ اِنۡفَاقُ مَالِیۡ عَلَیۡکَ آپ پر اپنا مال خرچ کرنا (۳) وَالۡجُلُوۡسُ بَیۡنَ یَدَیۡکَ اور آپ کی بارگاہ میں حاضِر رہنا۔ (تفسیر روح البیان ج٦ ص٣٦٢)

مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم | میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے
تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں | یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لئے

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب | صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تینوں آرزوئیں برآئیں

اللہ کریم نے حضرتِ سیِّدُ نا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی یہ تینوں خواہشیں مَحَبَّتِ رسولِ انور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے صدقے پوری فرما دیں ﴿۱﴾ آپ رضی اللہ عنہ کو سَفَر و حَضَر (یعنی سفر و غیر سفر) میں نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ رہنا نصیب رہا، یہاں تک کہ غارِ ثَور کی تنہائی میں آپ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور دیدار کی دولت پانے والا نہ تھا ﴿۲﴾ اِسی طرح مالی قُربانی کی سَعادت اِس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا مال وسامان سرکارِ دوجہان صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے قدموں پر قُربان کر دیا اور ﴿۳﴾ مزارِ پُر اَنوار میں بھی ہمیشہ کے لئے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے مُبارک قدموں میں جگہ نصیب ہوئی۔

محمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہے متاعِ عالَمِ اِیجاد سے پیارا

پِدر مادر سے مال و جان سے اَولاد سے پیارا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کاش! ہمارے اندر بھی جذبہ پیدا ہو جائے

اے عاشقانِ رسول! عاشِقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے عشق و مَحَبَّت بھرے واقِعات میں ہمارے لئے بہت کچھ سبق (LESSON) ہے۔ راہِ عشق میں عاشِق اپنی ذات کی پروا نہیں کرتا بلکہ اُس کی دِلی تمنّا یہی ہوتی ہے کہ اپنے پیارے کی خوشی کی خاطِر اپنا سب کچھ لٹا دے۔ کاش! ہمارے اندر بھی ایسا جذبہ پیدا ہو جائے کہ خدا و مصطفٰے کی خوشی کی خاطِر اپنا سب کچھ لُٹا دیں۔ ؎

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مَحَبَّت کے کُھوکھلے دعوے

افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمانوں کی اکثریت کی حالَت یہ ہو چکی ہے کہ عشق و مَحَبَّت کے **کھوکھلے دعوے** اور جان و مال لُٹانے کے مَحض نعرے لگاتے ہیں، ظاہری حالت دیکھ کر ایسا لگتا ہے گویا اِن کے نزدیک دُنیا کی قدر (عزّت) اِس قدر بڑھ گئی ہے کہ **مَعَاذَ اللہ** اسلامی اَقْدار (یعنی عزتوں) کی کوئی پروا نہیں رہی، نبیِ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کی پابندی کا کچھ لحاظ نہیں، غیروں کی نَقْل کرنے میں اِس قدر

مشغول کہ اِتّباعِ سنّت کا بالکل خیال نہیں۔ اللہ پاک ہمیں عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے صدقے جوشِ عشق و مَحبّت اور جذبۂ اِتّباعِ سنّت عِنایت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر مجھے سنّتوں پر چلا یاالٰہی!

غمِ مصطفٰے دے غمِ مصطفٰے دے ہو دردِ مدینہ عطا یاالٰہی! (وسائلِ بخشش ص۱۰۰،۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

یارِ غار کا مالی ایثار

غزوۂ تبوک کے موقع پر اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اُمّت کے مال داروں کو حُکم دیا کہ وہ اللہ پاک کے راستے میں جہاد کے لئے مالی اِمداد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں تاکہ مجاہدینِ اِسلام کے لئے کھانے پینے اور سُواریوں کا اِنتِظام کیا جاسکے۔ رحمت والے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمانِ عالی شان کی تعمیل کرتے ہوئے جس ہستی نے راہِ خدا کے لئے اپنی ساری دولت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پیش کی وہ صَحابی اِبنِ صَحابی، عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ مَکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے یارِ غار کے اِس ایثار کو دیکھ کر فرمایا: کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ عرض کی: ”ان کے لیے میں اللہ پاک اور اُس کے رسول کو

چھوڑ آیا ہوں۔'' (مطلب یہ ہے کہ میرے اور میرے اہل وعیال کے لیے اللہ ورسول کافی ہیں)

(سبل الهدٰى والرشاد فى سيرة خير العباد ج ١١ ص ٤٣٥)

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس

صدیق کے لیے ہے خدا کا رَسول بس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اَکبر سب سے بڑے پرہیزگار

اللہ پاک پارہ 30، سُوْرَۃُ الَّیْل، آیت 17 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ(۱۷) آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دُور رکھا جائے گا۔

تمام مُفسِّرین کے نزدیک اس آیت میں ''اَتْقٰی'' (سب سے بڑے پرہیزگار) سے مُراد حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تفسیر خازن ج ٤ ص ٣٨٤)

نہایت مُتّقی و پارسا صدیقِ اکبر ہیں

تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں (وسائلِ بخشش ص ٥٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مِنبرِ مُنوَّر کے زینے کا اِحترام

حضرتِ ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ

صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم : جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

مِنْبرِ مُنوَّر پر زندگی بھر اس جگہ نہیں بیٹھے جہاں حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہوتے تھے، اِسی طرح حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ عنہ، حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللّٰہ عنہ کی جگہ اور حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللّٰہ عنہ، حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ عنہ کی جگہ پر جب تک زندہ رہے کبھی نہیں بیٹھے۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ۷۲)

سرکارِ نامدار کا یار

اے عاشقانِ رسول! جس طرح عاشقِ اکبر حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ عنہ کو مصطَفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے پناہ عشق و مَحَبَّت تھی، اِسی طرح رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی صِدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ عنہ سے مَحَبَّت وشَفْقت فرماتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللّٰہِ علیہ نے "فتاوٰی رضویہ" جلد 8 صَفْحَہ 610 پر وہ اَحادیثِ مُبارَکہ جمع فرمائیں جن میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیارے صِدّیقِ اَکبر رضی اللّٰہ عنہ کی مُبارَک شان بیان فرمائی ہے چُنانچہ تین روایات سُنئے:

﴿1﴾ حِبرُ الْاُمَّہ (یعنی اُمّت کے بہُت بڑے عالِم) حضرتِ عبدُ اللّٰہ بِن عبّاس رضی اللّٰہ عنہما سے رِوایَت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حُضُور صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَحابہ (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) ایک تالاب میں تشریف لے گئے، حُضُور (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے (یعنی تیرے)۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صِرْف رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور (حضرتِ) ابو بکر صِدّیق (رضی اللّٰہ عنہ) باقی رہے،

رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صِدِّیق (رضی اللہ عنہ) کی طرف پیر (یعنی تیر) کے تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: ''میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرا دوست ہے۔'' (مُعْجَمِ کبیر ج ۱۱ ص ۲۰۸) ﴿2﴾ حضرتِ جابر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم خدمتِ اقدس حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر تھے، اِرشاد فرمایا: اِس وَقْت تم پر وہ شخص چمکے (یعنی ظاہر ہو) گا کہ اللہ پاک نے میرے بعد اُس سے بہتر و بُزُرگ تر کسی کو نہ بنایا اور اُس کی شَفاعت، شَفاعتِ اَنْبِیاءِ کرام (علیہمُ السّلام) کے مانند ہوگی۔ ہم حاضِر ہی تھے کہ (حضرتِ) ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ نظر آئے، سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قِیام فرمایا (یعنی کھڑے ہوگئے) اور (حضرتِ) صِدِّیق رضی اللہ عنہ کو پیار کیا اور گلے لگایا۔ (تاریخِ بغداد ج ۳ ص ۳۴۰) ﴿3﴾ حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے، میں نے حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حضرتِ علی مُرتَضٰی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں حضرتِ ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ حاضِر ہوئے۔ حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے مُصافَحہ فرمایا (یعنی ہاتھ ملائے) اور گلے لگایا اور اُن کے دَہن (یعنی مُنہ) پر بوسہ دیا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا مُنہ چومتے ہیں؟ فرمایا: ''اے اَبُوالْحَسَن[1] (رضی اللہ عنہ)! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ میرے ربّ کے حُضُور۔'' [الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج ۱ ص ۱۸۵] (فتاوٰی رضویہ ج ۸ ص ۶۱۰-۶۱۲)

مدینہ

[1]: اپنے بڑے شہزادے حضرتِ امام حَسَن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی نسبت سے آپ کی کُنْیَت ''ابوالحسن'' ہے۔

رُسل اور اَنْبِیا کے بعد جو افضل ہو عالَم سے

یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا (ذوقِ نعت ص ۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مُریدِ کامِل

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ ''فتاوٰی رَضویہ شریف'' میں فرماتے ہیں:

''اَولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِم فرماتے ہیں کہ پوری کائنات میں مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جیسا نہ کوئی پیر ہے اور نہ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ جیسا کوئی مُرید ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۱ ص ۳۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اکبر نے امامت فرمائی

''بُخاری و مُسلِم'' نے حضرتِ ابوموسیٰ اَشْعَری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مریض ہوئے اور جب مرض میں شدّت ہوئی تو فرمایا: ابوبکر کو حکم کرو کہ نَماز پڑھائیں۔ حضرتِ بی بی عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ نَرْم دل آدمی ہیں، آپ کی جگہ کھڑے ہو کر نَماز نہ پڑھا سکیں گے۔ فرمایا: حکم دو ابوبکر کو کہ نَماز پڑھائیں۔ حضرت عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی عُذر پیش کیا۔ حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر یہی حکم بتاکید فرمایا اور حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حَیاتِ مبارَک (یعنی ظاہری مبارک زندگی) میں نَماز پڑھائی۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۴۲ حدیث ۶۷۸)

یہ حدیثِ مُتَوَاتِر ہے (جو کہ) حضرتِ عائِشہ، ابنِ مسعود، ابنِ عبّاس، ابنِ عُمَر، عبدُ اللہ بن زَمْعَہ، ابوسَعید خُدْری، علی بن ابی طالِب اور حَفْصہ رضی اللہ عنھم سے مروی ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں کہ اِس حدیث میں اس پر بہُت واضح دلالت ہے کہ حضرتِ صِدِّیق رضی اللہ عنہ مُطْلَقاً تمام صَحابہ سے افضل اور خِلافت و اِمامت کے لئے سب سے اَحَقّ و اَوْلٰی (یعنی زیادہ حقدار اور بہتر) ہیں۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ۴۸،۴۷) (سوانح کربلا ص ۴۱)

عِلم میں، زُہد میں بے شُبْہَہ تو سب سے بڑھ کر　　کہ امامت سے تِری کھل گئے جوہَر صِدِّیق
اِس اِمامَت سے کُھلا تم ہو اِمامِ اکبر　　تھی یہی رَمزِ نبی کہتے ہیں حیدر صِدِّیق
(دیوانِ سالک)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اے عاشقانِ صَحابہ واہلِ بیت! عاشِقِ اکبر حضرت صِدِّیقِ اکبر کی شان وعَظَمت اور آپ کے عشق ومَحبّت پر قُربان ہوجایئے۔ خُدا کی قسم! اگر ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسول کے ایک ذرّے کا کروڑواں حصّہ بھی عطا ہوجائے تو ہمارا بیڑا پار ہوجائے۔

دولتِ عشق سے آقا مِری جھولی بھر دو　　بس یہی ہو مِرا سامان مدینے والے
آپ کے عشق میں اے کاش! کہ روتے روتے　　یہ نکل جائے مِری جان مدینے والے
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا لو آقا　　بس یہی ہے مِرا اَرمان مدینے والے
کاش! عطّار ہو آزاد غمِ دُنیا سے　　بس تمہارا ہی رہے دِھیان مدینے والے
(وسائلِ بخشش ص ۴۲۲، ۴۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

غارِ ثَور کا سانپ

ہجرتِ مدینۂ منوَّرہ کے موقع پر مَکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز دار و جاں نثار، یارِ غار و یارِ مزار عاشقِ اکبر حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے جاں نثاری کی جو اعلیٰ مِثال قائم فرمائی وہ بھی اپنی جگہ بے مِثال ہے، تھوڑے بہُت الفاظ کے فرق کے ساتھ مختلف کتابوں میں اِس مضمون کی روایات ملتی ہیں چنانچہ ''مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح'' میں ہے: جب اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غارِ ثَور کے قریب پہنچے تو پہلے حضرتِ صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ غار میں داخِل ہوئے، صفائی کی، تمام سوراخوں کو بند کیا، آخری دو سوراخ بند کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے اپنے پاؤں مُبارَک سے ان دونوں کو بند کیا، پھر رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: اندر تشریف لے آیئے، تو رسولِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اندر داخِل ہوئے اور آپ کی گود میں سَر مبارک رکھ کر سو گئے۔ اُس غار میں ایک سانپ تھا، اُس نے حضرتِ صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں ڈس لیا، انہوں نے اِس ڈر سے حرکت نہ کی کہ نبیِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو مصطَفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نُورانی چِہرے پر گر پڑے، تو شاہِ عالی وقار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کیوں روتے ہو؟ حضرتِ ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ نے **سانپ** کے ڈَسنے کا واقِعہ عرض کیا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

ڈسے ہوئے حصّے پر اپنا لُعابِ دَہَن (یعنی تھوک شریف) لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج ٤ ص ٤١٧ حدیث ٦٠٣٤)

نہ کیوں کر کہوں یَا حَبِیْبِیْ اَغِثْنِیْ!
اِسی نام سے ہر مصیبت ٹَلی ہے (حدائقِ بخشش شریف ص ١٨٧)

منزِلِ صِدق و عشق کے رَہبر

حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی عَظَمت اور غارِ ثَور والے واقِعے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا: ؎

یار کے نام پہ مرنے والا سب کچھ صَدَقہ کرنے والا
منزلِ صدق و عشق کا رہبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہُ
ایڑی تو رکھ دی سانپ کے بل پر زَہر کا صدمہ سَہ لیا دل پر
یہ سب کچھ ہے خاطرِ دلبَر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہُ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اللہ ہمارے ساتھ ہے

حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ **اللہ** پاک کے سب سے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ **غارِ ثَور** میں تشریف لے گئے تو کُفّارِ نابَہنجار تقریباً غار کے قریب پَہُنچ چکے تھے، اِن دونوں مُقَدَّس ہستیوں کی غار میں موجودَگی کو **اللّٰہُ رَبُّ الْعُلٰی** نے پارہ 10 **سُوْرَۃُ التَّوْبَہ** آیت 40 میں یوں بیان فرمایا:

ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ هُمَا فِی الۡغَارِ آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: یہ دو میں سے دوسرے تھے جب دونوں غار میں تھے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِسی واقعے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شانِ عَظَمت نشان یوں بیان فرماتے ہیں: ؎

یعنی اُس افضل الْخَلْقِ بَعْدَ الرُّسُل

ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف ص۳۱۲)

اللہ پاک نے ان دونوں مُقَدَّس ہستیوں کی حفاظت کے ظاہری اَسباب بھی پیدا فرمادیئے، وہ اِس طرح کہ جوں ہی جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سَیِّدُ نا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ **غارِ ثَور** میں داخل ہوئے تو خدائی پہرہ لگا دیا گیا کہ غار کے منہ پر **مکڑی** نے جالا تن دیا اور کنارے پر **کبوتری** نے انڈے دے دیئے۔ مکتبۃُ الْمدینہ کی 680 صَفْحات کی کتاب ''**مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب**'' کے صَفْحَہ 132 پر ہے: یہ سب کچھ کُفّارِ مکّہ کو غار کی تلاشی سے باز رکھنے کے لئے کیا گیا، اُن **دو کبوتروں** کو ربِّ ذُوالْجَلال نے ایسی بے مثال جزا دی کہ آج تک حرمِ مکّہ میں جتنے کبوتر ہیں وہ اُنہی دو کی اَولاد ہیں۔

(الروض الانف ج۲ ص۳۱۶، مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ج۱ ص۵۷)

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

جب کُفّارِ قریش نے وہاں کبوتروں کا گھونسلا اور اُس میں انڈے دیکھے تو کہنے لگے: اگر اس غار میں کوئی انسان موجود ہوتا تو **نہ مکڑی جالا تنتی نہ کبوتری انڈے دیتی۔** کُفّار کی آہٹ پا کر عاشقِ اَکبر حضرت صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کچھ گھبرا گئے اور عرض کی: یا رسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اب دُشمن ہمارے اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں پر نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ حُضُورِ اکرم عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: **لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا** (پ۱۰، التوبۃ: ۴۰) آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: ”غم نہ کرو، بے شک **اللہ** ہمارے ساتھ ہے۔“

اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ مکّے مدینے کے سلطان، سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس مُعْجِزَۂ عالی شان کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؎

جان ہیں، جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش شریف ص۹۹)

پھر عاشقِ اکبر حضرت صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ پر سکینہ (یعنی سُکون) اُتر پڑا کہ وہ بِالکل ہی مُطمئِن اور بے خوف ہو گئے اور چوتھے دن پہلی ربیعُ الاوّل شریف، پیر شریف کے دن سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غار سے باہر تشریف لائے اور مدینے شریف روانہ ہو گئے۔

(ماخوذ از عجائب القرآن مع غرائب القرآن ص۳۰۳،۳۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

Go To Index

واہ رے مکڑی تیرا مقدّر!

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک کے سب سے آخِری نبی، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ صِدِّیق اکبر رضی اللہ عنہ کامیاب و بامُراد ہوئے اور تلاش کرنے والے کُفّارِ بد اَطوار ناکام و نامراد ہوئے۔ مکڑی نے جُستجو (یعنی تلاش) کا دروازہ بند کر کے غار کا دَہانہ (منہ) ایسا بنادیا کہ وہاں تک سراغ رسانوں (یعنی جاسوسوں) کی سوچ بھی نہ پہنچ سکی اور وہ مایوس ہو کر واپس پلٹے اور مکڑی کو جو عظیم سعادت میسر آئی اُس کو "مُکاشَفَۃُ القُلُوب" میں حضرتِ ابنِ نَقِیب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے کچھ یوں بیان کیا: "ریشم کے کیڑوں نے ایسا ریشم بُنا جو حُسن میں یکتا (یعنی خوبصورتی میں بے مثال) ہے مگر وہ مکڑی اِن سے لاکھ دَرَجے بہتر ہے اِس لئے کہ اُس نے غارِ ثَور میں سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے غار کے دَہانے (یعنی مُنہ) پر جالا بُنا تھا۔" (مُکاشَفَۃُ القُلوب ج ۱ ص ۵۷)

صِدِّیقِ اکبر کی انوکھی آرزو

حضرتِ امام محمد بن سِیرِین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ غار کی طرف جارہے تھے تو آپ کبھی سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے۔ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: ایسا کیوں کرتے ہو؟ عرض کی: جب مجھے تلاش کرنے والوں کا خَیال آتا ہے تو میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے ہو جاتا ہوں اور جب گھات میں (یعنی حملے

کیلئے چھپ کر تیّار) بیٹھے ہوئے دُشمنوں کا خیال آتا ہے تو آگے آگے چلنے لگتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کوئی تکلیف پہنچے۔ پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم خطرے (RISK) کی صورت میں میرے آگے مرنا پسند کرتے ہو؟ عرض کی: ''رَبِّ ذُوالْجَلال کی قسم! میری یہی آرزو ہے۔''

(دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْہَقِی ج۲ ص۴۷۶ سے خلاصہ)

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مرا
میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف (ذوقِ نعت ص۱۵۶)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر، حضرتِ صِدّیقِ اَکبر کی مبارک شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؎

بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صِدّیق
سروَری جس پہ کرے ناز وہ سرور صِدّیق

زِیست میں موت میں اور قبر میں ثانی ہی رہے
ثَانِیَ اثْنَیْن کے اِس طرح ہیں مَظہر صِدّیق

اُن کے مَدّاح نبی اُن کا ثنا گو اللہ
حق اَبُوالفَضل کہے اور پیَمبر صِدّیق

بال بچّوں کے لئے گھر میں خدا کو چھوڑیں
مصطَفٰے پر کریں گھر بار نچھاور صِدّیق

ایک گھر بار تو کیا غار میں جاں بھی دے دیں
سانپ ڈستا رہے لیکن نہ ہوں مُضطَر صِدّیق (دیوانِ سالک)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سَفرِ آخرت میں مُوافقت

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وَفات (اُس) زَہْر کے عَود کرنے (یعنی لَوٹ آنے) سے ہوئی (جو زہر غزوۂ خیبر کے موقع پر زینب بنتِ حارِث یَہُودیہ نے دیا تھا)۔[1] اِسی طرح حضرتِ ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ کی وفات اُس وقت سانپ کا زَہر لَوٹ آنے سے ہوئی، جس نے ہجرت کی رات غار میں آپ کو ڈَسا تھا۔ حضرتِ صِدّیق کو فَنَافِی الرَّسُوْل کا وہ درجہ حاصِل ہے کہ آپ کی وَفات بھی حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وَفات کا نمونہ ہے، پیر کے دن میں حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وَفات اور پیر کا دن گزار کر شَب میں حضرتِ صِدّیق رضی اللہ عنہ کی وفات۔ حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وَفات کے دن شب کو چراغ (LAMP) میں تیل نہ تھا، حضرتِ صِدّیق رضی اللہ عنہ کی وَفات کے وَقْت گھر میں کفن کے لیے پیسے نہ تھے۔ یہ ہے فَنَا۔ (مراۃ المناجیح ج۸ ص۲۹۵)

اِمامِ عشق و مَحبّت، یارِ ماہِ رِسالت حضرتِ سَیِّدُ نا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی سَفَرِ ہجرت کی بے مثال اُلفت وعقیدت کو سراہتے ہوئے اعلیٰ حضرت، عظیمُ البَرَکت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:ـــ

صِدّیق بلکہ غار میں جاں اُس پہ دے چکے ۔۔۔ اور حفظِ جاں تو جان فُرُوضِ غُرَر کی ہے

ہاں! تُو نے اِن کو جان، اُنہیں پھیر دی نماز ۔۔۔ پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بَشَر کی ہے

[1]: مدارج النبوت ج۲ ص۲۵۰۔

ثابِت ہوا کہ جُملہ فرائض فُروع ہیں

اَصلُ الْاُصُول بندَگی اُس تاجوَر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف ص۲۰۴،۲۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ حضرات نے رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور محبوبِ حبیبِ داوَر، عاشقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے آخرت کے سَفَر میں مُوافقت مُلاحَظہ فرمائی کہ رسولِ اَنور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر بوَقتِ وَفات چَراغ میں تیل نہ تھا، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جاں نثار، حضرتِ عاشقِ اکبر، صدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ بے وَفا دُنیا کی فانی دولت کے پیچھے بھاگنے کے بجائے سرمایۂ عشق ومَحبّت کو سمیٹا، اپنے آپ کو تکلیفوں میں رکھنا گوارا کیا اور اسی حالت کو راحتِ ہر دوسرا (یعنی دونوں جہانوں کا سکون) جانا۔

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فُزوں کرے خدا

جس کو ہو دَرد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں (حدائقِ بخشش شریف ص۹۴)

الفاظ ومعانی: فُزوں کرے: بڑھائے، زیادہ کرے۔

پتا چلا بارگاہِ ربُّ الْعِزّت میں صاحبِ قدرومنزلَت (عزّت والا) وہ نہیں جس کے پاس مال ودولت کی کثرت ہے بلکہ صاحبِ شرافت وفضیلت اور زیادہ ذی عزّت وہ ہے جو زیادہ تقویٰ وپرہیزگاری کی دولت سے مالا مال ہے جیسا کہ **اللہ** پاک پارہ 26 **سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** کی آیت 13 میں ارشاد فرماتا ہے:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: بےشک **اللہ** کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

صِدّیقِ اکبر کا غمِ مصطفٰے

سب نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفاتِ ظاہری کے موقع پر مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر، حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے **غمِ مصطفٰے** میں بے قرار ہو کر یہ اَشعار کہے:

لَمَّا رَاَيْتُ نَبِيَّنَا مُتَجَدِّلًا ضَاقَتْ عَلَيَّ بِعَرْضِهِنَّ الدُّوْرُ

فَارْتَاعَ قَلْبِيْ عِنْدَ ذَاكَ لِهُلْكِهٖ وَالْعَظْمُ مِنِّيْ مَا حَيِيْتُ كَسِيْرُ

يَا لَيْتَنِيْ مِنْ قَبْلِ مَهْلَكِ صَاحِبِيْ غُيِّبْتُ فِيْ جَدَثٍ عَلَيَّ صُخُوْرُ

ترجمہ: ﴿1﴾ جب میں نے اپنے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وفات پایا ہوا دیکھا تو مکانات اپنی کُشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئے ﴿2﴾ اِس وَقْت میرا دل لرز اُٹھا اور زندگی بھر میری ہڈّیاں ٹوٹی ہوئی رہیں گی ﴿3﴾ کاش! میں اپنے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے وفات پا جاتا، مجھے قَبْر میں دَفن کردیا جاتا اور میرے اوپر پتّھر ہوتے۔ (مواہبِ لَدُنّیۃ ج۳ص۳۹۴)

شہنشاہِ سُخَن، مولانا حسن رضا خان حسنؔ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''غمِ عشقِ مصطَفٰے'' کی تمنّا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دُعا خُدا سے غمِ عشقِ مصطَفٰے کی ہے
حَسَنؔ یہ غم ہے نَشاط و سُرور کی رونق (ذوقِ نعت ص۱۵۹)

الفاظ ومعانی: **نَشاط وسُرور:** خوشی۔ **رونق:** بہار وتازگی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''دیوانِ سالِک'' میں غمِ مصطَفٰے میں اس طرح کے جذبات کا اِظْہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جنہیں خَلق کہتی ہے مصطَفٰے، مرا دل اُنہیں پہ نثار ہے
مِرے قلب میں ہیں وہ جلوہ گر کہ مدینہ جن کا دِیار ہے
وہ جھلک دکھا کے چلے گئے مِرے دل کا چین بھی لے گئے
مِری روح ساتھ نہ کیوں گئی، مجھے اب تو زندَگی بار ہے
وُہی موت ہے وُہی زندگی، جو خدا نصیب کرے مجھے
کہ مرے تو اُن ہی کے نام پر، جو جیئے تو اُن پہ نثار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کاش! ہمیں بھی غمِ مُصطَفٰے نصیب ہو

اے عاشِقانِ رسول! عاشِقِ اَکبر حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی اُلْفت وعقیدت کا اَشْعار میں کس قَدَر سوز و رِقّت کے ساتھ اِظہار فرمایا ہے، کاش! حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے **غمِ مصطَفٰے** میں بہنے والے پاکیزہ آنسوؤں کے صدقے ہمیں بھی **غمِ مصطَفٰے** میں رونے والی آنکھیں نصیب ہو جائیں۔

ہجر رسول میں ہمیں یاربِّ مصطفٰے

اے کاش! پُھوٹ پُھوٹ کے رونا نصیب ہو (وسائلِ بخشش ص۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

خواب میں دیدارِ مُصطَفٰے

حضرتِ علّامہ عبدُالرّحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ''شَواھِدُالنُّبُوَّۃ'' میں مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی مُبارَک زندگی کے آخری دنوں کا ایک ایمان افروز **خواب** نَقْل کیا ہے، اُس کا کچھ حصّہ بیان کیا جاتا ہے چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دَفعہ رات کے آخری حصّے میں مجھے خواب کے اندر **دیدارِ مصطفٰے** نصیب ہوا، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو سفید (WHITE) کپڑے پہنے ہوئے تھے اور میں اُن کپڑوں کے دونوں کَناروں کو ملا رہا تھا، اچانک وہ دونوں کپڑے **سَبز** (GREEN) ہونا اور چمکنا شُروع ہوگئے، اُن کی چمک دَمک آنکھوں کو خِیرہ (یعنی چکاچوند) کرنے والی تھی، **حُضُورِ پُرنُور** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''**اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم**'' کہہ کر مجھ سے **مُصافَحَہ** کیا (یعنی ہاتھ ملائے) اور اپنا مُبارَک ہاتھ میرے سینے پر رکھ دیا جس سے میرے دل کی بے چینی دُور ہوگئی پھر فرمایا: ''اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے تم سے ملنے کی بَہُت خواہش ہے، کیا ابھی وَقْت نہیں آیا کہ تم میرے پاس آجاؤ؟'' میں خواب میں بَہُت رویا یہاں تک کہ میرے اہلِ خانہ (یعنی گھر والوں) کو بھی میرے رونے کی خبر ہوگئی جنہوں نے بیدار ہونے کے

بعد مجھے خواب کی اِس گِریہ وزاری (یعنی رونے) کی خبر دی۔ (شواھد النبوۃ ص ۱۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

یومِ وفات اور کفن میں شوقِ مُوافقت

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی چھپی ہوئی 274 صَفْحات کی کتاب ''صحابۂ کِرام کا عشقِ رسول'' صَفْحہ 67 پر بیان کیا گیا ہے: حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پہلے اپنی بیٹی حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟ اور وَفات شریف کس دن ہوئی؟ اِس سُوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کی آرزو تھی کہ کفن ویومِ وَفات میں حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُوافَقَت (یعنی ایک طرح کا مُعاملہ) ہو، جس طرح حَیات (یعنی زندگی) میں حُضُور سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِتّباع (یعنی پیروی) کی اِسی طرح وَفات کے دن میں بھی ہو۔ (بُخاری ج ۱ ص ٤٦٨ حدیث ۱۳۸۷ سے خلاصہ)

اللہ! اللہ! یہ شوقِ اِتّباع

کیوں نہ ہو، صِدّیقِ اَکبر تھے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اکبر کی وفات کا سبب غمِ مُصطَفٰے تھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکَرِیم! حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ عشقِ رسول باکمال و

بے مِثال کی دولتِ لا زَوال سے خوب مالا مال تھے۔ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہِری وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی مُبارَک زندَگی میں سنجیدگی اور بڑھ گئی اور (2 سال 3 ماہ اور چند دن کی بقیہ) زندَگی گزارنا اِنتہائی دُشوار ہوگیا اور آپ رضی اللہ عنہ یادِ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں بے قرار رہنے لگے، چُنانچِہ حضرتِ عبدُاللّٰہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کا اَصْل سبب سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی (ظاہِری) وفات تھا کہ اِسی غمِ مصطَفٰے کی شدّت سے آپ رضی اللہ عنہ کا مبارَک بدن گُھلنے لگا اور یِہی وفات کا باعِث (یعنی وجہ) بنا۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ٦٢ بتغیر)

مَر ہی جاؤں میں اگر اِس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غمِ قُربِ مسیحا چھوڑ کر (ذوقِ نعت ص ۱۳۳)

مَرِیضِ مُصطَفٰے

حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دِنوں میں لوگ عِیادَت کے لئے حاضِر ہوئے اور عرض کی: اے **جانشینِ رَسول!** اِجازت ہو تو ہم آپ کے لئے طبیب (DOCTOR) لائیں۔ فرمایا: طبیب نے تو مجھے دیکھ لیا ہے۔ عرض کیا: طبیب نے کیا کہا؟ فرمایا کہ اُس نے اِرشاد فرمایا: ''**اِنِّیْ فَعَّالٌ لِّمَا اُرِیْدُ یعنی میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔**'' (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ٦٢) مُراد یہ تھی کہ حکیم **اللہ** پاک ہے، اُس کی مرضی کو کوئی ٹال نہیں سکتا، جو مَشِیّت (یعنی مرضی) ہے وہ ضَرور ہوگا۔ یہ حضرتِ صِدّیقِ اکبر کا سچا توکُّل (یعنی سچا بھروسا) تھا

اور رِضائے حق (یعنی اللہ کی رضا) پر راضی تھے۔ (سوانح کربلا ص ۴۸)

میں مریضِ مصطفٰے ہوں مجھے چھیڑو مت طبیبو!

مِری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دل مِرا دنیا پہ شیدا ہو گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقِ ساقیِ کوثر، حضرتِ صِدّیقِ اَکبر واقعی محبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کے **عاشقِ اَکبر** ہیں۔ غمِ عشقِ مصطفٰے میں بیمار ہو جانا آپ کے "عاشقِ اَکبر" ہونے کی عظیمُ الشّان دلیل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مبارَک دل کی کُڑھن اور جَلَن کا سبب صِرْف محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی یاد اور اُن کی جُدائی کا غم تھا اور ایک ہم ہیں کہ ہمارا دل صِرْف دُنیا کی فانی رونقوں کا شیدائی ہے اور اسی کے لئے تڑپتا، تَرَستا اور نفسانی خواہشات پوری نہ ہونے پر بے چین ہوتا ہے۔ ؎

دل مِرا دنیا پہ شیدا ہو گیا اے مِرے اللہ! یہ کیا ہو گیا!

کچھ مِرے بچنے کی صورت کیجئے اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا (ذوقِ نعت ص ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر کو زَہر دیا گیا

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ کی وفاتِ ظاہِری کی

وُجُوہات مختلف بتائی جاتی ہیں، بعض روایات کے مُطابِق غارِثَور والے سانپ کے زَہْر کے اثر کے عَود کرنے (یعنی لَوٹ کر آجانے) کے سبب آپ کی وفات ہوگئی۔ ایک سبب یہ بتایا گیا کہ غمِ مصطفٰے میں گُھل گُھل کر آپ نے جان دے دی جب کہ حاکم نے ابنِ شِہاب سے رِوایَت کی ہے کہ (سیِّدُنا صِدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کا ظاہِری سبب یہ تھا کہ) آپ رضی اللہ عنہ کو کسی نے کھانے میں زَہر ملا کر بھیجا تھا، اسے کھایا اور ایک سال گزرنے کے بعد اُسی زَہر کے اثر سے وفات پائی۔ (المستدرك ج ٤ ص ٦ حديث ٤٤٦٧ ملخّصاً) ایک قول یہ ہے کہ ایک دن ٹھنڈک تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے غُسْل فرمایا جس کے اثر سے بُخار آیا، 15 دن بیمار رہ کر وفات پائی۔ ان اَقْوال (یعنی باتوں) میں تعارُض (یعنی ٹکراؤ) نہیں، ہوسکتا ہے (حضرت ابوبکر کی وفات شریف میں) تینوں اَسباب (یعنی غمِ مصطفٰے، کھانے میں زَہر اور بُخار) جَمْع ہوگئے ہوں۔ (نزہۃُ القاری ج۲ ص۸۷۷)

بعض مُبارک ہستیاں جنہیں زَہْر دیا گیا

حضرتِ شَعْبی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: اِس ذلیل دنیا سے ہم بھلا کیا اُمّید رکھیں کہ اِس میں تو رسولِ خدا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (جیسی کائنات کی سب سے عظیم ہستی) کو بھی زَہر دیا گیا اور حضرتِ صِدّیق اَکبر رضی اللہ عنہ (جیسے بہترین انسان) کو بھی۔ (المستدرك ج ٤ ص ٦٢ حديث ٤٤٦٨)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی دنیا کی مَحبَّت اندھی ہوتی ہے، اِس ذلیل دنیا کی مَحبَّت کی وجہ ہی سے مَکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور عاشِقِ اکبر صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو زَہر دیا گیا، جب کائنات کی سب سے بڑی ہستی یعنی ذاتِ نبوی کو بھی دنیا کے نامُراد کُتّوں نے

زَہر دینے کی ناپاک سازش کی تو اب اور کون ہے جو اپنے آپ کو اِس سے مَحْفُوظ سمجھے! لِہٰذا بِالْخُصُوص نامور عُلَما و مَشائخ اور مذہبی پیشواؤں کو زیادہ محتاط رہنے کی ضَرورت ہے۔ دیکھئے نا! اِسی بے وفا دُنیا کے عشق میں مست ہو کر کسی بد بخت نے نواسۂ رسول، صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ امام حَسَن رضی اللہ عنہ کو بھی کئی بار زَہر دیا اور آخر زَہر دینا ہی وفات کی وجہ بنی۔ نیز صَحابیِ نبی حضرتِ بِشْر بن بَرَاء رضی اللہ عنہ، حضرتِ امام جعفر صادِق رَحْمۃُ اللہِ علیہ، حضرتِ امام موسیٰ کاظِم رَحْمۃُ اللہِ علیہ، حضرتِ امام علی رضا رَحْمۃُ اللہِ علیہ، حضرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمۃُ اللہِ علیہ کی اور حُضُور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ کی وفات کا سبب بھی زَہر ہوا۔

اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یارسولَ اللہ! ابوبکر حاضِر ہے

عاشِقِ اکبر حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے اِنْتِقالِ ظاہِری سے پہلے **وصیَّت** فرمائی کہ میرے جنازے کو اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ اَنور کے پاک دَر کے سامنے لاکر رکھ دینا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ! کہہ کر عرض کرنا: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ابوبکر آستانۂ عالیہ پر حاضِر ہے۔“ اگر دروازہ خود بخود کُھل جائے تو اندر لے جانا ورنہ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں دفن کر دینا۔ جنازۂ مبارکہ کو حسبِ وَصِیَّت جب روضۂ اَقدس کے سامنے رکھا گیا اور عرض کیا گیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَارَسُوْلَ اللّٰہ! ابوبکر حاضِر ہے۔ یہ عرض کرتے ہی مبارک دروازے کا تالا خودبخود کُھل گیا اور آواز آنے لگی: اُدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاقٌ یعنی پیارے کو پیارے سے مِلا دو کہ پیارے کو پیارے کا شوق ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۱۶۷)

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اَکبر حَیاتُ النَّبی کے قائِل تھے

اے عاشقانِ رسول! اگر حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو زندہ نہ جانتے تو ہرگز ایسی وصیَّت نہ فرماتے کہ روضۂ اَقْدَس کے سامنے میرا جنازہ رکھ کرنبیِ رَحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اِجازت طلب کی جائے۔ حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ نے وصیَّت کی اور صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے اِسے عملی جامہ پہنایا (یعنی کی جانے والی وصیّت کے مُطابِق عمل کیا)، جس سے ثابِت ہوتا ہے کہ حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ اور تمام صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللّٰہ پاک کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بعدِ وفات بھی قبرِ اَنور میں زندہ وحَیات ہیں اور اللّٰہ کریم کی عطا سے جو چاہیں وہ کرسکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!

تُو زِندہ ہے وَاللّٰہ! تُو زِندہ ہے وَاللّٰہ!
مِرے! چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۵۸)

الفاظ و معانی: وَاللہ: خُدا کی قسم۔ چشمِ عالَم: دنیا کی آنکھ۔

شَرحِ کلامِ رضا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! خُدا کی قسم! آپ زندہ ہیں۔ خُدا کی قسم! آپ زندہ ہیں۔ اے میرے پیارے! اے دنیا کی آنکھ سے چُھپ جانے والے۔

حَیاتُ الْاَنْبِیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ربِّ کریم کی عطا سے تمام اَنْبِیائے کرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زندہ ہیں۔ چُنانچہ "سُنَنِ اِبْنِ ماجَہ" حدیث نمبر 1637 پر فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے:

اِنَّ اللّٰـهَ حَـرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَأْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ۔

بے شک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ اَنْبِیا کے جسموں کو خراب کرے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں۔

(اِبن ماجه ج۲ ص۲۹۱ حديث ۱۶۳۷)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ یعنی اَنْبِیا حَیات ہیں اور اپنی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ (مُسْنَدِ اَبو يَعْلٰى ج۳ ص۲۱۶ حديث ۳۴۱۲)

گستاخِ رسول سے دُور رہو

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! اللہ کے پیارے اور آخری رسول صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے مُتعلِّق ہر مسلمان کا وہی عقیدہ ہونا ضَروری ہے جو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اور گُزرے ہوئے بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم اَجْمَعِین کا تھا، اگر مَعاذَاللہ شیطان وَسوَسے

ڈالے اور عَظَمت وشانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھٹانے کی ناپاک کوشش کرتے ہوئے عَقلی دَلائل دینے لگے تو ان گندے خیالات کو دماغ سے جھٹکتے ہوئے اُس سے الگ تھلگ ہو جایئے جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مکتبۃُ المدینہ کی **162** صَفْحات کی چھپی ہوئی کتاب **''ایمان کی پہچان''** صَفْحہ **58** پر اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ عاشقانِ رسول کو تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جب وہ (یعنی گُستاخانِ رسول) **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گُستاخی کریں اَصْلاً (یعنی بالکل) تمہارے قَلْب میں اُن (گستاخوں) کی عَظَمت، اُن کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً اُن (گُستاخوں) سے الگ ہو جاؤ، اُن (لوگوں) کو دُودھ سے مکّھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُن (بدبختوں) کی صورت، اُن کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رِشتے، عَلاقے، دوستی، اُلفت کا پاس کرو نہ اُن کی مَولَوِیَّت، مَشَیْخِیَّت، بُزُرگی، فضیلت کو خطرے (یعنی خاطِر) میں لاؤ۔ آخر یہ جو کچھ (رشتہ وتعلُّق) تھا، **محمّدٌ رَّسولُ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غُلامی کی بنا پر تھا، جب یہ شخص اُن ہی کی شان میں گُستاخ ہوا پھر ہمیں اُس سے کیا عَلاقہ (یعنی تعلُّق) رہا؟'' (ایمان کی پہچان ص ۵۸)

جو ہے گستاخِ مصطَفٰے اُس کو
میں نے دل سے نکال رکھا ہے (وسائلِ بخشش ص ٤٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

گُستاخِ صَحابہ کی صُحْبت کی نحوست (واقِعہ)

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''شَرْحُ الصُّدُوْر'' میں نَقْل

کرتے ہیں: ایک شخص کی موت کا وَقت قریب آ گیا تو اس سے کلمہ پڑھنے کے لئے کہا گیا، اس نے جواب دیا کہ مجھ سے پڑھا نہیں جا رہا کیوں کہ میرا اُٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ تھا جو مجھے **ابوبکر و عُمر** رضی اللہ عنہما کو بُرا کہنے کا کہا کرتے تھے۔ (ابن عساکر ج ۳۰ ص ۴۰۳، شَرحُ الصُّدور ص ۳۸)

کیوں جہنَّم میں جاؤں سینے میں

عشقِ اَصحاب و آل رکھا ہے (وسائلِ بخشش ص ۴۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

قَبْر میں شیخین کا وسیلہ کام آ گیا

اے عاشقانِ صَحابہ و اہلِ بَیت ! اِس واقعے سے شَیخَینِ کَرِیْمَین یعنی حضراتِ **صدّیق و فاروق** رضی اللہ عنہما کی بلند شانیں معلوم ہوئیں، جب ان کی توہین کرنے والوں سے دوستی رکھنے کا یہ وَبال کہ مرتے وَقت کلمہ نصیب نہیں ہو رہا تھا تو پھر جو لوگ خود توہین کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا! لہٰذا شَیخَینِ کَرِیْمَین رضی اللہ عنہما کے گُستاخوں سے دُور و نَفُور رہنا ضَروری ہے۔ صِرف عاشقانِ رسول و محبّانِ صَحابہ و اہلِ بَیت کی صُحبت اِختیار کیجئے، ان عظیم ہستیوں کی اُلفت کا دِیا (یعنی چَراغ) اپنے دل میں روشن کیجئے اور دونوں جہانوں کی بھلائیوں کے حقدار بنئے۔ **اللہ** پاک کے نیک بندوں کی مَحبَّت، دنیا اور قَبْر و حَشْر میں ہر جگہ کام آنے والی ہے چُنانچِہ ایک شخص کا بیان ہے: میرے اُستاذ صاحب کے ایک ساتھی فوت ہو گئے۔ استاد صاحِب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ** ؟ یعنی **اللہ** پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ

کیا؟ جواب دیا: **اللہُ ربُّ العِزّت** نے میری مغفِرت فرما دی۔ پوچھا: **مُنکَر نکیر** کے ساتھ کیسی رہی؟ جواب دیا: اُنہوں نے مجھے بٹھا کر جب سُوالات شُرُوع کئے، **اللہ** پاک نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فِرشتوں سے کہہ دیا: ''حضراتِ **ابوبکر و عُمَر** رضی اللہ عنہما کے واسِطے مجھے چھوڑ دیجئے۔'' یہ سُن کر ایک فِرِشتے نے دوسرے سے کہا: ''اس نے بڑی بُزُرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔'' چُنانچِہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۴۱)

اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

واسطہ دیا جو آپ کا
میرے سارے کام ہوگئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بروزِ مَحشر مزاراتِ مُنوَّر سے باہَر آنے کا حَسین مَنظَر

''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفْحَہ **61** پر ہے: ''ایک مرتبہ **حُضُورِ اَقْدس** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے داہنے دَستِ اَقْدس (یعنی سیدھے ہاتھ مبارک) میں **حضرتِ صِدّیق** رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا اور بائیں دَستِ مُبارَک میں **حضرتِ عُمَر** رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا اور فرمایا: ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی ہم قِیامت کے روز یوں ہی اُٹھائے جائیں گے۔''

(تِرمِذی ج ۵ ص ۳۷۸ حدیث ۳۶۸۹، ابنِ عَساکِر ج ۲۱ ص ۲۹۷)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قُبّے میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عُمر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف ص۲۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

راہِ خُدا میں آنے والی مشکِلات کا سامنا کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے رَہبر حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ یقیناً عاشقِ اَکبر ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے عشق کا اِظْہار عمل و کِردار سے کیا اور خطیبِ اوّل کا شَرف پاتے ہوئے دینِ اِسلام کی خاطر شدید مار پڑنے کے باوُجود آپ رضی اللہ عنہ کے پائے اِستِقلال میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہ آئی (یعنی آپ کے بلند ارادوں میں کسی قسم کی کمی نہ آئی)۔ **راہِ خدا میں آپ** رضی اللہ عنہ **کی اِس مشکِلات بھری حیات میں ہمارے لئے یہ دَرْس ہے** کہ ''نیکی کی دعوت'' کی راہوں میں چاہے کیسی ہی مُصیبتوں کا سامنا ہو مگر پیچھے ہٹنا تو کُجا (یعنی بہت دُور کی بات) اس کا خیال بھی دل میں نہ آنے پائے۔

جب آقا آخری وَقت آئے میرا مرا سر ہو ترا باب کرَم ہو
سدا کرتا رہوں سنّت کی خدمت مِرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو (وسائلِ بخشش ص۳۱۱، ۳۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

غمِ دنیا میں نہیں، غمِ مصطفٰے میں روئیں

اے عاشقانِ رسول! عاشقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی عشق و محبّت بھری مُبارَک

زندَگی سے ہمیں یہ بھی دَرْس ملتا ہے کہ ہماری آہیں اور سسکیاں دُنیا کی خاطِر نہ ہوں، مَحَبَّتِ دُنیا میں آنسو نہ بہیں، دُنیوی جاہ وحَشْمت (یعنی شان وشوکت) کے لئے ہرگز سینے میں آرزو پیدا نہ ہو بلکہ ہمارے دل کی حسرت، حُبِّ نبی ہو، آنسو یادِ مصطفٰے میں بہیں، دُنیا کے دیوانے نہیں بلکہ شَمْعِ رِسالت کے پروانے بنیں، اُنہی کی پسند پر اپنی پسند قُربان کریں اور یہی خواہِش ہو کہ کاش! میرا مال، میری جان محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی آن پر قُربان ہو جائے، اُن سے نسبت رکھنے والی ہر چیز دلعزیز ہو، جو خوش بَخْت ایسی زندَگی گزارنے میں کامیاب ہو گیا تو اللہ کریم لوگوں کے دلوں میں اُس کی مَحَبَّت ڈال دے گا، آسمانوں میں اُس کے چرچے ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ خدا و مصطفٰے کا مَحْبوب (یعنی پیارا) بن جائے گا۔

وہ کہ اُس دَر کا ہوا خَلقِ خدا اُس کی ہوئی

وہ کہ اُس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا (حدائقِ بخشش شریف ص ۵۳)

لیکن اَفسوس! صد اَفسوس! آج کے مسلمانوں کی اکثریت مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے اُسْوۂ حَسَنہ (یعنی بہترین نمونے) کو اپنانے کے بجائے اَغْیار (یعنی غیروں) کے شِعار (یعنی طور طریقے) اور فیشن پر نثار ہو کر ذلیل وخوار ہوتی جارہی ہے۔ ؎

کون ہے تارِکِ آئینِ رسولِ مُختار مصلَحت، وقت کی ہے کس کے عمل کا مِعیار

کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شِعارِ اَغیار ہو گئی کس کی نِگہ طرزِ سلَف سے بیزار

قلب میں سوز نہیں، رُوح میں اِحساس نہیں

کچھ بھی پیغامِ محمد (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کا تمہیں پاس نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

یہ کیسا عشق اور کیسی مَحَبَّت ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جولوگ اپنے والدین (PARENTS) سے مَحَبَّت کرتے ہیں وہ اُن کا دل نہیں دُکھاتے، جنہیں اپنے بچّے سے مَحَبَّت ہوتی ہے وہ اُسے ناراض نہیں ہونے دیتے، کوئی بھی اپنے دوست کوغم زدہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا کیونکہ جس سے مَحبّت ہوتی ہے اُسے رَنجیدہ نہیں کیا جاتا مگر آہ! آج کے اکثر مسلمان جو کہ عشقِ رسول کے دعویدار ضَرور ہیں مگر اُن کے کام **اللہ** پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوش کرنے والے نہیں، سنو! سنو! نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِی فِی الصَّلٰوةِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نَماز میں ہے۔'' (مُعْجَمِ کبِیر ج ۲۰ ص ۴۲۰ حدیث۱۰۱۲) وہ کیسے عاشقِ رسول ہیں جو کہ نَماز سے جی چُرا کر، نَماز جان بوجھ کر قَضا کر کے نبیِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی کا سبب بنتے ہیں۔ یہ کون سی مَحبّت اور کیسا عشق ہے کہ مدینے کے سلطان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ماہِ رَمَضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں مگر خود کو **عاشقانِ رسول** میں کھپانے والے اِس حکمِ والا سے رُوگردانی کر کے ناراضیِ مصطفٰے کا سبب بنیں، حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نَمازِ تراویح کی تاکید فرمائیں مگر سُست و غافِل اُمّتیوں سے نہ پڑھی

جائے، پڑھیں بھی تو رَسماً ماہِ رَمَضان کے ابتدائی چند دن اور پھر یہ سمجھ بیٹھیں کہ پورے **رَمَضان شریف** کی نمازِ تَراویح ادا ہو گئی۔ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں:

''مونچھیں خوب پَست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ) یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔'' (شرح معانی الآثار ج ٤ ص ٢٨) مگر **عشقِ رَسول** کے دعوے دار مگر عملاً فیشن کے پرستار دُشمنانِ سرکار جیسا چِہرہ بنائیں، کیا یِہی عشقِ رسول ہے؟

سرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے؟
کیوں عِشق کا چِہرے سے اِظہار نہیں ہوتا!

اپنے اعمال کا جائزہ لیجئے! یہ کیسا عشق اور کیسی مَحبّت ہے؟ کہ محبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دُشمنوں جیسی شکل وصورت اور چال ڈھال اپنانے میں فَخر محسوس کیا جائے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُحسِن وکریم اور شفیق ورحیم آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو ہمیں ہمیشہ یاد فرماتے رہے، بلکہ دنیا میں تشریف لاتے ہی آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سَجْدہ کیا۔ اس وَقت ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: **رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ** ۔ یعنی: اے میرے ربّ! میری اُمَّت مجھے ہِبہ (یعنی عنایت) کر دے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۳۰ص ۷۱۷)

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش شریف ص ۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تا قِیامت "اُمّتی اُمّتی" فرمائیں گے

"مَدارِجُ النُّبوۃ" میں ہے: صَحابیِ نبی حضرتِ قُثَم رضی اللہ عنہ وہ شخص تھے جو نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قَبْرِ انور میں اُتارنے کے بعد سب سے آخر میں باہَر آئے تھے، چُنانچِہ ان کا بیان ہے کہ میں ہی آخِری شخص ہوں جس نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رُوئے مُنوَّر، قَبْرِ اَطْہر میں دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قَبْرِ انور میں اپنے لَبہائے مُبارَکہ کو جُنْبِش فرما رہے تھے (یعنی مُبارَک ہونٹ ہل رہے تھے)، میں نے اپنے کانوں کو **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُنہ مبارَک کے قریب کیا، میں نے سُنا کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے تھے "رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی" (یعنی پَروَرْدگار! میری اُمّت میری اُمّت) (مَدارِجُ النُّبوۃ ج ۲ ص ٤٤٢) نیز فرمانِ **مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "جب میری وفات ہوجائے گی تو اپنی قَبْر میں ہمیشہ پکارتا رہوں گا: یا ربِّ اُمَّتِی اُمَّتِی یعنی اے میرے ربّ! میری اُمّت میری اُمّت۔ یہاں تک کہ دوسرا صُور پھونکا جائے۔" (کَنزُ الْعُمّال ج ۷ ص ۱۷۸ حدیث ۳۹۱۰۸)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ علیہ اپنے لئے ایمان کی حِفاظت کی خیرات طلب کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

جنہیں مَرْقَد میں تا حشر اُمَّتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کرلو ان میں صدقہ اپنی رَحمت کا (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۹)

شرحِ کلامِ رضا: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کو آپ کی رَحْمت کا واسِطہ جن کو

اپنے مُبارَک مَرْقَد (یعنی قبر شریف) میں ''اُمّتی'' کہہ کر یاد فرمائیں گے اُن نصیب والوں میں میرا نام بھی شامل فرما لیجئے۔

مُحدِّثِ اعظم پاکستان نے فرمایا

مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار احمد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حُضُورِ پاک صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم تو ساری عُمْر ہمیں **اُمَّتی اُمَّتی** کہہ کر یاد فرماتے رہے، قَبْرِ انور میں بھی **اُمَّتی اُمَّتی** فرما رہے ہیں اور حَشْر تک فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ مَحْشَر کے روز بھی **اُمَّتی اُمَّتی** فرمائیں گے۔ حق یہ ہے کہ اگر صِرْف ایک بار بھی **اُمَّتی** فرما دیتے اور ہم ساری زندگی **یا نبی یا نبی**، یَارسولَ اللہ یَاحبیبَ اللہ کہتے رہیں تب بھی اُس ایک بار **اُمَّتی** کہنے کا حَق ادا نہیں ہوسکتا۔

جن کے لب پر رہا'' اُمَّتی اُمَّتی'' | یاد اُن کی نہ بھول اے نیازؔی کبھی
وہ کہیں **اُمَّتی** تُو بھی کہہ **یا نبی!** | میں ہوں حاضِر تری چاکری[1] کے لیے

قِیامت کے دن فکرِ اُمَّت کا انداز

حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایَت ہے، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اَنْبِیا کے لیے سونے کے مِنْبَر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا مِنْبَر باقی رہے گا کہ میں اس پر جُلُوس نہ فرماؤں (یعنی نہ بیٹھوں) گا بلکہ اپنے رب کے حُضُور سَر وقَد (یعنی سیدھا

[1] : خدمت۔ مُلازمت۔

کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنّت میں بھیج دے اور میری اُمّت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کروں گا: اے رب میرے! میری اُمّت، میری اُمّت۔ **اللہ** پاک فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے؟ میں تیری اُمّت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا: اے رب میرے! ان کا حساب جَلْد فرما دے۔ پس میں شَفاعت کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے ان کی رہائی کی چِٹّھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالِک داروغۂ دوزخ (یعنی جہنَّم پر مقرّر فرشتہ) عرض کرے گا: اے محمد (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم)! آپ نے اپنی اُمّت میں رب کا غَضَب نام کو نہ چھوڑا۔

(المستدرك ج ۱ ص ۲٤۲ حديث ۲۲۸، معجم اوسط ج ۲ ص ۱۷۸ حديث ۲۹۳۷، فتاوىٰ رضويه ج ۲۹ ص ۵۸۰)

اللہ! کیا جہنَّم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطَفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں (حدائقِ بخشش شریف ص۱۰۲)

اے عاشقانِ رسول! اُمّت کے غمخوار آقا کی مَحَبَّت میں گم ہو جائیے اور رضائے الٰہی کیلئے زندگی ان کی غلامی بلکہ ان کے غلاموں کی غلامی اور **دعوتِ اسلامی** اور اس کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے **مَدَنی قافِلوں** کے اندر سَفَر میں گزارنے میں لگ جائیے اور اپنا چِہرہ نبیِ رَحْمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّت سے نہ سجایا ہو تو سجا لیجئے یعنی ایک مٹّھی داڑھی رکھ لیجئے کہ مَرد کیلئے یہ واجِب ہے، اگر کبھی داڑھی منڈوائی یا ایک مُٹّھی سے گھٹائی ہو تو اُس سے توبہ بھی کر لیجئے، سنّت پر عمل کی نیّت سے زُلفیں بھی رکھ لیجئے اور ننگے سَر گھومنے کے بجائے سَر پر

Go To Index

عمامہ شریف کا تاج سجا لیجئے۔ بس اپنے ظاہِر و باطِن پر سنّتوں کا رنگ چڑھا لیجئے۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روزِ جزا
دی اُن کی رَحمت نے صَدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۱۰)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ
یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کاش! ہم پکّے عاشقِ رسول بن جائیں

حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے قدموں کی دُھول کے صدقے کاش! ہم بھی سچّے عاشقِ رسول بن جائیں۔ کاش! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابِق ہو جائے۔ اے کاش! ؎

فَنا اِتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اُس کو ترا دیدار ہو جائے

اے عاشِقانِ رسول! اپنے اندر عشقِ حقیقی کی شمْع روشن کیجئے، اِنْ شَآءَاللہُ الْکریم ظاہِر و باطِن روشن ہو جائے گا اور دُنیا و آخرت میں سُرخروئی (یعنی کامیابی) قدم چومے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اَکبر نے خواب میں آپریشن فرمایا

اے عاشِقانِ رسول! اپنے دل میں عشقِ رسول کی شمْع جلانے اور اپنا سینہ محبّتِ رسول کا مدینہ بنانے کے لئے **دعوتِ اِسلامی** کے دینی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہیے، اِنْ شَآءَاللہُ الْکریم اِس **دینی ماحول** کی بَرَکت سے راہِ سنَّت پر چلنے کی سعادت اور **فیضانِ صِدّیقِ اَکبر** رضی اللہ عنہ کی بَرَکات نصیب ہوں گی۔ اور **اِس** پُرفتن (یعنی فتنوں سے بھرپور) دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل **"نیک اعمال"** بَصورتِ سُوالات کا پاکٹ سائز رسالہ مُرَتَّب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے **63 نیک اعمال** ہیں۔ روزانہ اپنے اعمال کا **جائزہ** لیتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہر ماہ پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے **نیک اعمال** کے ذِمّے دار کو جمْع کروانے کا معمول بنائیے۔ اِنْ شَآءَاللہُ الْکریم دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کو کس قدر **فیضانِ صِدّیقِ اَکبر** رضی اللہ عنہ حاصِل ہے اِس کا اَندازہ اِس **مَدَنی بہار** سے لگائیے چُنانچہ ایک عاشقِ رسول کا بیان اپنے انداز و اَلفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا

ہوں: ہمارا **مَدَنی قافِلہ** ”ناکہ کھارڑی“ (بلوچستان، پاکستان) میں سنّتوں کی تربیت کے لئے حاضِر ہوا تھا، مَدَنی قافِلے کے ایک مسافِر کے سَر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوگئی تھیں جن کے سبب اُن کو **آدھا سیسی** (یعنی آدھے سَر) کا دَرْد ہوا کرتا تھا۔ جب درد اُٹھتا تو دَرْد کی طرف والے چِہرے کا حصّہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب اِس قدر تڑپتے کہ دیکھا نہ جاتا۔ ایک رات اِسی طرح وہ دَرْد سے تڑپنے لگے، ہم نے گولیاں (TABLETS) کِھلا کر اُن کو سُلا دیا۔ صُبْح اُٹھے تو ہَشّاش بَشّاش تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** مجھ پر کرم ہوگیا، میرے خواب میں **سرکارِ رِسالت مآب** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چار یار عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ تشریف لے آئے۔

سرِ بالیں اِنہیں رَحْمت کی اَدا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری جانِب اشارہ کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا **صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اِس کا دَرْد خَتْم کردو۔“ چنانچہ یارِ غار و یارِ مزار سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے میرا اِس طرح **آپریشن** کیا کہ میرا سَر کھول دیا اور میرے دِماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا: ”بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔“ **مَدَنی بہار** بیان کرنے والے اسلامی بھائی کا کہنا ہے: واقعی وہ اِسلامی بھائی بالکل تندُرُست ہوچکے تھے۔ سَفَر سے واپسی پر جب اُنہوں نے دوبارہ ”چیک اَپ“ کروایا تو ڈاکٹر نے حیران ہوکر کہا:

بھائی! کمال ہے، تمہارے دِماغ کے چاروں دانے غائب ہو چکے ہیں! اِس پر انہوں نے رو رو کر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر بَہُت مُتأَثِّر ہوا۔ اُس اَسپتال کے ڈاکٹروں سمیت وہاں موجود 12 اَفراد نے 12 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سَفَر کی نِیَّتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹروں نے اپنے چِہرے پر ہاتھوں ہاتھ **سرورِ کائنات** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی یعنی **داڑھی مُبارک** سجانے کی نیّت کی۔

لوٹنے رحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو
ہے نبی کی نظر قافِلے والوں پر پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

ہم کو بوبکر و عُمر سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

مُنہ میں پتّھر رکھ لیتے

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت صِدّیقِ اَکبر رضی اللّٰہ عنہ قَطْعی (یعنی یقینی) جنّتی ہونے کے باوُجُود زَبان کے مُعاملے میں کافی اِحتیاط فرمایا کرتے تھے، ''اِحیاءُ الْعُلُوم'' میں ہے: ''حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللّٰہ عنہ اپنے مُبارَک مُنہ میں پتّھر رکھ لیا کرتے تھے تاکہ بات کرنے کا موقع ہی نہ رہے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۳۷) ''مِرْقات'' میں ہے: حضرت صِدّیقِ اَکبر رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں: کاش! میں گونگا ہوتا مگر ذِکْرُ اللّٰہ کی حَد تک گویائی (یعنی بولنے کی صلاحیّت) حاصِل ہوتی۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج ۱۰ ص ۸۷ تحتَ الحدیث ۵۸۲۶)

خوفِ خُدا

حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے ایک بار پَرِندے کو دیکھ کر فرمایا: اے پرندے! کاش! میں تمہاری طرح ہوتا اور مجھے انسان نہ بنایا جاتا۔ (قوتُ القلوب ج ۱ ص ۴۰۹) خُدا کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ دَرَخْت ہوتا جسے کھایا اور کاٹا جاتا۔

(الزھد للامام احمد ص ۱۴۱ قول نمبر ۵۸۱)

تجھے حُسنِ ظاہِر نے دھوکے میں ڈالا!

صَحابی ابنِ صَحابی سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ اپنے خُطبے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: کہاں ہیں وہ خوب صورت چہروں والے جو اپنی جوانیوں پر اِتْرایا کرتے تھے! کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر بنائے اور مضبوط دیواروں کے ذریعے ان کو مَحْفوظ کیا! کہاں ہیں وہ سپہ سالار (COMMANDERS) جو میدانِ جنگ میں کامیابیاں سمیٹا کرتے تھے! وَقْت انہیں زمین میں گاڑ چکا ہے، وہ اب قَبْر کے تنگ اور اندھیرے گڑھے میں جا پڑے ہیں، جلدی کرو! نیکیوں میں سَبَقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۷ ص ۳۶۰ حدیث ۱۰۵۹۵)

ابھی سے تیّاری کر لیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ ہمیں دنیا کی بے ثَباتیوں، اس کی بے وفائیوں اور قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت سے بیدار فرما رہے ہیں، قَبْر و حَشْر کی تیاری کا ذِہن دے رہے ہیں۔ واقِعی **عَقْلَمَند** وُہی ہے جو موت

سے قبْل موت کی تیاّری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹھا کر لے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یوں قبر کی روشنی کا انتِظام کر لے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا ملازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، **نمازیں** جان بوجھ کر قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلا عذرِ شَرعی نہ رکھے، فرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قُدْرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جُھوٹ، غیبت، چُغْلی کی عادت رہی، فلمیں ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مُٹّھی سے گھٹاتے رہے اَلْغرض خوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا تو **اللہ** پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نِرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کے آخر میں **سُنّت** کی فضیلت اور چند سُنّتیں

اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطَفٰی** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ابن عساکر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

"گیسو رکھنا نبیِ پاک کی سُنّت ہے" کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے زُلفوں اور سَر کے بالوں وغیرہ کی 22 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَک زُلفیں کبھی نِصْف (یعنی آدھے کان مُبارَک تک تو ﴿2﴾ کبھی کان مُبارَک کی لَو (یعنی کان کے نیچے کے رُخ کی نوک) تک اور ﴿3﴾ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مُبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چومنے لگتیں (یعنی مبارک کندھوں کو چھو جاتیں یعنی ٹچ (TOUCH) ہوتیں)۔ (الشمائل المحمدیة للترمذی ص۳۴،۳۵،۱۸)

﴿4﴾ ہمیں چاہیے کہ موقع بہ موقع تینوں سُنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں ﴿5﴾ کندھوں کو چھونے کی حَد تک زُلفیں بڑھانے والی سنّت کی ادائیگی عُموماً نَفْس پر زیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے مگر زندگی میں

ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سُنَّت ادا کر ہی لینی چاہیے، البتَّہ یہ خیال رکھنا ضَروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچّھی طرح بھیگ جانے کے بعد کنگھی کرنے سے زُلفوں کی درازی (یعنی لمبائی) خوب ظاہر ہو جاتی ہے لہٰذا جن دنوں بڑھائیں ان دنوں غُسْل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے

﴿6﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: عورَتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مَرد کیلئے حرام ہے۔(دیکھئے: فتاوٰی رضویہ ج۲۱ص۶۰۰) ﴿7﴾ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: مَرد کو یہ جائز نہیں کہ عورَتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صُوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جوڑے (یعنی عورَتوں کی طرح بال اکٹھے کر کے گدی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلافِ شَرْع ہیں۔ تَصَوُّف بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پوری پَیروی کرنے اور خواہِشاتِ نَفْس کو مٹانے کا نام ہے۔(بہارِ شریعت ج۳ص۵۸۷) ﴿8﴾ عورَت کا سر منڈوانا حرام ہے۔(دیکھئے: فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص۶۶۴) ﴿9﴾ عورَت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اِس زمانے میں نَصْرانی عورَتوں نے کٹوانے شُروع کر دیے ناجائز و گُناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یِہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہو گی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ) کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔(بہارِ شریعت ج۳ص۵۸۸)

چھوٹی بچیّوں کے بال بھی مَردانہ طرز پر نہ کٹوائیے، بچپن ہی سے ان کو زنانہ یعنی لمبے بال رکھنے کا ذہن دیجئے ﴿10﴾ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ **سنَّت** کے خلاف ہے ﴿11﴾ **سنَّت** یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۸) ﴿12﴾ مَرد کو اِختِیار ہے کہ سر کے بال منڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۲) ﴿13﴾ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہ عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم سے دونوں چیزیں ثابِت ہیں۔ اگرچہ منڈانا صِرْف اِحْرام سے باہَر ہونے کے وَقْت ثابِت ہے۔ دیگر اوقات میں مونڈانا ثابِت نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۶) ﴿14﴾ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیْعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا **سنَّت** نہیں ﴿15﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکْرام کرے۔'' (ابو داؤد ج ٤ ص ١٠٣ حديث ٤١٦٣) یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے ﴿16﴾ حضرت سیِّدُنا ابراہیم **خلیلُ اللّٰہ** عَلَیْہِ السَّلَام نے سب سے پہلے **مونچھ** کے بال تراشے (یعنی کاٹ چھانٹ کی) اور سب سے پہلے **سفید بال** دیکھا۔ عرض کی: اے ربّ! یہ کیا ہے؟ **اللہ** پاک نے فرمایا: ''اے ابراہیم! یہ **وقار** ہے۔'' عرض کی: اے میرے ربّ! میرا **وقار** زیادہ کر۔ (موطّا ج۲ ص ٤١٥ حديث ١٧٥٦) حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: آپ سے پہلے کسی نبی کی یا مونچھیں بڑھی نہیں یا بڑھیں اور انہوں نے تراشیں (یعنی کاٹ چھانٹ کی) مگر ان کے دینوں میں مونچھ کاٹنا حکمِ شرعی نہ تھا

اب آپ کی وجہ سے یہ عمل سنّتِ ابراہیمی ہوا۔ (مراٰۃ ج۶ص۱۹۳) ﴿17﴾ بَچّی (یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس) کے اَغَل بَغَل (یعنی آس پاس) کے بال مونڈانا یا اُکھیڑنا بدعت ہے۔ (عالمگیری ج۵ ص۳۵۸، ۳۵۷) ﴿18﴾ گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج۵ ص ۳۵۸،۳۵۷) یعنی جب سر کے بال نہ مونڈائیں صِرف گردن ہی کے مونڈائیں جیسا کہ بَہُت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے بال بھی مونڈاتے ہیں اور اگر پورے سر کے بال مونڈا دیے تو اِس کے ساتھ گردن کے بال بھی مونڈا دیے جائیں۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۷، ۵۸۸، عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ﴿19﴾ چار چیزوں کے مُتَعلِّق حکم یہ ہے کہ دَفن کردی جائیں، بال، ناخن، حیض کا لتّا (یعنی وہ کپڑا جس سے عورت حیض کا خون صاف کرے) (اور) خون۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۷، ۵۸۸، عالمگیری ج۵ ص۳۵۸) ﴿20﴾ مَرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زَرد (یعنی پیلا۔YELLOW) رنگ کردینا مُستَحَب ہے، اس کیلئے مہندی لگائی جاسکتی ہے ﴿21﴾ داڑھی یا سَر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہیے۔ ایک حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سوجانے سے سَر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضِر یعنی نقصان دِہ ہے۔ حکیم کی بات کی توثیق (یعنی مضبوطی) یوں ہوئی کہ ایک بار سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کے پاس ایک نابینا شخص (BLIND) آیا اور اُس نے بتایا کہ میں پیدائشی اندھا نہیں ہوں، افسوس کہ سَر میں کالی مہندی لگا کر سو گیا جب بیدار ہوا تو میری آنکھوں کا نُور جاچکا تھا! ﴿22﴾ مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خَط کے کنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں

میں ظاہِر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشش کر کے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نَظَر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگا لینی چاہیئے۔

سُنّتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃُ الْمدینہ کی 100 صَفْحات کی کتاب ''550 سُنَّتیں اور آداب'' خرید فرمائیے اور پڑھیے۔ سُنَّتیں سیکھنے کا ایک ذَرِیْعہ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مَنْقَبت سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللّٰہ عنہ

یقیناً مَنْبَعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں حقیقی عاشِقِ خیرُ الْوریٰ صِدّیقِ اکبر ہیں
بلا شک پیکرِ صبر و رِضا صِدّیقِ اکبر ہیں یقیناً مَخزنِ صدق و وفا صِدّیقِ اکبر ہیں
نِہایت مُتَّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں تَقی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدّیقِ اکبر ہیں
جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں وُہی یارِ مَزارِ مصطفٰے صِدّیقِ اکبر ہیں
طبیبِ ہر مریضِ لَا دوا صِدّیقِ اکبر ہیں غریبوں بے کسوں کا آسرا صِدّیقِ اکبر ہیں
امیرُالْمُؤمنیں ہیں آپ امامُ الْمُسلمیں ہیں آپ نبی نے جَنَّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں

Go To Index

سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقَرَّب ذات ہے ان کی ۔۔۔ رفیقِ سرورِ اَرض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں

عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عُثماں سے بھی ہیں اعلیٰ ۔۔۔ یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صِدّیقِ اکبر ہیں

امامِ احمد و مالِک، امامِ بُو حنیفہ اور ۔۔۔ امامِ شافِعی کے پیشوا صِدّیقِ اکبر ہیں

تمامی اولیاءُ اللہ کے سردار ہیں جو اُس ۔۔۔ ہمارے غوث کے بھی پیشوا صِدّیقِ اکبر ہیں

سبھی عُلمائے اُمّت کے، امام و پیشوا ہیں آپ ۔۔۔ بِلاشک پیشوائے اَصفیا صِدّیقِ اکبر ہیں

خدائے پاک کی رَحمت سے انسانوں میں ہر اک سے ۔۔۔ فُزوں تر بعد از کُل انبیا صِدّیقِ اکبر ہیں

ہلاکت خیز طُغیانی ہو یا ہوں موجیں طوفانی ۔۔۔ نہ ڈوبے اپنا بیڑا ناخدا صِدّیقِ اکبر ہیں

بھٹک سکتے نہیں ہم اپنی منزِل ٹھوکروں میں ہے ۔۔۔ نبی کا ہے کرم اور رہنما صِدّیقِ اکبر ہیں

گناہوں کے مرض نے نیم جاں ہے کر دیا مجھ کو ۔۔۔ طبیب اب بس مِرے تو آپ یا صِدّیقِ اکبر ہیں

نہ گھبراؤ گنہگارو تمہارے حَشْر میں حامی ۔۔۔ مُحِبِّ شافِعِ روزِ جزا صِدّیقِ اکبر ہیں

نہ ڈر عطّار آفت سے خدا کی خاص رَحمت سے
نبی والی تِرے، مُشکل کُشا صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش ص ۵۶۵ تا ۵۶۷)

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفردوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

۲۷ جُمادَی الاُولٰی ۱۴۴۵ھ
12-12-2023

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی!

Go To Index

بیان:7

کرامات فاروق اعظم

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کراماتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ [1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (48 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے جذبۂ عقیدت ومَحَبَّت کو فُزُوں تر ہوتا مَحسوس فرمائیں گے۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

وزیرِ رِسالت مآب، آسمانِ صَحابِیّت کے دَرَخْشاں ماہتاب، نِظامِ عَدْل کے آفتابِ عالمتاب، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِّ اَکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔ (تِرمِذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ٤٨٦)

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (09-12-17/ ۲۹ ذُوالْحِجّۃِ الحرام ۱٤۳۰ھ) میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

حضرتِ علّامہ کفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی فرماتے ہیں:

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرُود شریف ۔۔۔ نہ ہووے حَشر تلک بھی برآوَر[1] حاجات

قبولیّت ہے دُعا کو دُرود کے باعِث ۔۔۔ یہ ہے دُرود کہ ثابت کرامت وبَرَکات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 346 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **''کراماتِ صَحابہ''** صَفْحہ 74 پر شَیْخُ الْحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدُالْمصطفٰی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی تحریر فرماتے ہیں جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: امیرُ الْمُؤمِنِین، حامیٔ دینِ متین، مُحِبُّ الْمسلمین، غَیظُ الْمنافِقین، اِمامُ الْعادِلین، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو ایک لشکر کا سِپہ سالار (کمانڈر) بنا کر سرزمینِ ''نَہاوَنْد'' میں جِہاد کے لئے رَوانہ فرمایا۔ سِپہ سالارِ لشکرِ اسلامیہ حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کُفّارِ نابَکار سے برسرِ پَیکار تھے کہ وزیرِ رسولِ انور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے مسجدِ نَبَوِی الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مِنبرِ اَطہر پر خُطبہ پڑھتے ہوئے اچانک اِرشاد فرمایا: **''یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل''** یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کرلو۔'' حاضِرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ لشکرِ اسلام کے سِپہ سالار حضرتِ سارِیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

---

[1] برآور کا معنٰی ہے: پورا ہونا۔

تو مدینۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے سینکڑوں مِیل دُور سرزمینِ ''نَھَاوَنْد'' میں مصروفِ جہاد ہیں، آج امیرُ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُنہیں کیونکر اور کیسے پکارا؟ اِس اُلجھن کی تشفّی تب ہوئی جب وہاں سے فاتحِ نَھاوَنْد حضرتِ سیِّدُ نا سارِیَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قاصِد (یعنی نمایَندہ) آیا اور اُس نے خبر دی کہ میدانِ جنگ میں کُفّارِ جفا کار سے مُقابلے کے دَوران جب ہمیں شِکَست کے آثار نظر آنے لگے، اِتنے میں آواز آئی: ''یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل یعنی اے سارِیہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کرلو۔'' حضرتِ سیِّدُ نا سارِیَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ تو امیرُ الْمُؤمِنِین ، خلیفۃُ الْمسلمین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آواز ہے اور پھر فوراً ہی اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پُشت (یعنی پیٹھ) کر کے صَف بندی کا حُکم دے دیا، اِس کے بعد ہم نے کُفّارِ بداَطوار پر زوردار یلغار کر دی تو ایک دم جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں اسلامی لشکر نے کُفّارِ بِکار کی فوجوں کو روند ڈالا اور عَساکِرِ اسلامِیہ (یعنی اسلامی فوجوں) کے قاہِرانہ حملوں کی تاب نہ لا کر لشکرِ اَشرار میدانِ کار زار سے راہِ فِرار اختِیار کر گیا اور اَفواجِ اسلام نے فتحِ مُبِین کا پَرچم لہرا دیا۔[1]

مُراد آئی مُرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی
مِلا حاجَت رَوا ہم کو درِ سلطانِ عالَم سا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ لِلْبَیْهَقِی ج٦ ص ٣٧٠، تاریخ دمشق لابن عساکِر ج٤٤ ص٣٣٦، تارِیخُ الْخُلَفاء ص٩٩، مِشْکَاةُ الْمَصابِیح ج٤ ص٤٠١ حدیث٥٩٥٤، حجة الله علی العالمین ص ٦١٢

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنِین، فاتحِ اَعظم حضرتِ سیِّدُ نا فارُوقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اِس عالیشان کرامت سے عِلْم وحکمت کے کئی **مَدَنی پھول** چُننے کو ملتے ہیں:

﴿1﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین، مُحِبُّ الْمُسلمین، ناصِرِ دینِ مُبین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مدینۂ طَیِّبہ زادھا اللہ شرفاً وّ تعظیماً سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر **"نَہاوَنْد"** کے میدانِ جنگ اور اُس کے اَحْوال وکَیفیّات کو دیکھ لیا اور پھر عَساکِرِ اِسلامیہ کی **مشکلات کا حل بھی فوراً لشکر کے سِپہ سالار کو بتا دیا۔** اِس سے معلوم ہوا کہ اھلُ اللّٰہ کی قُوّتِ سَماعت وبَصارت (یعنی سننے اور دیکھنے کی طاقت) کو عام لوگوں کی قُوّتِ سَماعت وبَصارت پر ہرگز ہرگز قِیاس نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ اعتِقاد رکھنا چاہئے کہ **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اپنے **محبوب بندوں کے کانوں اور آنکھوں میں عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت رکھی ہے** اور ان کی آنکھوں، کانوں اور دوسرے اَعضاء کی طاقت اِس قدر بے مِثْل وبے مثال ہے اور اُن سے ایسے ایسے کارہائے نُمایاں اَنجام پاتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر **کرامت** کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا ﴿2﴾ وزیرِ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، رُکنِ قَصْرِ مِلَّت حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آواز سینکڑوں مِیل دُور نَہاوَنْد کے مقام پر پہنچی اور وہاں سب اہلِ لشکر نے اس کو سُنا ﴿3﴾ جانشینِ رسولِ مقبول، گلشنِ صَحابیّت کے مہکتے پھول، امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن خَطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بَرَکت سے **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اس جنگ میں مسلمانوں کو فَتْح ونصرت عنایت فرمائی۔

(کراماتِ صَحابہ ص ۷۴ تا۷۶، مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج ۱۰ ص۲۹۶ تحتَ الحدیث ۵۹۵۴ مُلَخّصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اورصَحرا کر دیا کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

شوکتِ مَغرور کا کس شخص نے توڑا طِلِسْم[1] مُنْہَدِم[2] کس نے الٰہی! قصرِ کِسریٰ[3] کر دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم کا تَعارُف

خلیفۂ دُوُم، جانَشینِ پیغمبر، وزیرِ نبیِّ اَطہر، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کُنیَت ''ابو حَفْص'' اورلقب ''فاروقِ اَعظم'' ہے۔ایک روایت میں ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **39** مَردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُعا سے اِعلانِ نُبُوَّت کے چھٹے سال میں ایمان لائے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قَبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اوراُن کو بَہُت بڑا سہارامل گیا یہاں تک کہ حُضُورِ رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر **حَرَمِ محترم میں اِعْلانِیَہ نَماز ادا فرمائی۔** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ

(1)جادو (2)گرانا (3)بادشاہِ ایران کامحل۔

کُفّارِ نابَنْجار سے برسرِ پَیکار رہے اور سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام اسلامی تحریکات اور صُلح و جنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں وزیر و مُشیر کی حیثیّت سے وفادار و رفیقِ کار رہے۔ مُحسنِ اُمَّت، خلیفۂ اوّل، امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بعد حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خلیفہ مُنتخب فرمایا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تختِ خِلافت پر رَونق اَفروزہ کر جانشینیٔ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام ترذِمّے داریوں کو بطریقِ اَحْسن سراَنجام دیا۔

نَمازِ فَجر میں ایک بدبخت ابُولُؤلُؤ فیروز نامی (مجوسی یعنی آگ پوجنے والے) کافِر نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر خنجر سے وار کیا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادَت سے مُشرَّف ہوگئے۔ بوقتِ شہادت عُمْر شریف 63 برس تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا صُہَیب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نَمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نُبُوَّت سے فَیضیاب خلیفۂ رسالت مآب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ روضۂ مُبارَکہ کے اندر یکم مُحرَّمُ الْحرام 24ہجْری اتوار کے دن حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلوئے اَنور میں مَدفون ہوئے جو کہ سرکارِ اَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلوئے پاک میں آرام فرما ہیں۔ (الرّیا ض النضرة فی مناقِب العَشرة ج ۱ ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، تاریخُ الْخُلَفاء ص۱۰۸ وغیرہ) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قُرْبِ خاص

حضرتِ سیِّدُ نا صِدّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دُنْیَوِی حیات میں بھی اور بعدِ مَمات بھی سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قُرْبِ خاص عطا کیا گیا چُنانچہ عاشقِ مصطَفٰے، فِدائے جملہ صَحابہ، مُحِبِّ اَولیاء واَصْفیا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:۔

محبوبِ ربِّ عَرش ہے اس سبز قُبّے میں　　پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق وعُمر کی ہے

سَعدَین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں　　جُھرمٹ کئے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے[1]

کسی اور محبّت والے نے کہا ہے:۔

حیاتی میں تو تھے ہی خدمتِ محبوبِ خالق میں

مَزار اب ہے قریبِ مصطَفٰے فاروقِ اَعظَم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صاحِبِ کرامات

بارگاہِ نُبُوَّت سے فیضیاب، آسمانِ رِفعت کے دَرَخْشاں ماہتاب حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن خَطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُ ناصِدِّیق اَکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد

مدینہ

(1) سَعدَین دوسعید سیّاروں کے نام ہیں۔ یہاں سَعدَین سے مراد حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ماہ وقمر یعنی چاند رسولِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم اور تارے 70 ہزار ملائکہ ہیں جو مَزارِ پُراَنوار پر چھائے ہوئے ہیں۔

تمام صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے اَفضل ہیں۔آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ صَاحِبُ الْکرامات اورجامِعُ الْفَضائِل وَالْکمالات ہیں۔ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کودیگر خُصُوصِیّات کے ساتھ ساتھ بہت سی کرامات کا تاجِ فضیلت دے کر دوسروں سے مُمتاز فرمادیا۔

کرامَت حق ھے

زمانۂ نُبُوَّت سے آج تک کبھی بھی اِس مسئلے(مَس۔ءَ۔لے) میں اَہلِ حق کے درمیان اِختِلاف نہیں ہوا سبھی کا مُتَّفِقہ عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اوراَولیاءِ عُظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں **اللہ** والوں کی کرامات کاصُدور و ظُہور ہوتا رہا اوراِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ مُنْقَطِع (مُنْ۔قَ۔طِع یعنی ختم)نہیں ہوگا، بلکہ ہمیشہ اَولیاءُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہ سے کرامات صادِروظاہِر ہوتی رہیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کرامَت کی تعریف

اب اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَنْبَعِ عِلْم وہُنَر حضرتِ سیِّدُ ناعُمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مزید چند کرامات بَیان کی جائیں گی مگر پہلے ''کرامت'' کی تعریف سُن لیجئے۔چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِشریعت'' جلداوّل صَفْحَہ 58 پر صَدْرُ الشَّریعہ،بَدْرُ الطَّریقہ،حضرتِ علّامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''کرامت'' کی تعریف کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں: ''**ولی سے جو بات خلافِ عادت صادِر ہو اُس کو'' کرامت'' کہتے ہیں۔**'' (بہارِ شریعت)

اَفْضَلُ الْاَوْلِیاء

عُلَماء و اَکابِرینِ اسلام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ تمام صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن **''اَفْضَلُ الْاَوْلِیاء''** ہیں، قیامت تک کے تمام اَولیاءُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہ اگرچِہ دَرَجۂ وِلایَت کی بلند ترین منزِل پر فائز ہوجائیں مگر ہرگز ہرگز وہ کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کمالاتِ وِلایَت تک نہیں پہنچ سکتے۔ **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ رسالت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلاموں کو وِلایت کا وہ بُلند و بالا مَقام عنایت فرمایا اور اِن مُقدّس ہستیوں رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کرامتوں یعنی بُزُرگیوں سے سرفَراز کیا کہ دوسرے تمام اَولیاءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کے لئے اِس معراجِ کمال کا تَصَوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حَضَراتِ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اَولیاءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام سے کرامتیں منقول ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کثرتِ کرامت، اَفضلیّتِ وِلایَت کی دلیل نہیں کیونکہ **وِلایَت دَرحقیقت قُرْبِ بارگاہِ اَحَدِیَّت** عَزَّوَجَلَّ **کا نام ہے** اور یہ قُرْبِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ جس کو جس قدر زیادہ

حاصِل ہوگا اُسی قدر اُس کا دَرَجۂ وِلایت بُلند سے بُلند تر ہوگا۔ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن چونکہ نِگاہِ نُبُوَّت کے اَنوار اور فیضانِ رِسالت کے فُیُوض و بَرَکات سے مُستَفِیض ہوئے، اِس لئے بارگاہِ ربِّ لَمْ یَزَلْ عَزَّوَجَلَّ میں اِن بُزُرگوں کو جو قُرب و تَقَرُّب حاصِل ہے وہ دوسرے اَولیاءُ اللہ رَحِمَهُمُ اللہ کو حاصِل نہیں۔ اِس لئے اگرچہ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بَہُت کم کرامتیں مَنقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا دَرَجۂ وِلایت دیگر اَولیاءِ کِرام رَحِمَهُمُ اللہ السّلام سے حد دَرَجہ اَفضل و اَعلٰی اور بُلند و بالا ہے۔

سرکارِ دو عالَم سے ملاقات کا عالَم　　عالَم میں ہے مِعراجِ کمالات کا عالَم

یہ راضی خدا سے ہیں خدا اِن سے ہے راضی　　کیا کہئے صَحابہ کی کرامات کا عالَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

دریائے نیل کے نام خط

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''سَوانِحِ کربلا'' صَفْحہ 56 تا 57 پر صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی تحریر فرماتے ہیں: جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصْر نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِستِفسار فرمایا: کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس

کے والِدَین سے لے کر عمدہ لباس اور نفیس زیور سے سجا کر **دریائے نیل** میں ڈالتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **اسلام** میں ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا اور اسلام پُرانی واہِیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسْم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصْد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے امیرُ الْمُؤمِنِین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمر بن خَطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک **اسلام** ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے اس کو **دریائے نیل** میں ڈال دینا۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خط پہنچا اور انہوں نے وہ رُقْعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: ''(اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور **اللہ** تعالٰی نے جاری فرمایا تو میں واحِد و قَہّار عَزَّوَجَلَّ سے عرض گزارہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ رُقْعہ **دَریائے نیل** میں ڈالا ایک رات میں سولہ [16] گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصْر سے بالکل مَوقُوف (یعنی ختم) ہوگئی۔ **(العظمة لابی الشیخ الاصبهانی ص۳۱۸ رقم ۹۴۰)**

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس رِوایَت سے معلوم ہوا کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حُکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانیوں پر بھی لہرا رہا تھا اور دریاؤں کی رَوانی بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نافرمانی نہیں کرتی تھی۔ نگاہِ نُبُوَّت سے فیض و برکت یافْتہ، بارگاہِ رِسالت سے تعلیم و تربِیّت یافْتہ حضرتِ سیِّدُ نا عُمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حُسنِ ایمان کی بَرَکات تھیں، ربِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اَہْلِ مِصْر کو اِس بُری رَسْم سے نَجات عطا فرمائی۔

ہم نے تقصیر کی عادت کر لی آپ اپنے پہ قِیامت کر لی
میں چلا ہی تھا مجھے روک لیا مِرے **اللہ** نے رَحْمت کر لی (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناجائز رَسْم ورَواج اور مسلمانوں کی حالتِ زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اَہلِ مِصْر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے رَسْمِ بد جاری تھی اِسی طرح دورِ حاضِر میں بھی بعض قبیح اور ناجائز رُسومات زور پکڑتی جا رہی ہیں اور یہ خلافِ شَرْع رُسومات مسلمانوں کو پَستی و بربادی کے عَمیق گڑھے کی طرف دھکیلتی اور سنّتِ رسولُ **اللہ** سے دُور کرتی چلی جا رہی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 170 صَفْحات پر مُشْتَمِل ایک زبردست کتاب ''اِسلامی زندَگی'' صَفْحَہ 12 تا 16 پر مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے ۔ (کنزالعمال)

نے بُری رُسومات اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کی جو کچھ کیفیّات بیان فرمائی ہیں اُن کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: آج کون سا دَرْد رکھنے والا دِل ہے جو مسلمانوں کی موجودہ پَستی اور اِن کی موجودہ ذِلّت وخواری اور ناداری پر نہ دُکھتا ہو اور کون سی آنکھ ہے جو اِن کی غربت، مُفلِسی، بے رُوْزگاری پر آنسو نہ بہاتی ہو! حُکومت اِن سے چِھنی، دولت سے یہ محروم ہوئے، عزَّت ووقار اِن کا خَتْم ہو چکا، زمانے بھر کی مصیبت کا شکار مسلمان بن رہے ہیں، اِن حالات کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، مگر دوستو! فقط رونے دھونے سے کام نہیں چلتا بلکہ ضَروری یہ ہے کہ اِس کے عِلاج پر غور کیا جائے۔ عِلاج کے لئے چند چیزیں سوچنی چاہئیں (1) اصل بیماری کیا ہے؟ (2) اِس کی وجہ کیا؟ مَرَض کیوں پیدا ہوا؟ (3) اِس کا عِلاج کیا ہے؟ (4) اِس عِلاج میں پرہیز کیا کیا ہے؟ اگر اِن چَار باتوں میں غور کرلو تو سمجھ لو کہ عِلاج آسان ہے۔ **کئی لیڈرانِ قوم اور پیشوایانِ ملک نے اَقوامِ مسلِم کے عِلاج کا بیڑا اُٹھایا مگر ناکامی ہی ملی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جس کسی نیک بندے نے مسلمانوں کو اُن کا صحیح عِلاج بتایا** تو بعض نادان مسلمانوں نے اُس کا مَذاق اُڑایا، اُس پر پھبتیاں کسیں، زبانِ طعن درازکی، غرضیکہ صحیح طبیبوں کی آواز پر کان نہ دھرا۔

مسلمانوں کی بادشاہَت گئی، عزّت گئی، دولت گئی، وقار گیا، صِرْف ایک وجہ سے وہ یہ کہ ہم نے شریعتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی چھوڑ دی، **ہماری زندگی اسلامی زندگی نہ رہی**۔ اِن تمام نُحوستوں کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف، نبیِّ

کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَرم اور آخِرت کا ڈَر نہ رہا۔ اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

دن لَہو[1] میں کھونا تجھے شب صُبْح تک سونا تجھے

شرمِ نبی، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

[1] کھیل کود

مسجِدیں ہماری ویران، مسلمانوں سے سِنیما و تماشے آباد، ہر قسم کے عُیُوب مسلمانوں میں موجود، ناجائز رسمیں ہم میں قائم ہیں، ہم کس طرح عزّت پاسکتے ہیں! جیسے کسی نے کہا ہے:

وائے ناکامی! مَتاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دِل سے اِحساسِ زِیاں جاتا رہا

3 بیماریاں

مسلمانوں کی اَصْل بیماری تو اَحکامِ خدا وسُنّتِ مصطفٰے کو چھوڑ نا ہے، اب اِس مَرَض کی وجہ سے اور بہت سی بیماریاں پیدا ہو گئیں۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی **تین ۳ بیماریاں** ہیں: **اوّل** روزانہ نئے نئے مذہبوں کی پیداوار اور ہر آواز پر مسلمانوں کا آنکھیں بند کر کے چل پڑنا۔ **دوسرے** مسلمانوں کی آپس کی ناچاقیاں، عداوتیں اور مُقدَّمہ بازیاں۔ **تیسرے** جاہِل لوگوں کی گھڑی ہوئی خِلافِ شَرع یا فُضول رَسمیں، اِن تین قِسْم کی بیماریوں نے مسلمانوں کو تباہ کر ڈالا، برباد کر دیا، گھر سے بے گھر بنا دیا، مقروض کر دیا غرضیکہ ذِلّت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔

مذکورہ بیماریوں کا عِلاج

پہلی بیماری کا عِلاج یہ ہے کہ ہر بدمذہب کی صُحبت سے بچو، اُس **عالِمِ حق اور سُنِّیُّ الْمذھب شخص کے پاس بیٹھو** جس کی صُحبتِ فیض اَثر سے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عِشق اور اِتِّباعِ شریعت کا جذبہ پیدا ہو۔

دوسری بیماری کا عِلاج یہ ہے کہ اکثر فِتنہ وفساد کی جڑ دو چیزیں ہیں: ایک **غصّہ** اور اپنی بڑائی اور دوسرے حُقُوقِ شرعیہ سے **غفلت**۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ میں سب سے اونچا رَہوں اور سب میرے حقوق ادا کریں مگر میں کسی کا حق ادا نہ کروں اگر ہماری طبیعت میں سے غُرُور وتَکَبُّر نکل جائے، عاجزی اور تواضُع پیدا ہو جائے، ہم میں سے ہر شخص دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **کبھی جھگڑے کی نوبَت ہی نہ آئے**۔

تیسری بیماری یہ ہے کہ ہمارے اکثر مسلمانوں میں بچّے کی پیدائش سے لے کر مرنے تک مختلف موقعوں پر ایسی تباہ کن رَسمیں جاری ہیں جنہوں نے **مسلمانوں کی جڑیں کھوکھلی کردی ہیں**۔ شادی بیاہ کی رسموں کی بدولت ہزاروں مسلمانوں کی جائیدادیں، مکانات، دُکانیں سُودی قرضے میں چلی گئیں اور بَہُت سے اَعلٰی خاندانوں کے لوگ آج کِرایہ کے مکانوں میں گزر کر رہے ہیں اور ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اپنی قوم کی اِس مصیبت کو دیکھ کر میرا دل بھر آیا، طبیعت میں جوش پیدا ہوا کہ کچھ خدمت کروں۔ روشنائی کے چند قطرے حقیقت میں میرے آنسوؤں کے قطرے ہیں، خدا کرے کہ اس سے قوم کی

اِصلاح ہو جائے ، میں نے یہ محسوس کیا کہ بَہُت سے لوگ اِن شادی بیاہ اور دیگر فُضول رَسموں سے بیزار تو ہیں مگر برادری کے طعنوں اور اپنی ناک کٹنے کے خوف سے جس طرح ہوسکتا ہے قرض لے کر ان جاہِلانہ رَسموں کو پورا کرتے ہیں ۔کوئی تو ایسا مردِ مُجاہِد ہو جو بِلا خوف وخَطَر ہر ایک کے طعنے برداشت کر کے تمام ناجائز وحرام رَسموں پر لات ماردے اور سنّتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو زندہ کر کے دکھادے کہ جو شخص سُنّت کو زندہ کرے اُس کو 100 شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ شہید تو ایک دَفْعَہ تلوار کا زَخْم کھا کر دنیا سے پردہ کر جاتا ہے مگر یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نیک بندہ عُمْر بھر لوگوں کی زبانوں کے زَخْم کھاتا رہتا ہے۔ واضِح رہے کہ مُرَوَّجہ رَسمیں دو قِسْم کی ہیں: **ایک** تو وہ جو شرعاً ناجائز ہیں۔ **دوسری** وہ جو تباہ کُن ہیں اور بَہُت دَفْعَہ اُن کے پورا کرنے کے لئے مسلمان سُودی قرض کی نُحوست میں بھی مُبتَلا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ سُود کا لین دین گناہِ کبیرہ ہے اور یوں یہ رُسُومات بَہُت ساری آفات میں پھنسا دیتی ہیں، اِن سے دُوری ہی میں عافیّت ہے۔

(اسلامی زندگی ص۱۲تا ۱۶ بتَصَرُّف)

(غلط وقبیح رسومات کے نقصانات جاننے اور اِن کے علاج کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے ''مکتبۃُ المدینہ'' کی کتاب ''اسلامی زندگی'' ہدِیّۃً حاصل کر کے مُطالَعہ فرمائیے)

شادیوں میں مت گنہ نادان کر　　خانہ بربادی کا مت سامان کر
چھوڑ دے سارے غَلَط رَسْم ورواج　　سنّتوں پر چلنے کا کر عَہْد آج
خوب کر ذِکْرِ خدا و مصطفٰے　　دل مدینہ اُن کی یادوں سے بنا (وسائلِ بخشش ص ۶۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر والے سے گفتگو

مُدَّعائے رسول، رفیقِ رسول، مُشیرِ رسول، جاں نثارِ رسول، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ایک بار ایک صالح (یعنی نیک پرہیز گار) نوجوان کی قَبْر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فُلاں! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔ (پ۲۷،الرحمٰن:۴٦)

اے نوجوان! بتا! تیرا قَبْر میں کیا حال ہے؟ اُس صالح (یعنی با عمل) نوجوان نے قَبْر کے اندر سے آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام لے کر پکارا اور باآوازِ بلند دو۲ مرتبہ جواب دیا: قَدْ اَعْطَانِیْهِمَا رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْجَنَّةِ. میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے **یہ دونوں جنّتیں مجھے عطا فرما دی ہیں۔** (تاریخ دمشق لابن عساکِر ج۴۵ ص۴۵۰)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دے بہرِ عُمَر اپنا ڈر یاالٰہی
دے عشقِ شہِ بَحْر و بَر یاالٰہی

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے فاروقِ اَعظم حضرتِ سیِّدُنا عُمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی کہ بعطائے ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اہلِ قَبْر کے اَحوال معلوم کرلئے۔ اِس رِوایَت سے یہ بھی پتا چلا کہ جو شخص نیکیوں بھری زندگی گزارے گا اورخوفِ خداعَزَّوَجَلَّ سے لرزاں وترساں رہے گا، بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں کھڑا ہونے سے ڈرے گا، وہ اللّٰہُ رَبُّ الْعُلٰی عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمتِ کامِلہ سے دوجنّتوں کا حقدارقرار پائے گا۔جوانی میں عِبادت کرنے اورخوفِ خداعَزَّوَجَلَّ رکھنے والوں کومبارَک ہوکہ بروزِ قِیامت جب سورج ایک میل پررہ کرآگ برسارہا ہوگا، سایۂ عرش کے عِلاوہ اُس جاں گُزا (یعنی جان کوتکلیف میں ڈالنے والی) گرمی سے بچنے کا کوئی ذَرِیْعہ نہ ہوگا تو اللّٰہُ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ ایسے خوش قسمت مسلمان کواپنے عرشِ پناہ گاہِ اہلِ فَرْش کا سایۂ رَحْمت عنایت فرمائے گا جیسا کہ

سایۂ عرش پانے والے خوش نصیب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 88 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟'' صَفْحہ 20 پرحضرتِ سیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکافی نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سَلمان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی طرف خط لکھا کہ اِن صِفات کے حامِل مسلمان عرش کے سائے میں ہوں گے: (اُن میں سے دو یہ ہیں) (۱)......وہ شخص جس کی نَشْوونُما اِس حال میں ہوئی کہ اُس کی صُحبت،جوانی اورقُوّت اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ

کی پسند اور رِضا والے کاموں میں صَرف ہوئی اور (۲)......وہ شخص جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا اور اُس کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۸ ص۱۷۹ حدیث۱۲)

یارب! میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دَم

دیوانہ شَہَنْشاہِ مدینہ کا بنا دے (وسائلِ بخشش ص۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچانک دو شیر آ پہنچے

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک شخص ڈھونڈ رہا تھا، کسی نے بتایا کہ کہیں آبادی کے باہَر سو رہے ہوں گے۔ وہ شخص آبادی کے باہَر نکل کر آپ کو تلاش کرنے لگا یہاں تک کہ حضرتِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اس حالت میں پایا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سر کے نیچے دُرّہ رکھے ہوئے زمین پر سو رہے تھے، اُس نے نیام سے تلوار نکالی اور وار کرنا ہی چاہتا تھا کہ غَیب سے دو شیر نُمُودار ہوئے اور اُس کی طرف بڑھے، یہ منظر دیکھ کر وہ چیخ پڑا، اُس کی آواز سے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ بیدار ہو گئے، اُس نے اپنا سارا واقِعہ بیان کیا اور آپ کے دستِ حق پرست پر مسلمان ہو گیا۔ (تفسیرِ کبیر ج۷ ص۴۳۳)

گھر والوں کو تَہَجُّد کیلئے جگاتے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان کے والِد ماجد

حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ رات کو اُٹھ کر نمازیں ادا فرماتے، اس کے بعد جب رات کا آخِری وَقْت آجاتا تو اپنے گھر والوں کو بیدار کر کے فرماتے کہ نَماز پڑھو۔ پھر یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کرتے:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾

(پ ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو نَماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بَھلا پرہیزگاری کے لئے۔

(مؤطّا امام مالك ج ۱ ص ۱۲۳ حدیث ۲۶۵)

امیرُ الْمُؤمِنین، اِمامُ الْعادِلین، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نَمازیوں کی خبر گیری کرنے کی ایک روایت اور مُلاحَظہ فرمائیے نیز اِس کے مطابِق عمل کا ذِہْن بنائیے چُنانچِہ امیرُ الْمُؤمِنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے صُبْح کی نَماز میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن ابی حَثْمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں سیِّدُنا **سُلَیمان** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا گھر تھا اُن کی ماں حضرتِ سیِّدَتُنا **شِفا** رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبْح کی نَماز میں، میں نے سُلَیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نَماز (یعنی نَفْلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، سیِّدُنا **عُمَر فاروقِ اَعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: صُبْح کی نَماز جماعَت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں

قِیام کروں۔ (یعنی رات بھر نَفلیں پڑھوں) (موطّا امام مالك ج ۱ ص ۱۳٤ حديث ۳۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے گھر جا کر خبر نکالی، اِس رِوایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شب بھر نوافِل پڑھنے یا اجتماعِ ذِکر ونعت یا سنّتوں بھرے اجتماع میں رات گئے تک شرکت کرنے کے سبب صُبْح کی نَماز قضا ہو جانا کُجا اگر فَجْر کی جماعَت بھی چلی جاتی ہو تو لازِم ہے کہ اِس طرح کے مُستحبّات چھوڑ کر رات آرام کرلے اور باجماعَت نَمازِ فَجْر ادا کرے۔

مَحبوبِ فاروقِ اعظم

فرمانِ فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ: مجھے وہ شخص مَحبوب (یعنی پیارا) ہے جو مجھے میرے عیب بتائے۔ (الطبقات الکبری لابن سعد ج۳ ص۲۲۲)

شَہْد کا پیالہ

حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں شَہْد کا پیالہ پیش کیا گیا، اُسے اپنے ہاتھ پر رکھ کر تین۳ مرتبہ فرمایا: ''اگر میں اُسے پی لوں تو اس کی حلاوت (یعنی لذّت ومٹھاس) خَتْم ہو جائے گی مگر حساب باقی رہ جائے گا۔'' پھر آپ نے کسی اور کو دے دیا۔

(الزهد لابن المبارك ص۲۱۹)

فانی دنیا کا نقصان برداشْت کر لیا کرو

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے

اس بات پر غور کیا ہے کہ جب دُنیا کا اِرادہ کرتا ہوں تو آخرت کا نُقصان ہوتا نظر آتا ہے اور جب آخرت کا اِرادہ کرتا ہوں تو دنیا کو نُقصان محسوس ہوتا ہے چُونکہ مُعامَلہ ہی اسی طرح کا ہے لٰہذا تم (آخرت کا نہیں بلکہ) فانی دنیا کا نُقصان برداشت کرلیا کرو۔ (اَلزّھد للامام احمد ص ۱۵۲)

فاروقِ اعظم کا رونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ جَنابِ صادِق واَمین، سیِّدُ الخائفین، امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَطْعی جنّتی ہونے کے باوُجود خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے گِریہ کُناں رہتے بلکہ خَشْیَّتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے رونے کے سبب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ پُر اَنوار پر دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 695 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** جلد اوّل، صَفْحہ 123 پر حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ زندَگی کے ایک حسین اور لائقِ تقلید گوشے کا ذکر ہے: حضرتِ عبدُاللّٰہ بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ سے رِوایت ہے کہ صاحِبِ خوف وخشیّت، نَجْمِ راہِ ہدایت، مَنْبَعِ عِلْم وحکمت حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چِہرۂ اَقدس پر بہُت زیادہ رونے کی وجہ سے دو کالی لکیریں پڑ گئی تھیں۔ (اَلزّھد للا مام احمد بن حنبل ص ۱۴۹)

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذِکرِ مَحبّت عام ہے لیکن سوزِ مَحبّت عام نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خود کو عذاب سے ڈرانے کا انوکھا طریقہ

حضرتِ سیّدُ نا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُ نا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ بسا اوقات آگ کے قریب ہاتھ لے جاتے پھر اپنے آپ سے سُوال فرماتے: اے خَطّاب کے بیٹے! کیا تجھ میں یہ آگ برداشْت کرنے کی طاقت ہے؟

(مناقب عمر بن الخطاب لابن الجوزی ص۱۵۴)

بکری کا بچّہ بھی مر گیا تو.....

امیرُ الْمُؤْمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا کہ اُونٹ پر سُوار ہو کر بَہُت تیزی سے جا رہے ہیں، میں نے کہا: یا امیرَ الْمُؤمِنِین! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ جواب دیا: صَدَقے کا ایک اُونٹ بھاگ گیا ہے اُس کی تلاش میں جا رہا ہوں، اگر دریائے فُرات کے کَنارے پر بکری کا ایک بچّہ بھی مر گیا تو بروزِ قِیامت عُمَر سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ (ایضاً ص۱۵۳)

جہنَّم کو بکثرت یاد کرو

حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے تھے: جہنَّم کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ اِس کی گرمی نہایت سَخْت اور گہرائی بَہُت زیادہ ہے اور اس کے گُرْز یعنی ہتھوڑے لوہے کے ہیں۔ (جن سے مُجرِموں کو مارا جائیگا) (ترمذی ج ٤ ص ٢٦٠ حیدث ٢٥٨٤)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

لوگوں کی اجازت سے بَیتُ المال سے شہد لینا

حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار بیمار ہوئے، طبیبوں نے عِلاج میں شَہد تجویز کیا، بَیتُ المال میں شَہد موجود تھا لیکن مسلمانوں کی اجازت کے بِغیر لینے پر راضی نہ تھے، چُنانچہ اِسی حالت میں مسجِد میں حاضِر ہوئے اور مسلمانوں کو جَمع کر کے اجازت طلب کی، جب لوگوں نے اِجازت دی تو اِستِعمال فرمایا۔ (طبقاتِ ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۰۹)

مُسلسَل روزے رکھتے

حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ وِصال سے ۲ دو سال تک لگاتار روزے رکھتے رہے۔ دوسری رِوایت میں ہے: بَقَرہ عید و عیدُ الْفِطْر اور سفر کے علاوہ حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مُسلسَل روزے رکھتے تھے۔ (مناقب عمر بن الخطاب لابن الجوزی ص ۱۶۰)

سات یا نو لُقمے

حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ 7 یا 9 لقموں سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۱۱)

اونٹوں کے بدن پر تیل مل رہے تھے

حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ صدقے کے اونٹوں کے بدن پر قَطْران (یعنی تیل) مل رہے تھے، ایک شخص نے عَرض کی: حضرت! یہ کام کسی غلام سے کروا لیتے! جواب دیا: مجھ سے بڑھ کر کون غلام ہو سکتا ہے، جو شخص مسلمانوں کا والی ہے وہ

ان کا غلام ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۵ ص ۳۰۳ رقم ۱۴۳۰۳)

فاروقِ اَعظم کا جنّتی مَحَل

مَحبوبِ رَبُّ الْعِزَّت، رسولِ رَحمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بشارت کے مطابِق حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ **عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں شامل** قَطْعی جنّتی ہیں چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا جابر بن عبدُ اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ محبوبِ رَحمٰن، نبیِّ غیبِ دان، رسولِ ذیشان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں **جنّت** میں گیا، وہاں میں نے ایک **مَحَل** دیکھا، اِستِفسار کیا: (یعنی پوچھا) **یہ مَحَل کس کا ہے ؟** فِرِشتے نے عَرْض کی: حضرتِ **عُمَر** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا۔ میں نے چاہا کہ اندر داخِل ہو کر اسے دیکھوں لیکن (اے عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ!) تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عرض کرنے لگے: **یا رسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان، کیا میں آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر غیرت کر سکتا ہوں؟ (بُخاری ج ۲ ص ۵۲۵ حدیث ۳۶۷۹) **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے مِلا — بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللّٰہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا مِلا — جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللّٰہ کی

پہلے شِعْر کا مطلب ہے: عَرشِ اَعظم کے پیدا کرنے والے پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس کسی کو جو کچھ ملا ہے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاک در سے ملا ہے، کیونکہ دونوں جہانوں میں رسولِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم ہی کا صدقہ تقسیم ہو رہا ہے۔

دوسرے شِعْر کے معنی ہیں: عشقِ رسول کی آگ میں جل کر خاک ہونے والوں کو (مرنے کے بعد) چین کی نیند نصیب ہوتی ہے کیونکہ روح وجان کے لئے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت اِکسیر یعنی نہایت مُؤَثِّر اور مُفید دوا کا درجہ رکھتی ہے۔

دُرّہ پڑتے ہی زَلزَلہ جاتا رہا

ایک مرتبہ مدینۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں **زَلزَلہ** آگیا اور زمین زور زور سے ہلنے لگی۔ یہ دیکھ کر کرامت وعدالت کی اعلیٰ مثال، صاحبِ عَظَمت وجلال، امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ جلال میں آگئے اور زمین پر ایک دُرّہ مار کر فرمانے لگے: قِرِّیْ اَلَمْ اَعْدِلْ عَلَیْکِ (یعنی اے زمین! ٹھہر جا کیا میں نے تیرے اوپر عدل وانصاف نہیں کیا؟) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمانِ جلالت نشان سنتے ہی **زمین ساکن ہوگئی** (یعنی ٹھہر گئی) **اور زَلزَلہ خَتْم ہوگیا۔** (طبقاتُ الشّافعیۃ الکبری للسبکی ج ۲ ص ۳۲٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کو کتنی طاقت اور قوّت حاصل ہوتی ہے اور وہ کس قدر بُلند و بالا شان کے حامل ہوتے ہیں۔ سچ ہے کہ جو خدا عَزَّوَجَلَّ کے ہوجاتے ہیں **خدائی** (یعنی دُنیا) **اُن کی ہوجاتی ہے۔**

”عُمَر فاروق“ کے 8 حُرُوف کی نسبت سے 8 فضائلِ حضرتِ عُمَر بزَبانِ محبوبِ ربِّ اکبر

﴿1﴾ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ یعنی حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی

عنہ) سے بہتر کسی آدمی پر سورج طُلوع نہیں ہوا۔ (تِرمِذی ج ٥ ص ٣٨٤ حدیث ٣٧٠٤)

تَرجُمانِ نبی ہم زَبانِ نبی

جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

﴿2﴾ آسمان کے تمام فِرِشتے حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی عزّت کرتے ہیں اور زمین کا ہر شیطان ان کے خوف سے لرزتا ہے[1] ﴿3﴾ لَا یُحِبُّ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ مُنَافِقٌ وَّ لَا یُبْغِضُھُمَا مُؤْمِنٌ یعنی (حضرت) ابوبکر اور (حضرت) عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہما) سے مُؤمِن مَحَبَّت رکھتا ہے اور مُنافِق ان سے بُغْض رکھتا ہے[2] ﴿4﴾ عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی (حضرت) عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اَہلِ جنّت کے چَراغ ہیں۔[3] ﴿5﴾ ھٰذَا رَجُلٌ لَّا یُحِبُّ الْبَاطِلَ یعنی یہ (حضرت عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ) وہ شخص ہے جو باطِل کو پسند نہیں کرتا[4] ﴿6﴾ ''تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا تو۔'' حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تشریف لائے[5] ﴿7﴾ رِضَا اللّٰہِ رِضَا عُمَرَ وَرِضَا عُمَرَ رِضَا اللّٰہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی رِضا ہے اور حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی رِضا اللہ تعالٰی کی رِضا ہے[6] ﴿8﴾ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ یعنی ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا۔''[7]

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیث

مدینہ

(1) تاریخ دمشق ج ٤٤ ص ٨٥ (2) ایضاً ص ٢٢٥ (3) مَجمَعُ الزَّوائِد ج٩ ص ٧٧ حدیث ١٤٤٦١ (4) مُسنَدِ اِمام احمد ج٥ ص٣٠٢ حدیث ١٥٥٨٥ (5) تِرمِذی ج٥ ص٣٨٨ حدیث ٣٧١٤ (6) جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج٤ ص٣٦٨ حدیث ١٢٥٥٦ (7) تِرمِذی ج٥ ص٣٨٣ حدیث ٣٧٠٢

پاک (نمبر8) کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی ان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ حق ہوتے ہیں اور زبان سے جو بولتے ہیں وہ حق بولتے ہیں۔ (مراۃ ج۸ص۳٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمیں حضرتِ عُمَر سے پیار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عالیشان مرتبہ عطا فرمایا اور بَہُت زیادہ عزّت وشرافت اور فضیلت وکرامت سے نوازا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شانِ رِفعت نشان کو تسلیم کرنا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو برحق جان کر راہِ ہدایت کا روشن مینار سمجھنا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَحَبَّت وعقیدت رکھنا نہایت ضَروری ہے جیسا کہ جلیلُ القَدْر صحابی حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ دو جہان، شاہِ کون ومکان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ توجُّہ نشان ہے: مَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنی جس شخص نے حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے بُغْض رکھا اُس نے مجھ سے بُغْض رکھا اور جس نے حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۵ص۱۰۲حدیث ٦٧٢٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے، آسمانِ ہدایَت کے چمکتے دَمکتے سِتارے، دکھی دل کے سہارے،

غلامانِ مصطفٰے کی آنکھوں کے تارے حضرتِ سیِّدُ نا ابوحَفْص عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان اوراُن سے مَحَبَّت کرنے کا اِنعام آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَحَبَّت کرنا گویا رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک، سیَّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بُغْض وعداوت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بُغْض وعداوت کے مُترادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے، جس کا نتیجہ دنیاوآخِرت کی ذِلَّت وذُلالت ہے۔

وہ عُمر وہ حبیبِ شہِ بحر و بر وہ عُمَر خاصۂ ہاشمی تاجور

وہ عُمَر کُھل گئے جس پہ رَحمت کے در وہ عُمَر جس کے اَعداء پہ شیدا سَقَر

اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

جس سے مَحَبَّت ، اُسی کے ساتھ حشر

''بُخاری شریف'' کی حدیثِ پاک میں ہے: خادِمِ بارگاہِ رِسالت حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسولِ رَحْمت، شفیعِ روزِ قِیامت، مُخْبِرِ اَحوالِ دُنیاوآخِرت سے پوچھا کہ قِیامت کب آئے گی؟ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم نے اِس کے لئے کیا تیّاری کی ہے؟ عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس تو کوئی عمل نہیں، سوائے اِس کے کہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔ سرورِ کائنات، شاہِ

موجودات، مَحبوبِ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے مَحبَّت کرتے ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اِتنا خوش نہیں کیا جتنا سلطانِ دو جہان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمانِ مَحبَّت نشان نے کیا کہ تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے مَحبَّت کرتے ہو۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں حُضُور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے مَحبَّت کرتا ہوں اور حضراتِ ابوبکر و عُمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے بھی، لِہٰذا اُمّید وار ہوں کہ اِن کی مَحبَّت کے باعث اِن حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اَعمال اِن جیسے نہیں۔ (بُخاری ج ۲ ص ۵۲۷ حدیث ۳۶۸۸)

ہم کو شاہِ بحرو بر سے پیار ہے اِنْ شَاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے
اور اَبُوبکر و عُمر سے پیار ہے
اِنْ شَاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

عَظَمتِ صَحابہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 192 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''سَوانحِ کربلا'' صَفْحَہ 31 پر حدیثِ پاک منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُغَفَّل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، مَحبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: میرے اَصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! اِنہیں میرے بعد

نشانہ نہ بناؤ، جس نے انہیں محبوب رکھا میری مَحَبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے اِن سے بُغْض کیا اُس نے مجھ سے بُغْض کیا، جس نے اِنہیں اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی، جس نے مجھے اِیذا دی بیشک اُس نے **اللہ** تَعَالٰی کو اِیذا دی، جس نے **اللہ** تَعَالٰی کو اِیذا دی قریب ہے کہ **اللہ** تَعَالٰی اُسے گرِفتار کرے۔ (تِرمِذی ج٥ ص٤٦٣ حدیث٣٨٨٨)

ہم کو اَصحابِ نبی سے پیار ہے اِن شاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی فرماتے ہیں: ''مسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کا نہایت ادَب رکھے اور دل میں اُن کی عقیدت و مَحَبَّت کو جگہ دے۔ اُن کی مَحَبَّت حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی مَحَبَّت ہے اور جو بدنصیب صَحابۂ کِرام (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کی شان میں بے اَدَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دشمنِ خدا و رسول ہے، مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔'' (سوانِحِ کربلا ص ٣١) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور
نَجْم ہیں اور ناؤ ہے عِترَت رسولُ اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش)

اس شِعْر کا مطلب ہے کہ اہلسنَّت کا بیڑا (یعنی کَشتی) پار ہے کیونکہ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اِن کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلِ بیتِ اَطہار عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کشتی کی طرح ہیں۔

مُردہ چیخنے لگا،ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **413** صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**عُیُونُ الْحِکایات**'' حصّہ اوّل صَفْحَہ **246** پر حضرتِ سیِّدُ نا امام عبدُالرَّحمٰن بن علی جَوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القوی تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا خَلَف بن تمیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیْم فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُ نا اَبُوالْحُصَیب بشیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ القَدِیْر کا بیان ہے کہ میں تجارت کیا کرتا تھا اور **اللہ** غفّار عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم سے کافی مال دار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں مُیَسَّر تھیں اور میں اکثر ''**ایران**'' کے شہروں میں رہا کرتا تھا۔ **ایک مرتبہ** مجھے میرے مزدور نے بتایا کہ فُلاں مسافر خانے میں ایک لاش بے گور و کفن پڑی ہے، کوئی دفنانے والا نہیں۔ یہ سن کر مجھے اُس مرنے والے کی بے کسی پر ترس آیا اور **خیر خواہی کی نیّت** سے تَجْہِیز و تَکْفِین کا اِنتظام کرنے کیلئے میں مسافر خانے پہنچا تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہے جس کے پیٹ پر کچّی اینٹیں رکھی ہیں۔ میں نے ایک چادر اُس پر ڈال دی، اُس لاش کے قریب اُس کے ساتھی بھی بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص بَہُت عِبادت گزار اور نِکوکار تھا، ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم اِس کی تَجْہِیز و تَکْفِین کا اِنتظام کرسکیں۔ یہ سن کر میں نے اُجرت پر ایک شخص کو کفن لینے اور دوسرے کو قَبْر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم لوگ ملکر اُس کی قَبْر کے لئے کچّی اینٹیں تیّار کرنے اور اُسے غُسْل دینے کے لئے پانی گَرْم کرنے لگے۔ **ابھی ہم اِنہیں کاموں میں مشغول تھے کہ یکایک وہ**

مُردہ اُٹھ بیٹھا، اینٹیں اُس کے پیٹ سے گر گئیں پھر وہ بڑی بَھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! اُس کے ساتھی یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن میں ہمّت کر کے اُس کے قریب گیا اور بازو پکڑ کر اُسے ہلایا اور پوچھا: تُو کون ہے اور تیرا کیا مُعاملہ ہے؟ **وہ** کہنے لگا: ''میں کُوفے کا رہائشی تھا اور بدقسمتی سے مجھے ایسے بُرے لوگوں کی صُحبت ملی جو حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیق اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اُن کی بُری صُحبت کی وجہ سے میں بھی اُن کے ساتھ مل کر شَیخَینِ کَرِیمَین یعنی حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیق اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو گالیاں دیتا اور اُن سے نفرت کرتا تھا۔'' **حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْخُصَیب بشیر** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے توبہ و اِستِغفار کی اور اُسے کہا: اے بدبخت! پھر تو تُو واقِعی سخت سزا کا مُستَحِق ہے لیکن یہ تو بتا کہ تُو مرنے کے بعد زندہ کیسے ہوگیا؟ تو وہ کہنے لگا: میرے نیک اَعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ **صَحابۂ کرام** رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن **کی گستاخی کی وجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہنَّم کی طرف لے جایا گیا** اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دکھایا گیا اور کہا گیا: ''اب تجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ تُو اپنے بدعقیدہ ساتھیوں کو اپنے دردناک اَنجام کی خبر دے اور اُنہیں بتائے کہ **اللہ غفّار** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دشمنی رکھنے والا آخِرت میں کس قَدَر دردناک

عذاب کا مُسْتَحِق ہے۔ جب تُو اُن کو اپنے بارے میں بتا چکے گا تو تجھے دوبارہ تیرے اصلی ٹھکانے (یعنی جہنَّم) میں ڈال دیا جائے گا۔'' بس! یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اِس عبرت ناک حالت سے گستاخانِ صَحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گستاخیوں سے باز آجائیں ورنہ جو اِن حضراتِ قُدسِیَّہ عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عَظَمت نشان میں گستاخی کرے گا اُس کا انجام بھی میری طرح ہوگا۔ **اِتنا** کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مُردہ حالت میں ہوگیا۔ اِتنی دیر میں قَبْر کھودی جاچکی تھی اور کفن کا اِنتِظام بھی ہوچکا تھا لیکن میں نے کہا: میں ایسے بدبخت کی تَجْہِیز و تَکْفِین ہرگز نہیں کروں گا جو شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیق اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما) کا گستاخ ہو اور میں تو اِس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے واپَس چل دیا۔ بعد میں مجھے کسی نے خبر دی کہ اُس کے بدعقیدہ ساتھیوں نے ہی اُس کو غُسْل دیا اور نَمازِ جنازہ پڑھی۔ اُن کے عِلاوہ کسی نے بھی نَمازِ جنازہ میں شرکت نہ کی۔ حضرتِ سیِّدُنا **خَلَف بن تَمِیم** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیْم فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا **ابُوالْخُصَیب بشیر** عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْقَدِیْر سے پوچھا: کیا آپ اس واقِعے کے وقت وہاں موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اپنی آنکھوں سے اُس بدبخت کو دوبارہ زندہ ہوتے دیکھا اور اپنے کانوں سے اُس کی باتیں سنیں۔ یہ واقِعہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا **خَلَف بن تَمِیم** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیْم نے فرمایا: اب میں گستاخانِ صَحابہ کے اِس عبرت ناک اَنجام کی خبر لوگوں کو ضَرور دوں گا تاکہ وہ

عبرت پکڑیں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ (عیون الحکایات (عربی) ص ۱۵۲)

رَبُّ الْاَنَام عَزَّوَجَلَّ ہمیں صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عَظَمت نشان میں گستاخی و بےاَدَبی سے مَحفوظ رکھے اور تمام صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی سچّی مَحبَّت اور اُن کی خوب خوب تعظیم کرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اللہ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی حِفاظت میں رکھے، ہمیں بےاَدبوں اور گستاخوں سے ہمیشہ مَحفوظ و مامون رکھے اور ہم سے کبھی ادنیٰ سی گستاخی بھی سرزد نہ ہو۔

مَحفوظ سدا رکھنا خدا بے اَدبوں سے

اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو (وسائلِ بخشش ص ۱۹۳)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! گستاخوں کا اَنجام بڑا دردناک وعبرتناک ہوتا ہے۔ ایسے نامُراد زمانے بھر کے لئے عبرت کا سامان بن جاتے ہیں۔ جو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاک بارگاہوں میں نازیبا کلمات کہتے یا صَحابۂ کِرام واَولیاءِ عُظام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک شانوں میں مُزَخْرَفات (مُ۔زَخْ۔رَ۔فات۔یعنی گالیاں) بکتے ہیں آخِرت میں تو تباہی و بربادی اُن کا مقدَّر ضَرور بنے گی مگر وہ دنیا میں بھی ذلیل ورُسوا ہوکر زمانے بھر کے لئے نشانِ عبرت بن جاتے ہیں اور حقیقی مسلمان کبھی بھی اُن کے عقائِد واَعمال کی پیروی نہیں کرتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہمیشہ بااَدب رہنے اور بااَدب لوگوں یعنی عاشِقانِ رسول

کی صُحبت اِختیار کرنے کی توفیقِ رفیق مَرحمت فرمائے اور بے ادبوں اور گستاخوں کی صُحبت سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

از خدا جُوئیم توفیقِ ادب بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

(یعنی اپنے رب عزّوجلّ سے توفیقِ ادب طلب کرو، بے ادب فضلِ رب سے محروم پھرتا ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فاروقِ اعظم کے مُتَعَلِّق عقیدۂ اہلسنّت

حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُتَعلِّق **اہلِ سنّت و جماعت کا عقیدہ** جاننا ضَروری ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِشریعت**'' جلداوّل صَفْحہ 241 پر ہے: ''بعدِ اَنبیا ومُرسلین (عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)، تمام مخلوقاتِ اِلٰہی اِنس وجنّ و مَلک (یعنی فِرِشتوں) سے اَفضل صدّیقِ اَکبر ہیں، پھر عُمر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہم، جو شخص مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو صِدّیق یا فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے افضل بتائے گمراہ، بدمذہب ہے۔'' (بہارِشریعت)

صَحابہ میں ہے افضل حضرتِ صِدّیق کا رُتبہ
ہے اُن کے بعد اعلیٰ مرتبہ فاروقِ اعظم کا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''**کنزالایمان مَعَ خزائنُ العرفان**'' صَفْحہ 974 پر **اللّٰہُ المَجِید** عَزَّوَجَلَّ

سُوْرَۃُ الْحَدِیْد پارہ 27، آیت نمبر 29 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ کہ فضل اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہاتھ ہے، دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بڑے فضل والا ہے۔

بدمَذہبیّت سے نفرت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحَہ 302 پر ہے: حضرتِ عُمَرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نَمازِ مغرِب پڑھ کر مسجِد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟ امیرُ الْمُؤْمِنِین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے خادِم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آؤ۔ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافِر نے کھانا شُروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اُس کی زَبان سے ایسا نکلا جس سے ''بدمذہبی کی بُو'' آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۱۰ ص ۱۱۷ رقم ۲۹۳۸۴)

فارِقِ حقّ و باطِل امامُ الہُدیٰ
تیغِ مَسلُولِ شدّت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اس شِعْر کا مطلب ہے: حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حق و باطل میں فرق کرنے والے، ہِدایت کے اِمام اور اِسلام کی حِمایت میں سختی سے بلند کی ہوئی تلوار کی طرح ہیں، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا حرام ہے

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحَہ 277 پر امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا حُکم پوچھا گیا تو اِرشاد فرمایا: ''(بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا) حرام ہے اور بد مذہب ہوجانے کا اندیشہ کامل اور دوستا نہ ہوتو دین کے لیے زہرِ قاتل۔'' رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ یعنی اُنھیں اپنے سے دُور کرو اور اُن سے دُور بھاگو وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مقدّمہ صَحیح مُسلِم حدیث۷ ص ۹) اور اپنے نَفْس پر اعتِماد کرنے والا (آدمی) بڑے کذّاب (یعنی بَہُت ہی بڑے جھوٹے) پر اعتِماد کرتا ہے، اِنَّھَا اَکْذَبُ شَیْءٍ اِذَا حَلَفَتْ فَکَیْفَ اِذَا وَعَدَتْ (نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے) صحیح حدیث میں فرمایا: جب دَجّال نکلے گا، کچھ (اَفراد) اُسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مُستقیم (یعنی قائم) ہیں، ہمیں اِس سے کیا نقصان ہوگا؟ وہاں (یعنی دجّال کے پاس) جا کر وَیسے ہی ہوجائیں گے۔ (ابوداوٗد ج٤ ص١٥٧ حدیث ٤٣١٩) حدیث میں ہے، نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا حَشر اسی کے ساتھ ہوگا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج٥ ص١٩ حدیث ٦٤٥٠)

آقا نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگا لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ وعشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پانے، دل میں صَحابۂ کِرام واولیاءِ عُظام رِضْوانُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مَحَبَّت جگانے، نیک صُحبتوں سے فَیض اُٹھانے، نَمازوں اورسنّتوں کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابَستہ رہیے، **عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں کی تربیَّت کیلئے سفر اِختیار کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اوراپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کامعمول بنا لیجئے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور **دعوتِ اسلامی** کے ہر دلعزیز **مَدَنی چینل** کے سلسلے دیکھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّبِین و صالِحین کی مَحَبَّت کو دن بدن بڑھتا ہوا محسوس فرمائیں گے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے اِن نُفُوسِ قُدسِیَّہ کا فیضان اور اِن کی نظرِ شفقت شامِلِ حال ہوگی۔ ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ ثناخوانِ رسولِ مقبول، بُلبلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ وآلِ بُتُول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مبلِّغ دعوتِ اسلامی الحاج ابوعُبید قاری حاجی **مشتاق احمد عطّاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی کی وفات سے چند ماہ قَبْل مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب اِرسال کیا تھا، اُس میں انہوں نے بقسم اپنا واقِعہ کچھ یوں تحریر کیا تھا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو **سُنہری جالیوں کے رُوبرو پایا**، جالی مبارَک میں بنے ہوئے تین۳ سوراخ میں سے ایک سوراخ میں جب جھانکا تو ایک دلرُبا منظر

نظر آیا، کیا دیکھتا ہوں کہ **سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی شَیخَینِ کَرِیمین یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمر **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی حاضِرِ خدمت ہیں۔ اتنے میں **حاجی مُشتاق عطّاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی **بارگاہِ محبوبِ باری** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حاجی مُشتاق عطّاری کو سینے سے لگالیا اور پھر کچھ ارشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں پھر آنکھ کُھل گئی۔

آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یا مصطَفٰے
آرزو کب آئے گی بَر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عُمَر کی موت پر اسلام روئے گا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) نے کہا ہے کہ اسلام عُمَر کی موت پر روئے گا۔ (حلیة الاولیاء ج۲ ص۱۷۵)

مَرَضُ الوِصال میں بھی نیکی کی دعوت

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ پر جب قاتِلانہ حملہ ہوا تو ایک نوجوان تسلّی دینے کے لیے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور کہا: اے

امیرُ الْمُؤمِنِین! **اللہ** کی طرف سے آپ کو بِشارت ہو کیونکہ آپ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صُحبت اور اسلام میں سَبقَت نصیب ہوئی، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل وانصاف کیا پھر آپ شہید ہونے والے ہیں۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ یہ اُمُور میرے لیے برابر برابر ہو جائیں، نہ مجھ پر کسی کا حق نکلے نہ میرا کسی پر۔'' جب وہ شخص جانے لگا تو اس کی چادر زمین کو چُھو رہی تھی، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آگیا تو فرمایا: اے بھتیجے! اپنے کپڑے کو اوپر کر لے یہ تیرے کپڑے کو زیادہ صاف رکھے گا اور یہ **اللہ** کو بھی پسند ہے۔

(بخاری ج۲ ص۵۳۲ حدیث ۳۷۰۰)

شدید زَخْمی حالت میں نماز

جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ پر قاتِلانہ حملہ ہوا تو عَرض کی گئی: اے امیرُ الْمُؤمِنِین! نَماز (کا وَقْت ہے) فرمایا: جی ہاں، سنئے! ''جو شخص نَماز ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حِصّہ نہیں۔'' اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے **شدید زَخْمی** ہونے کے باوُجُود **نَماز** ادا فرمائی۔ (کتابُ الکَبائِر ص۲۲)

قَبْر میں بدن سلامت

''بخاری شریف'' میں ہے: حضرتِ عُروَہ بن زُبَیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ خلیفہ ولید بن عبدُالملِک کے زمانے میں جب روضۂ منوَّرہ کی دیوار گری تو لوگ اُس کو

بنانے لگے،(بنیاد کھودتے وَقْت)**ایک پاؤں ظاہر ہوا** تو سب لوگ گھبرا گئے اور لوگوں نے گمان یہ کیا کہ یہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قدم مُبارَک ہے اور کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اسے پہچان سکتا تو حضرتِ عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کہا: لَا، وَاللہِ! مَاھِیَ قَدَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم، مَا ھِیَ اِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ. **یعنی** خدا کی قسم! یہ حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قدم شریف نہیں ہے بلکہ یہ حضرتِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قدم مُبارَک ہے۔ (بُخاری شریف ج۱ ص۴٦۹ حدیث ۱۳۹۰)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفَن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳٤۳)

سینہ تری سنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(ترغیب وترہیب)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”کرم یا رَسولَ اللّٰہ“ کے تیرہ حُرُوف کی نِسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو (تِرمِذی ج۳ ص۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ﴿۲﴾ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔(ابوداوٗد ج۳ ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸) مُفَسّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقْت گلاس منہ سے ہٹا لو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔(مراٰۃ ج۶ ص ۷۷) البتّہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جگر (Liver) کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ لَوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم

شریف کی مُشابَہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذاز: فتاوی رضویہ ج٤ ص٥٧٥ ج ٢١ ص ٦٦٩) یہ دونوں پانی قِبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ٥ ص ٥٩٤) ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ❁ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ العُلُوم ج ٢ ص ٨) ❁ **گلاس** میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استِعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے ❁ مَنقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمی ج ٤ ص ١١٧، كشف الخفاء ج ١ ص ٣٨٤) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جَمْع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں **سُنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (١) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ **16** اور (٢) **120** صَفْحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ہَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے

Go To Index

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنزالعمال)

مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو　　خَتم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خدا کے فَضْل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا

(۱۹ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ۔ بمطابق 6-09-2012)

خدا کے فَضْل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا خدا اُن کا محمد مصطَفٰے فاروقِ اعظم کا

کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رَحْمت ہے مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا

پسِ صدّیقِ اکبر مصطَفٰے کے سب صَحابہ میں ہے بے شک سب سے اونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا

گلی سے ان کی شیطاں دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے ہے ایسا رُعْب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا

صَحابہ اور اہلبیت کی دل میں مَحبّت ہے بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا

رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

بھٹک سکتا نہیں ہرگز کبھی وہ سیدھے رستے سے کرم جس بَخْت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا

خدا کی خاص رَحْمت سے محمد صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عنایت سے جہنَّم میں نہ جائے گا گدا فاروقِ اعظم کا

سدا آنسو بہائے جو غَمِ عشقِ محمد میں دے ایسی آنکھ یارب! واسِطہ فاروقِ اعظم کا

مجھے حجّ وزیارت کی سعادت اب عنایت ہو وسیلہ پیش کرتا ہوں خدا فاروقِ اعظم کا

الٰہی! ایک مدّت سے مِری آنکھیں پیاسی ہیں دکھا دے سبز گُنْبد واسِطہ فاروقِ اعظم کا

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں

کرم فرما الٰہی! واسِطہ فاروقِ اعظم کا

Go To Index

بیان:8

کرامات عثمان غنی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (32 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل عَظَمتِ صَحابہ سے لبریز ہو جائیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اورحساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُودشریف** پڑھے ہوں گے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ٥ ص ٢٧٧ حدیث ٨١٧٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ) کراچی میں ہونے والے (٢٠ ذُوالحِجّۃِ الحرام ١٤٢٩ھ۔ 2008ء کے) سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا جو ترمیم و اضافے کے ساتھ طبع کیا گیا۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پُراَسرار مَعذور

حضرتِ سیِّدُنا ابُو قِلابَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے مُلکِ شام کی سرزمین میں ایک آدمی دیکھا جو بار بار یہ صدا لگا رہا تھا: ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں اُٹھ کر اس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہیں، دونوں آنکھوں سے اندھا ہے اور مُنہ کے بل زمین پر اَوندھا پڑا ہوا بار بار یہی کہے جا رہا ہے: ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں نے اُس سے پوچھا: اے آدمی! کیوں اور کس بِنا پر تُو یہ کہہ رہا ہے؟ یہ سُن کر اس نے کہا: اے شخص! میرا حال نہ پوچھ، میں اُن بدنصیبوں میں سے ہوں جو امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کرنے کے لئے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکان میں داخِل ہو گئے تھے، میں جب تلوار لے کر قریب پہنچا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مجھے زور زور سے ڈانٹنے لگیں تو میں نے غصّے میں آ کر بی بی صاحِبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو تھپَّڑ مار دیا! یہ دیکھ کر امیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ دُعا مانگی: ''اللہ تَعَالٰی تیرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے، تجھے اندھا کرے اور تجھ کو جہنَّم میں جھونک دے۔'' اے شخص! امیرُ الْمُؤمِنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا پُرجلال چِہرہ دیکھ کر اور اُن کی یہ قاہِرانہ دعا سن کر میرے بدن کا ایک ایک رُونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف سے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ میں **امیرُ الْمُؤمِنین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **چار دُعاؤں میں سے تین کی زَد میں تو آچکا ہوں**، تم دیکھ ہی رہے ہو کہ میرے دونوں

ہاتھ اور ۲دونوں پاؤں کٹ چکے اور آنکھیں بھی اندھی ہوچکیں، آہ! اب صِرْف چوتھی دُعا یعنی میرا جہنَّم میں داخِل ہونا باقی رہ گیا ہے۔

(اَلرِّیاضُ النَّضرۃ لِلْمُحِبِّ الطَّبَرِی ج۳ ص ٤١)

دو جہاں میں دشمنِ عُثماں، ذلیل و خوار ہے
بعد مرنے کے عذابِ نار کا حقدار ہے

کُنْیَت و اَلقاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 18ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام 35سنِ ہجری کو اللّٰہُ غنی عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلیلُ الْقَدْر صَحابی عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نہایت مظلومیّت کے ساتھ شہید کیے گئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ خُلَفائے راشِدین (یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق، حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمرتضٰی رِضْوانُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) میں تیسرے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کُنْیَت ''ابوعَمْرو'' اور لقب جامِعُ القراٰن ہے نیز ایک لقب ''ذُوالنُّورَین'' (دونوروالے) بھی ہے، کیونکہ اللّٰہُ غَفُور عَزَّوَجَلَّ کے نُور، شافِعِ یومُ النُّشور، شاہِ غَیور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نکاح میں دی تھیں۔

نُور کی سرکار سے پایا دو شالہ نُور کا
ہو مبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش شریف)

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آغازِ اسلام ہی میں قَبولِ اسلام کرلیا تھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو''صاحِبُ الْھِجرَتَین''(یعنی دوہجرتوں والے) کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلے حَبشہ اورپھر مدینۃُ الْمنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیْمًا کی طرف ہجرت فرمائی۔

دو بار جنَّت خریدی

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شانِ والا بَہُت بُلند و بالا ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی مبارَک زندگی میں نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنَّت، تاجدارِ نُبُوَّت، شَہَنْشاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دومرتبہ جنّت خریدی، ایک مرتبہ ''بیرِ رُومہ'' یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وَقْف کر کے اور دُوسری بار ''جَیْشِ عُسْرَت'' کے موقع پر۔ چُنانچِہ ''سُنَنِ ترمذی'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ الرحمٰن بن خَبّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں حاضِر تھا اور حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ محترم، رَحْمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم، سراپا جُودوکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو''جَیْشِ عُسْرَت''(یعنی غزوۂ تبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب ارشاد فرمارہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عُثمان بن عَفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُٹھ کر عَرْض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پالان اور دیگر مُتَعَلِّقہ سامان سَمیت سَو اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ حُضُور سراپا نُور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغیباً فرمایا۔ تو حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ

دوبارہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں تمام سامان سَمیت **دوسو**۲۰۰ **اُونٹ** حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دو۲ جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے پھر ترغیباً ارشاد فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں مع سامان **تین سو**۳۰۰ **اُونٹ** اپنے ذمّے قَبول کرتا ہوں۔

راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضُورِ انور، مدینے کے تاجور، **شافِعِ مَحْشر، بِاِذنِ ربِّ اکبر** غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ سن کر مِنبرِ مُنَوَّر سے نیچے تشریف لاکر دومرتبہ فرمایا: "آج سے **عُثمان** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) جو کچھ کرے اُس پر مُواخَذَہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔" (تِرمِذی ج ۵ ص ۳۹۱ حدیث ۳۷۲۰)

اِمامُ الْاَسْخِیاء! کر دو عطا جذبہ سخاوت کا!
نکل جائے ہمارے دل سے حُبِّ دولتِ فانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

950 اُونٹ اور 50 گھوڑے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل دیکھا گیا ہے کچھ حضرات دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قربان جائیے محبوبِ مصطفٰے، سیِّدُ الْاَسْخِیاء، عُثمانِ باحَیا

رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے جُودوسخا پر کہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اپنے اعلان سے بَہُت زیادہ چندہ پیش کیا چُنانچِہ مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اشرفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اشرفیاں اور پیش کیں۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے پہلی بار میں ایک 100 کا اعلان کیا، دُوسری بار 100 اونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اعلان فرمایا۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص۳۹۵)

مجھے گر مل گیا بحرِ سخا کا ایک بھی قطرہ
مِرے آگے زمانے بھر کی ہوگی ہیچ سلطانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اُمُورِ خیر کیلئے عطیّات جمع کرنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض نادان دینی کاموں کے لئے چندہ کرنا بُرا جانتے اور اس سے روکتے ہیں، یاد رکھئے! بلاوجہ اس کارِ خیر سے روکنے کی شَرْعاً مُمانَعت ہے چُنانچِہ فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 127 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: اُمُورِ خیر کے لیے مسلمانوں سے اس طرح چندہ کرنا بدعت نہیں بلکہ سنّت سے ثابت ہے جو لوگ اس سے

روکتے ہیں (وہ) **مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۙ** (ترجَمۂ کنز الایمان بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار) میں داخِل ہوتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جَریر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کچھ (حضرات) بَرَہْنہ پا، بَرَہْنہ بدن، صِرْف ایک کملی کفنی کی طرح چِیر کر گلے میں ڈالے خدمتِ اقدسِ حُضُورِ پُرنور، سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے، حُضُورِ پُرنور، رَحْمتِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن کی مُحتاجی (یعنی غُربت) دیکھی، چِہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ بلال (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو اَذان کا حکم دِیا، بعدِ نَماز خُطبہ فرمایا، بعدِ تلاوتِ آیاتِ مبارَکہ ارشاد کیا: ''کوئی شخص اپنی اشرفی سے صَدَقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل (یعنی تھوڑے) گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے چُھوہاروں سے، یہاں تک فرمایا: اگرچِہ آدھا چُھوہارا۔'' اِس ارشادِ گرامی (یعنی عطیّات دینے کی ترغیب) کوسُن کر ایک انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ روپیوں کا تھیلا اُٹھالائے جس کے اُٹھانے میں اُن کے ہاتھ تھک گئے، پھر لوگ پے دَر پے صَدَقات لانے لگے، یہاں تک کہ دو انْبار (یعنی 2 ڈھیر) کھانے اور کپڑے کے ہو گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چِہرۂ انور خوشی کے باعث کُندَن (یعنی خالص سونے) کی طرح دَمکنے لگا اور ارشاد فرمایا: ''جو شخص اسلام میں کوئی اچّھی راہ نکالے اُس کے لئے اُس کا ثواب ہے اور اُس کے بعد جتنے لوگ اُس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اُس (اچّھی راہ نکالنے والے) کیلئے ہے بِغیر اس کے کہ اُن (عمل کرنے والوں) کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔'' (مُسلِم ص۵۰۸ حدیث ۱۰۱۷) عطیّات کے بارے میں مزید

[1] پ۲۹، القلم:۱۲

معلومات کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کی 107 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''چندے کے بارے میں سُوال جواب'' کا مُطالَعہ کیجیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عُثمانِ غنی کا اِتِّباعِ رسول

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ زبردست عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطَفٰے کا عملی نُمونہ تھے اپنے اقوال واَفعال میں محبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں اورادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔چُنانچِہ ایک دن حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مسجِد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یِہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۱ ص۱۳۷ حدیث۴۴۱)

حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار وُضوکرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اسی جگہ پر وُضوفرمانے کے بعد مُسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ (اَیضاً ص۱۳۰ حدیث ۴۱۵ مُلَخّصاً)

وُضو کرکے خَنداں ہوئے شاہِ عُثماں کہا: کیوں تَبَسُّم بھلا کررہا ہوں؟
جوابِ سُوالِ مُخاطَب دیا پھر کسی کی ادا کو ادا کررہا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غذا میں مثالی سادگی

حضرتِ سیِّدُ ناشُرَحْبِیل بن مسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرت سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سرکہ اور زیتون پر گزارہ کرتے۔ (اَلزُّھد لِلامام اَحمد ص ١٥٥ حدیث ٦٨٤)

کبھی سیدھا ہاتھ شَرْم گاہ کو نہیں لگایا

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرت سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جس ہاتھ سے میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَستِ مُبارک پر بَیْعَت کی وہ (یعنی سیدھا ہاتھ) پھر میں نے کبھی بھی اپنی شَرْم گاہ کو نہیں لگایا۔ (ابن ماجہ ج ١ ص ١٩٨ حدیث ٣١١)

حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے نہ تو زمانۂ جاہِلیّت میں کبھی بدکاری کی اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ (حلیۃُ الاولیاء ج ١ ص ٩٩)

بند کمرے میں بھی نِرالی شَرْم و حیا

حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شرم وحیا کی شدّت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کسی کمرے میں ہوں اور اُس کا دروازہ بھی بند ہو تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے اور حَیا کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔'' (حِلْیَۃُ الاولیاء ج ١ ص ٩٤ حدیث ١٥٩)

ہمیشہ روزے رکھا کرتے

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیشہ نَفْلی روزے رکھتے

اور رات کے ابتِدائی حصّے میں آرام فرما کر بقیّہ رات قِیام (یعنی عبادت) کرتے تھے۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ ج ۲ ص ۱۷۳)

خادِم کو زَحْمت نہیں دیتے

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تواضُع (یعنی عاجزی) کا یہ حال تھا کہ رات کو تہجُّد کے لیے اُٹھتے اور کوئی بیدار نہ ہوا ہوتا تو خود ہی وُضو کا سامان کر لیتے اور کسی کو جگا کر اس کی نیند میں خلَل انداز نہ ہوتے۔ چُنانچہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب رات تہجُّد کے لیے اُٹھتے تو وُضُو کا پانی خود لے لیتے تھے۔ عرض کی گئی: آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کیوں زَحْمت اٹھاتے ہیں خادِم کو حکم فرما دیا کریں۔ فرمایا: نہیں رات اُن کی ہے اِس میں آرام کرتے ہیں۔ (ابنِ عَساکِر ج ۳۹ ص ۲۳۶)

لکڑیوں کا گٹّھا اُٹھائے چلے آرہے تھے!

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک موقع پر اپنے باغ میں سے لکڑیوں کا گٹّھا اٹھائے چلے آرہے تھے حالانکہ کئی غلام بھی موجود تھے۔ کسی نے عرض کی: آپ نے یہ گٹّھا اپنے غلام سے کیوں نہ اُٹھوالیا؟ فرمایا: اُٹھوا تو سکتا تھا لیکن میں اپنے نَفْس کو آزما رہا ہوں کہ وہ اس سے عاجز تو نہیں یا اسے ناپسند تو نہیں کرتا! (اَللُّمع ص ۱۷۷)

میں نے تیرا کان مَروڑا تھا

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا: **میں نے**

ایک مرتبہ تیرا کان مَروڑا تھا اِس لئے تو مجھ سے اُس کا بدلہ لے لے۔

(الرِّیا ضُ النَّضرة،ج ٣ ص ٤٥)

قبْر دیکھ کر سیِّدُ نا عُثمانِ غنی گریہ وزاری فرماتے

امیرُ الْمُؤمِنین ، جامعُ القراٰن ، حضرتِ سیِّدُ نا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ قَطْعی جنّتی ہونے کے باوُجود بھی قَبْر کی زِیارت کے موقع پر آنسو روک نہ سکتے تھے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 695 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''اللّٰہ والوں کی باتیں'' (جلداوّل) کے صَفْحَہ 139 پر ہے: امیرُ الْمُؤمِنین ، حضرت سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب کسی قَبْر کے پاس کھڑے ہوتے تو اِس قَدَر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رِیش (یعنی داڑھی) مُبارَک تَر ہوجاتی۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ١٣٨ حدیث ٢٣١٥)

...... تو میں یہ پسند کروں گا کہ راکھ ہوجاؤں

حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: '' اگر مجھے جنّت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے لیکن مجھے یہ نہ پتا ہو کہ مجھے کس طرف جانے کا حکم ہوگا تو میں یہ پسند کروں گا کہ راکھ ہوجاؤں، اس سے پہلے کہ مجھے کسی طرف جانے کا حکم دیا جائے۔''

(اَلزُّھد لِلامام احمد ص ١٥٥ حدیث ٦٨٦)

قَطْعی جنّتی ہونے کے باوُجود آپ نے خوفِ خدا سے مغلوب ہو کر یہ فرمایا ہے۔ اِس ارشاد میں **اللہ** تعالٰی کی خُفیہ تدبیر سے خوف کا اظہار ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنّت کے

بجائے جہنَّم میں جانے کا حکم دے دیا جائے! لہٰذا عذابِ دوزخ کے ڈر کے سبب راکھ ہو جانے جانے کی پسند کا اِظہار فرمایا۔

کاش! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طَیبہ کی
مصطَفٰے کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا (وسائلِ بخشش ص ۲۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آخِرت کی فِکْر دل میں نُور پیدا کرتی ھے

حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: دنیا کی فِکْر دل میں اندھیرا جب کہ آخِرت کی فکر نُور پیدا کرتی ہے۔ (اَلْمُنَبِّھات ص ٤)

عُثمانِ غنی پر کرم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّے مدینے کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان، مَحْبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جامِعُ القرآن، حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ پر بے حد و بے انتہا مہربان تھے، اس ضِمْن میں ایک واقِعہ مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جن دِنوں باغیوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکانِ رَفیعُ الشّان کا مُحاصَرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک نہیں جانے دی جا رہی تھی اور حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ پیاس کی شِدّت سے تڑپتے رہتے تھے۔ میں ملاقات کے لیے حاضِر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اُس دن روزہ دار تھے۔ مجھ کو دیکھ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

کر فرمایا: اے عبدُ اللّٰہ بن سلام (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! میں نے آج رات تاجدارِ دو جہان، رَحْمت عالمیان، مدینے کے سلطان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِس روشن دان میں دیکھا، سلطانِ زمانہ، رسولِ یگانہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِنتہائی مُشفِقانہ لہجے میں اِرشاد فرمایا: ''اے عُثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! ان لوگوں نے پانی بند کر کے تمہیں پیاس سے بے قرار کر دیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو فوراً ہی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک ڈول میری طرف لٹکا دیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں اُس سے سیراب ہوا اور اب اِس وَقْت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کر رہا ہوں۔ پھر حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمَم، سراپا جُودو کرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: اِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ عِنْدَنَا ''یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری اِمداد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آ کر روزہ اِفطار کرو۔'' میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ پُر انوار میں حاضِر ہو کر روزہ اِفطار کرنا مجھے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رخصت ہو کر چلا آیا اور اُسی روز باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کر دیا۔ (کتابُ المنامات مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج۳ ص۷۴ رقم ۱۰۹)

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں کہ حضرتِ علّامہ ابنِ باطِیش رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ (مُتَوَفّٰی 655 ہجری) اس سے یہی سمجھتے ہیں کہ (سرکار صَلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار والا) یہ واقِعہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں پیش آیا۔

(الحاوی للفتاوی للسیوطی ج۲ ص۳۱۵)

کئی دن تک رہے مَحْصُور ان پر بند تھا پانی
شہادت حضرتِ عُثمان کی بے شک ہے لاثانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بعطائے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے تمام حالات ظاہر و آشکار تھے، ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بے کسوں کے مددگار بھی ہیں جبھی تو فرمایا: اِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ "یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری اِمداد کروں۔"

غمزدوں کو رؔضا مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خون ریزی نا منظور

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بے مثال صَبْر و تحمّل پر قربان! جامِ شہادت

تو نوش فرمالیا مگر مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں مسلمانوں کا خون بہنا پسند نہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکانِ عالیشان کا مُحاصَرہ ہوا اور پانی بند کر دیا گیا۔ جاں نثاروں نے دولت خانے پر حاضِر ہو کر بَلوائیوں سے مقابلے کی اجازت چاہی مگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اجازت دینے سے انکار فرما دیا اور جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غلام ہتھیاروں سے لیس ہو کر اجازت کے لئے حاضر ہوئے تو فرمایا: اگر تم لوگ میری خوشنودی چاہتے ہو تو ہتھیار کھول دو اور سُنو! تم میں سے جو بھی غلام ہتھیار کھول دے گا میں نے اُس کو آزاد کیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خون ریزی سے پہلے میرا قَتْل ہو جانا مجھے زیادہ مَحْبُوب ہے بمقابلہ اِس کے کہ میں خون ریزی کے بعد قتل کیا جاؤں[1] یعنی میری شہادت لکھ دی گئی ہے اور نبیِّ غیب دان، رسولِ ذِیشان، مَحْبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اِس کی بشارت دے دی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے غلاموں سے فرمایا: ''اگر تم نے جنگ کی پھر بھی میری شہادت ہو کر رہے گی۔'' (تحفۂ اثنا عشریہ ص ۳۲۷)

جو دل کو ضِیاء دے جو مقدّر کو جِلا دے
وہ جلوۂ دیدار ہے عُثمانِ غنی کا

حَسَنَینِ کَرِیْمَیْن نے پہرا دیا

مولائے کائنات، مولا مشکِل کُشا، شیرِ خدا، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم

[1] نِہایۃُ الارَب فِی فُنونِ الادب لِلنّویری ج۳ ص۷

حضرتِ سیِّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بے حد مَحبَّت کرتے تھے۔ حالات کی نازُکی دیکھ کر آپ نے اپنے دونوں شہزادوں **حَسَنَینِ کَرِیْمَیْن** یعنی امامِ حسن و حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے فرمایا: ''تم دونوں اپنی اپنی تلواریں لے کر حضرتِ عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دروازے پر جاؤ اور پہرا دو۔ قَضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ جب غالِب آئی حضرتِ سیِّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **شہادت** ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو سخت صدمہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ** پڑھا۔

خدا بھی اور نبی بھی خود علی بھی اُس سے ہیں ناراض
عَدُو اُن کا اُٹھائے گا قِیامت میں پریشانی (وسائل بخشش ص ۴۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گستاخ بندر بن گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے بُغض وعداوت رکھنا دارَین (یعنی دُنیا و آخِرت) میں نقصان وخُسران کا سبب ہے چُنانچِہ حضرت عارِف باللّٰہ سیِّدُنا نورُالدّین عبدُ الرَّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی اپنی مشہور کتاب ''**شَواھِدُ النُّبُوَّۃ**'' میں نَقل کرتے ہیں **3 اَفراد** یَمَن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کُوفی (یعنی کوفے کا رہنے والا) تھا جو شَیخَینِ کَرِیْمَیْن (حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما) کا گستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قِیام کیا اور سو گئے۔ جب

کُوچ کا وقت آیا تو اُن میں سے اٹھ کر دُو نے وُضو کیا اور پھر اُس گستاخ کُوفی کو جگایا۔ وہ اُٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اِس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں، تم نے مجھے عَین اُس وَقت جگایا جب شَہَنْشاہِ عَجم وعرب، مَحبوبِ ربّ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے سرہانے تشریف فرما ہو کر ارشاد فرما رہے تھے: ''اے فاسِق! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فاسِق کو ذلیل و خوار کرتا ہے، اِسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔'' جب وہ **گستاخ** وُضو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی اُنگلیاں مَسخ ہونا (یعنی بگڑنا) شُروع ہو گئیں، پھر اُس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کے مُشابہ ہو گئے، پھر گُھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، **یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا**۔ اُس کے رُفقاء نے اُس بندر نُما گستاخ کو پکڑ کر اُونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزِل کی طرف چل دیئے۔ غُروبِ آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ **بندر** جَمْع تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو مُضطَرِب (یعنی بے تاب) ہو کر رسّی چُھڑائی اور اُن میں جا ملا۔ پھر سبھی بندر اِن دونوں کے قریب آئے تو یہ خائف (یعنی خوفزدہ) ہو گئے مگر انہوں نے ان کو کوئی اذیّت نہ دی اور وہ **بندر** نما گستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور انہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب **بندر** واپَس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ، ص۲۰۳)

ہم اُن کی یاد میں دھومیں مچائیں گے قِیامت تک
پڑے ہو جائیں جل کر خاک سب اَعدائے عُثمانی (وسائلِ بخشش ص۴۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! شَیْخَینِ کَرِیْمَین رضی اللہ تعالٰی عنہما کا گستاخ بندر بن گیا۔ کسی کسی کو اس طرح دُنیا میں بھی سزا دے کر لوگوں کے لیے عبرت کا نُمُونہ بنا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ ڈریں، گناہوں اور گستاخیوں سے باز آئیں۔ **اللہ** تَعَالٰی ہم کو صَحابۂ کرام اور اہلبیتِ عِظام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے مَحَبّت کرنے والوں میں رکھے۔

ہم کو اصحابِ نبی سے پیار ہے　　اِنْ شَآءَاللہ اپنا بیڑا پار ہے

ہم کو اہلبیت سے بھی پیار ہے　　اِنْ شَآءَاللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایمان پر خاتِمہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ **سرکارِ** والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شَفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پَروَردگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک فِتنے کا ذِکر کیا اور حضرتِ عُثمان کے لیے فرمایا کہ یہ اُس میں ظُلماً شہید کردیئے جائیں گے۔ (ترمِذی ج ۵ ص ۳۹۵ حدیث ۳۷۲۸)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت ، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: اس ارشاد میں چند غیبی خبریں ہیں حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے اِنتِقال کی تاریخ، آپ کی وفات کی جگہ، آپ کی وفات کی نوعیت کہ شہید ہو کر ہوگی آپ کا

ایمان پر خاتمہ کیونکہ شہادت کے لیے اسلام پر موت ضَروری ہے، یہ ہے حُضُورِ انور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا عِلْمِ غیب۔ (مُلَخَّص از مراٰۃ ج ۸ ص ۴۰۳)

جس آئینے میں نُورِ الٰہی نظر آئے

وہ آئینہ رُخسار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بد نگاھی کا معلوم ھو گیا

حضرتِ علّامہ تاجُ الدّین سُبکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اپنی کتاب ''طَبقات'' میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے سرِ راہ کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا پھر جب وہ امیرُ الْمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمتِ باعَظَمت میں حاضِر ہوا تو حضرتِ امیرُ الْمؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نہایت ہی پُر جلال لہجے میں فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں زِنا کے اثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے کہا کہ کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد اب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر وحی اُترنے لگی ہے؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں زِنا کے اثرات ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''مجھ پر وحی تو نازِل نہیں ہوتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچّی بات ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عنایت فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات وخیالات جان لیتا ہوں۔'' (طَبَقاتُ الشّافِعِیّۃ الکُبرٰی لِلسُّبکِی ج ۲ ص ۳۲۷ وغیرہ)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ اہلِ بصیرت اور صاحبِ باطن تھے لہٰذا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی نگاہِ کرامت سے اُس شخص کی آنکھوں سے کی جانے والی معصیت مُلاحظہ فرمالی اور اُس کی آنکھوں کو زِنا کا رقرار دیا۔ بے شک اَجْنَبِیَّہ یعنی نامَحْرَمہ کہ جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اُس کی طرف بِلا اجازتِ شَرْعی نظر کرنا بَہُت بڑی جُرأَت ہے۔ مَنقول ہے: **''جو شخص شَہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔''**

(ہدایہ ج ٤ ص٣٦٨)

مختلف اعضاء کا زنا

مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''آنکھوں کا زِنا دیکھنا، کانوں کا زِنا سُننا، زَبان کا زِنا بولنا، ہاتھوں کا زِنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا جانا ہے۔'' (مُسلِم ص١٤٢٨ حدیث ٢١۔ (٢٦٥٧)) **مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحدِّثین ،** حضرتِ علاّمہ **شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی** عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: آنکھوں کا زِنا بدنگاہی، کانوں کا زِنا حرام وفحش باتوں کا سننا، زَبان کا زِنا حرام و بے حیائی کی گفتگو اور پاؤں کا زِنا بُرے کام کی طرف جانا ہے۔

(اشعة اللّمعات ج١ ص ١٠٠)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

بدنگاہی سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ خدا کی قسم! عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔مَنقول ہے: ''جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔'' (مُکاشَفَةُ الْقُلُوب ص ١٠)

آگ کی سَلائی

فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، نامحرموں اور اَمْردوں کے ساتھ بدنگاہی کرنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے، سنو! سنو! حضرتِ سیِّدُنا عَلّامہ ابنِ جَوزی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نَقْل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحْرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت **آگ کی سَلائی** پھیری جائی گی۔ (بَحرُ الدُّمُوع ص ١٧١)

نظر دل میں شَہوت کا بیج بوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھوں کی حِفاظت کی ہر دم ترکیب رکھئے، ان کو آزادمت چھوڑ دیئے ورنہ یہ ہلاکت کے گہرے غار میں جھونک سکتی ہیں، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: ''اپنی نظر کی حِفاظت کرو کیونکہ یہ دِل میں شہوت کا بیج بوتی ہے اور فتنے کے لیے یہی کافی ہے۔'' (اِحیاءُ العلوم ج ٣ ص ١٢٦) **نبی ابنِ نبی** حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن زکریا علیہما الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے پوچھا گیا: زِنا کی ابتِداء کیا ہے؟ فرمایا: ''دیکھنا اور خواہِش کرنا۔'' (اَیضاً)

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کرلیا کرو جو ایسا کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفیع وگواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر آیت نمبر 30 میں **اللہ** ربُّ الْعِباد کا ارشادِ عافیت بنیاد ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ(۳۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے، بیشک **اللہ** کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا امیرُالْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ صاحبِ **کرامت صَحابی** تھے، جبھی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس شخص کو بد نِگاہی پر تنبیہ فرمائی۔ **کرامت** کیا ہے؟ اِس بارے میں بلکہ اِرْہاص، مَعُونَت، اِسْتِدْراج اور اِہانت کی بھی **تعریفات** سمجھ لیجئے چنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت جلد اوّل** صَفْحَہ 58 پر لکھا ہے: ''نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نُبُوَّت ظاہر ہو، اُس کو **اِرہاص** کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو **کرامت** کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو، اُسے **مَعُونَت** کہتے ہیں اور بیباک فجّار یا کُفّار سے جو اُن کے مُوافِق ظاہر ہو، اُس کو **اِستِدْراج** کہتے ہیں اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو **اِہانت** ہے۔''

عُلوئے شان کا کیوں کر بیاں ہو اے مِرے پیارے
حَیا کرتی ہے تیری تو شہا مخلوقِ نورانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے مَدْفن کی خبر دیدی!

حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک علیہ رحمۃ اللہِ الملک فرماتے ہیں کہ امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ مـدیـنـۃُ الْـمـنـوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے قبرِستان ''جنَّتُ الْبقیع'' کے اُس حصّے میں تشریف لے گئے جو ''حَشِّ کَوْکَب'' کہلاتا تھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہاں ایک جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''عنقریب یہاں ایک شخص دَفْن کیا جائے گا۔'' چُنانچِہ اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت ہو گئی اور باغیوں نے جنازہ مبارَکہ کے ساتھ اس قَدَر اُودھم بازی کی کہ نہ روضۂ منوَّرہ کے قریب دَفْن کیا جا سکا نہ جنَّتُ الْبقیع کے اُس حصّے میں مدفون کئے جا سکے جو صَحابۂ کِبار (یعنی بڑے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کا قبرِستان تھا بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ ''حَشِّ کَوْکَب'' میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سپُردِ خاک کئے گئے جہاں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اُس وَقْت تک وہاں کوئی قَبْر ہی نہ تھی۔ (کراماتِ صَحابہ ص۹٦، اَلرِّیا ضُ النَّضرۃ ،ج ۳ ص ٤١ وغیرہ)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

شہادت کے بعد غیبی آواز

حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا امیرُ الْمؤمنین

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (جمع الجوامع)

عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت کے دن میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ کوئی بُلند آواز سے کہہ رہا ہے: اَبْشِرِ ابْنَ عَفَّانَ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّبِرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ ط اَبْشِرِ ابْنَ عَفَّانَ بِغُفْرَانٍ وَرِضْوَان. (یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو راحت اور خوشبو کی خوش خبری دو اور ناراض نہ ہونے والے رب عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کی خبرِ فرحت آثار دو اور خدا عَزَّوَجَلَّ کے غُفران و رِضوان (یعنی بخشش و رضا) کی بھی بشارت دو) حضرتِ سیِّدُنا عَدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس آواز کو سن کر اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگا اور پیچھے مڑ کر بھی دیکھا مگر مجھے کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ (ابن عَساکِر ج۳۷ ص۳۵۵، شَوا ھِدُ النُّبُوَّۃ، ص۲۰۹)

اللہ غنی حد نہیں انعام و عطا کی

وہ فیض پہ دربار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

مَدْفن میں فِرشتوں کا ھُجُوم

روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا جنازۂ مُبارَکہ چند جاں نثار رات کی تاریکی میں اُٹھا کر جنّتُ الْبقیع پہنچے، ابھی قبر شریف کھود رہے تھے کہ اچانک سُواروں کی ایک بَہُت بڑی تعداد جنّتُ الْبقیع میں داخِل ہوئی اِن کو دیکھ کر یہ حضرات خوفزدہ ہو گئے۔ سُواروں نے باآوازِ بلند کہا: آپ حضرات بالکل مت ڈریئے ہم بھی ان کی تدفین میں شرکت کے لئے حاضِر ہوئے ہیں۔ یہ آواز سن کر لوگوں کا خوف دُور ہو گیا اور اطمینان کے ساتھ حضرتِ سیِّدنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تدفین کی گئی۔ قبرستان سے لوٹ کر ان صَحابیوں (عَلَیھِمُ الرِّضْوَان) نے قسم کھا

کر لوگوں سے کہا کہ یقیناً یہ فِرشتوں کا گروہ تھا۔ (کراماتِ صحابہ ص۹۹، شَواہِدُ النُّبُوَّۃ، ص۲۰۹ مُلَخَّصاً)

رُک جائیں مِرے کام حسنؔ ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

گستاخ کو دَرِندے نے پھاڑ ڈالا

مَنقول ہے کہ حاجیوں کا ایک قافِلہ مدینۃُ المنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا حاضر ہوا۔ تمام اہلِ قافِلہ حضرتِ امیرُ الْمؤمنین سیِّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزارِ پُر انوار کے دیدار کے لئے گئے لیکن ایک گستاخ توہین و اِہانت کے طور پر زیارت کے لئے نہیں گیا اور یوں بہانہ بنایا کہ مزار بہُت دُور ہے۔ قافِلہ جب اپنے وطن کو واپَس آ رہا تھا تو **راستے میں ایک خوفناک دَرِندہ غُرّاتا ہوا اُس گستاخ پر حملہ آور ہوا اور اُس نے اُسے چِیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا!** یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر تمام اہلِ قافِلہ نے بَیک زَبان کہا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی گستاخی کا انجام ہے۔ (شَواہِدُ النُّبُوَّۃ، ص۲۱۰)

بیمار ہے جس کو نہیں آزارِ مَحبَّت
اچّھا ہے جو بیمار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کتنے بُلند پایہ صَحابی ہیں۔ یہاں کوئی یہ نہ سمجھے کہ صِرف مزارِ پُر انوار کے دیدار کیلئے نہ جانے کی وجہ سے وہ شخص ہلاک ہوا، بلکہ بات یہ تھی کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا گستاخ تھا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دل میں دشمنی رکھنے کی وجہ سے حاضِر نہ ہوا تھا۔

صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مَدَنی آپریشن فرمایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ و **رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ عِظام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی اُلفت ومَحبَّت و پیار کے حُصول کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے ، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیجئے، روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے ذِمّے دار کو جَمع کروایئے، نیز دُعاؤں کی قَبولیّت اور سنّتوں کی تربیت کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے اور نہ صِرف تنہا بلکہ دُوسرے اسلامی بھائیوں پر بھی **انفرادی کوشش** کر کے اُنہیں بھی **مَدَنی قافِلے** کے لئے تیّار کیجئے۔ آیئے! مَدَنی قافلے کی ایک مہکی مہکی **مَدَنی بہار** ملاحظہ فرمایئے چُنانچِہ ایک عاشقِ رسول کا بیان اپنے انداز والفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ہمارا **مَدَنی قافلہ** ''ناکہ کھارڑی'' (بلوچستان، پاکستان) میں سنّتوں کی تربیت کے لئے حاضِر ہوا تھا، **مَدَنی قافِلے** کے ایک مسافِر کے سر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوگئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سِیسی (یعنی آدھے سر) کا شدید دَرْد ہوا کرتا تھا، جب دَرْد اُٹھتا تو دَرْد کی طرف والے چِہرے کا حصّہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب اِس قَدَر تڑپتے کہ دیکھا نہ جاتا۔ ایک رات اِسی طرح وہ دَرْد سے تڑپنے لگے ہم نے گولیاں کِھلا کر اُن کو سُلا دیا۔ صُبْح اُٹھے تو ہَشّاش بَشّاش تھے۔

اُنہوں نے بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر کرم ہوگیا، میرے خواب میں سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَع چار یار عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کرم فرمایا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ''اِس کا دَرْد خَتْم کردو۔'' چُنانچِہ یارِ غار و یارِ مزار سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے میرا اِس طرح مَدَنی آپریشن کیا کہ میرا سَر کھول دیا اور میرے دِماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا: ''بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔'' مَدَنی بہار کے راوی کا کہنا ہے: واقِعی وہ اسلامی بھائی بالکل تندُرُست ہوچکے تھے۔ سفر سے واپَسی پر اُنہوں نے دوبارہ ''چیک اَپ'' کروایا، ڈاکٹر نے حیران ہوکر کہا: بھائی کمال ہے، تمہارے دِماغ کے چاروں دانے غائب ہوچکے ہیں! اِس پر اُس نے رو رو کر مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکِرہ کیا۔ ڈاکٹر بَہُت مُتَأَثِّر ہوا۔ اُس اَسپتال کے ڈاکٹروں سَمیت وہاں موجود 12 اَفراد نے 12 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹرز نے اپنے چِہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت کی نشانی یعنی داڑھی مُبارَک سجانے کی نیّت کی۔

ہے نبی کی نظر، قافِلے والوں پر آؤ سارے چلیں، قافِلے میں چلو

سیکھنے سنّتیں، قافِلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنّت (جلد اوّل) ص ۴۵ بتغیُّرِ قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"ہاتھ ملانا سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

﴾1﴿ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں **ہاتھ ملانا** سنّت ہے ﴾2﴿ ہاتھ ملانے سے پہلے **سلام کیجئے** ﴾3﴿ رخصت ہوتے وَقْت بھی سلام کیجئے اور (ساتھ میں) ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں ﴾4﴿ نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ معظَّم ہے: "جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیرِیَّت دریافت کرتے ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو **رَحمتیں** نازِل فرماتا ہے جن میں سے **ننانوے رَحمتیں** زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچّھے

طریقے سے اپنے بھائی سے خیرِیّت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[1] ﴿5﴾ ہاتھ ملانے کے دَوران دُرُود شریف پڑھئے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے ﴿6﴾ ہاتھ ملاتے وَقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: ''یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ '' (یعنی اللہ تعالٰی ہماری اورتمہاری مغفِرت فرمائے) ﴿7﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول ہوگی اور ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفِرت ہوجائے گی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ﴿8﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ﴿9﴾ مسلمان کو سلام کرنے، ہاتھ ملانے بلکہ مَحبَّت کے ساتھ اس کا دیدار کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل میں عَداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے[2] ﴿10﴾ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں ﴿11﴾ آج کل بعض لوگ دونوں طرف سے ایک ہاتھ ملاتے بلکہ صرف اُنگلیاں ہی آپَس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ سب خلافِ سنّت ہے ﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔[3] (ہاتھ ملانے کے بعد اپنا ہی ہاتھ چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں) ہاں اگر کسی بُزُرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حُصُولِ بَرَکت

مدینہ

[1] اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۵ ص ۳۸۰ حدیث ۷۶۷۲۔ [3] بہارِشریعت ج۳ ص ۴۷۲

[2] ایضاً ج۶ ص۱۳۱ حدیث ۸۲۵۱۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو کراہت نہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصافَحَہ کیا پھر بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو مُمانَعت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن ہستیوں میں سے ہو جن سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہو[1] ﴿13﴾ اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے (یا کسی بھی مَرد سے) ہاتھ ملانے میں شَہْوت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہْوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے[2] ﴿14﴾ **مُصافَحہ** کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقْت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہیے۔[3]

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] جَدُّ المُمتار، کتابُ الحظر وَالإباحة، مقوله ۴۵۵۱، غیر مطبوعه۔ [3] بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۷۱
[2] دُرِّمُختار ج ۲ ص ۹۸۔

ایک چُپ سو سُکھ

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۱ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۴ھ

22-04-2013

Go To Index

بیان: 9

کرامات شیر خدا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

کراماتِ شیرِ خدا كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ اوّل تا آخِر پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ثواب ومعلومات کے ساتھ ساتھ حضرتِ شیرِ خدا سے اُلفت وعقیدت کا جذبہ دل میں بڑھتا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُودِ شریف کی فضیلت

مولیٰ علی نے خالی ہتھیلی پر دم کیا اور۔۔۔

ایک بار کسی بِھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر دَستِ سُوال دراز کیا، آپ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے **10 بار دُرُود شریف** پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: مُٹّھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹّھی کھولی تو اُس میں ایک دِینار تھا! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافِر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب ص ۱۴۲)

وِرد جس نے کیا دُرود شریف
اور دل سے پڑھا دُرود شریف

حاجتیں سب رَوا ہوئیں اُس کی ہے عَجَب کیمیا دُرُود شریف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا

ایک حبشی غلام جو کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حیدرِ کرّار، صاحِبِ ذُوالْفِقار، حَسَنَینِ کریمَین کے والِدِ بُزُرگوار، حضرت مولا مُشکلکشا **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے بَہُت مَحَبَّت کرتا تھا، شامتِ اَعمال سے اُس نے ایک مرتبہ چوری کرلی۔ لوگوں نے اُس کو پکڑ کر دربارِ خِلافت میں پیش کر دیا اور غلام نے اپنے جُرم کا اِقرار بھی کرلیا۔ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے حُکْمِ شَرْعی نافِذ کرتے ہوئے اُس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ جب وہ اپنے گھر کو روانہ ہوا تو راستہ میں حضرتِ سَلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور اِبنُ الْکَوّاء رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے ملاقات ہوگئی۔ اِبنُ الْکَوّاء نے پوچھا: تمہارا ہاتھ کس نے کاٹا؟ تو غلام نے کہا: ''امیرُ الْمُؤمِنِین ویَعسُوبُ الْمُسلمین وزَوجِ بتول (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) نے۔'' اِبنُ الْکَوّاء نے حیرت سے کہا: ''انہوں نے تمہارا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر بھی تم اِس قَدَر اِعزاز و اِکرام کے ساتھ اُن کا نام لیتے ہو!'' غلام نے کہا: **''میں ان کی تعریف کیوں نہ کروں! انہوں نے حق پر میرا ہاتھ کاٹا اور مجھے عذابِ جہنَّم سے بچالیا۔''** حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دونوں کی گفتگو سنی اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے اِس کا تذکِرہ کیا تو آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم

نے اُس غلام کو بُلوایا اور اُس کا کٹا ہوا ہاتھ کلائی پر رکھ کر رومال سے چُھپا دیا پھر کچھ پڑھنا شُروع کر دیا، اِتنے میں ایک غیبی آواز آئی: ''کپڑا ہٹاؤ۔'' **جب لوگوں نے کپڑا ہٹایا تو غلام کا کٹا ہوا ہاتھ کلائی سے اِس طرح جُڑ گیا تھا کہ کہیں کٹنے کا نشان تک نہیں تھا!** (تفسیرِ کبیرج۷ص٤٣٤)

اے شبِ ہجرت بجائے مصطَفٰے بَر رَخْتِ خواب

اے دمِ شدّت فِدائے مصطَفٰے امداد کُن (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اے ہجرت کی رات سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک بچھونے پر لیٹنے والے! اے ایسے سَخْت امتحان کے لمحات میں شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر جان کا نذرانہ حاضِر کرنے والے! میری اِمداد فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مولیٰ مُشکِل کُشا، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ کے فضلِ عَمِیْم سے کس طرح اپنے غلام کا کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا! بے شک ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اپنے مَقبول بندوں کو طرح طرح کے **اِختِیارات** سے نوازتا ہے اور اُن سے ایسی باتیں صادِر ہوتی ہیں جنہیں انسانی عقلیں سمجھنے سے قاصِر ہوتی ہیں۔ بعض اوقات شیطان کے وَسوَسے میں آکر بعض نادان

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔(ابن سنی)

کرامات کو عَقْل کے ترازو میں تولنے لگتے ہیں اور یوں گمراہ ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے ! **کرامت** کہتے ہی اُس خَرْقِ عادت بات کو جو عادتاً مُحال یعنی ظاہِری اسباب کے ذَرِیْعے اُس کا ظاہَر ہونا ممکِن نہ ہو۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِشریعت'' جلد اوّل صَفْحہ 58 پر صَدْرُ الشَّریعہ ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **نبی** سے قَبْل از اعلانِ نُبُوَّت ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو ان کو **اِرہاص** کہتے ہیں اور اعلانِ نُبُوَّت کے بعد صادِر ہوں تو **مُعْجِزَہ** کہتے ہیں، عام مؤمنین سے اگر ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو اسے **مَعُونت** اور ولی سے ظاہر ہوں تو **کرامت** کہتے ہیں نیز کافر یا فاسِق سے کوئی خَرْقِ عادت ظاہر ہو تو اسے **اِستِدْراج** (اِس۔تِد۔راج) کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۸ مُلَخَّصاً)

عَقْل کو تنقید سے فرصت نہیں
عِشق پر اَعمال کی بنیاد رکھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دریا کی طُغیانی خَتْم ہوگئی

ایک مرتبہ نَہرِ فُرات میں ایسی خوفناک طُغیانی آ گئی (یعنی طوفان آ گیا) کہ سَیلاب میں تمام کھیتیاں غَرقاب ہو (یعنی ڈوب) گئیں لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں فریاد کی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فوراً اُٹھ

کھڑے ہوئے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا جُبَّہ مبارَکہ وعِمامۂ مُقدَّسہ و چادر مبارَکہ زیبِ تن فرما کر گھوڑے پر سوار ہوئے، حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما اور دیگر کئی حَضرات بھی ہمراہ چل پڑے۔ فُرات کے کَنارے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے دو رَکعت نماز ادا کی، پھر پُل پر تشریف لا کر اپنے عَصا سے نَہرِ فُرات کی طرف اِشارہ کیا تو اُس کا پانی ایک گز کم ہوگیا، پھر دوسری مرتبہ اشارہ فرمایا تو مزید ایک گز کم ہوا جب تیسری بار اِشارہ کیا تو تین گز پانی اُتر گیا اور سیلاب خَتْم ہوگیا۔ لوگوں نے اِلتجا کی: یا امیرُ الْمُؤْمِنِین! بس کیجئے یِہی کافی ہے۔ (شواھدُ النّبوۃ ص ۲۱۴)

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوّتِ پروَرْدگار
لا فتٰی اِلَّا علی، لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چشمہ اُبل پڑا!

مقامِ صِفّین جاتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا لشکر ایک ایسے میدان سے گزرا جہاں پانی نہیں تھا، پورا لشکر پیاس کی شِدَّت سے بے تاب ہوگیا۔ وہاں ایک گِرجا گھر تھا، اُس کے راہِب نے بتایا کہ یہاں سے دو فَرسَخ (یعنی تقریباً 14 کلومیٹر) کے فاصلے پر پانی مل سکے گا۔ کچھ حضرات نے وہاں جا کر پانی پینے کی اِجازت طلب کی، یہ سُن کر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے خَچَّر پر سُوار ہو

گئے اور ایک جگہ کی طرف اِشارہ کرکے کھودنے کا حُکم فرمایا، کُھدائی شروع ہوئی، ایک پتّھر ظاہِر ہوا، اُسے نکالنے کی تمام تر کوششیں ناکام ہوگئیں، یہ دیکھ کر مولیٰ مشکلکشا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سُواری سے اُترے اور دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں اُس پتّھر کی دراڑ میں ڈال کر زور لگایا تو وہ پتّھر نکل پڑا اور اُس کے نیچے سے ایک نہایت صاف وشفّاف اور شیریں (یعنی میٹھے) پانی کا **چشمہ اُبل پڑا!** اور تمام لشکر اُس سے سیراب ہوگیا۔ لوگوں نے اپنے جانوروں کو بھی پلایا اور مشکیزے بھی بھر لئے، پھر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے وہ پتّھر اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔ گرجا گھر کا عیسائی راہِب یہ **کرامت** دیکھ کر مولیٰ مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عَرض گزار ہوا: کیا آپ نبی ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا: کیا آپ فِرِشتے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ اُس نے کہا: پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں پیغمبرِ مُرسَل حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبدُ اللّٰہ خاتَمُ النَّبِیّین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صَحابی ہوں اور مجھ کو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چند باتوں کی وصیَّت بھی فرمائی ہے۔ اتنا سنتے ہی وہ عیسائی راہِب کلمہ شریف پڑھ کر مُشرَّف بہ اسلام ہوگیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: تم نے اتنی مدّت تک اسلام کیوں قَبول نہیں کیا تھا؟ راہِب نے کہا: ہماری کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اِس گرجا گھر کے قریب پانی کا ایک چشمہ پوشیدہ ہے، اِس چشمے کو وُہی شخص ظاہِر کرے گا جو نبی ہوگا یا نبی کا صَحابی۔ چُنانچہ میں اور مجھ سے پہلے بَہُت سے راہِب اِس گرجا گھر میں اِسی انتِظار میں مُقیم رہے۔ آج آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے

یہ چشمہ ظاہِر کردیا تو میری مُراد بَر آئی اس لئے میں نے دینِ اسلام قَبول کرلیا۔راہِب کا بیان سن کرشیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم روپڑے اوراِس قدر روئے کہ رِیش مبارَک آنسوؤں سے تَر ہوگئی، پھرارشادفرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہ ان لوگوں کی کِتابوں میں بھی میرا ذِکْر ہے۔ یہ راہِب مسلمان ہوکر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے خادِموں اور مجاہِدوں میں شامِل ہوگیا اورشامیوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوگیا اورمولٰی مُشکِلکُشا نے اپنے دَسْتِ مبارَک سے اُسے دَفْن کیا اوراُس کے لیے مغفِرت کی دُعافرمائی۔

(مُلَخَّص از کرامات صحابہ ص ۱۱٤، شواھد النبوۃ ص ۲۱٦)

مرتَضٰی شیرِ خدا، مَرحَب کُشا، خیبر کُشا

سَروَرا لشکر کشا مشکِل کُشا اِمداد کُن (حدائقِ بخشش شریف)

شَرْحِ کلامِ رضا: اے مُرتَضٰی (یعنی پسندیدہ ومقبول)! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شیر، اے مَرْحَب (مَرحَب بن حارِث نامی یہودی، عرب کے نامور پہلوان اورقَلعۂ خیبر کے رئیسِ اعظم) کوپَچھاڑنے والے! اے فاتِحِ خیبر! اے میرے سردار! اے تنِ تنہا دُشمن کے لشکر کوشکست دینے والے! اے مشکِلات حل فرمانے والے! میری اِمداد فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فالِج زدہ اچّھا ہوگیا

ایک مرتبہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی

وَجْهَهُ الْكَرِيْم اپنے دونوں شہزادوں حضرتِ سیّدُنا امام حَسَن و امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ حَرَمِ کعبہ میں حاضِر تھے کہ دیکھا وہاں ایک شَخْص خوب رو رو کر اپنی حاجت کے لیے دُعا مانگ رہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے حُکْم دیا کہ اُس شَخْص کو میرے پاس لاؤ۔ اِس شَخْص کی ایک کروٹ چونکہ **فالج زدہ** تھی لہٰذا زمین پر گھسٹتا ہوا حاضِر ہوا، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے اُس کا واقِعہ دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کی: یا امیرَ المؤمنین! میں گناہوں کے مُعاملے میں نہایت بے باک تھا، میرے والدِ محترم جو کہ ایک نیک و صالح مسلمان تھے، مجھے بار بار ٹوکتے اور گناہوں سے روکتے تھے، ایک دن والدِ ماجد کی نصیحت سے مجھے غصّہ آ گیا اور میں نے ان پر ہاتھ اُٹھا دیا! میری مار کھا کر وہ رنج و غم میں ڈوبے ہوئے حَرَمِ کعبہ میں آئے اور انہوں نے میرے لئے بددُعا کر دی، اُس دعا کے اثر سے اچانک میری ایک کَروٹ پر فالج کا **حملہ** ہو گیا اور میں زمین پر گھسٹ کر چلنے لگا۔ اِس غیبی سزا سے مجھے بڑی عِبرت حاصل ہوئی اور میں نے رو رو کر والدِ محترم سے مُعافی مانگی، انہوں نے شفقتِ پدری سے مغلوب ہو کر مجھ پر رَحْم کھایا اور مُعاف کر دیا۔ پھر فرمایا: ''بیٹا چل! میں نے جہاں تیرے لیے بددعا کی تھی وہیں اب تیرے لئے صِحّت کی دُعا مانگوں گا۔'' چُنانچہ ہم باپ بیٹے اُونٹنی پر سُوار ہو کر مکۂ معظّمہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِيْمًا آ رہے تھے کہ راستے میں یکایک اُونٹنی بِدک کر بھاگنے لگی اور میرے والدِ ماجد اُس کی پیٹھ پر سے گر کر دو چٹانوں کے درمیان وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْن** اب میں اکیلا ہی حَرَمِ کعبہ میں حاضِر

ہوکر دن رات رو رو کر خداتعالیٰ سے اپنی تندُرُستی کے لیے دعائیں مانگتا رہتا ہوں۔

امیرالمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اس کی داستانِ عبرت نشان سن کر اس پر بڑا رَحْم آیا اور فرمایا: اے شخص! اگر واقِعی تمہارے والد صاحِب تم سے راضی ہو گئے تھے تو اطمینان رکھو اِنْ شَآءَ اللّٰہ سب بہتر ہو جائے گا، پھر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے چند رَکعت نَماز پڑھ کر اُس کیلئے دعائے صِحّت کی پھر فرمایا: ''قُمْ! یعنی کھڑا ہو!'' یہ سنتے ہی وہ بِلا تکلُّف اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا۔ (مُلَخَّص از حجةُ اللّٰه علَى العالمين ص ٦١٤)

کیوں نہ مُشکلکُشا کہوں تم کو

تم نے بگڑی مِری بنائی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولادِ علی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا بدلہ

ابو جعفر نامی ایک شخص کوفہ میں رہتا تھا، لین دین کے مُعامَلے میں وہ ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آتا تھا، بِالخُصوص اولادِ علی کا کوئی فرد اس کے یہاں کچھ خریداری کرتا تو وہ جتنی بھی کم قیمت ادا کرتا قبول کر لیتا ورنہ حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے نام قرض لکھ دیتا۔ گردِشِ دَوراں کے باعِث وہ مُفلِس ہو گیا۔ ایک دن وہ گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اُدھر سے گزرا، اور اُس نے مذاق اُڑاتے ہوئے کہا: ''تمہارے بڑے مقروض (یعنی حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) نے قرضہ ادا

کیا یا نہیں؟'' اُس کو اِس طنز کا سَخت صدمہ ہوا۔ رات جب سویا تو خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت سے شَرَفْیاب ہوا، حَسَنَینِ کریمین (یعنی حَسن و حُسین) رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی ہمراہ تھے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شہزادگان سے دَرْیافْت کیا: تمہارے والد صاحِب کا کیا حال ہے؟ حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے پیچھے سے جواب دیا: یا رسولَ اللّٰہ! میں حاضِر ہوں۔ ارشاد ہوا: ''کیا وجہ ہے کہ اِس کا حق ادا نہیں کرتے؟'' انہوں نے عَرْض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں رقم ہمراہ لایا ہوں۔ فرمایا: اس کے حوالے کر دو۔ حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک اُونی تھیلی ان کے حوالے کر دی اور فرمایا: ''یہ تمہارا حق ہے۔'' رسولِ مُکَرَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اِسے وصول کرلو اور اس کے بعد بھی ان کی اولاد میں سے جو قرض لینے آئے اس کو مَحروم نہ لوٹانا، آج کے بعد تمہیں فَقْر و فاقہ اور مُفلِسی و تنگ دستی کی شکایت نہیں ہوگی۔'' جب بیدار ہوا تو وہ تھیلی اُس کے ہاتھ میں تھی! اُس نے اپنی بیوی کو بُلا کر کہا: یہ تو بتاؤ کہ میں سویا ہوا ہوں یا جاگ رہا ہوں؟ اُس نے کہا: آپ جاگ رہے ہیں۔ وہ خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا تھا، سارا قِصّہ اپنی زوجۂ محترمہ سے بیان کیا، جب مقروضوں کی فہرست دیکھی تو اس میں حضرتِ مولیٰ علی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے نام ذرّہ بھر قرضہ باقی نہیں تھا۔ (یعنی فہرست سے وہ تمام لکھا ہوا قرضہ صاف ہو چکا تھا) (شَواھِدُ الحق ص ٢٤٦)

علی کے واسِطے سورج کو پھیرنے والے

اِشارہ کر دو کہ میرا بھی کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام و اَلقاب

امیرُ الْمُؤْمِنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مشکلکشا، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مکّۃ المکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں پیدا ہوئے۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی والِدۂ ماجدہ حضرت سیِّدَتُنا فاطِمہ بنتِ اَسَد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام "حیدر" رکھا، والِد نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا نام "علی" رکھا۔ حُضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو "اَسَدُ اللّٰہ" کے لقب سے نوازا، اس کے علاوہ "مُرتَضٰی (یعنی چُنا ہوا)"، "کَرّار (یعنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا)"، "شیرِ خدا" اور "مولا مشکِل کُشا" آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے مشہور اَلقابات ہیں۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔ (مرأۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۱۲ وغیرہ ملخصا)

حضرتِ علی کا مُختَصر تعارُف

خلیفۂ چہارُم، جانَشینِ رسول، زَوجِ بَتُول حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی کُنْیَت "ابوالحَسَن" اور "ابوتُراب" ہے۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

Go To Index

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔(حاکم)

شہنشاہِ ابرار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا ابوطالِب کے فرزندِ اَرْجمند ہیں۔ عامُ الْفِیل[1] کے 30 سال بعد (جب حُضُورنبیٔ اَکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عُمر شریف 30 برس تھی) 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب بروز جُمُعۃُ المبارَک حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم خانۂ کعبہ شریف زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے اَندر پیدا ہوئے۔[2] مولٰی مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی والِدَۂ ماجِدہ کا نام حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ بنت اَسَد رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم 10 سال کی عُمر میں ہی دائرۂ اسلام میں داخِل ہو گئے تھے اور شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت، شافِعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زیرِ تربیّت رہے اور تادمِ حیات آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِمداد ونُصرت اور دینِ اسلام کی حِمایت میں مصروفِ عَمَل رہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مُہاجرینِ اَوّلین اور عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں شامل ہونے اور دیگر خُصُوصی دَرَجات سے مُشرَّف ہونے کی بِنا پر بَہُت زیادہ مُمتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غزوۂ بدر، غزوۂ اُحُد، غزوۂ خَنْدَق وغیرہ تمام اِسلامی جنگوں میں اپنی بے پناہ شُجاعت کے ساتھ شرکت فرماتے رہے اور کُفّار کے بڑے بڑے نامْوَر بہادُر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی تلوارِ ذُوالْفِقار کے قاہرانہ وار سے واصِلِ نار ہوئے۔ امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت

مدینہ

[1] یعنی جس سال نامُرادونا ہنجار ابرہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ہمراہ کعبۂ مشرّفہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اِس واقعہ کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب "عجائب القرآن مع غرائب القرآن" کا مطالعہ کیجئے۔ [2] مُستَدرَک ج ۴ ص ۱۱۶ حدیث ۲۰۹۸

کے بعد اَنصار و مُہاجِرین نے دَستِ بابَرَکت پر بَیْعَت کرکے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیۡم کو امیرُ الْمُؤْمِنِین مُنْتَخَب کیا اور 4 برس 8 ماہ 9 دن تک مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہے۔ 17 یا 19 رَمَضانُ الْمبارَك کو ایک خبیث خارِجی کے قاتِلانہ حملے سے شدید زخمی ہو گئے اور 21 رَمَضان شریف یک شَنْبَہ (اتوار) کی رات جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (تاریخ الْخُلَفاء ص۱۳۲، اسد الغابة ج٤ ص١٢٨، ١٣٢، ازالة الخفاء ج٤ ص٤٠٥، معرفة الصحابة ج١ ص١٠٠ وغیرہ)

اصلِ نسلِ صَفا وجہِ وَصْلِ خدا
بابِ فضلِ وِلایَت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا: حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیۡم خالِص پاک سادات کی جڑ اور بُنیاد ہیں، واصِل بِاللّٰہ ہونے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مقرَّب بننے) کا سبب اور فضائلِ وِلایَت ملنے کا دروازہ ہیں، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیۡم پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَهُ الْکَرِیۡم“ کہنے لکھنے کا سبب

جب قُریش مبتَلائے قَحط ہوئے تھے تو حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ابوطالِب پر تخفیفِ عِیال (یعنی بال بچّوں کا بوجھ ہلکا کرنے) کے لئے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیۡم کو اپنی بارگاہِ ایمان پناہ میں لے آئے، حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیۡم نے حُضور مولائے کُل سیِّدُ الرُّسُل صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

کِنارِ اقدس (یعنی آغوشِ مبارَک) میں پرورِش پائی، حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گود میں ہوش سنبھالا، آنکھ کُھلتے ہی محمّدٌ رّسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جمالِ جہاں آرا دیکھا، حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی باتیں سنیں، عادتیں سیکھیں۔ تو جب سے اِس جنابِ عِرفان مآب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہوش آیا قَطْعًا یقیناً ربّ عَزَّوَجَلَّ کو ایک ہی جانا، ایک ہی مانا۔ ہرگز ہرگز بُتوں کی نَجاست سے ان کا دامنِ پاک کبھی آلودہ نہ ہوا۔ اسی لئے لَقَبِ کریم "کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ" ملا۔ (فتاوی رضویہ ج۲۸ ص۴۳٦) 10 برس کی عُمْر میں شجرِ اسلام کے سائے میں آ گئے، نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے لاڈلی شہزادی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّھراء رضی اللہ تعالٰی عنہا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی کی زَوجیّت میں آئیں۔ بڑے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کُنْیَت "اَبُو الْحَسَن" ہے اور مدینے کے سلطان، سردارِ دو جہان، رَحْمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو "ابُوتُراب" کُنیت عطا فرمائی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۲) حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو یہ کُنیَت اپنے اصلی نام سے بھی زیادہ پیاری تھی۔ (بُخاری ج ۲ ص ۵۳۵ حدیث ۳۷۰۳)

"ابو تُراب" کُنیت کب اور کیسے ملی!

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی،

شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ایک روز شہزادیٔ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّھرَاء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس گئے اور پھر مسجِد میں آکر لیٹ گئے۔ (ان کے جانے کے بعد تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (گھر تشریف لائے اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے اُن کے بارے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مسجِد میں ہیں۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے گئے اور مُلاحَظہ فرمایا کہ (حضرتِ) علی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) پر سے چادر ہٹ گئی ہے، جس کی وجہ سے پیٹھ، مٹّی سے آلودہ ہے۔ رسولِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم ان کی پیٹھ سے مٹّی جھاڑنے لگے اور دو مرتبہ فرمایا: **قُمْ اَبَا تُرَابٍ یعنی اٹھو! اے ابوتُراب۔** (بُخاری ج ۱ ص ۱۶۹ حدیث ۴۴۱)

اُس نے لقبِ خاک شَہَنْشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرّار کہ مولیٰ ہے ہمارا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لمحے بھر میں قراٰن خَتْم کر لیتے

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جب سُواری کرتے وَقْت گھوڑے کی رِکاب میں پاؤں رکھتے تو تلاوتِ قراٰن شروع کرتے اور دوسری رِکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قراٰنِ مجید خَتْم فرمالیتے۔

(شواھدُ النّبوۃ ص ۲۱۲)

مولٰی علی کی شان بَزبانِ قراٰن

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 274 میں اِرشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں، چُھپے اور ظاہر، اُن کے لئے اُن کا نیگ (اِنعام،حصّہ) ہے اُن کے رب کے پاس، اُن کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

چار درھم خیرات کرنے کے 4 انداز

صدرُالْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی ''تفسیرِ خزائنُ الْعِرفان'' میں اِس آیتِ مبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: ''ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے حق میں نازِل ہوئی جبکہ آپ کے پاس فَقَط چار دَراہِم (چاندی کے سکّے) تھے اور کچھ نہ تھا آپ (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) نے اُن چاروں کو خیرات کر دیا۔ ایک رات میں، ایک دن میں، ایک کو پوشیدہ (یعنی چُھپا کر) اور ایک کو ظاہِر۔''

سُخن آکر یہاں عطّارؔ کا اِتمام کو پہنچا
تِری عَظَمت پہ ناطِق اب بھی ہیں آیاتِ قرآنی (وسائلِ بخشش ص ۴۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے اِستغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

ہمارا خیرات کرنے کا انداز

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی جیسا کہ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ وہ مال و دولت جَمْع کرنے کے بجائے اِخلاص کے ساتھ خیرات کرنا پسند فرماتے ہیں۔ امیرُ المؤمنین، ناصِرُ المسلمین، پیکرِ جُود وسخا، مولیٰ مشکل کُشا، شیرِ خدا حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس 4 دِرہم تھے وہ سب راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اِس طرح خیرات کئے کہ ایک دن کو، ایک رات کو، ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر کہ معلوم نہیں، کون سا دِرہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں زیادہ قبولیَّت کا شَرَف پا کر رحمتوں اور برکتوں کی لازوال دولت میں مزید اضافے کا سبب بن جائے۔ دوسری طرف ہماری حالت یہ ہے کہ اگر کبھی صدَقہ وخیرات کرنے کی ہمّت کر بھی لی تو کہاں رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی نیّت ...! کیسا اِخلاص اور کہاں کی لِلّٰہِیَّت ...! بس کسی طرح لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جَناب نے آج اِتنے روپے خیرات کر ڈالے! جب تک ہمارے صدَقہ وخیرات کو شُہرت نہ مل جائے قرار نہیں آتا، مسجِد میں کچھ دے دیا تو خواہش ہوتی ہے کہ اِمام صاحِب نام لے کر دُعا کر دیں تاکہ لوگوں کو میرے چندہ دینے کا پتا چل جائے۔ **کسی مسلمان کی خیر خواہی کی** تو تمنّا یِہی ہوتی ہے کہ اب کوئی ایسی صورت بھی بنے کہ ہمارا نام آجائے، لوگوں کی زَبانیں ہماری سَخاوت کے ترانے گائیں، کسی پر اِحْسان کیا تو خواہش ہوتی ہے کہ یہ ہمارا خادم بن کر رہے، ہماری تعریفوں کے پُل باندھے حالانکہ قراٰنِ پاک ہمیں اِحْسان نہ جتانے اور اُس کا بدلہ صِرْف اللہ تَعَالٰی کی ذات سے مانگنے کا حُکْم دے رہا

ہے۔ جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 3، **سُوْرَةُ الْبَقَرَة** کی آیت نمبر **262** میں اِرشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال **اللہ** کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں اُن کا نیگ (اِنعام) اُن کے ربّ کے پاس ہے۔

صدرُ الاَ فاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد **محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اِس آیتِ مبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: ''**اِحْسان رکھنا** تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اِظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور اُس کو مُکدَّر (یعنی غمگین) کریں اور **تکلیف دینا** یہ کہ اُس کو عار دلائیں (یعنی شرمندہ کریں) کہ تُو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نِکمّا تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح دباؤ دیں یہ **ممنوع** فرمایا گیا۔'' (خزائن العرفان) کاش! پیکرِ اِخلاص وصفا، مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے صَدْقے ہمیں بھی اِخلاص کے ساتھ صدَقہ وخیرات کرنے کا جذبہ وسعادت نصیب ہو جائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی! (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مولٰی علی کی قراٰن فہمی

ظاہِری وباطِنی عُلُوم پر خبردار، صاحِبِ سینۂ پُر اَنوار، مولیٰ علی حیدر کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم (بطورِتحدیثِ نعمت) فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں قراٰنِ کریم کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں نازِل ہوئی۔ بے شک میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے سمجھنے والا دل اورسُوال کرنے والی زَبان عطا فرمائی ہے۔(حِلیۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۱۰۸)

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مُرتَضٰی سوزِ صِدّیق دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سورۂ فاتِحہ کی تفسیر

امیرُ الْمُؤمِنِین، مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُ نا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اِرشاد فرمایا: **''اگر میں چاہوں تو ''سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ'' کی تفسیر سے 70 اُونٹ بھر دوں۔''** (یعنی اُس کی تفسیر لکھتے ہوئے اِتنے رجِسٹر (Registers) تیار ہوجائیں کہ 70 اونٹوں کا بوجھ بن جائے) (قوتُ القلوب ج ۱ ص ۹۲)

شہرِ علم و حکمت کا دروازہ

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ **''اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا''** یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔''(مُستَدرَک ج ٤ ص ٩٦ حدیث ٤٦٩٣)

﴿۲﴾ ’’اَنَا دَارُالْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں ۔‘‘

(تِرمذی ج ۵ ص ۴۰۲ حدیث ۳۷۴۴)

مولٰی علی کی شان بَزَبانِ نبیِّ غیب داں

حضرتِ سیِّدُ نا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رِوایت کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، نبیِّ مُحْتَشَم ،تاجدارِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (مجھے مُخاطَب کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: ’’تم میں (حضرتِ) عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) کی مثال ہے، جن سے یَہود نے بُغض رکھا حتّٰی کہ اُن کی والِدۂ ماجِدہ کو تُہمت لگائی اور اُن سے عیسائیوں نے مَحبّت کی تو اُنہیں اُس دَرَجے میں پہنچا دیا جو اُن کا نہ تھا۔‘‘ پھر شیرِ خدا حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اِرشاد فرمایا: ’’میرے بارے میں **دو قِسْم کے لوگ ہلاک ہوں گے** میری مَحبّت میں اِفراط کرنے (یعنی حد سے بڑھنے) والے مجھے اُن صِفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بُغض رکھنے والوں کا بُغض اُنہیں اِس پر اُبھارے گا کہ مجھے بُہتان لگائیں گے۔‘‘ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۳۳۶ حدیث ۱۳۷۶)

تَفْضِیل کا جَویا نہ ہو مولا کی وِلا میں
یوں چھوڑ کے گوہر کو نہ تُو بہرِ خَزَف جا (ذوقِ نعت)

یعنی حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی مَحبَّت میں اِتنا نہ بڑھ کہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو شَیْخَینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما پر فضیلت دینے لگے ! ایسی بھول کر کے موتیوں

جیسے صاف شَفّاف عقیدے کو چھوڑ کر ٹھیکر یوں جیسا رَدّی عقیدہ اِختیار نہ کر۔

عداوتِ علی

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ مبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''مَحَبَّتِ علیٌّ (الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) اَصلِ ایمان ہے۔ ہاں! مَحَبَّت میں ناجائز اِفراط (یعنی حد سے بڑھنا) بُرا ہے مگر عداوتِ علی اَصْل ہی سے حرام بلکہ کبھی کُفْر ہے۔'' (مراٰۃ المناجیح ج۸ص ٤٢٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا ہیں
کہ اِن سے خوش حبیبِ کبریا ہیں

ظاہِر و باطِن کے عالِم

فقیہِ اُمّت حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ایسے عالِم ہیں جن کے پاس ظاہِر و باطِن[1] دونوں کا عِلْم ہے۔ (ابن عَساکِر ج ٤٢ ص ٤٠٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] ظاہری مراد اِس کا لفظی ترجمہ ہے باطِنی مراد اِس کا منشاء اور مقصد یا ظاہر شریعت ہے اور باطن طریقت یا ظاہر اَحکام ہیں اور باطن اَسرار یا ظاہِر وہ ہے جس پر عُلَماء مطَّلَع ہیں اور باطن وہ ہے جس سے صوفیائے کرام خبردار ہیں یا ظاہِر وہ جو نقل سے معلوم ہو باطن وہ جو کشف سے معلوم ہو۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج ۱ ص ۲۱۰)

''علیؔ'' کے 3 حُرُوف کی نسبت سے مولا علی کے مزید 3 فضائل

امیرُ الْمُؤمِنین، خلیفۃُ المسلمین، امام العادِلین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اِرشاد فرماتے ہیں: فاتِحِ خیبر، حیدرِ کرّار، صاحِبِ ذُوالْفِقار حضرتِ **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو **3 ایسی فضیلتیں حاصل ہیں** کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے نصیب ہوجاتی تو وہ میرے نزدیک سُرخ اُونٹوں سے بھی محبوب تر ہوتی۔ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: وہ 3 فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا: ﴿1﴾ **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی صاحبزادی حضرتِ **فاطمۃُ الزَّہراء** رضی اللہ تعالٰی عنہا کو اِن کے نِکاح میں دیا ﴿2﴾ اِن کی رِہائش سرکارِ اَبَد قرار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالِک ومُختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ **مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں تھی اور اِن کے لئے مسجِد میں وہ کچھ حلال تھا جو اِنہیں کا حصّہ ہے۔ اور ﴿3﴾ غزوۂ خیبر میں اِن کو پرچمِ اسلام عطا فرمایا گیا۔ (مُستَدرَک ج ٤ ص ٩٤ حدیث ٤٦٨٩)

بہرِ تسلیم علی میداں میں
سر جُھکے رہتے ہیں تلواروں کے (حدائقِ بخشش شریف)

صَحابہ کی فضیلت میں ترتیب

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا

حضرتِ سیِّدُنا عُمر کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان کے بھی کیا کہنے کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بھی اُن کی قسمت پر رَشک فرماتے ہیں، لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فضائل میں اُن سے بھی بڑھ گئے، فضائل و مراتِب کے اِعتِبار سے مسلکِ حق اَہلسنّت و جماعت کے نزدیک جو ترتیب ہے اس کا بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام اعلٰی و ادنٰی (اور ان میں ادنٰی کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، بعدِ انبیا و مُرسَلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جنّ و مَلک (یعنی انسانوں، جنّوں اور فرشتوں) سے افضل صدّیقِ اکبر ہیں، پھر عُمَر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولٰی علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم، جو شَخْص مولٰی علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو (حضرتِ سیِّدُنا) صِدّیق یا فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے افضل بتائے، گمراہ بدمذہب ہے۔ خُلَفائے اَرْبعہ راشِدین کے بعد بَقِیّہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ وحَضْراتِ حَسَنَین و اَصحابِ بَدْر و اصحابِ بَیعۃُ الرِّضوان (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب قَطْعی جنّتی ہیں۔ افضل کے یہ معنٰی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں زیادہ عزَّت ومَنزِلت والا ہو، اِسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۴۱ تا ۲۵۴)

مصطفٰے کے سب صَحابہ جنّتی ہیں لا جَرَم
سب سے راضی حق تعالٰی سب پہ ہے اُس کا کرم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ کے اسمائے گرامی

حضرتِ مولیٰ علی مشکلکشا شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں سے بھی ہیں، عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ اُن دس صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو کہا جاتا ہے جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی زَبانِ حق تَرجُمان سے خُصُوصی طور پر جنَّتی ہونے کی بِشارت دی گئی ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زُبیر، عبدُ الرَّحمٰن بن عَوف، سَعد بن ابی وقّاص، سعید بن زید اور ابوعُبَیدہ بن جَرّاح جنَّتی ہیں۔'' (رِضْوانُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) (تِرمِذی ج٥ ص٤١٦ حدیث ٣٧٦٨)

وہ دَسوں جن کو جنَّت کا مُژدہ[1] ملا (١ خوشخبری)

اُس مُبارَک جماعت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

خُلَفائے راشِدین کی فضیلت

فقیہِ اُمّت حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُهَا وَعُمَرُ حِیْطَانُهَا وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا وَعَلِیٌّ بَابُهَا یعنی میں عِلْم کا شہر ہوں، ابوبکر اس کی بنیاد، عُمَر اس کی دیوار، عثمان اُس کی چھت اور علی اس کا دروازہ ہیں۔''

(مُسندُ الفردوس ج١ ص٤٣ حدیث١٠٥)

ترے چاروں ہم دم ہیں یک جان یک دل

ابوبکر فاروق عثماں علی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَحَبّتِ علی کا تقاضا

امیرُ الْمُؤْمِنین حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے بعد سب سے بہتر **ابوبکر وعمر** ہیں پھر فرمایا: ''لَا یَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَبُغْضُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ یعنی میری مَحبّت اور (شَیْخَیْنِ جلِیْلَیْن) ابوبکر وعُمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بُغْض کسی مؤمن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج۳ص۷۹ حدیث ۳۹۲۰)

کبھی بھی پیاس نہ لگنے کا انوکھا راز

جو لوگ ''دمادم مست قلندر علی دا پہلا نمبر'' والا نظریہ رکھتے ہیں، سَخْت خطا پر ہیں، اُن کی فَہمائش کیلئے ایک **ایمان افروز حِکایت** پیش کی جاتی ہے، پڑھیں اور **اللہ** تعالٰی توفیق بخشے تو قبولِ حق کریں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابومحمد **عبدُاللّٰہ** مُہْتَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے **حج** کی سعادت حاصِل کی۔ حرم شریف میں ایک شخص کے بارے میں سنا کہ یہ پانی نہیں پیتا! مجھے بڑا تعجُّب ہوا، میں نے اُس سے ملکر اِس کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا: میں ''حِلّہ'' کا باشندہ ہوں، ایک رات میں نے خواب میں قِیامت

کا ہوشرُبا منظر دیکھا اور شدّتِ پیاس سے خود کو بے تاب پایا اور کسی طرح حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حوض مبارَک پر پَہُنچ گیا، وہاں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدِّیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی اور حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو پایا، یہ حضرات لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ میں حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَهُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضِر ہوا کیوں کہ مجھے ان پر بڑا ناز تھا، میں ان سے بَہُت مَحَبَّت کرتا تھا اور تینوں خُلَفاء سے انہیں افضل جانتا تھا، مگر یہ کیا! آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَهُ الْکَرِیْم نے مجھ سے چہرۂ مبارَک ہی پھیرلیا! چونکہ پیاس بَہُت زیادہ لگی تھی میں باری باری اُن **تین خُلَفاء** کے پاس بھی گیا، ہر ایک نے مجھ سے اِعراض کیا یعنی اپنا مبارَک منہ پھیرلیا۔ اتنے میں میری نَظَر **مدینے کے تاجور، سلطانِ بحر و بر** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پڑی، آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ انور میں حاضِر ہوکر میں نے عَرْض کی: **یا رسولَ اللّٰہ!** مولیٰ علی نے مجھے پانی نہیں پلایا، بلکہ اپنا مُنہ ہی پھیرلیا۔ ارشاد ہوا: وہ تمہیں پانی کیسے پلائیں! تم تو میرے **صَحابہ** سے بُغْض رکھتے ہو! یہ سن کر مجھے اپنے عقیدے کے غَلَط ہونے کا یقین ہوگیا اور میں نے بصد ندامت حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَسْتِ مبارَک پر سچّی **توبہ** کی، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ایک **پیالہ** عنایت فرمایا جو میں نے پی لیا، پھر میری آنکھ کھل گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جب سے دَسْتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پیالہ پیا ہے، مجھے بِالکل پیاس نہیں لگتی۔ اِس خواب کے بعد

میں نے اپنے اہل و عِیال کو توبہ کی تلقین کی ان میں سے جنہوں نے توبہ کر کے مسلکِ اہلِ سنّت و جماعت قبول کیا میں نے اُن سے مَراسِم (یعنی تعلُّقات) قائم رکھے، باقیوں سے توڑ ڈالے۔ (مُلَخَّص از مِصباحُ الظّلام ص۷٤)

جب دامنِ حضرت سے ہم ہو گئے وابَستہ
دنیا کے سبھی رشتے بیکار نظر آئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت سے پتا چلتا ہے کہ سچّے مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی عظَمت وشان کا دل سے مُعتَرِف ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص بعض صحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے مَحَبَّت اور بعض سے بُغض رکھتا ہے تو وہ سخت غلَطی پر ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام صَحابۂ کِرام واہلِ بیتِ عِظام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے سچّی مَحبّت وعقیدت عنایت فرمائے۔ اس پر استِقامت بخشے اوراسی اُلفت و اِرادَت کی حالت میں زیرِ گُنْبدِ خضرا جلوۂ محبوب میں شہادت، جنّتُ الْبقیع میں مدفن اور جنّتُ الْفِردَوس میں اپنے **پیارے حبیب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور **چار یار** کا جوار (یعنی پڑوس) عنایت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یا رسولَ اللّٰہ!

میں ہوں سُنّی، رہوں سُنّی، مروں سُنّی مدینے میں

بقیعِ پاک میں بن جائے تُربت یا رسولَ اللہ! (وسائلِ بخشش ص ١٨٤،١٨٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علی کی زیارت عبادت ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ 192 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**سَوانِحِ کربلا**'' صَفْحَہ 74 پر صدرُالْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی حدیثِ مُبارَکہ نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے: حُضُور رسیِّدِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''علیُّ المرتَضٰی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) کو دیکھنا عبادت ہے۔''

(مُستَدرَك ج ٤ ص ١١٨ حديث ٤٧٣٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردوں سے گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا مولٰی مُشکل کُشا، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی عَظَمت وشان کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ **اللہ غفور** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا اہلِ قُبُور سے بھی گفتگو کرنا ثابت ہے۔ چُنانچِہ **حضرتِ سیِّدُنا** امام عبدُ الرَّحمٰن جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکافی ''شَرۡحُ الصُّدُور ''میں نَقْل کرتے ہیں، حضرتِ سَیِّدُ نا سعید بن مُسیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہم امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ہمراہ قبرستان سے گزرے، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اِرشادفرمایا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ وَرَحْمَۃُ اللہ یعنی اے قبروالو! تم پر سلامَتی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہو۔'' اورفرمایا: اے قَبْر والو! تم اپنی خبر بتاؤ گے یا ہم تمہیں بتائیں؟ سَیِّدُ نا سعید بن مُسیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے ''وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ '' کی آواز سنی اورکوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: یا امیرَ الْمُؤمِنِین! آپ ہی خبر دیجئے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: سُن لو! تمہارے مال تقسیم ہو گئے، تمہاری بیویوں نے دوسرے نکاح کر لئے، تمہاری اَولاد یتیموں میں شامل ہوگئی، جس مکان کو تم نے بہت مضبوط بنایا تھا اُس میں تمہارے دشمن آباد ہوگئے۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔ یہ سن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: یاامیرَ الْمُؤمِنِین! ہمارے کفن پَھٹ کر تار تار ہو گئے، ہمارے بال جھڑ کر مُنْتَشِر ہو گئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں ہماری آنکھیں بہ کر رُخساروں پر آ گئیں اور ہمارے نتھنوں سے پیپ بہ رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان ہوا۔ (شَرۡحُ الصُّدُور ص ۲۰۹، ابن عَساکِر ج ۲۷ ص ۳۹۵)

آخِرت کی فکر کرنی ہے ضَرور زندگی اِک دن گزرنی ہے ضَرور

قَبْر میں مَیِّت اُترنی ہے ضَرور جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

ایک دن مرنا ہے آخِر موت ہے کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عبرت کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے حضرتِ سیِّدُ نا مولیٰ مُشکل کُشا، **علیُّ المُرتَضٰی،** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی رِفعت وعظَمت اورقوّتِ سماعت کی ایک جھلک دیکھنے میں آئی کہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے مُردوں سے اُن کے برزَخی حالات پوچھے، جوابات سنے اور اُنہیں دُنْیَوِی حالات ارشاد فرمائے، یقیناً یہ آپ کی عظیمُ الشّان **کرامت** ہے۔ نیز اِس رِوایت میں ہمارے لئے عبرت کے **مَدَنی پھول** بھی ہیں کہ جو شَخْص دُنیا میں رہتے ہوئے اپنے عقائد واعمال کو نہ سُدھارے گا، دُنیوی خواہِشات کے جال میں پھنس کرآخِرت سے غافل رہے گا اُس کی قبر اُس کے لئے سختیوں کا گھر بنے گی اور یہ دنیا کی بے جافکریں اورخواہشیں اس کے کسی کام نہ آئیں گی بلکہ صِرْف دُنیا کا مال اکٹّھا کرنے کی فِکْر میں لگا رہنے والا اور پھر اِسی حال میں مرکر اندھیری قبر کی سیڑھی اُتر جانے والا اپنے دُنیوی مال سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا پائے گا، لَواحِقین و وُرَثاء اس کے مال پر قبضہ بلکہ حُصُولِ مال کے لئے جھگڑا کرکے اپنی اپنی راہ لیں گے اور یہ نادان انسان جَمْعِ مال کی دُھن میں مَست رہتے ہوئے حلال حرام کی تمیز بھلا بیٹھنے اور گناہوں بھری زندگی گزارنے کی وجہ سے عذابِ نار کا حقدار قرار پائیگا۔

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا | آخِرت میں مال کا ہے کام کیا؟

مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال | کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالْجَلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے مصطفٰے کی مولیٰ مُشکلکُشا پر عطائیں ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے جس قدر فضائل وکمالات آپ نے ملاحظہ فرمائے وہ سب رسولِ خدا، محمدِ مصطفٰے، قاسمِ نعمتِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدْقے میں ہیں۔ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی خُصُوصی شفقتوں اور عطاؤں کے طُفیل **اللہ** تَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو وہ مَقام عطا فرمایا کہ جس پر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے بعد آنے والا ہر شَخْص رَشک کرتا ہے۔ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اپنا محبوب قرار دے کر ایسا مُمتاز مَقام عطا فرمایا کہ جس تک کوئی بڑے سے بڑا ولی، قُطب، غوث، اَبدال بھی نہیں پَہُنچ سکتا۔ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحہ 253 پر ہے: ''کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو کسی صَحابی کے رُتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔''

واہ! کیا بات ہے فاتِحِ خیبر کی

حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پر شفقت وعطائے

رسولِ رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عَکّاسی کرتی ہوئی ایک **ایمان افروز حِکایت** مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچِہ **حضرتِ سیِّدُنا** سَہْل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ اَکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خیبر کے دن فرمایا: ''**کل یہ جھنڈا میں ایسے شَخْص کو دوں گا جس کے ہاتھ اللہ تَعَالٰی فتح دے گا وہ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اور اُس کے رسول** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **سے مَحَبّت کرتا ہے نیز اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اور رسول** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **اس سے مَحَبّت کرتے ہیں۔**'' اگلے روز صُبْح کے وَقْت ہر آدمی یِہی اُمّید رکھتا تھا کہ جھنڈا اُسی کو دیا جائے گا۔ فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں۔ لوگوں کی عَرْض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اُن کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ فرمایا: انہیں بلاؤ، انہیں لایا گیا تو محبوبِ ربُّ الْعِباد، راحتِ ہر قلبِ ناشاد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی آنکھوں پر اپنا لُعابِ دَہَن (یعنی تھوک شریف) لگایا اور دُعا فرمائی وہ ایسے اچّھے ہوگئے گویا انہیں درد تھا ہی نہیں اور اُنہیں جھنڈا دے دیا۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا میں ان لوگوں سے اس وَقْت تک لڑوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نرمی اختِیار کرو یہاں تک کہ اُن کے میدان میں اُتر جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے جو حُقوق اُن پر لازِم ہیں وہ اُنہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیْعے کسی ایک شَخْص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچّھا ہے کہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (بخاری ج ۲ ص ۳۱۲ حدیث ۳۰۰۹، مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶)

قوّتِ حیدری کی ایک جھلک

غزوۂ خیبر میں ایک یَہودی نے حضرتِ حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم پر وار کیا، اِسی دَوران آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کی ڈھال گر گئی، تو آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم آگے بڑھ کر قَلْعے کے دروازے تک پُہُنچ گئے اور اپنے ہاتھوں سے قَلْعے کا پھاٹک اُکھاڑ دیا اور کواڑ کو ڈھال بنالیا، وہ کِواڑ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے ہاتھ میں برابر رہا اور آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم لڑتے رہے یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے ہاتھوں خیبر کو فتح فرمایا۔ یہ کواڑ اتنا وزنی تھا کہ جنگ کے بعد 40 آدمیوں نے مل کر اُٹھانا چاہا تو وہ کامیاب نہ ہوئے۔ (دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ لِلْبَيْهَقِي ج ٤ ص ٢١٢)

اعلٰی حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ؎

شیرِ شمشیر زَن شاہِ خیبر شِکَن
پَرتَوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

کسی اور نے بھی کیا خوب کہا ہے: ؎

علی حیدر! تری شوکت تری صَولت کا کیا کہنا
کہ خطبہ پڑھ رہا ہے آج تک خیبر کا ہر ذرّہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علی جیسا کوئی بہادُر نہیں

امیرُ الْمُؤْمِنِین، حضرتِ سیِّدُ ناعلیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا ایک نُمایاں ترین وَصْف (یعنی خوبی) شُجاعت و بہادُری ہے اوراس بہادری کوغیبی تائید بھی حاصل ہے جیسا کہ ایک رِوایت میں ہے: جب امیرُ الْمُؤْمِنِین، حضرتِ سیِّدُ ناعلیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ایک غزوہ میں کُفّارِ بداَطوار کو گاجر مُولی کی طرح کاٹ رہے تھے تو غیب سے یہ آواز آئی: ''لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ یعنی علی جیسا کوئی بہادُر نہیں اور ذُوالْفِقار جیسی کوئی تلوار نہیں۔'' (جزء الحسن بن عرفة العبدی ص ٦٢ حدیث ٣٨ ماخوذاً)

ہیں علی مُشکِل کُشا سایہ کُناں سر پر مرے

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی، لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار (وسائلِ بخشش ص٤٠٠)

لُعاب و دعائے مصطفٰے کی بَرَکتیں

حضرتِ سیِّدُ ناعلیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سلطانِ زَمان و زَمَن، محبوبِ ربِّ ذُوالْمِنَن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لُعابِ دَہَن لگنے کے بعد میری دونوں آنکھیں کبھی نہ دُکھیں۔(مسندامام احمدبن حنبل ج١ص١٦٩ حدیث٥٧٩)

حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم گرمیوں میں گرم کپڑے اورسردیوں میں ٹھنڈے کپڑے پہنتے تھے، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری آنکھوں میں اپنے منہ مبارک سے لُعاب لگایا تو ساتھ میں یہ

دُعا بھی دی: ''اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ. یعنی اے **اللہ**! علی سے گرمی اور سردی دُور فرمادے۔'' اُس دن سے مجھے نہ گرمی لگتی ہے اور نہ ہی سردی۔ (ابن ماجه ج ۱ ص ۸۳ حديث ۱۱۷)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم
(حدائقِ بخشش شریف)

مولٰی علی کا اِخلاص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مولائے کائنات، مولٰی مُشکلکُشا، **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اِس قدر بہادُر ہونے کے باوُجُود تکبُّر، رِیاکاری اور خودنُمائی وغیرہ ہر طرح کے رَذائل سے پاک اور پیکرِ عمل و اِخلاص تھے جیسا کہ حضرتِ عَلّامہ **علی قاری** عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ البارِی فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے جہاد میں ایک کافر کو پچھاڑا اور اُسے قَتْل کے اِرادے سے اُس کے سینے پر بیٹھے، اُس نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پر تھوک دیا، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اُسے چھوڑ دیا، سینے سے اُٹھ گئے۔ اُس نے وجہ پوچھی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ تیری اِس حَرَکت سے مجھے غصّہ آ گیا، اب تیرا قتل نفسانی وجہ سے ہوتا نہ کہ اِیمانی وجہ سے، اِس لیے میں نے تجھے چھوڑ دیا، وہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا یہ **اِخلاص دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔''** (مِرقاۃُ المَفاتیح ج۷ ص۱۲ تحتَ الحدیث ۳٤٥۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حیدرِ کَرّار و صاحِبِ ذُوالْفِقار امیرُ المؤمنین،

مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُ نا **علیُّ الْمُرتَضٰی** ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے **اِخلاص** کی بَرَکت سے یہودی کو اسلام جیسی عظیمُ الشّان نعمت نصیب ہوگئی، اِسی طرح ہمارے دیگر اَسْلاف ِکرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام بھی ہَمہ وقت **اپنے نیک اعمال کو جانچتے** رہتے کہ یہ عَمَل کہیں دوسروں کو دِکھانے کے لئے تو نہیں! اگر کسی نیک عَمَل میں نَفْس و شیطان کی مُداخَلَت یا رِیا کاری کا تھوڑا سا بھی شائبہ محسوس فرماتے تو فوراً اُس سے بچنے بلکہ بسا اَوقات تو اُس عَمَلِ صالح کو دوبارہ کرنے کی ترکیب بناتے چُنانچِہ

30 سال کی نَمازیں دُہرائیں

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **30** سال تک مسجِد کی پہلی صَف میں (باجماعت) نَماز ادا فرماتے رہے، ایک بار ان کو پہلی صَف میں جگہ نہ ملی اور دوسری صَف میں کھڑے ہوگئے تو شَرْم محسوس ہونے لگی کہ لوگ کیا کہیں گے کہ دیکھو! آج اِس آدمی کی پہلی صَف چھوٹ گئی ہے۔ یہ خَیال آتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سنبھل گئے اور اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرنے لگے کہ ''اے نَفْس! میں **30** سال تک جو نَمازیں پہلی صَف میں ادا کرتا رہا کیا وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے تھیں جو آج تجھے شَرْم آرہی ہے!'' چُنانچِہ اُنہوں نے پچھلے **30** سال کی نَمازیں دُہرائیں اور کمالِ صِدْق و اِخلاص کی نادِر مثال قائم فرمائی۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۲ ص ۳۰۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت کر دے عطا اِخلاص کی نعمت

مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا

یااللہ! مِری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تم مجھ سے ہو

نبیوں کے سلطان ، رَحْمتِ عالمیان ، سردارِ دو جہان ، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حضرتِ مولیٰ علی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں فرمانِ فضیلت نشان ہے: ''اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ یعنی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔''

(تِرمِذی ج ۵ ص ۳۹۹ حدیث ۳۷۳۶)

اے طَلعَتِ شہ! آ، تجھے مولیٰ کی قسم! آ

اے ظُلمتِ دل! جا، تجھے اُس رُخ کا حَلَف جا (ذَوقِ نعت)

یعنی اے مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے رُخِ زیبا کی روشنی! تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھ پر اپنی تجلّی ڈال! اور اے میرے دل کی تاریکی! تجھے مولیٰ مشکلکشا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے چہرۂ اَنور کی قسم! مجھ سے دُور ہو جا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تم میرے بھائی ہو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (مدینۂ منوّرہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیْمًا میں مُہاجِرین اور انصار) صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے درمِیان بھائی چارا قائم فرمایا، تو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اس حالت میں حاضِر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے، عَرْض کی: ''یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ نے صَحابۂ کرام کے درمیان بھائی چارا قائم فرمایا، لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا؟'' رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔''

(ترمِذی ج٥ ص ٤٠١ حدیث ٣٧٤١)

شرحِ حدیث

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی تم رشتے میں بھی میرے چچازاد بھائی ہو اور اب اِس عَقْدِ مُؤاخات (مُ۔آ۔خات یعنی بھائی چارے کے قول و قرار) میں بھی تم کو اپنا بھائی بنایا اور دنیا و آخرت میں اپنا بھائی بنایا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ)! مگر خَیال رہے کہ اس کے باوُجود کبھی حضرتِ سیِّدُنا علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) نے حُضُور (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو بھائی کہہ کر نہ پکارا (جب کبھی پکارا) تو ''یا رسولَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)'' کہہ کر (ہی پکارا)، پھر کسی اَیرے غَیرے کو بھائی کہنے کا حق کیسے ہوسکتا ہے! (مراۃ المناجیح ج٨ ص٤١٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیرِ خدا کا عشقِ مصطفٰے

حضرتِ سیِّدُ ناعلیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے کسی نے سُوال کیا کہ آپ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے کتنی مَحبَّت ہے؟ فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہمارے نزدیک اپنے مال و آل، والدین اور سَخت پیاس کے وَقْت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب (یعنی پیارے) ہیں۔ (اَلشّفاء ج ۲ ص ۲۲)

شیرِ خدا کی خُدا داد خوبیاں

حضرتِ سیِّدُ نا ابی صالح رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے مَروی ہے، ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُ نا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُ نا ضِرَار رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے فرمایا: ''میرے سامنے حضرتِ سیِّدُ نا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے اَوصاف (یعنی خوبیاں) بیان کیجئے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا ضِرار رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے عَرْض کی: امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعلیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے عِلْم وعرفان کا اندازہ نہیں لگا یا جا سکتا، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعامَلے اور اُس کے دین کی حمایت میں مضبوط اِرادے رکھتے، فیصلہ کُن بات کرتے اور انتہائی عَدل و اِنصاف سے کام لیتے، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی ذات مَنْبَعِ عِلْم وحکمت تھی، جب کلام (یعنی گفتگو) کرتے تو دَہَنِ مبارَک سے حکمت ودانائی کے پھول جَھڑتے، دنیا اوراس کی رنگینیوں سے وَحْشت کھاتے، رات کے اندھیرے میں (عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے) مَسرور (خوش) ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بَہُت زیادہ رونے والے، دُور اندیش اورغمزدہ تھے، اپنے نَفْس کا

مُحاسَبہ کرتے، کُھرْدَرا اور موٹا لباس پسند فرماتے اور موٹی روٹی کھاتے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رُعْب و دبدبہ ایسا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے کلام (یعنی بات) کرتے ہوئے ڈرتا تھا، حالانکہ جب ہم حاضِر ہوتے تو ملنے میں آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم خود پہل کرتے اور جب ہم سُوال کرتے تو جواب ارشاد فرماتے، اور ہماری دعوت قَبول فرماتے۔ جب مسکراتے تو دندانِ مبارَک ایسے معلوم ہوتے جیسے موتیوں کی لڑی، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پرہیز گاروں کا احترام کرتے، مِسکینوں سے مَحَبَّت فرماتے، کسی طاقتور یا صاحِبِ ثَروَت (یعنی سرمایہ دار) کو اُس کی باطِل (یعنی بے کار) آرزو میں اُمّید نہ دلاتے، کوئی بھی کمزور شَخْص آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی عدالت سے مایوس نہ ہوتا بلکہ اُسے اُمّید ہوتی کہ مجھے یہاں انصاف ضَرور ملے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے دیکھا کہ جب رات آتی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر زار و قِطار روتے اور زخمی شَخْص کی طرح تڑپتے۔ میں نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے دنیا! آیا تُو نے مجھ سے مُنہ موڑ لیا ہے یا ابھی تک میری مُشتاق (یعنی میرا شوق رکھتی) ہے؟ اے دھوکے باز دنیا! جا، تو کسی اور کو دھوکا دے، میں تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں اب اِس میں ہرگز رُجوع نہیں، تیری عُمْر بَہُت کم اور تیری آسائشیں اور نعمتیں انتہائی حقیر ہیں، اور تیرے نقصانات بَہُت زیادہ ہیں، ہائے! سفرِ (آخرت) نہایت طویل ہے، زادِ راہ بَہُت قلیل (یعنی تھوڑا سا) اور راستہ انتہائی خطرناک اور پیچ دار ہے۔'' یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے حتّٰی کہ رِیش (یعنی داڑھی) مبارَک

آنسوؤں سے تَر ہوگئی اور وہاں موجود لوگ بھی زار و قطار رونے لگے، پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ابُوالحسن (حضرتِ سیِّدُنا علی المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم) پر رَحْم فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔'' (عيونُ الحكايات ص ٢٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مولیٰ علی مومنوں کے ''ولی'' ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے: مدینے کے سلطان، رَحْمتِ عالَمیان، سَرورِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: ''اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ یعنی علی مجھ سے ہیں، میں علی سے ہوں اور وہ ہر مومن کے وَلی ہیں۔'' (ترمذی ج ٥ ص ٤٩٨ حدیث ٣٧٣٢)

واسِطہ نبیوں کے سَرور کا واسِطہ صِدّیق اور عُمَر کا
واسِطہ عثمان و حیدر کا یااللہ! مِری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش ص ١٠٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہاں ''ولی'' سے کیا مُراد ہے؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: یہاں ولی بمعنی خلیفہ نہیں بلکہ بمعنی دوست یا بمعنی مددگار ہے، جیسے رب فرماتا ہے:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا　ترجَمۂ کنزالایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے۔ (پ۶، المائدہ:۵۵)

وہاں بھی ولی بمعنی مددگار ہے۔'' اس فرمان سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ مصیبت میں ''یا علی مدد'' کہنا جائز ہے، کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم ہر مومن کے مددگار ہیں تا قیامت، دوسرے یہ کہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کو ''مولٰی علی'' کہنا جائز ہے کہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم ہر مسلمان کے وَلی اور مولٰی ہیں۔''

(مراٰۃ المناجیح ج۸ص۴۱۷)

دُشمن کا زور بڑھ چلا ہے یا علی مدد!

اب ذوالْفِقارِ حیدری پھر بے نِیام ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''یا علی مدد'' کہنے کے دلائل جاننے کیلئے۔۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''یا علی مدد'' کہنے کے مسئلے کی وضاحت جاننے اور بہت سارے وَساوِس دُور کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ سے **''غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کا ثُبوت''** نامی VCD ہدیّۃً حاصل کرکے اُسے مُلاحظہ فرمائیے۔ نیز اسی رِسالے کے صَفْحہ 56 تا 95 پر بھی قراٰن وحدیث کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح کیا گیا ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

اَہلِ بَیت سے مَحَبّت کی فضیلت

سرکارِ اَبَد قرار، شفیعِ روزِشُمار، دوعالَم کے مالِک ومُختار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک روز امامِ حَسن و حُسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جو مجھے دوست رکھتا ہے اور ساتھ ہی اِن کو اور ان کے والِدَین کو بھی محبوب رکھتا ہے وہ بروزِ قِیامت میرے ساتھ ہوگا۔''

(مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص۱۶۸ حدیث۵۷۶)

مصطَفٰی عزّت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں

ہے بلند اِقبال تیرا دُودمانِ[1] اہلِ بیت (ذوقِ نعت) (اِخاندان)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے اہلِ بیت کی مَحبَّت مل جائے اُسے دونوں جہاں کی عزّت مل جائے گی، آخِرت میں رسولِ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رفاقت مُیَسَّر آئے گی اور اہلِ بیت کے صَدْقے اُس کی بخشش و مَغْفِرَت ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اُن دو کا صَدْقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں

کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ نے فرمایا ہے: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا. ''حَسن و حُسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما دونوں میرے پھول ہیں''

(ترمذی حدیث ۳۷۹۵)ان ہی دونوں جنّتی پھولوں کا صَدْقہ !احمد رضا کو بروزِ قِیامت پھول کی طرح ہنستا بَستا رکھنا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھرانۂ حیدر کی فضیلت

حضراتِ حَسَنَینِ کریمَین رضی اللہ تعالٰی عنہما ایک بار بیمار ہوگئے تو امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم وحضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ اور خادِمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فِضّہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اِن شہزادوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کی صِحّت یابی کے لیے تین روزوں کی مَنّت مانی۔ اللّٰہ تعَالٰی نے دونوں شہزادوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کو شِفا عطا فرمائی، چُنانچِہ تینوں روزے رکھ لئے گئے۔ حضرتِ مولٰی علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم تین صاع جَو لائے۔ ایک ایک صاع (یعنی 4 کلو میں سے 160 گرام کم) تینوں دن پکایا۔ جب اِفطار کا وَقْت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مسکین، ایک دن یتیم اور ایک دن قیدی دروازے پر حاضِر ہوگئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں اُن سائلوں کو دے دیں اور صِرْف پانی سے اِفطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔(خزائن العرفان ص ۱۰۷۳ بتصرّف) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے محمد صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ کریم میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے امیرُ الْمُؤمِنِین، مولائے کائنات، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے گھرانے کے اِس اِیمان اَفروز ایثار کو اِس طرح بَیان فرمایا ہے:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ (پ۲۹، الدھر: ۸۔۹)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی مَحَبَّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (یعنی قیدی) کو، ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گُزاری نہیں مانگتے۔

تمہاری داڑھی خون سے سُرخ کر دے گا

حضرتِ سیِّدُنا عمّار بن یاسِر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم "غَزْوَۂ ذِی الْعُشَیْرَہ"[1] میں تھے کہ نبیِّ آخِرُ الزّمان، رسولِ غیب دان، سُلطانِ دو جہان، رَحْمتِ عالَمیان، سرورِ ذِیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا میں تم کو اُن دو شخصوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو لوگوں میں سے سب سے زیادہ بد بخت ہیں؟ ہم نے عَرْض کی: "کیوں نہیں، یا رسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم!" پس رسولِ ذی وقار، غیبوں پر خبردار باذنِ پروَرْدگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

---

[1] اِس غزوہ کی سنّ 2 ہجری میں محض تیاری ہوئی تھی، کفّار سے جہاد کی نوبت نہیں آئی تھی۔ (المواھب اللدنیۃ ج ۱ ص ۱۷۴)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

(غیب کی خبر دیتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: ”﴿1﴾......قومِ ثَمود کا وہ شَخْص (یعنی قُدار بن سالِف) جس نے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی (حضرتِ) صالح (عَلَیْہِ السَّلام) کی مقدّس اُونٹنی کی مبارَک ٹانگیں کاٹی تھیں اور ﴿2﴾......اے علی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم)! وہ شَخْص جو تمہارے سر پر تلوار مار کر تمہاری داڑھی خون سے سرخ کر دے گا۔“

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٦ ص٣٦٥ حدیث١٨٣٤٩ مُلَخَّصاً)

جن کا کوثر ہے جنّت ہے اللہ کی جن کے خادِم پہ رافت ہے اللہ کی
دوست پر جن کے رَحْمت ہے اللہ کی جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی

اُن سب اہلِ مَحَبَّت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین خارِجیوں کی تین صَحابہ کے بارے میں سازِش

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ 192 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ”سوانحِ کربلا“ صفْحہ 76 تا 77 پر صدرُ الْاَ فاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہِ الہادِی نَقْل فرماتے ہیں: خَوارِج میں سے ایک نامُراد عبدُالرَّحمٰن بن مُلْجَم مُرادی نے بُرَک بن عبدُ اللہ تمیمی خارِجی اور عَمْرو بن بُکَیر تمیمی خارِجی کو مکّۃُ المکرّمہ میں جَمْع کر کے مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمرتَضٰی، حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ بن ابی سُفیان اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہم

کے قتْل کا مُعاہَدہ کیا اور امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے قتْل کے لئے اِبنِ مُلْجَم آمادہ ہوا اور ایک تاریخ مُعیَّن (یعنی طے) کرلی گئی۔

اِبنِ مُلْجَم کی بدبختی کا سبب عشقِ مجازی ہوا

''مُسْتَدْرَک'' میں ہے کہ اِبنِ مُلْجَم ایک خارِجیّہ عورت کے عشقِ مجازی میں گرفتار ہوگیا تھا، اُس ظالمہ خارِجیّہ عورت نے شادی کے لئے مَہر میں 3 ہزار دِرہَم اور نَعُوْذُ بِاللّٰہ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے قتْل کا مطالَبہ رکھا تھا۔ (مُستَدرَك ج ٤ ص ١٢١ حديث ٤٧٤٤) اِبنِ مُلْجَم کوفہ پہنچا اور وہاں کے خَوارِج سے ملا اور اُنہیں درپردہ اپنے ناپاک اِرادے کی اِطّلاع دی تو وہ بھی اُس کے ساتھ مُتَّفِق ہوگئے۔

شہادت کی رات

اِس ماہِ رَمَضانُ الْمبارَك (40ھ) میں آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کا یہ دستُور تھا کہ ایک شب حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، ایک شب حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن مُجتبٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور ایک شب حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن جعفر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے پاس اِفطار فرماتے اور تین لقموں سے زیادہ تناوُل نہ فرماتے اور (کم کھانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) اِرشاد فرماتے: مجھے یہ اچّھا معلوم ہوتا ہے کہ ''اللّٰہ تَعَالٰی سے ملتے وقت میرا پیٹ خالی ہو۔'' شہادت کی رات تو یہ حالت رہی کہ بار بار مکان سے باہَر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرماتے: بخدا عَزَّوَجَلَّ! مجھے کوئی خبر جھوٹی نہیں دی

گئی، یہ وُہی رات ہے جس کا وَعدہ کیا گیا ہے۔ (گویا آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو اپنی شہادت کا پہلے ہی سے عِلْم تھا) (سوانِحِ کربلا ص ۷۶،۷۷ ملخصاً)

قاتِلانہ حملہ

شبِ جُمُعہ 17 (یا19) رَمَضانُ المبارَک 40ھ کو حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رضی اللہ تعالٰی عنہما کے والد بُزُرگوار، حیدرِ کرّار، صاحبِ ذُوالْفِقار اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سَحَر (یعنی صُبْح) کے وَقْت بیدار ہوئے، مؤذِن نے آکر آواز دی اور کہا: اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ! چُنانچِہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نماز پڑھنے کے لئے گھر سے چلے، راستے میں لوگوں کو نَماز کے لئے صدائیں دیتے اور جگاتے ہوئے مسجِد کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک اِبْنِ مُلْجَم خارِجی بدبَخْت نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم پر تلوار کا ایک ایسا ظالمانہ وار کیا کہ جس کی شدّت سے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی پیشانی کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جا کر ٹھہری۔ اتنے میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ کر آئے اور اُس خارِجی بدبَخت کو پکڑ لیا۔ اِس اَلَم ناک واقِعہ کے 2 دن بعد آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

اِبْنِ مُلْجَم کی لاش کے ٹکڑے نَذْرِ آتش کر دیئے گئے

حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن، سیِّدُنا امام حسین اور سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم کو غُسْل دیا، حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن مُجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نَمازِ جنازہ پڑھائی اور دارُ الْاِمارت کوفہ میں رات کے وقت دَفْن کیا۔ لوگوں نے اِبْنِ مُلْجَم بَد کِردار و بَد اَطوار کے جِسْم کے ٹکڑے کر کے ایک ٹوکرے میں رکھ کر آگ لگا دی اور وہ جل کر خاکِستر ہو گیا۔ (ایضاً)

بعد موت قاتلِ علی کی سزا کی لرزہ خیز حِکایت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب ''فیضانِ سنّت'' جلد دُوُم کے 505 صَفْحات پر مشتمل باب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفْحہ 199 پر ہے: عِصْمَہ عَبَّادَانِی کہتے ہیں: میں کسی جنگل میں گھوم رہا تھا کہ میں نے ایک گِرجا دیکھا، گِرجا میں ایک راہِب کی خانقاہ تھی اُس کے اندر موجود راہِب سے میں نے کہا کہ تم نے اِس (ویران) مقام پر جو سب سے عجیب و غریب چیز دیکھی ہو وہ مجھے بتاؤ! تو اُس نے بتایا: میں نے ایک روز یہاں شُتر مُرغ جیسا ایک دیو ہیکل سفید پرندہ دیکھا، اُس نے اُس پتّھر پر بیٹھ کر قے کی، اُس میں سے ایک انسانی سر نکل پڑا، وہ برابر قے کرتا رہا اور انسانی اَعضاء نکلتے رہے اور بجلی کی سی سُرعت (یعنی پُھرتی) کے ساتھ ایک دوسرے سے جُڑتے رہے یہاں تک کہ وہ مکمّل آدمی بن گیا! اُس آدمی نے جوں ہی اُٹھنے کی کوشش کی اُس

دیو ہیکل پرندے نے اُس کے ٹھونگ ماری اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، پھر نگل گیا۔ کئی روز تک میں یہ خوفناک منظر دیکھتا رہا، میرا یقین **خدا** عَزَّوَجَلَّ کی قدرت پر بڑھ گیا کہ واقِعی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مار کر جِلانے پر قادِر ہے۔ ایک دن میں اُس **دیو ہیکل پرندے** کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور اُس سے دریافت کیا کہ اے پرندے! میں تجھے اُس ذات کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے تجھ کو پیدا کیا! اب کی بار جب وہ انسان مکمَّل ہو جائے تو اُس کو باقی رہنے دینا تاکہ میں اُس سے اُس کا عَمَل معلوم کرسکوں! تو اُس پرندے نے فَصِیح عَرَبی میں کہا: ''میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہی بادشاہت اور بَقا ہے ہر چیز فانی ہے اور وُہی باقی ہے میں اُس کا ایک فِرِشتہ ہوں اور اِس شخص پر مُسلَّط کیا گیا ہوں تاکہ اِس کے گناہ کی سزا دیتا رہوں۔'' جب تے میں وہ انسان نکلا تو میں نے اُس سے پوچھا: اے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے انسان! تو کون ہے اور تیرا قصّہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''میں (حضرتِ) **علیؓ** (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) کا قاتل عبدُالرَّحمٰن اِبنِ مُلْجَم ہوں، جب میں مر چکا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سامنے میری روح حاضِر ہوئی، اُس نے میرا نامۂ اَعمال مجھ کو دیا جس میں میری پیدائش سے لے کر حضرتِ علی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) کو شہید کرنے تک کی ہر نیکی اور بدی لکھی ہوئی تھی۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِس فِرِشتے کو حکم دیا کہ وہ قِیامت تک مجھے عذاب دے۔'' یہ کہہ کر وہ چُپ ہو گیا اور **دیو ہیکل پرندے** نے اس پر ٹھونگیں ماریں اور اس کو نگل گیا اور چلا گیا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۱۷۵)

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

شَہْوَت کی پَیروی کا دردناک انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مولیٰ علی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے قاتِل کا جو کہ خارِجی بددین وگمراہ تھا کیسا دَرْد ناک اَنجام ہوا! وہ بدنصیب کیوں اِتنا بڑا گناہ کرنے کیلئے آمادہ ہوا جیسا کہ پہلے بَیان ہو چکا ہے کہ وہ ایک خارِجیّہ عورت پر عاشق ہو گیا تھا اُس خارِجیّہ نے شادی کا مَہر یہ مقرَّر کیا تھا کہ تمہیں حضرتِ علیُّ الْمُرتضٰی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) کو شہید کرنا پڑے گا۔ **افسوس!** عشقِ مجازی میں **اِبنِ مُلْجَم** اندھا ہو گیا اور اُس نے حضرتِ مولیٰ مُشکلکُشا، **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جیسی عظیم ہستی کو شہید کر دیا، اِس نابَکار کو وہ عورت تو خاک ملنی تھی ہاتھوں ہاتھ یہ سزا ملی کہ لوگوں نے دیکھتے ہی دیکھتے اُسے پکڑ لیا، بِالآخِر اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ٹوکرے میں ڈال کر آگ لگا دی گئی اور وہ جل کر خاکِسْتَر ہو گیا! اور مرنے کے بعد تاقِیامت جاری رہنے والے اُس کے لرزَہ خیز عذاب کا ابھی آپ نے تذکِرہ سنا۔ وہ بدبخت، نہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ "**شَہْوَت کی گھڑی بھر پَیروی طویل غم کا باعِث ہوتی ہے۔**" (اَلزّھدُ الکبیر لِلْبَیْھَقی ص۱۵۷ حدیث ۳۴۴)

صَحابۂ کِرام کی شان

صحابیٔ رسولِ ہاشمی حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے، نبیِّ کریم، رء ُوْف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: "میرے صَحابہ کو بُرا نہ کہو

کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحُد (پہاڑ) بھر سونا خیرات کرے تب بھی اُن کے نہ ایک مُد کو پہنچے نہ آدھے کو۔‘‘

(بخاری ج ۲ ص ۵۲۲ حدیث ۳۶۷۳)

جتنے تارے ہیں اُس چرخِ ذی جاہ کے جس قدر ماہ پارے ہیں اُس ماہ کے

جانشیں ہیں جو مردِ حق آگاہ کے اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے

اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: **4** مُد کا ایک صاع ہوتا ہے اور ایک صاع ساڑھے چار سیر کا، تو **مُد** ایک سیر آدھ پاؤ ہوا، یعنی میرا صَحابی قریباً **سوا سیر جَو** خیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مسلمان خواہ غوث و قُطب ہو یا عام مسلمان پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور قبولِیَّت میں صَحابی کے سوا سیر جو کو نہیں پہنچ سکتا، یہ ہی حال روزہ نماز اور ساری عبادات کا ہے، جب **مسجِدُ النَّبَوِی** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے **50** ہزار گُنا ہے تو جنہوں نے حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا! اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حَضْراتِ صَحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذِکر ہمیشہ خیر سے ہی کرنا چاہیے، کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہلکے لفظ سے یاد نہ کرو، یہ حَضْرات وہ ہیں جنہیں ربّ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صُحبت کے لیے چُنا، مہربان باپ اپنے بیٹے کو بُروں کی صُحبت میں نہیں رہنے دیتا تو مہربان ربّ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بُروں کی صُحبت

میں رہنا کیسے پسند فرماتا۔!

رسولُ **اللہ** طیّب اُن کے سب ساتھی بھی طاہر ہیں
چُنیدہ بہرِ پاکاں حضرتِ فاروقِ اَعظم ہیں

(مراٰۃ المناجیح ج۸ص ۳۳۵)

مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام صَحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ عِظام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی حقیقی اُلفت وعقیدت کی سعادت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ صِرف اہلِ سنّت کے حصّے میں آئی۔ دین پر اِستِقامت پانے، صَحابہ واہلِ بَیت عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی **مَحَبَّت** کا جام پینے پلانے اوراولیائے کِرام کا خُصوصی فَیضان پانے کے لئے" دعوتِ اسلامی" کے **مَدَنی ماحول** سے ہردم **وابَستہ** رہئے کہ اِس مَدَنی ماحول سے وابَستگی دونوں جہانوں میں کامیابی کا ذَرِیْعہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے پُر بہار مَدَنی ماحول میں بگڑے ہوئے عقائد واَعمال کی نحوستوں اور گندگیوں سے چُھٹکارا ملتا اورحق پر قائم رہنے کا پختہ ذِہن بنتا ہے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک اِیمان اَفروز مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ

بدعقیدَگی سے توبہ

لطیف آباد حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح بتایا: بعض لوگوں کی صُحبت میں بیٹھنے کی بِنا پر میرا ذِہن خراب ہوگیا اور میں تین

Go To Index

 صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب وترہیب)

سال تک **نیاز شریف** اور **میلاد شریف** وغیرہ پر گھر میں اِعتِراض کرتا رہا مجھے پہلے **دُرُود شریف** سے بَہُت **شَــغَف** تھا (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غَلَط **صُــحبَــت** کے سبب **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اِتِّفاق سے ایک بار میں نے **دُرُود شریف** کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور میں نے کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا معمول بنا لیا۔ ایک رات جب **دُرُود شریف** پڑھتے پڑھتے سو گیا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے خواب میں **سبز گُنْبد** کا دیدار ہو گیا اور بے ساختہ میری زَبان سے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ** جاری ہو گیا۔ صُبْح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہَل چل مچی ہوئی تھی، میں اِس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اِتِّفاق سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشِقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیّت کا **مَدَ نی قافِلہ** ہمارے گھر کی قریبی مسجِد میں آیا تو کسی نے مجھے **مَدَ نی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی، میں چُونکہ مُتَذَبْذِب (Confused) تھا اِس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت **مَدَ نی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے **مَدَ نی قافِلے** والوں نے سفر کے دَوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طنز کیا بلکہ اَجنَبِیَّت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ **امیرِ قافِلہ** نے **مَدَ نی اِنْعامات** کا تعارُف کروایا اور اسکے مُطابِق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے **مَدَ نی اِنْعامات** کا بغور مُطالَعَہ کیا تو چونک اُٹھا! کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربِیّتی **مَدَ نی پھول** زندَگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبَت اور **مَدَ نی اِنْعامات** کی بَرَکت سے مجھ پر

ربِّ لَمْ یَزَل عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل ہوگیا۔ میں نے مَدَنی قافِلے کے تمام مسافِروں کو جَمْع کر کے اِعلان کیا کہ کل تک میں بدعقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جائیے کہ آج سے **توبہ** کرتا ہوں اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اِس پر فرحت ومَسَرَّت کا اِظہار کیا۔ دوسرے دن **30** روپے کی نُکْتِی (ایک بَیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد حُضُور **غوثِ اعظم شیخ عبدالقادِر جیلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کی نیاز دِلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ میں **35** سال سے **سانس کے مَرَض** میں مبتَلا تھا، کوئی رات بِغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی **داڑھ میں تکلیف** تھی جس کے باعِث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں سیدھی داڑھ سے بِغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھا رہا ہوں۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ **عقائدِ اَہلسنّت** حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **پیارے رسول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطَنَت، تو کریں دیر مت ‌ ‌ ‌ قافلے میں چلیں، قافِلے میں چلو

صُحبتِ بد میں پڑ، کر عقیدہ بگڑ ‌ ‌ ‌ گر گیا ہو چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کے بارے میں سُوال جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا دوسرے سے مدد مانگنے کے تعلُّق سے **وَسوسوں** کا شکار رہتے ہیں اُن کو سمجھانے کی کوشش کا ثواب کمانے کی اچّھی اچّھی نیّتوں سے چند **سُوال جواب** پیش کئے جاتے ہیں، اگر ایک بار پڑھنے سے تسلّی نہ ہو تو تین بار پڑھ لیجئے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِنْشِراحِ صَدْر ہو گا یعنی سینہ کُھل جائے گا، بات دل میں اُتر جائیگی، **وَسوَسے دُور ہوں گے** اور اطمینانِ قلب نصیب ہو گا۔

حضرت علی کو مُشکلکُشا کہنا کیسا ہے؟

سُــــوال (1): حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو **مشکلکشا** کہنا کیسا ہے؟ کیا صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی مُشکلکُشا نہیں؟

جواب: مُشکِلکُشا کے معنیٰ ہیں: ''مُشکِل حل کرنے والا، مشکل میں مدد کرنے والا۔'' بے شک حقیقی معنوں میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی **مُشکِلکُشا** ہے، مگر اُس کی عطا سے اَنبیاء، صَحابہ اور اولیا بلکہ عام بندے بھی **مُشکلِکُشا** اور مددگار ہو سکتے ہیں اِس کی عام فہم مثال یہ ہے کہ پاکستان میں جا بجا یہ بَورڈ لگے ہوئے ہیں ''**مددگار پولیس فون نمبر 15**'' ہر ایک یہ جانتا ہے کہ پولیس چوروں ڈاکوؤں وغیرہ سے بچانے، دشمنوں کے خطروں اور دیگر مشکل موقعوں پر **مشکلکشائی** یعنی مدد کرنے کی صلاحِیّت رکھتی ہے۔ **مکّۃُ الْمکرَّمہ** زَادَهَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے

ہجرت کرکے جو صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان **مدینۃُ المنوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا پہنچے، وہاں اُن کی نُصرت (یعنی مدد) کرنے والے صَحابہ عَلَیہِمُ الرِّضْوَان **''اَنصار''** کہلائے اور اَنصار کے معنیٰ **مددگار** ہیں۔ اِس کے علاوہ بھی بے شُمار مثالیں دی جاسکتی ہیں تو جب پولیس مُشکلکُشا، سماجی کارُکن حاجت روا، چوکیدار مددگار اور قاضی فریادرس ہوسکتا ہے، تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کیوں **مُشکلکُشا** نہیں ہوسکتے!

کہہ دے کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسنؔ کو

اے شیرِ خدا بہرِ مدد تیغ بکف جا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''مولیٰ علی'' کہنا کیسا؟

سُوال (2): مولانا! مُعاف کیجئے، ابھی آپ نے ''مولیٰ علی'' کہا، حالانکہ ''مولیٰ'' تو صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کی ذات ہے۔

جواب: بے شک حقیقی معنوں میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی ''مولیٰ'' ہے مگر مجازاً (یعنی غیر حقیقی) معنوں میں دوسرے کو ''مولیٰ'' کہنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ آج کل عُلَمائے کرام بلکہ عُموماً ہر داڑھی والے کو **مولانا** کہہ کر مخاطَب کیا جاتا ہے، کبھی آپ نے ''مولانا'' کے معنیٰ پر بھی غور فرمایا؟ اگر نہیں تو سُن لیجئے، مولانا کے معنیٰ ہیں: ''ہمارا مولیٰ'' دیکھئے! سُوال میں بھی تو ''مولانا'' کہا گیا ہے! جب عام شخص کو بھی مولانا یعنی ''ہمارا مولیٰ'' کہنے میں کوئی وَسوَسہ

نہیں آتا تو آخِر ''مولیٰ علی'' کہنے میں کیوں وسوسہ آرہا ہے! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط پڑھ کر شیطان کو بھگا دیجئے اور تسلّی رکھئے کہ ''مولیٰ علی'' کہنے میں کوئی حَرج نہیں بلکہ حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے ''مولیٰ'' ہونے کی تو حدیثِ پاک میں صَراحت موجود ہے چُنانچِہ سُنئے اور ''حُبِّ علی'' میں سر دُھنئے:

جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علی بھی مولیٰ ہیں

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مُختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُس کے مولیٰ ہیں۔ (تِرمِذی ج ۵ ص ۳۹۸ حدیث ۳۷۳۳)

''مولیٰ علی'' کے معنی

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے الفاظ ''جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُس کے مولیٰ ہیں'' کے تحت فرماتے ہیں: **مولیٰ** کے بَہُت (سے) معنیٰ ہیں: دوست، مددگار، آزاد شُدہ غلام، (غلام کو) آزاد کرنے والا مولیٰ۔ اِس (حدیثِ پاک میں مولیٰ) کے معنیٰ خلیفہ یا بادشاہ نہیں یہاں (مولیٰ) بمعنی دوست (اور) محبوب ہے یا بمعنی **مددگار** اور واقِعی حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم مسلمانوں کے دوست بھی ہیں، مددگار بھی، اِس لئے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو ''مولیٰ علی'' کہتے ہیں۔ (مِراٰۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۲۵) قرانِ کریم میں **اللہ** تعالیٰ،

جبریلِ امین اور نیک مؤمنین کو "مولیٰ" کہا گیا ہے۔ چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَةُ التَّحْرِيْم آیت نمبر 4 میں ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک اللہ اُن کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

کہا جس نے یاغوث اَغِثْنِی تو دَم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُفَسِّرین کے نزدیک "مولیٰ" کے معنیٰ

سُوال (3): آپ نے مولیٰ کے معنیٰ "مددگار" لکھے ہیں کیا دیگر مُفَسِّرین کا بھی اِس سے اتّفاق ہے؟

جواب: کیوں نہیں۔ مُتَعَدِّد تَفاسیر کے حوالے دیئے جاسکتے ہیں نُمُونۃً 6 کُتُبِ تفسیر کے نام مُلاحظہ ہوں جن میں اِس آیتِ مُبارکہ میں وارِد لفظ "مولیٰ" کے معنیٰ **وَلی** اور **ناصِر** (یعنی مددگار) لکھے ہیں: (۱) تفسیرِ طَبَری جلد 12 صَفْحَہ 154 (۲) تفسیرِ قُرطُبی جلد 18 صَفْحَہ 143 (۳) تفسیرِ کبیر جلد 10 صَفْحَہ 570 (۴) تفسیرِ بَغْوی جلد 4 صَفْحَہ 337 (۵) تفسیرِ خازِن جلد 4 صَفْحَہ 286 (٦) تفسیرِ نَسفی صَفْحَہ 1257۔ اُن چار کتابوں کے نام بھی حاضر ہیں جن میں آیتِ مبارَکہ کے لفظ "**مولیٰ**" کے معنیٰ "**ناصر**" (یعنی مددگار) کیے گئے ہیں: (۱) تفسیرِ جلالین

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔(عبدالرزاق)

صَفْحَہ465 (۲) تفسیرِ رُوحُ الْمَعانی جلد 28 صَفْحَہ481 (۳) تفسیرِ بَیضاوی جلد 5 صَفْحَہ 356 (٤) تفسیرِ ابی سُعُود جلد 5 صَفْحَہ 738۔

یا خدا بہرِ جنابِ مصطفٰے اِمداد کن
یارسولَ اللہ از بہرِ خدا اِمداد کن (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ“ کی بہترین تشریح

سُوال (4): **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** میں ہے: **اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** یعنی ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ لٰہٰذا کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہُوا؟

جواب: مذکورہ آیتِ کریمہ میں مدد سے مُراد حقیقی مدد ہے یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو حقیقی کارساز سمجھ کر عرض کیا جارہا ہے: اے ربِّ کریم! ”ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں“ رہا بندوں سے مدد مانگنا تو وہ مَحْض واسِطۂ فیضِ الٰہی سمجھ کر ہے۔ جیسا کہ پارہ 12 **سُوْرَۂ یُوْسُف** آیت نمبر 40 میں ہے: **اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: حکم نہیں مگر **اللہ** کا) یا پارہ 3 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** آیت نمبر 255 میں فرمایا: **لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں) پھر ہم حَکام کو **حَکَم** (حَ۔کَم یعنی فیصلہ کرنے والا) بھی مانتے ہیں اور اپنی چیزوں پر مِلکیت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں یعنی آیت سے مراد ہے **حقیقی حَکَم** (یعنی فیصلہ کرنے والا) اور حقیقی مِلکیّت، مگر بندوں کے لئے بہ عطائے الٰہی۔ (جاءالحق ص ۲۱۵)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (کنزالعمال)

کئی مقامات پر قراٰنِ کریم نے غیرُ اللّٰہ کو مددگار قرار دیا ہے، اِس ضِمن میں 4 آیاتِ مبارَکہ مُلاحَظہ ہوں:

(۱) وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ (پ۱، البقرہ: ۴۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور صَبْر اور نَماز سے مدد چاہو۔

کیا صَبْر خدا ہے؟ جس سے اِستِعانت (یعنی مدد مانگنے) کا حُکم ہوا ہے۔ کیا نَماز خدا ہے؟ جس سے اِستِعانت (یعنی طلبِ امداد) کو ارشاد کیا ہے۔ دوسری آیت میں فرماتا ہے:

(۲) وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ (پ۶، المائدہ: ۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

اگر غیرِ خدا سے مدد لینی مُطلَقاً مُحال (یعنی ہر صورت میں ناممکن) ہے تو اس (آیتِ مبارَکہ میں ارشاد کردہ) حُکمِ الٰہی کا حاصل کیا؟

(۳) اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ (پ۶، المائدہ: ۵۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللّٰہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نَماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللّٰہ کے حُضُور جھکے ہوئے ہیں۔

(۴) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ (پ۱۰، التوبہ: ۷۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمان مَرْد اور مسلمان عورَتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔

اِس آیتِ مبارَکہ کی تفسیر یہ کی گئی ہے: ''اور باہم دینی مَحَبَّت ومُوالات رکھتے ہیں اورایک دوسرے کے مُعین ومددگار ہیں۔'' (خزائن العرفان ،پ ۱۰، التوبہ ۷۱) صحیح اِسلامی عقیدے کے مطابق اگرکوئی شخص یہ عقیدہ رکھتے ہوئے انبیاءِ کرام اوراولیائے کرام سے مددطلب کرے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت کے بِغیر بذاتِ خودنفع ونقصان کے مالک ہیں تو یہ یقیناً شرک ہے جبکہ اِس کے برعکس اگرکوئی شخص حقیقی مددگاراورنَفْع ونقصان کا حقیقی مالِک اللہ تَعَالٰی کو مان کر کسی کو مَجازًا (یعنی غیرحقیقی طورپر) اورمحض عطائے الٰہی سے مددگار سمجھتے ہوئے مدد چاہے تو ہرگز شرک نہیں اوریہی ہماراعقیدہ ہے۔

بَہَر حال سورۃُ الفاتحہ کی آیتِ مبارکہ (اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم تجھی سے مدد چاہیں) حق ہے،مگرشیطان کا بُرا ہو کہ یہ لوگوں کو وسوسے ڈال کر غَلَط فہمیوں کا شکار کر دیتا ہے۔ غورفرمائیے! آیتِ مبارکہ میں زندہ مُردہ وغیرہ کی تخصیص کئے بغیر مُطْلَقًا یعنی ہرحال میں اللہ تَعَالٰی کے سوا دوسرے سے مدد مانگنے کی نفی یعنی انکار کیا گیا ہے۔آیتِ مبارکہ کے ظاہری ولفظی معنیٰ کے اعتِبار سے جو کہ ''اہلِ وَسوَسہ'' نے سمجھا ہے کوئی دوسرا تو ٹھیک یہ خود بھی ''شرک'' سے نہیں بچ سکتے مَثَلًا وَزْن دار گٹھری زمین پر رکھی ہے اٹھا نہیں پا رہے،کسی کو آواز دے کر کہا: ''برائے مہربانی! اٹھانے میں ذرا میری مدد کر دیجئے تا کہ سر پر رکھ لوں۔'' اس وسوسے کے مطابق یہ شِرْک ہوا یا نہیں؟ضَرور ہوا۔ اِس طرح کی ہزاروں مثالیں دی جا سکتی ہیں ، بس چاروں طرف غیرِ خدا کی امدادوں کے نظّارے ہیں۔مَثَلًا اِنْفاق فِی سبیلِ اللّٰہ یعنی راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کا بکثرت جگہوں پر اصل مُدَّعا ہی

''باہمی امداد'' ہے! اِس میں صَدَقہ وخیرات، فِطرہ وزکوٰۃ، مساجدو مدارِس کیلئے چندہ و عَطِیّات، قربانی کی کھالوں کے مطالَبات، سماجی اِدارات، وغیرہ وغیرہ سب کا مَفاد اِمداد، اِمداداور اِمداد ہی تو ہے! مزید آگے بڑھئے تو مظلوموں کی مدد کیلئے عدالت ہے تو مریضوں کی امداد کیلئے طِبابت، اندرونِ مُلک کے باشندوں کی مدد کیلئے پولیس کی نِظامت ہے تو بَیرونی دشمنوں سے حفاظت کیلئے فوجی طاقت، اولاد کی پرورش میں مدد کیلئے ماں باپ کی ضَرورت ہے تو ان کی تعلیم وتربیّت کیلئے تعلیم گاہ کی حاجت۔ اَلغَرَض زندَگی میں قدم قدم پر غیرُ اللّٰہ کی مَدَد وحمایت کی ضَرورت ہے بلکہ مرنے کے بعد بھی تکفین وتدفین بِغیر غیرُ اللّٰہ کی مدد کے ممکن نہیں، پھر تا قیامت ایصالِ ثواب کے ذَرِیعے مدد کی حاجت ہے اور آخرت میں بھی سب سے اہم مدد کی ضَرورت ہے یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت۔ یہ سب غیرُ اللّٰہ کی مددیں ہی ہیں۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قِیامت میں اگر مان گیا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیرِ خدا سے مدد مانگنے کی احادیثِ مبارَکہ میں ترغیب

سُوال (5): غیرُ اللّٰہ سے مدد مانگنے کی ترغیب پر کچھ احادیثِ مبارکہ بھی بیان کر دیجئے۔

جواب: غیرِ خدا سے مدد مانگنے کی ترغیب سے مُتعلِّق **دو فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **مُلاحظہ ہوں:** ﴿1﴾ میرے رَحْم دل اُمّتیوں سے حاجتیں مانگو رِزْق پاؤ گے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۷۲ حدیث ۱۱۰۶) ﴿۲﴾ ''بھلائی اوراپنی حاجتیں اچّھے چہرے والوں سے مانگو۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج ۱۱ ص۶۷ حدیث ۱۱۱۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: فَضْل میرے رَحْم دل بندوں سے مانگوان کے دامن میں آرام سے رہو گے کہ میں نے اپنی رَحْمت ان میں رکھی ہے۔ (مسندُ الشّھاب ج ۱ ص۴۰۶ حدیث ۷۰۰)

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوِیت ہے کہ ایک **نابینا** صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوکر عَرْض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیجئے کہ مجھے عافِیَّت دے۔ ارشاد فرمایا: ''اگرتو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے صَبْر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔'' انہوں نے عَرْض کی: حُضُور! دُعا فرمادیجئے ۔ انہیں حکم فرمایا کہ وُضو کرو اوراچّھا وُضو کرواوردو رَکْعَت نَماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ ط یَامُحَمَّدُ**[1] **اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ ط اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ط** اے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں اورتوَسُّل (یعنی وسیلہ پیش) کرتا ہوں اور تیری طرف مُتوجِّہ ہوتا ہوں تیرے نبی **محمد** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ذَرِیعے سے جو نبیِّ رَحْمت ہیں۔ **یَامُحَمَّد** (صَلَّی اللہ

---

[1] اِس دعا کا وظیفہ کرتے وقت ''یا محمد'' صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہنے کے بجائے ''یارسولَ اللہ'' صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہنا ہے۔ اس کے دلائل فتاوٰی رضویہ جلد30 رسالہ ''تجلی الیقین'' صفحہ 156 تا 157 پر مُلاحظہ کیجئے۔

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! میں حُضُور کے ذَرِیعے سے اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اپنی حاجت کے بارے میں مُتوجِّہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ **یااللہ!** ان کی شَفاعت میرے حق میں قَبول فرما۔ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **''خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے گویا کبھی نابینا ہی نہیں تھے!''** (بہارِ شریعت ج۱ ص۶۸۵، ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۵۶ حدیث ۱۳۸۵، تِرمذی ج۵ ص۳۳۶ حدیث۳۵۸۹، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۹ ص ۳۰ حدیث ۸۳۱۱)

''یارسولَ اللہ'' والی دعا کی بَرَکت سے کام بن گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ مبارکہ سے دُور سے **''یا رسولَ اللہ''** کہنے کی اجازت ثابِت ہوتی ہے کیونکہ اُن صحابی نے الگ سے کسی کونے میں جا کر چُپکے چُپکے ہی **''یا رسولَ اللہ''** پکارا ہے! اورحق یہ ہے کہ یہ اجازت اُس ''نابینا صَحابی'' کیلئے مخصوص نہ تھی بلکہ بعدِ وفاتِ ظاہری تاقِیامِ قِیامت اِس کی بَرَکتیں موجود ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا **عثمان بن حُنَیف** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے امیرُ الْمُؤمنین، جامِعُ القراٰن حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عَفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانۂ خلافت میں یہی دُعا ایک صاحبِ حاجت کو بتائی۔ ''طَبَرانی'' میں ہے: ایک شَخص اپنی کسی ضرورت کو لے کر حضرتِ سیِّدُنا **عثمان بن حُنَیف** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمتِ اَقدَس میں حاضِر ہوا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: وُضو کرو پھر مسجِد میں دو رَکعت نَماز ادا کرو پھر یہ دعا مانگو: (یہاں وُہی دعا بتائی جو ابھی حدیثِ پاک میں صَفْحَہ 64 پر گزری) اور (فرمایا: اس دعا کے

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

آخِری لفظ) حَــاجَتِـیْ کی جگہ اپنی حاجت کا نام لینا۔ وہ آدمی چلا گیا اور جیسا اس کو کہا گیا تھا اس نے ویسا ہی کیا اور اس کی حاجت پوری ہوگئی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۹ ص ۳۰ حدیث ۸۳۱۱ مُلَخَّصاً)

بعدِ وفات آقا نے مدد فرمائی

حضرتِ سیِّدُ نا امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے محترم استاد حضرت امام ابنِ ابی شَیبہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں قَحط سالی ہوئی، ایک صاحِب حُضُورِ انور، محبوبِ ربِ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! اپنی امّت کیلئے بارِش طلب فرمائیے، کہ لوگ ہلاک ہورہے ہیں۔'' جنابِ رسالتِ مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن صاحِب کے خواب میں تشریف لا کر ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جا کر میرا اسلام کہو اور ان کو خبر دو کہ بارش ہوگی۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۷ ص ۴۸۲ حدیث ۳۵ مختصراً) وہ صاحِب صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُ نا بلال بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا امام ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے فرمایا: یہ روایت امام ابنِ ابی شَیبہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے صحیح اَسناد کے ساتھ بیان کی ہے۔ (فَتحُ الباری ج ۳ ص ۴۳۰ تحتَ الحدیث ۱۰۱۰)

غم و آلام کا مارا ہوں آقا بے سہارا ہوں

مری آسان ہو ہر ایک مشکل یــا رســولَ الـلّٰــہ ! (وسائلِ بخشش ص ۱۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

سُوال (6): اگر کوئی شخص جنگل بیابان کے اندر مشکل میں پھنس جائے تو نَجات کیلئے کیا کرے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دُعا مانگے کہ حقیقت میں وُہی حاجت روا اور مشکِل کُشا ہے نیز حُسنِ اعتِقاد کے ساتھ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سچّی تعلیمات پر عمل کرے۔ ایسے موقع کیلئے کیا تعلیمات ہیں وہ بھی مُلاحظہ ہوں چُنانچِہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم (یعنی یارو مددگار) نہیں تو اُسے چاہیے یوں پکارے: ''یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ، یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے بندو! میری مدد کرو۔'' کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے کچھ بندے ہیں جنھیں یہ نہیں دیکھتا۔ (المُعجَم الکَبِیر ج۱۷ ص۱۱۷ حدیث ۲۹۰)

کروڑوں حنفیوں کے ایک پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بعض ثِقہ (یعنی قابلِ اعتماد) عُلَماءِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام نے فرمایا ہے کہ یہ حدیثِ پاک حَسَن ہے اور مسافِروں کو اس کی ضَرورت پڑتی ہے، اور مشائخ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام سے مروی ہے کہ یہ اَمرِ مُجرَّب (یعنی تجرِبہ شدہ) ہے۔

(مِرقاۃُ المَفاتیح ج۵ ص۲۹۵)

جنگل میں جانور بھاگ جائے تو.....

خاتَمُ النَّبِیّٖن، صاحِبِ قراٰنِ مُبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمِین، جنابِ صادِق وامین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جب تم میں سے کسی ایک کی سُواری (کا جانور) ویران زمین میں بھاگ جائے تو یوں پکارے: ''یَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِحْبِسُوْا، یَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِحْبِسُوْا یعنی اے **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے بندو! روک دو، اے **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے بندو! روک دو۔'' **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے کچھ بندے روکنے والے ہیں جو اسے روک دیں گے۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج ٤ ص٤٣٨ حدیث٥٢٤٧)

جب اُستادِ محترم کی سُواری بھاگ گئی!

شارِحِ مسلم حضرتِ سیِّدُنا امام نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرے ایک استاذِ محترم جو کہ بَہُت بڑے عالم تھے، ایک مرتبہ ریگستان میں ان کی سُواری **بھاگ گئی**، اُن کو اِس حدیثِ پاک کا عِلْم تھا، اُنہوں نے یہ کلمات کہے (یعنی دوبار کہا: یَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِحْبِسُوْا یعنی اے **اللّٰہ** کے بندو! اسے روک دو) تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس سُواری کو اُسی وَقْت روک دیا۔ (الاذکار ص ١٨١)

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھروں
آپ سے سب کچھ ملا یاغوثِ اعظم دشت گیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مَغفرت ہے۔(جامع صغیر)

''اللہ کے بندوں'' سے مُراد کون لوگ ہیں؟

سوال(7): جنگل میں بندگانِ خدا سے مدد مانگنے کی جو ترغیب دی گئی ہے یہاں **اللہ** کے بندوں سے مُراد کون لوگ ہیں؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا علاّمہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی حِصنِ حَصِین کی شَرح، ''اَلْحِرْزُ الثَّمِین''، صَفْحَہ 254 پر فرماتے ہیں: ''(یہاں) بندوں سے یا تو فِرِشتے یا مسلمان جِنّ یا رِجالُ الْغیب یعنی اَبدال مُراد ہیں۔''

بے یار و مددگار جنہیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تجھے یارو مددگار بنایا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردے سے مدد کیوں مانگیں؟

سُوال(8): مان لیا کہ زندہ ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں جنگل میں بندوں کو پکارنا بھی سمجھ میں آ گیا کہ جنگل میں تو آج کل پولیس کی موبائل بھی مدد کیلئے بسا اوقات دستیاب ہو جاتی ہے اگرچہ حدیثِ پاک میں پولیس مُراد نہیں تاہم آدمی ان سے مدد تو حاصِل کر سکتا ہے اور موبائل فون کے ذَرِیعے بھی کسی کو مدد کیلئے بُلا سکتا ہے۔مگر ''مُردے'' سے کیسے مدد مانگی جائے؟

جواب: جو واقِعی مُردہ ہو اُس سے بے شک مدد نہ مانگی جائے مگر انبیا علیہم السلام و اولیاء تو پردہ

فرمانے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں اور یوں ہم زندوں ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ حضرات زندہ ہوتے ہیں ان کے دلائل مُلاحظہ ہوں:

اَنْبِیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زندہ ہیں

''اَنْبِیاءِ کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر مَحْض ایک آن موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً اُن کو ویسی ہی حیات یعنی زندگی عطا فرمادی جاتی ہے۔ جیسی دُنیا میں تھی۔ اَنْبِیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی حیات (عالَمِ برزَخ کی زندگی) روحانی، جسمانی، دنیاوی ہے، (یہ حضرات اَنْبِیاء) بعینہٖ اُسی طرح زندہ ہوتے ہیں، جس طرح دُنیا میں تھے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص۵۴۵) سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکۂ مکرَّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی **اللہ** تعالٰی نے اَنْبِیاء کے اَجسام (یعنی جِسموں) کو مٹّی پر حرام فرمادیا ہے، **اللہ** کے نبی زندہ رَہتے ہیں انہیں رِزْق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ج۲ ص۲۹۱ حدیث۱۶۳۷) معلوم ہوا، اَنْبِیاءِ کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **زندہ** ہیں نیز صحیح احادیثِ مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ **حج** ادا فرماتے اور اپنے اپنے مَزاروں میں **نمازیں** بھی پڑھتے ہیں، چُنانچہ حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی اَنْبِیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج۳ ص۲۱۶ حدیث۳۴۱۲)

Go To Index

حضرت سیِّدُ نا امام مُناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: ''یہ حدیث **صحیح** ہے۔'' (فیضُ القدیر ج ۳ ص ۲۳۹) عُلَماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ بعض اوقات انسان مُکلَّف (پابند) نہیں ہوتا پھر بھی لُطف اندوز ہونے کے لئے اعمال ادا کرتا ہے، جیسا کہ **اَنْبِیاءِ کرام** علیھمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا اپنی مبارَک قبروں میں نماز پڑھنا حالانکہ (صِرف دنیا دارُ العمل ہے) آخِرت دارُ العمل (نیکیاں کرنے کی جگہ) نہیں۔

حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام مزار میں نَماز پڑھ رہے تھے

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: شبِ مِعراج (حضرتِ) موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) کے پاس سے ہمارا گزر ہوا وہ سُرخ ٹیلے کے پاس اپنی قَبْر میں نَماز پڑھ رہے تھے۔ (مُسلم ص ۱۲۹۳ حدیث ۲۳۷۴)

اَنْبِیاء کو بھی اَجَل آنی ہے مگر ایسی کہ فَقَط ''آنی'' ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات مِثْلِ سابِق وُہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ اُن کا
جِسْمِ پُرنور بھی روحانی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولیاءُ اللہ بھی زندہ ہیں

قراٰنِ کریم سے ثابِت ہے کہ شُہدائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام زندہ ہیں نہ ان

کو مُردہ کہو اور نہ ہی سمجھو۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (پ۲، البقرۃ:۱۵۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان لکھتے ہیں: جب یہ زندہ ہوئے تو ان سے مدد حاصل کرنا (بھی) جائز ہوا۔ جو حضرات عشقِ الٰہی کی تلوار سے مقتول ہوئے (یعنی قتل کئے گئے) وہ بھی اِس میں داخِل ہیں۔ اسی لئے حدیثِ پاک میں آیا کہ جو ڈوب کر مرے، جل جاوے، طاعون (PLAGUE) میں مرے، عورت زَچگی کی حالت میں مرے۔ طالبِ علمِ (دِین)، مسافِر وغیرہ سب **شہید** ہیں۔ (جاءَ الحق ص ۲۱۸)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **"فتاوٰی رضویہ"** جلد 29 صفحہ 545 پر فرماتے ہیں: اولیائے کرام بعدِ وفات زندہ ہیں، مگر نہ مِثلِ انبیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (کیونکہ) انبیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی حیات "روحانی، جسمانی، دنیاوی" ہے، (یہ حضرات انبیاء) بالکل اُسی طرح زندہ ہوتے ہیں، جس طرح دُنیا میں تھے، اور اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کی حیات ان سے کم اور شُہَداء سے زائد، جن کے بارے میں قراٰنِ عظیم میں فرمایا: "ان (یعنی شہیدوں) کو مُردہ مت کہو وہ زندہ ہیں۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ ص ۵۴۵) **مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق**، **خاتِمُ الْمُحَدِّثِین**، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحقّ مُحدِّث**

دِہلوی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القوی ارشاد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی اس دارِ فانی (یعنی خَتْم ہو جانے والی دُنیا) سے دارِ بقا (یعنی باقی رہنے والے جہان) کی طرف منتقل (TRANSFAR) ہو جاتے ہیں، وہ اپنے پَرْوَرْدَگار (عَزَّوَجَلَّ) کے پاس زندہ ہیں، انھیں رِزْق دیا جاتا ہے اور خوش وخُرَّم ہیں لیکن لوگوں کو اس کا شُعُور (سمجھ) نہیں۔ (اشعۃُ اللّمعات ج ۳ ص ۴۲۳ مُلَخَّصاً)

حضرتِ عَلّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ البَارِی نے ارشاد فرمایا: لَا فَرْقَ لَهُمْ فِي الْحَالَيْنِ وَلِذَا قِيْلَ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ وَلٰكِنْ يَّنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ یعنی اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کی دونوں حالتوں (یعنی زندگی اور موت) میں اَصْلاً فرق نہیں، اِسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔

(مِرقاۃُ المفاتیح للقاری ج ۳ ص ۴۵۹)

اولیا ہیں کون کہتا مر گئے

"فانی گھر" سے نکلے "باقی گھر" گئے

حیاتِ اَنْبِیاء اور حیاتِ اولیاء میں فرق

اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن نے ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اَنْبِیاءِ کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی حیاتِ بَرْزَخِیَّہ (یعنی برزَخ کی زندَگی)، حیاتِ حقیقی حِسّی دُنیاوی ہے، ان پر تصدیقِ وَعْدَۂ اِلٰہِیَّہ کے لیے مَحْض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً اُن کو وَیسے ہی حیات عطا فرما دی جاتی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

ہے۔ اِس حیات پر وُہی اَحکامِ دُنْیَوِیہ ہیں، ان کا تَرکہ (یعنی وِرثہ) بانٹا نہ جائے گا، ان کی اَزْواج کو نِکاح حرام نیز اَزواجِ مُطَہَّرات پر عِدَّت نہیں، وہ اپنی قُبُور میں کھاتے پیتے نَماز پڑھتے ہیں۔ عُلَما وشُہَداء کی حیاتِ بَرْزَخِیَّہ (یعنی برزخ کی زندگی) اگرچِہ حیاتِ دُنْیَوِیہ (یعنی دُنیوی زندگی) سے افضل واَعلٰی ہے مگر اس پر اَحکامِ دُنیویہ جاری نہیں اور ان کا تَرکہ (یعنی وِرثہ) تقسیم ہوگا، ان کی اَزواج (یعنی بیویاں) عِدَّت کریں گی۔ (مُلَخَّص از ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۳٦۱)

مَیِّت کی امداد قوی تر ہے

مذکورہ دلائل سے جب یہ ثابِت ہو گیا کہ اَنبِیاء واَولیاء علَیہِمُ السّلام و رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی اپنے مَزارات میں حیات ہیں، تو جس دلیل کے ساتھ اُن سے اُن کی حیاتِ ظاہِری میں مدد طلب کرنا **جائز** ہے بِالکل اُسی دلیل کے باعث دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی **جائز و دُرُست** ہے۔ چنانچِہ مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق ، خاتِمُ الْمُحَدِّثِین ، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی حنفی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی لکھتے ہیں کہ حضرتِ **سیِّدُنا احمد بن مَرزُوق** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القُدّوس فرماتے ہیں: ایک دن **شیخ ابوالعبّاس حَضْرَمِی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے مجھ سے دریافْت کیا کہ ''زندہ کی اِمداد زیادہ قَوی ہے یا مَیِّت کی؟'' میں نے کہا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ زندہ کی امداد زیادہ قَوی (یعنی مضبوط) ہے اور میں کہتا ہوں کہ **مَیِّت کی امداد قَوی تَر** (یعنی زیادہ مضبوط) ہے۔ شیخ نے فرمایا: ''ہاں، یہ بات دُرُست ہے کیونکہ وفات یافتہ بُزُرگ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کے ہاں ہوتے ہیں۔'' (اشعة اللمعات ج ۱ ص ٧٦٢)

غیرُ اللّٰہ سے مدد مانگنے کے متعلّق شافِعی مفتی کا فتویٰ

شَیخُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا شہاب رَملی انصاری شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی (مُتَوَفّٰی ۱۰۰۴ھ) سے فتویٰ طلب کیا گیا: (یا سیّدی یہ ارشاد فرمایئے:) ''عام لوگ جو سختیوں (یعنی مصیبتوں) کے وَقت مَثَلاً ''یا شیخ فُلاں!'' کہہ کر پکارتے ہیں اور انبیاءِ کرام واولیائے عِظام علَیھمُ السّلام و رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام سے فریاد کرتے ہیں ،اس کا شَرعِ شریف میں کیا حکم ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے **فتویٰ** دیا: ''اَنْبِیاء و مُرسَلین واولیاء وعُلَماء و صالحین علَیھمُ السّلام و رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبین سے ان کے وِصال (یعنی انتِقال) شریف کے بعد بھی اِستِعانت واِستِمداد (یعنی مدد طلب کرنا) **جائز ہے**۔'' (فتاوٰی رملی ج ٤ ص ٧٣٣)

مرحوم نوجوان نے مسکرا کر کہا کہ.........

امام عارِف بِاللّٰہ اُستاذ ابوالقاسِم قُشَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ مشہور وَلِیُّ اللّٰہ حضرتِ ابوسعید خَرّاز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکّۂ معظّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ایک نوجوان کو ''بابِ بنی شَیبہ'' پر فوت شدہ پڑا پایا۔اچانک وہ مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا: یَااَبَا سَعِیْدٍ!اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاَحِبَّاءَ اَحْیَا ءٌ وَّاِنْ مَّاتُوْا وَاِنَّمَا یُنْقَلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ۔یعنی اے ابوسعید! کیا آپ نہیں جانتے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب (پیارے) بندے زندہ ہیں، اگرچہ وہ فوت ہوجائیں، مُعامَلہ تو صرف اتنا ہے کہ وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف **مُنْتَقِل** (مُنْ۔تَ۔قِل) کئے جاتے ہیں۔ (رسالۂ قُشَیریہ ص ٣٤١)

خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہر پیارا زندہ ہے

سُبْحٰنَ اللّٰہ! ولیُّ اللّٰہ کی بعدِ وفات والی حیات بھی کیا خوب ہے! کہ اولیا کی شان بھی بیان کر دی اور دیکھنے والے کا نام بھی بتا دیا! اِسی سے ملتی جلتی ایک اور **حِکایت** مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک فقیر کو قبر میں اُتارا، جب کَفَن کھولا اور اُس کا سر خاک پر رکھا تا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی غُربَت پر رَحْم فرمائے، تو اُس نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا: ''اے ابوعلی! آپ مجھے اُس کے سامنے ذلیل کرتے ہیں جو کہ میرے ناز اُٹھاتا ہے!'' میں نے سنبھل کر کہا: یاسیِّدی (یعنی اے میرے سردار!) کیا موت کے بعد بھی زندگی ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''بَلٰی اَنَا حَیٌّ وَّ کُلُّ مُحِبٍّ لِلّٰہِ حَیٌّ۔ یعنی ہاں کیوں نہیں، میں زندہ ہوں اور خدا کا ہر محبوب (یعنی پیارا بندہ) زندہ ہے۔''

(شرحُ الصّدور ص۲۰۸)

اولیاء کس نے کہا کہ مرگئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُوال (9): میں حنفی ہوں، یہ بتا دیجئے کیا میرے امام، امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے بھی کبھی غیرُ اللّٰہ سے مدد مانگی ہے؟

جواب: کیوں نہیں۔ کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرتِ سیّدُنا امامِ اعظم **ابو حنیفہ** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں مدد کی درخواست کرتے ہوئے ''قصیدۂ نُعمان'' میں عَرْض کرتے ہیں: ؎

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی جُدْ لِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاکَ

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْکَ لَمْ یَکُنْ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

یعنی اے جنّ وانس سے بہتر اور نعمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے خزانے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو آپ کو عنایت فرمایا ہے اُس میں سے مجھے بھی عطا فرمایئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جو راضی کیا ہے آپ مجھے بھی راضی فرمایئے۔ میں آپ کی سخاوت کا امیدوار ہوں، آپ کے سوا **ابو حنیفہ** کا مخلوق میں کوئی نہیں۔

(قصیدۂ نعمانیہ مع الخیرات الحسان ص ۲۰۰)

پڑے مجھ پر نہ کچھ افتاد یاغوث

مدد پر ہو تری امداد یاغوث (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''یاعلی مدد'' کہنے کا ثُبُوت

سُوال(10): ''یاعلی مدد'' کہنے کی صَراحت کے ساتھ اگر دلیل مل جائے تو مدینہ مدینہ۔

جواب: پچھلے صَفْحات پر غیرِ خدا سے اُس کی ظاہِری حیات اور بعدِ مَمات مدد مانگنے کے دلائل گزرے۔ تاہم صَراحۃً ''یاعلی مدد'' کہنے کی دلیل بھی مُلاحَظہ ہو چُنانچہ **میرے آقا اعلٰی**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس کے پاس میراذِکر ہوااوراُس نے مجھ پر دُرُودِپاک نہ پڑھاتحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔(ابن سنی)

حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد9 صَفْحَہ821 تا822 پر لکھتے ہیں: ''شاہ محمد غوث گوالیاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی کی کتاب ''جَواہِرِ خمسہ'' جس کے وظائف کی جَیِّد وبُزُرگ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام نے اجازَتیں دِیں جن میں شاہ ولیُّ اللّٰہ مُحدِّث دِہلوی بھی شامل ہیں، اِس کتاب میں ہے، ''نادِعلی ہفت بار یا سہ بار یا یک بار بخوانَد ہ وآں اِیں اَسْت۔ یعنی سات بار، یا تین بار، یا ایک بار نادِعلی پڑھے، اور وہ یہ ہے: نَادِ عَلِیًّا مَّظْھَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِوِلَایَتِکَ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ ترجمہ: حضرت علی کو پکار جو عجائب کے مَظْہر ہیں انہیں تمام مصیبتوں میں اپنا مددگار پائے گا، ہر رنج وغم دُور ہو جائے گا، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی وِلایت سے، یا علی، یا علی، یا علی۔

(جَواھِرِ خمسہ مُترجَم ص ۲۸۲،۴۵۳)

اگر ''یاعلی'' کہنا شِرک ہو تو۔۔۔۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: اگر مولا علی کو مُشکِل کُشا ماننا، مصیبت کے وَقت مددگار جاننا، ہنگامِ (یعنی وقتِ) غم وتکلیف اُس جناب کو ندا کرنا، یا علی یا علی کا دم بھرنا شِرک ہو تو مَعَاذَاللّٰہ یہ سارے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کُفّار ومُشرِکین ٹھہریں، اور سب سے بڑھ کر بھاری مشرِک کٹّر کافر عِیاذاًباللّٰہ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) شاہ ولیُّ اللّٰہ ہوں جو مشرِکوں کو اولیاءُ اللّٰہ جانتے۔۔۔۔۔اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ

اِلَّا بِاللّٰہِ الْحَقِّ الْمُبِیْن، مسلمان دیکھیں کہ **یاعلی یاعلی** (کہنے) کو شرک ٹھہرانے کی کیا سزا ملی! نہ ناحق مسلمانوں کو مُشرِک کہتے نہ اگلوں پچھلوں کے مُشرِک بننے کی مصیبت سہتے، اس سے یہی بہتر کہ راہِ راست پر آئیں، سچے مسلمانوں کو مُشرِک نہ بنائیں ورنہ اپنوں کے ایمان کی فکر فرمائیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرجہ ج ۹ ص ۸۲۱،۸۲۲ مُلَخَّصاً)

سخت دشمن ہے حسن کی تاک میں

المدد محبوبِ یزداں الغیاث (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"یاغوث" کہنے کا ثُبُوت

سُوال (11): کیا اِسی طرح "**یاغوث**" کہنے کا ثُبُوت بھی مل سکتا ہے؟

جواب: کیوں نہیں۔ یوں تو کافی دلائل گزرے، صَراحت بھی حاضِر ہے، چنانچہ مشہور و معروف حنفی عالِم حضرتِ علّامہ مولانا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی نَقْل کرتے ہیں: حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاَکرم فرماتے ہیں: "جو کوئی رنج وغم میں مجھ سے **مدد** مانگے تو اس کا رنج وغم دور ہوگا اور جو سختی کے وَقْت میرا نام لے کر **مجھے پکارے** تو وہ شدَّت دَفْع ہوگی اور جو کسی حاجت میں ربُّ العزّت کی طرف مجھے وسیلہ بنائے تو اُس کی حاجت پوری ہوگی۔" حضرتِ علّامہ مولانا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی مزید لکھتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک **نمازِ غوثیہ** کی ترکیب بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ دو رَکْعت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعت میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد

11،11 بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے، سلام پھیر کر 11 مرتبہ صلوٰۃ وسلام (مَثَلًا اَلصّلٰوۃُ والسَّلَامُ علیکَ یارسولَ اللّٰہ) پڑھے پھر **بغداد** کی طرف (پاک و ہند میں جانبِ شمال) 11 قدم چلے ہر قدم پر میرا نام لے کر اپنی حاجت عَرض کرے اور یہ دو شعر پڑھے:

اَیُدْرِکُنِیْ ضَیْمٌ وَاَنْتَ ذَخِیْرَتِیْ وَاُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَ اَنْتَ نَصِیْرِیْ

وَعَارٌ عَلٰی حَامِی الْحِمٰی وَھُوَمُنْجِدِیْ اِذَا ضَاعَ فِی الْبَیْدَاءِ عِقَالُ بَعِیْرِیْ

کیا مجھ پر ظُلم کیا جائے گا؟ جب کہ آپ میرا سرمایہ ہیں اور کیا دنیا میں مجھ پر ستم کیا جائے گا؟ جب کہ آپ میرے مددگار ہیں۔ **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے پشت پناہ ہوتے ہوئے اگر جنگل میں میرے اُونٹ کی رسی گم ہو جائے تو یہ بات محافظ کیلئے باعث عار ہے۔

یہ کہہ کر حضرتِ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی فرماتے ہیں: وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَارًا فَصَحَّ یعنی بارہا اس نمازِ غوثیہ کا تجربہ کیا گیا، دُرُست نکلا۔ (نزھَۃُ الخاطر ص ٦١)

حُسنِ نیّت ہو خطا تو کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے "دوگانہ" تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضورِ **غوثِ اعظم** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم مسلمانوں کو تعلیم دیتے ہیں کہ مصیبت کے وقت مجھ سے مدد مانگو اور حنفیوں کے مُعتبر عالم حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی اسے بغیر تردید نَقل کر کے فرماتے ہیں کہ "اس کا تجرِبہ کیا گیا، بالکل صحیح ہے۔" معلوم ہوا کہ بُزُرگوں سے بعدِ وفات مدد مانگنا نہ صِرف جائز

بلکہ فائدہ مند بھی ہے۔ (جاءَ الحق ص ۲۰۷)

غوثِ پاک کے تین ایمان افروز ارشادات

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق ،خاتِمُ المُحَدِّثین ، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے ''اَخبارُ الاَخْیار'' میں سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الاَکرم کے جومبارَک اَقوال نَقْل فرمائے ہیں اُن میں سے تین مُلاحَظہ ہوں: ﴿۱﴾ میرے مُرید کا پردۂ عِفّت اگرمشرِق میں کُھل رہا ہو اور میں چاہے مغرِب میں ہُوا جب بھی اُس کی پردہ پوشی کروں گا ﴿۲﴾ میں تا قِیامت اپنے مُریدوں کی دَسْت گیری (یعنی امداد) کرتا رہوں گا اگرچِہ وہ سُواری سے گرے ﴿۳﴾ جو کسی سختی (مشکل) میں مجھے پکارے (یعنی المدد یا غوث کہے) اُسے کُشادَگی حاصل ہو۔(یعنی مشکل حل ہو) (اخبارُالاخیار ص ۱۹)

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا

کہا ہم نے جس وقت ''یا غوثِ اعظم'' (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال(12): شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی تو عربی و فارسی بولتے تھے،مختلف بولیوں مثلاً اردو،انگریزی،پشتو،پنجابی وغیرہ زبان میں مدد کیلئے پکارنے پر وہ کس طرح مدد فرمائیں گے؟

جواب: کوئی عورت اپنے شوہر کو چاہے کسی بھی زبان میں ستائے اُس کی زوجہ بننے والی جنّتی حُور سمجھ لیتی ہے چُنانچہ

جنّتی حُور کا دوسری زَبانیں سمجھ لینا

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دُنیا میں ستاتی ہے تو اس کی بیوی سے جنّتی حُور کہتی ہے: لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِیْلٌ یُّوْشِكُ اَنْ یُّفَارِقَكِ اِلَیْنَا. یعنی **اللہ** تجھے غارت کرے اسے تکلیف نہ پہنچا وہ تیرے پاس چند دن کا مہمان ہے عنقریب وہ تجھ سے جُدا ہو کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔(ترمذی ج ۲ ص ۳۹۲ حدیث ۱۱۷۷) جب حُور دوسری زَبان سمجھ سکتی ہے تو اولیاء کے سردار سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم وَفات کے بعد دوسری زَبانیں کیوں نہیں سمجھ سکتے!

حدیثِ پاک کی ایمان افروز شرح

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت مراٰۃ جلد 5 صَفْحَہ 98 پر فرماتے ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے، **ایک** یہ کہ حُوریں نورانی ہونے کی وجہ سے جنّت میں زمین کے واقعات دیکھتی ہیں، دیکھو یہ لڑائی ہو رہی ہے کسی گھر کی بند کوٹھری میں اور حور دیکھ رہی ہے! یہاں (صاحب) مِرقات (حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی) نے فرمایا کہ مَلاءِ اعلیٰ دنیا والوں کے ایک ایک عمل پر خبردار ہیں۔ **دوسرے** یہ کہ حوروں کو لوگوں کے انجام کی خبر ہے کہ فُلاں مومِن مُتّقی مریگا۔ (جبھی تو کہتی ہے: عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آئیگا) **تیسرے** یہ کہ حوروں کو لوگوں کے مقام کی خبر کہ بعدِ قیامت یہ جنّت کے فُلاں دَرَجے میں رہے گا۔

چوتھے یہ کہ حوریں آج بھی اپنے خاوَند انسانوں کو جانتی پہچانتی ہیں، **پانچواں** یہ کہ آج بھی حُوروں کو ہمارے دُکھ سے دُکھ پہنچتا ہے، ہمارے مخالِف سے ناراض ہوتی ہیں۔ جب حُوروں کے عِلْم کا یہ حال ہے تو حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو تمام خَلق سے بڑے عالم ہیں ان کے عِلْم کا کیا پوچھنا! مفتی صاحب آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: **چھٹے** یہ کہ حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنَّت کے حالات (اور) حُوروں کے کلام سے خبر دار ہیں مگر یہ کلام وہ ہی حُور کرتی ہے جس کا زَوج (یعنی شوہر) اس گھر میں ہو۔ یعنی ترمذی میں یہ حدیث غریب ہے، ابنِ ماجہ کی روایت میں نہیں مگر یہ غرابَت مُضِر نہیں، کیونکہ اِس حدیث کی تائید قراٰنِ کریم سے ہو رہی ہے۔ ربّ تعالیٰ فِرِشتوں کے مُتَعلِّق فرماتا ہے:

یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (الانفطار:۱۲) **ترجمۂ کنز الایمان:** کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو

اور ابلیس وذُرِّیّتِ ابلیس کے مُتَعلِّق فرماتا ہے:

اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ (پ۸، الاعراف:۲۷) **ترجمۂ کنز الایمان:** بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔

جب حدیث کی تائید قراٰنِ مجید سے ہو جائے تو ''ضعیف'' بھی ''**قوی**'' ہو جاتی ہے۔ (مراٰۃ ج۵ ص۹۸) بہر کیف عالمِ آخرت کے مُعاملاتِ وَہْبی (یعنی **اللہ** تَعَالٰی کی طرف سے عطا کردہ) اور خلافِ عادت ہیں انہیں اس دنیا کے مُعاملات پر قِیاس نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی جو اُمور دنیا میں کَسْبی (کوشش سے حاصل کئے جاتے) ہیں وہ وہاں محض وَہْبی ہو جاتے ہیں۔

حضرت عَلّامہ **علی قاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البَارِی فرماتے ہیں: لِاَنَّ اُمُوْرَ الْاٰخِرَۃِ مَبْنِیَّۃٌ عَلٰی خَرْقِ الْعَادَۃِ۔ یعنی کیونکہ آخرت کے مُعاملات خلافِ عادت پر مبنی ہیں۔

(مِرقاۃ ج ۱ ص ۳۵۴ تَحتَ الحدیث ۱۳۱)

راستہ پُرخار، منزِل دُور، بَن سُنسان ہے

المدد اے رہنما! یاغوثِ اعظم دَسْت گِیر (وسائل بخشش ص۵۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جب اللّٰہ مدد کرسکتا ہے تو دوسرے سے مدد کیوں مانگیں؟

سُوال (13): اُس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے جو یوں ذہن بنا کر صِرف **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگا کرے کہ جب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مدد پر قادِر ہے تو پھر **احتیاط** اِسی میں ہے کہ صِرف اُسی سے مدد مانگی جائے۔

جواب: بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مدد پر قادِر ہے اور کارسازِ حقیقی بھی وُہی ہے، اگر کوئی صِرف **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگا کرے تو اُس پر کوئی اِلزام نہیں، تاہم ''اِحتیاطاً دوسروں سے مدد نہ مانگنا'' شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے کہ اُس نے اِس شخص کا ذِہن مُنتَشِر کر رکھا ہے جبھی تو ''احتِیاط'' کے نام پر اِس ''وَسوَسے'' کے مطابِق عمل کر رہا ہے کہ ہوسکتا ہے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا کوئی غَلَط کام ہو! اگر یہ وَسوَسے کا شکار نہ ہوتا تو اسے ''احتِیاط'' کا نام دیتا ہی کیوں! اُسے اپنے **وَسوَسوں کا علاج** کرنا ضَروری ہے، کیوں کہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(ترغیب وترہیب)

اِس وَسوَسے کی پَیر وی میں بہُت ساری قُرانی آیتوں اور مبارَک حدیثوں کی مخالَفت پائی جا رہی ہے ، اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت عنایت فرما رہے ہیں اور یہ ہے کہ اپنی ''وَسوَسہ مارکہ اِحتِیاط'' پر اَڑا ہوا ہے! ایسے شخص کو قراٰنِ کریم کی اِن 6 آیاتِ مبارَکہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے جن میں غیرِ خدا سے مدد لینے کا صاف صاف الفاظ میں تذکرہ موجود ہے۔ چُنانچِہ

﴿۱﴾ نیکی میں ایک دوسرے کی مدد کرو:

وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ۪ (پ٦،المائدہ:٢)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہَم مدد نہ دو۔

﴿۲﴾ صَبْر اور نَماز سے مدد چاہو: وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور صَبر اور نَماز سے مدد چاہو۔(پ۱،البقرۃ:٤٥)

﴿۳﴾ سکندر ذُوالقَرنَین رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مدد مانگی: جب حضرتِ سیِّدُنا سکندر ذُوالقَرنَین رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جانبِ مَشرِق سفر فرمایا تو ایک قوم کی شکایت پر یاجُوج ،ماجُوج اور اس قوم کے درمیان دیوار قائم کرتے ہوئے اس قوم کے اَفراد سے ارشاد فرمایا: فَاَعِیۡنُوۡنِیۡ بِقُوَّۃٍ ترجمۂ کنز الایمان: تو میری مدد طاقت سے کرو۔(پ۱٦،الکھف:٩٥)

﴿٤﴾ دینِ خدا کی مدد کرو: اِنۡ تَنۡصُرُوا اللہَ یَنۡصُرۡكُمۡ ترجمۂ کنز الایمان: اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔(پ۲٦،محمد:٧) ﴿۵﴾

نبی کا غیرُ اللّٰہ سے دین کے لئے مدد طلب فرمانا: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا:

مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِۚ (پ۳، اٰل عمران:۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف؟ حواریوں نے کہا: ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

﴿۶﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غیرُ اللہ کو مددگار فرمانا:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ(۴) (پ۲۸، التحریم۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

کُن کا حاکم کردیا اللہ نے سرکار کو
کام شاخوں سے لیا ہے آپ نے تلوار کا (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی فردِ بشر غیرِ خدا کی مدد کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا!

سُوال (14): کیا آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی فردِ بشر غیرِ خدا کی مدد کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا؟

جواب: جی ہاں۔ مَثَلاً آپ کار میں جا رہے ہیں، اچانک آپ کی کار روڈ پر ''اَڑ'' گئی،

دھکّے دینے کی حاجت پیش آئی! کیا کریں گے؟ لامُحالہ راہ گیروں سے ہی عرض کرنا ہوگا کہ برائے مہربانی ذرا دھکّا لگا دیجئے! ہوسکتا ہے بعض رَحْم کھا کر دھکّے لگائیں اور گاڑی چل پڑے! دیکھا آپ نے! آپ کو حاجت پیش آئی، آپ نے غیرِ خدا سے حاجت روائی چاہی، انہوں نے مدد کر دی اور آپ کی مُشکلکشائی ہوگئی! اگر آپ کہیں کہ یہ تو چلتے پھرتے زندہ انسانوں نے مدد کی! تو لیجئے بعدِ وفات مدد کی ایسی دلیل عرض کرتا ہوں کہ اِس ''مدد'' کا ہر مسلمان اثر لئے ہوئے ہے چُنانچہ

50 کی جگہ پانچ نمازیں کیسے ہوئیں؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **شَہَنْشاہِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری اُمّت پر **پچاس** نمازیں فَرْض فرمائی تھیں۔ جب میں **مُوسیٰ** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے پاس لَوٹ کر آیا تو مُوسیٰ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے دریافت کیا کہ **اللہ** تبارَک وَ تعالٰی نے آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی اُمَّت پر کیا فَرض کیا ہے؟ میں نے اُنہیں بتایا تو کہنے لگے: اپنے ربّ تعالٰی کے پاس لَوٹ کر جایئے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی اُمَّت اِتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس گیا، اُن سے کچھ حصّہ کم کر دیا گیا۔ جب پھر مُوسیٰ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے پاس لوٹ کر آیا تو اُنہوں نے مجھے پھر لَوٹا دیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اچّھا **پانچ** ہیں اور **پچاس** کی قائم مقام ہیں کیونکہ ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ مُوسیٰ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)

کے پاس لوٹ کر آیا۔ اُنہوں نے کہا: پھر **اللہ** تبارَک وَ تعالیٰ کے پاس لوٹ جایئے۔ میں نے جواب دیا: مجھے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے شَرم محسوس ہونے لگی ہے۔ (اِبنِ ماجہ ج ۲ ص۱۶۶ حدیث ۱۳۹۹) دیکھا آپ نے! **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **نے اپنی وفاتِ ظاہِری کے ڈھائی ہزار برس بعد اُمّتِ مصطَفٰے کی یہ مدد فرمائی کہ شبِ مِعراج میں پچاس نَمازوں کے بجائے پانچ کرادیں۔** **اللہ** تعالیٰ جانتا تھا کہ نَمازیں پانچ رہیں گی مگر پچاس مقرّر فرما کر پھر دو پیاروں کے ذَریعے سے **پانچ** مُقرَّر فرمائیں۔ یہاں دلچسپ بات یہ ہے کہ جو لوگ شیطان کے وَسوَسوں میں آکر وَفات یافتگان کی مدد اور تعاوُن کا انکار کر دیتے ہیں وہ بھی 50 نہیں پانچ نَمازیں ہی پڑھتے ہیں حالانکہ پانچ نمازوں کے تقرُّر میں یقینی طور پر غیرُ اللہ کی مدد شامل ہے!

جنَّت میں بھی غیرُ اللہ کی مدد کی حاجت

جنَّت میں بھی غیرِ خدا کی مدد کی حاجت ہو گی ، جی ہاں! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جنّتی جنّت میں عُلَماءِ کرام (رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام) کے مُحتاج ہوں گے، اِس لئے کہ وہ ہر جُمُعہ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دیدار سے مُشَرَّف ہوں گے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: **تَمَنَّوْا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ** یعنی مجھ سے مانگو جو چاہو! وہ جنّتی ، **عُلَماءِ کرام** رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں گے کہ اپنے ربِّ کریم سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: ''یہ مانگو وہ مانگو۔''

فَھُمْ یَحتَاجُوْنَ اِلَیْھِمْ فِی الْجَنَّۃِ کَمَا یَحتَاجُوْنَ اِلَیْھِمْ فِی الدُّنْیَا۔ تو جیسے لوگ دنیا میں عُلَماءِ کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام کے مُحتاج تھے جنّت میں بھی اُن کے مُحتاج ہوں گے۔‘‘

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۱۳۵ حدیث ۲۲۳۵)

انسان عام طور پر زندَگی کے ہر موڑ پر دوسرے کا محتاج رہتا ہے،کبھی ماں باپ کا، کبھی دوست واَحباب کا،کبھی پولیس والوں کا تو کبھی راہ چلتے عام آدَمی کا۔ایسی صورت میں وہ ’’محتاط‘‘ رہنے میں کامیاب بھی کس طرح ہوسکتا ہے! ہاں جو واقِعی وسوسوں کا شکار نہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دوسروں کو سچّے دل سے مددگار تسلیم کرتا ہے باوُجُود اِس کے وہ صِرْف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگتا ہے تو اِس میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔

تو ہے نائبِ ربِّ اکبر پیارے ہر دَم تیرے در پر

اہلِ حاجت کا ہے میلہ صلّی اللّٰہ علیک وسلم (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا غیرُ اللّٰہ سے مدد مانگنا کبھی واجِب بھی ہوتا ہے؟

سُوال(15): کیا کوئی ایسی بھی صورت ہے جس میں غیرُ اللّٰہ سے مدد مانگنا واجِب ہو جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں،بعض صورتیں ایسی ہیں جہاں غیرُ اللّٰہ سے مَدَد مانگنا **واجِب** ہوتا ہے اور بعض حالات میں بصورتِ قُدرت بندے پر بھی واجِب ہوجاتا ہے کہ وہ مدد کرے۔اِس

ضِمن میں وہ فقہی جُزئیات پیش کیے جاتے ہیں جن میں مدد (تعاوُن) مانگنے اور مدد کرنے کے وُجوب (یعنی واجِب ہونے) کا تذکرہ ہے۔

وہ مقامات جہاں مدد مانگنا واجِب ہے

(۱) اگر (لباس پاس نہیں اور ایسی صورت ہے کہ ننگے نماز پڑھے گا اور) دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالِب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو (بصورتِ لباس مدد) **مانگنا** واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۸۵) **(۲)** اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ (بصورتِ پانی مدد) مانگنے سے دیدے گا تو مانگنے سے پہلے تَیَـمُّـم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تَیَمُّم کر کے نَماز پڑھ لی اور بعد نَماز مانگا اور اس نے دیدیا یا بے مانگے اس نے خود دیدیا تو وُضو کر کے نماز کا اِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنا) لازِم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نَماز ہو گئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کُھلتا اور نہ اُس نے خود دیا تو نَماز ہو گئی اور اگر دینے کا غالِب گمان نہیں اور تَیَـمُّم کر کے نَماز پڑھ لی جب بھی یِہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وُضو کر کے نَماز کا اِعادہ کرے ورنہ ہو گئی۔ (ایضاً ص۳٤۸)

وہ مقامات جہاں مدد کرنا واجِب ہے

(۱) کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اُسی نَمازی کو پُکار رہا ہو یا مُطْلَقاً کسی شخص کو پُکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں (نَماز) توڑ دینا **واجِب** ہے، جب کہ یہ (نمازی) اس کے بچانے پر قادر (یعنی

قدرت رکھتا) ہو۔ (ایضاً ص ۶۳۷) **(۲)** ماں باپ، دادا دادی وغیرہ **اُصُول**[1] کے مَحض بُلانے سے نماز قَطع کرنا (یعنی توڑنا) جائز نہیں، البتّہ اگر ان کا پُکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے (اور ان کی مدد کو پہنچے)، یہ حُکم فرض (رکعتوں) کا ہے اور اگر نَفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پُکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا (نفلی) نَماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پُکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔ (ایضاً ص ۶۳۸) **(۳)** کوئی سو رہا ہے یا نَماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجِب ہے کہ (اُس کی اِس طرح مدد کرے کہ) سوتے کو جگا دے اور بُھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔ (ایضاً ص ۷۰۱) **(٤)** بھول کر کھایا یا پیا یا جِماع کیا روزہ فاسِد نہ ہوا خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نَفل۔ اور روزہ کی نیّت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں، مگر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہو جائے گا، بشرطیکہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال واقِع ہوئے ہوں مگر اس صورت میں کَفّارہ لازم نہیں۔ **(۵)** کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھے تو یاد دلانا واجب ہے، (اُس کی اِس طرح مدد نہ کی یعنی) یاد نہ دلایا تو گنہگار ہوا، مگر جب کہ وہ روزہ دار بہت کمزور ہو کہ یاد دلائے گا تو وہ کھانا چھوڑ دے گا اور کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ روزہ رکھنا دشوار ہوگا اور کھا لے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کر لے گا تو اس صورت میں یاد نہ دلانا بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۹۸۱) **(٦)** جو

---

[1] مثلاً ماں، نانی، پَرنانی اِسی طرح اوپر تک نیز باپ، دادا، پَردادا اِسی طرح اوپر تک یہ سب ''اُصول'' کہلاتے ہیں۔

شخص (قراٰن کریم) غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر (اِس انداز میں مدد کرنا) **واجب** ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ اسی طرح اگر کسی کا مُصْحَف شریف (قراٰنِ پاک) اپنے پاس عارِیت (یعنی کچھ وقت کیلئے) ہے، اگر اس میں کِتابت (لکھائی) کی غلطی دیکھے، بتا دینا (کہ یہ بھی ایک مدد ہی کی صورت ہے جو کہ) واجِب ہے۔ (ایضاً ص۵۵۳)

ہے انتظامِ دنیا امدادِ باہَمی سے
آجائے گی خرابی امداد کی کمی سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُوال (16): قراٰنِ کریم میں ہے: **وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ** (پ۱۱، یونس:۱۰۶) ترجمہ: ”**اللہ** کے سوا ان کو نہ پکارو۔“ **معلوم ہوا کہ غیرِ خدا کو پکارنا شرک ہے۔**

جواب: اس آیت میں **مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ** (یعنی **اللہ** کے سِوا) کو پکارنے سے مَنْع کیا گیا ہے یہاں مراد بُت ہیں اور پکارنے سے مراد عبادت ہے۔ (تفسیرِ طَبری ج۶ ص ۶۱۸) **اعلیٰ حضرت** رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اوپر بیان کردہ آیت کے حصّے کا ترجَمہ یوں فرماتے ہیں: ”اور **اللہ** کے سِوا بندَگی نہ کر۔“ دوسری آیات اس معنٰی کی تائید کرتی ہیں مَثَلاً **اللہ** تَعَالٰی فرماتا ہے:

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ (پ۲۰، القصص:۸۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور **اللہ** کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔

معلوم ہوا کہ غیرِ خدا کو خدا سمجھ کر پکارنا شِرک ہے کیونکہ یہ غیرِ خدا کی عبادت ہے۔ (مزید

تفصیلات کیلئے حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی کتاب ''علم القرآن'' کامُطالَعَہ فرمائیے)

اللہ کی عطا سے ہیں مصطفٰے مددگار
ہیں انبیاء مدد پر ہیں اولیاء مددگار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُوال (17) : مُشرِکین بُتوں سے اور آپ نبیوں اور ولیوں سے مدد مانگتے ہیں، کیا دونوں شرک میں برابر نہ ہوئے؟

جواب: مَعاذَاللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) دونوں کا مُعامَلہ ہرگز ایک جیسا نہیں، مُشرِکین کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُتوں کو اُلُوہِیَّت دے دی (یعنی معبود بنادیا) ہے۔ نیز وہ بتوں وغیرہ کو سفارشی اور وسیلہ سمجھتے ہیں اور بُت فی الحقیقت ایسے نہیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان کسی مُقَرَّب سے مُقَرَّب حتّٰی کہ محبوبِ رب، تاجدارِ عرب، سراپا لائقِ تعظیم وادب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بھی اُلُوہِیَّت (یعنی مستحقِ عبادت ہونے) کے قائل نہیں ہیں، ہم تو انبیاءِ کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیاءِ عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ اور اعزازی طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذن وعطا (یعنی اجازت وعنایت) سے شفیع ووسیلہ اور حاجت رواو مُشکلکُشا مانتے ہیں۔

Go To Index

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

بُتوں سے مدد مانگنا شِرک ہے

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: مُشرکین کا اپنے بُتوں سے مدد مانگنا یہ بالکل شرک ہے۔ (اور یہ شرک ہونا) اس لئے کہ وہ ان بُتوں میں خُدائی اثر اور ان کو چھوٹا خُدا مان کر مدد مانگتے ہیں اور اِسی لئے ان کو اِلٰہ یا شُرکاء (یعنی عبادت کے لائق یا اللہ کے شریک) کہتے ہیں یعنی ان بُتوں کو اللہ کا بندہ اور پھر اُلُوہِیَّت کا حصّے دار مانتے ہیں۔ (جاءَالحق ص ۲۱٤)

شِرک کی تعریف

شِرک کا معنٰی ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو واجِبُ الوُجُود یا مستحقِ عبادت (عبادت کے لائق) جاننا یعنی اُلُوہِیَّت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کُفْر کی سب سے بدترین قِسم ہے۔ اس کے سوا کوئی بات کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں۔ (بہارِ شریعت ا ج ص ۱۸۳) میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''آدمی حقیقۃً کسی بات سے مُشرِک نہیں ہوتا جب تک غیرِ خدا کو مَعبود (یعنی عبادت کے لائق) یا مُسْتَقِل بِالذّات (یعنی اپنی ذات میں غیرِمحتاج۔ مثلاً یہ یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کا عِلْم ذاتی ہے) و واجبُ الْوُجود نہ جانے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۱۳۱) شَرْحِ عقائد میں

ہے: ''شرک''، اللہ تَعَالٰی کی اُلُوہِیَّت میں کسی کو شریک جاننا جیسے مَجُوسی (یعنی آتَش پرست) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا واجبُ الْوُجُود مانتے ہیں یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی کو عبادت کے لائق جاننا جیسے بُتوں کے پُجاری۔ (شرح عقائد نسفیہ ص۲۰۱)

میں قرباں اِس ادائے دستگیری پر مِرے آقا

مدد کو آگئے جب بھی پکارا یا رسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

١٦ رمضان المبارك ١٤٣٣ھ

5-8-2012

Go To Index

بیان:10

امام حسن کی 30 حکایات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اِمام حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی 30 حِکایات

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ پورا پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کے ساتھ ساتھ حضرتِ امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مَحَبَّت دل میں موجیں مارنے لگے گی۔

دُرُودِ پاک لکھنے کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْعَبّاس اُقْلِیْشی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں جنّت میں دیکھا۔ پوچھا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے یہ مَقام کیسے پایا؟ جواب دیا: اپنی کتاب ''اَلْاَرْبَعِین'' میں کثرت سے دُرود شریف لکھنے کی وجہ سے۔ (القول البدیع ص٤٦٧ مُلَخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱﴾ خُشک دَرَخْت پر تازہ کَھجوریں

عارِف بِاللّٰہ ، حضرتِ سیِّدُنا نورُالدّین عبدالرحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجْتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سفر کے دَوران **کھجوروں** کے **باغ** سے گزرے جس کے تمام دَرَخْت خُشک ہو چکے تھے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابْنِ زُبیر

رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔ حضرتِ امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس باغ میں پَڑاوٴ ڈالا (یعنی قِیام کیا)۔ خُدّام نے ایک سُوکھے دَرَخْت کے نیچے آرام کیلئے بچھونا بچھا دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ ابنِ زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے عرض کی: اے نواسۂ رسول! کاش! اس سُوکھے دَرَخْت پر تازہ کَھجوریں ہوتیں! کہ ہم سیر ہو کر کھاتے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آہستہ آواز میں کوئی دُعا پڑھی، جس کی بَرَکت سے چند لمحوں میں وہ سوکھا دَرَخْت سَرسبز و شاداب ہو گیا اور اس میں تازہ پکّی کَھجوریں آ گئیں۔ یہ منظر دیکھ کر ایک شُتُربان (یعنی اونٹ ہانکنے والا) کہنے لگا: یہ سب جادو کا کرشمہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ اِبْنِ زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: توبہ کر، یہ جادو نہیں بلکہ شہزادۂ رسول کی دُعائے مقبول ہے۔ پھر لوگوں نے دَرَخْت سے کَھجوریں توڑیں اور قافِلے والوں نے خوب کھائیں۔ (شواھدُ النّبوۃ ص۲۲۷)

راکبِ دوشِ شَہَنْشاہِ اُمَم یاحَسَن ابنِ علی! کر دو کرم!
فاطِمہ کے لال حیدر کے پِسَر! اپنی اُلفت دو مجھے دو اپنا غَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲﴾ وِلادت سے قبل بِشارت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چچی جان حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ الْفَضل رضی اللہ تعالٰی عنہا نے آپ سے اپنا خواب عَرض کیا: ''یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم!

آپ کے مُبارَک جسم کا حصّہ میرے گھر آیا ہے۔'' یہ سنتے ہی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے اچّھا خواب دیکھا، فاطمہ کے یہاں بیٹا پیدا ہوگا اور تم اسے دودھ پِلاؤ گی۔'' جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاں حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وِلادت ہوئی تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ الْفَضْل رضی اللہ تعالٰی عنہا نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دودھ پلایا۔ (الذریة الطاهرة للدولابی ص ۷۲)

وِلادتِ باسعادت و نام و اَلقاب

امامِ عالی مقام، امامِ ہُمام، امامِ عرش مقام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو محمد حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وِلادتِ باسعادت 15 رَمضانُ الْمبارَک 3 ہجری میں ہوئی۔ (الطبقات الکبیر لابن سعد ج۶ ص ۳۵۲) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مُبارَک نام: حَسَن، کُنیَت: ابو محمد اور اَلْقاب: تَقی، سیِّد، سِبْطِ رسولُ اللّٰہ اور سِبْطِ اکبر ہے، آپ کو رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسولِ خدا کے پھول) بھی کہتے ہیں۔

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حَسَن پھول (حدائقِ بخشش ص ۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم شکلِ مصطفٰے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ (امامِ) حَسَن (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے بڑھ کر رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملتا جلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔ (بُخاری ج۲ ص ۵۴۷ حدیث ۳۷۵۲)

ایسا بیٹا کسی ماں نے نہیں جنا!

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دیگر صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی طرح نواسۂ رسول حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بَہُت مَحَبَّت فرماتے تھے۔ ایک موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عورتوں نے حَسَن بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جیسا فرزند نہیں جَنا۔'' (سبلُ الھدی ج ١١ ص ٦٩)

شَفْقتِ مصطفٰے مرحبا! مرحبا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بَہُت مَحَبَّت تھی۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی آغوشِ شَفْقَت (یعنی مُبارَک گود) میں اُٹھائے تو کبھی دوشِ اقدس (یعنی مبارَک کندھوں) پر سُوار کیے ہوئے گھر شریف سے باہَر تشریف لاتے، کبھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھنے اور پیار کرنے کے لئے سیِّدہ فاطِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر شریف پر تشریف لے جاتے، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے حد مانوس ہو (یعنی ہِل) گئے تھے کہ کبھی نَماز کی حالت میں مُبارَک پیٹھ پر سُوار ہوجاتے۔

﴿۳﴾ راکبِ دوشِ مصطفٰے

ایک مرتبہ حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

شانۂ اَقدس (یعنی مبارک کندھے) پرسُوار کئے ہوئے تھے تو ایک صاحِب نے عرض کی: **نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَام** یعنی صاجزادے! آپ کی سُواری تو بڑی اچّھی ہے۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **وَنِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ** یعنی سُوار بھی تو کیسا اچّھا ہے! (ترمذی ج۵ ص۴۳۲ حدیث۳۸۰۹)

حَسَنِ مُجتَبیٰ، سیِّدُ الْاَسْخِیا

راکِبِ دوشِ عزَّت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش ص۳۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۴﴾ ابوھُریرہ دیکھتے تو رو پڑتے

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں جب (امامِ) **حَسَن** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھتا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک دن باہَر تشریف لائے مجھے مسجِد میں دیکھا، میرا ہاتھ پکڑا، میں ساتھ چل پڑا، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ ہم بَنُوقَیْنُقَاع کے بازار میں داخِل ہوئے اور پھر ہم وہاں سے واپَس آئے تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''چھوٹا بچّہ کہاں ہے، اسے میرے پاس لاؤ!'' حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا، (امامِ) **حَسَن** رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے اور پیارے **مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَک گود میں بیٹھ گئے، سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زَبان مُبارَک ان کے مُنہ میں ڈال دی اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں اسے محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہوں تو بھی

اسے مَحبوب (یعنی پیارا) رکھ اور جو اس سے مَحبَّت کرتا ہو اسے بھی مَحبوب (پیارا) رکھ۔"

(الادب المفرد ص ٣٠٤ حديث ١١٨٣)

فاطِمہ کے لال حیدر کے پِسَر!
اپنی اُلفت دو مجھے دو اپنا غم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٥﴾ اے میرے سردار!

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید مَقبُری عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ تھے، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی وہاں تشریف لائے اور ہمیں سلام کیا، ہم نے سلام کا جواب دیا لیکن حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو (سلام کرنے کا) پتا نہ چلا۔ ہم نے عرض کی: اے ابوہُرَیرہ! (حضرتِ امامِ) حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما نے ہمیں سلام کیا ہے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فوراً (حضرت امام) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جانب مُتَوَجِّہ ہوئے اور فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا سَیِّدِی! یعنی اے میرے سردار! آپ پر بھی سلامَتی ہو۔ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ بے شک حَسَن "سیِّد" (یعنی سردار) ہے۔ (المستدرك ج ٤ ص ١٦١ حديث ٤٨٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٦﴾ یہ میرا پھول ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوبَکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

ہمیں نَماز پڑھا رہے تھے کہ (حضرتِ امامِ) حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما جو ابھی چھوٹے سے تھے تشریف لائے۔ جب بھی رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سَجدہ فرماتے (حضرتِ امامِ) حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گردن شریف اور پیٹھ مُبارَک پر بیٹھ جاتے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہایت آرام سے اپنا سرِ اَقدس سَجدے سے اٹھاتے اور انہیں شَفْقَت سے اُتارتے۔ جب نَماز مکمَّل کرلی تو صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس بچّے سے آپ اس انداز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے ایسا سُلوک نہیں فرماتے؟ ارشاد فرمایا: ''یہ دنیا میں میرا پھول ہے۔''

(مسند بزار ج۹ ص ۱۱۱ حدیث۳۶۵۷ ملخصاً)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں

کیجے رضاؔ کو حَشْر میں خَنداں مثالِ گُل (حدائقِ بخشش ص۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ میرا یہ بیٹا سردار ھے

حضرتِ سیِّدُنا ابوبَکْرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مِنْبَر پر جلوہ گر تھے اور (امام) حَسَن بن علی (رضی اللہ تعالٰی عنہما) آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلو (یعنی برابر) میں تھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی لوگوں کی طرف توجُّہ کرتے اور کبھی (امامِ) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف نظر فرماتے،

آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرا یہ بیٹا سیِّد (یعنی سردار) ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بدولت مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صُلْح فرمائے گا۔'' (بخاری ج ۲ ص ۲۱٤ حدیث ۲۷۰٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۸﴾ امامِ حَسَن مُجْتَبٰی کی خلافت

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شہادت کے بعد حضرتِ سیِّدُنا امام **حَسَن مُجتبٰی** رضی اللہ تعالٰی عنہ مَسْنَدِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو اہلِ کوفہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دَسْتِ مُبارک پر بیعت کی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا پھر چند شرائط کے ساتھ اُمورِ خلافت حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سپرد فرمادیئے۔ حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تمام شرائط قبول کیں اور باہم صُلْح ہوگئی۔ یوں تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ مُعجِزہ ظاہر ہوا جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے اس فرزند کی بدولت مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صُلْح فرمائے گا۔ (سوانح کربلا ص ۹٦ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۹﴾ امامِ حَسَن مُجْتَبٰی کا خطبہ

حضرتِ سیِّدُنا شیخ یُوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا امامِ **حَسَن مُجتبٰی** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی

بیعت کر لی اور اُمورِ خلافت ان کے سپرد فرما دیے تو حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کوفے آنے سے پہلے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! بیشک ہم تمہارے مہمان ہیں اور تمہارے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اہلِ بیت ہیں کہ جن سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر قسم کی ناپاکی دُور کر دی اور انہیں خوب ستھرا فرما دیا۔'' یہ کلمات (یعنی جملے) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بار بار دہرائے حتّٰی کہ مجلس میں موجود ہر شخص رونے لگا اور ان کے رونے کی آواز دُور تک سنی گئی۔ (برکاتِ آلِ رسول ص ۱۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۰﴾ دنیا کی شرم عذابِ آخرت سے بہتر ہے

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب خلافت سے دستبردار ہو گئے تو بعض ناواقف لوگ آپ کو یَا عَارَ الْمُؤمِنِین (یعنی اے مسلمانوں کے لیے باعثِ شرم) کہہ کر پکارتے، اس پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے: ''عار، نار سے (یعنی دنیا کی یہ شرم عذابِ آخرت سے) بہتر ہے۔'' (الاستیعاب ج ۱ ص ۴۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خون نہیں بہنے دیا

حضرتِ جُبَیر بِن نُفَیر رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضرتِ امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عَرض کی: لوگ کہتے ہیں آپ پھر خلافت کے طَلَب گار ہیں؟ فرمایا: ''جس وَقْت عربوں کے سَر میرے ہاتھوں میں تھے (یعنی اپنی جانیں قُربان کرنے

کے لیے وہ مجھ سے بَیْعَت کر چکے تھے) اس زمانے میں، مَیں جس سے چاہتا ان کو لڑوا دیتا لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رضائے اِلٰہی کے لیے مَیں نے خِلافَت چھوڑ دی اور اُمّتِ مصطفٰے کا خون نہیں بہنے دیا، تو اب دوبارہ خلافَت کیوں حاصِل کروں؟“

(المستدرك على الصحيحين ج ٤ ص ١٦٢ قول نمبر ٤٨٤٨ سے خلاصہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلافتِ راشدہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد خلیفۂ بَرحق و امامِ مُطْلَق حضرتِ سیِّدنا ابوبکر صدیق، پھر حضرتِ عُمَر فاروق، پھر حضرتِ عُثمان غنی، پھر حضرتِ مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرتِ امامِ حَسَن مُجتبٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم ہوئے، ان حضرات کو خُلَفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲٤۱)

﴿۱۱﴾ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! میں اس سے مَحبَّت کرتا ہوں

حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (امامِ) حَسَن بن علی (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما) کو کندھے پر اُٹھائے ہوئے ہیں اور بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کررہے ہیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! میں اس سے مَحبَّت کرتا ہوں تو بھی اس سے مَحبَّت فرما۔ (ترمذی ج ٥ ص ٤٣٢ حدیث ٣٨٠٨)

یا حسن! اپنی محبّت دیجئے!
عشق میں اپنے ہمیں گُم کیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۲﴾ مُنّے کی پیدائش

عارِف بِاللّٰہ، حضرتِ سیِّدُنا نورُالدین عبدالرحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی (وفات: 989ھ) نَقْل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ حج کے موقع پر مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا پیدل تشریف لے جارہے تھے کہ دورانِ سفر آپ کے پاؤں مبارک میں سُوجن آگئی، غلام نے عرض کی: حُضُور! کسی سُواری پر سُوار ہوجایئے تاکہ قدموں کی سُوجن کم ہوجائے، امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غلام کی درخواست قبول نہ کی اور فرمایا: جب اپنی منزِل پر پہنچو تو وہاں تمہیں ایک حَبَشی ملے گا، اس کے پاس تیل ہوگا، تم اس سے وہ تیل خرید لینا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غلام نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! ہم نے کسی بھی جگہ کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کے پاس ایسی دوا ہو۔ اس جگہ کہاں دستیاب ہوگی؟ جب وہ اپنی منزل پر پہنچے تو وہ حَبَشی دکھائی دیا۔ امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ وُہی حَبَشی ہے جس کے بارے میں تم سے کہا تھا، جاؤ اس سے تیل خریدو اور قیمت ادا کرو۔ غلام جب تیل خریدنے کے لیے حَبَشی کے پاس گیا اور تیل کا پوچھا تو حَبَشی نے پوچھا: کس کے لیے خرید رہے ہو؟ غلام نے کہا: امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے۔ حَبَشی نے

کہا: مجھے امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لے چلو، میں ان کا غلام ہوں۔ جب حَبَشی حضرتِ امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آیا تو عَرض کی: حُضُور! میں آپ کا غلام ہوں، آپ سے تیل کی قیمت نہیں لوں گا، میری بیوی دَردِزہ میں مبتلا ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عافیت کے ساتھ اولاد عطا فرمائے۔ حضرت امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: گھر جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ویسا ہی بچّہ عطا فرمائے گا جیسا تم چاہتے ہو اور وہ ہمارا پیروکار رہے گا۔ حَبَشی گھر پہنچا تو گھر کی حالت ویسی ہی پائی جیسی اس نے امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنی تھی۔ (شواھد النبوۃ ص ۲۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۳﴾ سُرمہ و خوش بو سے مہمانی

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نکاح کی دعوت میں شرکت کے لئے (حضرتِ سیِّدُنا امام) حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کو پیغام بھجوایا۔ جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تشریف لائے تو امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے ساتھ مسند (مَس۔نَد) پر بٹھایا۔ حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بتایا: میرا روزہ ہے، اگر میرے عِلْم میں یہ بات پہلے آجاتی کہ آپ دعوت فرمائیں گے تو میں (نَفْل) روزہ نہ رکھتا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ چاہیں تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے وُہی اہتمام کیا جائے جو ایک روزے دار کے لئے کیا جاتا ہے۔ حضرتِ

سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: روزہ دار کے لیے کیا اِہتِمام کیا جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''وہ یہ کہ روزہ دار کوسُرمہ اور خوشبو لگائی جائے۔'' پھر امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیّدنا عُثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سُرمہ اور خوشبو منگوائی اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ دونوں چیزیں لگائی گئیں۔ (تاريخ المدينة المنورة،جزء٣ص ٩٨٤)

اے عاشِقانِ صَحابہ واہلِ بیت! اس حِکایت سے ہمیں یہ مَدَنی پھول حاصِل ہوا: اگر مسلمان پہلے سے کھانے کی دعوت دے تو موقع کی مناسبت سے اُس کی دلجوئی کی خاطِر روزۂ نَفْل تَرْک کر دینا مناسب ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱٤﴾ بچپن میں حدیث سُن کر یاد کرلی

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابُو الْحَوْرَاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے پوچھا: آپ کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی ہوئی کوئی حدیث یاد ہے؟ فرمایا: یہ حدیث یاد ہے کہ (بچپن میں ایک مرتبہ میں نے صَدَقے (یعنی زکوٰۃ) کی کَھجوروں میں سے ایک کَھجور اُٹھا کر مُنہ میں ڈال لی تو نانا جان، رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے مُنہ سے وہ کَھجور نکالی اور صَدَقے کی کَھجوروں میں واپس رکھ دی۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگر ایک کَھجور اِنہوں نے اُٹھالی تو اس میں کیا حَرَج ہے؟ پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ** یعنی ہم اٰلِ محمد کیلئے صَدَقے کا مال حلال نہیں ہے۔ (اسد الغابۃ ج ۲ ص ۱٦)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان **مِراٰۃ جلد 3 صَفْحَہ 46** پر لکھتے ہیں: ''اپنی ناسمجھ اولاد کو بھی ناجائز کام نہ کرنے دے۔ وہ دیکھو! حضرتِ **حَسَن** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اُس وَقْت بَہُت ہی کمسن (یعنی کم عُمْر) تھے مگر حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے انہیں بھی زکوٰۃ کا چھوہارا (یعنی سوکھی کھجور) نہ کھانے دیا۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے پیارے نواسے سیِّدنا امامِ **حَسَن** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کیسی پیاری تربیَت فرمائی! اس روایت میں ہمارے لیے یہ مَدَنی پھول ہے کہ بچّوں کی تربیَت ابتِدائی عُمْر سے ہی کرنی چاہیے۔ عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ والدین بچّے کی تربیَت کا صحیح حق ادا نہیں کرتے اور بچپن میں اچھے بُرے کی تمیز نہیں سکھاتے اور جب وُہی اَولاد بڑی ہو جاتی ہے تو پھر ایسے والدین اپنی اولاد کی نافرمانی کا رونا روتے نظر آتے ہیں۔ ماں باپ کو چاہیے کہ بچپن ہی سے اپنی اَولاد کی تربیَت شریعت وسنّت کے مُطابِق کریں۔ بچّہ سمجھ کر انہیں چُھوٹ نہ دیں اور نہ یہ کہہ کر ان کی تربیَت کو نظر انداز کریں کہ ابھی تو بچّہ ہے جب بڑا ہوگا تو خود سمجھ جائے گا۔

بچّوں کو اچّھا ادب سکھاؤ

بچّوں کی اچّھی تربیَت کے مُتعلِّق فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: اپنی

اولاد کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرو اور انہیں اچّھا ادب سکھاؤ۔ (ابن ماجه ج٤ ص١٨٩ حديث ٣٦٧١)

تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا

حضرتِ سیِّدنا عبدُ اللّٰه بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچّے کی اچھی تربیَت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیَت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا؟ (شعب الایمان ج ٦ ص ٤٠٠ حديث ٨٦٦٢ ملخصاً)

خُو مٹے بے کار باتوں کی، رہے
لب پہ ذِکرُ اللہ میرے دم بدم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿١٥﴾ ہاتھوں ہاتھ ضَرورت پوری کر دی

حضرتِ سیِّدنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں ایک سائل نے حاضِر ہو کر تحریری درخواست پیش کی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بِغیر پڑھے فرمایا: تمہاری ضَرورت پوری کی جائے گی۔ عرض کی گئی: اے نواسۂ رسول رضی اللہ تعالٰی عنہ! آپ نے اس کی درخواست پڑھ کر جواب دیا ہوتا۔ ارشاد فرمایا: جب تک میں اس کی درخواست پڑھتا وہ میرے سامنے ذِلّت کی حالت میں کھڑا رہتا پھر اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے پوچھتا کہ تو نے سائل کو اتنی دیر کھڑا رکھ کر کیوں ذلیل کیا؟ تو میں کیا جواب دیتا؟ (احیاء العلوم ج٣ ص٣٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۶﴾ دس ہزار درہم سے نواز دیا

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں بیٹھ کر ایک آدمی ایک بار اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دس ہزار دِرْہَم کا سُوال کررہا تھا، جیسے ہی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس حاجَت مند کی یہ دعا سنی تو فوراً اپنے گھر تشریف لائے اور اُس شخص کے لئے 10 ہزار دِرْہَم بھجوا دیئے۔ (ابن عساکر ج۱۳ ص۲۴۵)

میرا دل کرتا ہے میں بھی حج کروں
ہو عطا زادِ سفر چشمِ کرم!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۷﴾ حاجی پر اِحسان کرنے والے بخش دیئے جاتے ھیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوہارون رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حج کے ارادے سے نکلے، جب مدینۃُ المنوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا پہنچے تو (حضرتِ سیِّدُنا امامِ) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیارت کے لیے بھی حاضِر ہوئے، سلام ودعا کے بعد سفرِ حج کے حالات عرض کیے۔ جب ہم واپَس آنے لگے تو (سیِّدُنا امام) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہم میں سے ہر شخص کے لیے چار چار سو دِرْہَم بھجوائے۔ ہم نے رقم لانے والے صاحِب سے کہا: ہم تو مالدار و دولت مند ہیں، ہمیں اِس کی حاجَت نہیں۔ اس نے کہا: آپ حضرات (امامِ) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بھلائی کو واپَس نہ لوٹائیے۔ پھر ہم (حضرتِ سیِّدُنا امامِ) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمتِ بابرکت میں

حاضِر ہوئے اور اپنی مالداری کے بارے میں عرض کیا۔ فرمایا: میرے عملِ خیر (یعنی بھلائی کے کام) کو واپَس مت کیجیے، اگر میری موجودہ حالت ایسی نہ ہوتی تو یہ (رقم قبول نہ کرنا) تمہارے لیے آسان ہوتا، میں تو آپ حضرات کو زادِ راہ پیش کر رہا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ عَرَفے کے دن اپنے بندوں کے مُتعلِّق فِرِشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے پَراگندہ حال (یعنی حیران و پریشان) میری بارگاہ میں رَحمت کے سُوالی بن کر حاضِر ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان پر احسان کرنے والے کو بَخش دیا، ان سے بُرا سُلوک کرنے والے کے حق میں ان کے مُحسِن (یعنی احسان کرنے والے) کی شَفاعت قبول کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جُمُعے کے دن بھی اسی طرح فرماتا ہے۔ (ابن عساکر ج۱۳ ص ۲۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ مہمان نواز بُڑھیا

حَسَنَینِ کریمین (یعنی حسن و حُسین) اور عبداللہ ابنِ جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہم اَجْمَعِیْن تینوں حج کے لیے جا رہے تھے، کھانے پینے اور سامان کا اونٹ بَہُت پیچھے رہ گیا تھا۔ بھوک پیاس سے بے تاب ہو کر یہ صاحِبان راستے میں ایک بُڑھیا کے خیمے (CAMP) پر گئے اور اس سے فرمایا: ہم کو پیاس لگی ہے۔ اس نے ایک بکری کا دودھ نکال کر ان تینوں کو پیش کیا۔ دودھ پی کر انہوں نے فرمایا: کچھ کھانے کے لیے لاؤ! بُڑھیا نے کہا کہ کھانے کو تو کچھ موجود نہیں ہے آپ اسی بکری کو ذَبح کر کے کھا لیجئے۔ ان صاحِبان نے ایسا ہی کیا، کھانے پینے سے فارِغ ہو کر انہوں نے کہا:

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پرایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

ہم قُریشی ہیں جب سفر سے واپس آئیں گے تو تم ہمارے پاس آنا ہم تمہارے اس اِحسان کا بدلہ دیں گے۔ یہ کہہ کر یہ تینوں صاحِبان آگے روانہ ہوگئے، جب اُس **بُڑھیا** کا شوہر آیا تو ناراض ہوا کہ تو نے بکری ایسے لوگوں کی خاطِر ذَبْح کرادی جن سے نہ ہماری واقِفیت تھی اور نہ دوستی۔ اس واقعہ کو کچھ مدّت گُزر گئی۔ اُس **بُڑھیا** اور اس کے خاوَند کو **مدینۃُ المنوّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً جانے کی ضَرورت پڑی، وہ وہاں پہنچے اور اونٹ کی مِینگنیاں چُن چُن کر بیچنے لگے (تاکہ اپنا پیٹ بھر سکیں)۔ ایک دن یہ **بڑھیا** کہیں جارہی تھی حضرتِ سیّدنا امامِ **حَسَن مُجتَبیٰ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکانِ عالیشان کے قریب سے گُزری اُس وَقْت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ دروازے پر کھڑے تھے ۔ بڑھیا پر جُوں ہی نظر پڑی اُس کو پہچان لیا اوراس سے فرمایا: اے خاتون! آپ مجھے پہچانتی ہیں؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں وُہی ہوں جو فُلاں روز تمہارا مہمان ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اچّھا آپ وہ ہیں؟ اس کے بعد آپ نے اس **بڑھیا** کو ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار دِینار عطا فرمائے اور اپنے غلام کے ہمراہ اس کو حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس بھیجا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **بڑھیا** سے پوچھا: اے خاتون! میرے بھائی صاحِب نے آپ کو کیا دیا؟ اُس نے کہا: ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار دِینار عطا فرمائے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی اِسی قَدَر انعام اس کو دیا اور اپنے غلام کے ہمراہ حضرتِ سیِّدُنا **عبد اللّٰہ** ابنِ جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے **بڑھیا** سے دریافت کیا: حَسَنینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما نے آپ کو کتنا مال دیا ہے؟

اس نے کہا: دونوں حضرات نے دو ہزار بکریاں اور دو ہزار دینار عنایت فرمائے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی اس کو دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریاں عطا فرمائیں۔ یُوں وہ بُڑھیا چار ہزار بکریاں اور چار ہزار دینار لے کر اپنے شوہر کے پاس پہنچی۔ (احیاء العلوم ج۳ ص۳۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۹﴾ سب کچھ خیرات کر دیا

راکِبِ دوشِ مصطفٰے، سیِّدُ الْاَسْخِیا حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو بار اپنے گھر کا سارا اور تین مرتبہ آدھا مال و اسباب راہِ خدا میں خَرچ فرمایا۔

(حلیة الاولیاء، ج۲ ص۴۷ حدیث۱٤۳٤)

اے سخی ابنِ سخی اپنی سَخا
سے دو حصّہ سیِّدِ عالی حَشَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۰﴾ شوقِ تلاوت

نواسۂ رسول، چمنِ مُرتَضٰی کے جنّتی پھول، جگر گوشۂ بتول سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر رات **سُوْرَۃُ الْکَھْف** کی تِلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ مُبارَک سورت ایک تختی پر لکھی ہوئی تھی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی جس زوجہ کے پاس تشریف لے جاتے یہ مُبارک تختی بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہمراہ ہوتی۔ (شعب الایمان ج۲ ص٤۷۵ حدیث۲٤٤۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۱﴾ معمولاتِ امامِ حَسَن

حضرتِ سَیِّدُنا ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک بار مدینۃُ المنوّرہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے ایک قریشی شخص سے سَیِّدُنا امامِ حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مُتعلِّق دریافت فرمایا تو اس نے عرض کی: اے امیرُ الْمُؤمنین! وہ نمازِ فجر ادا فرمانے کے بعد سورج طُلُوع ہونے تک مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہی میں تشریف فرما رہتے ہیں۔ پھر ملاقات کیلئے آئے ہوئے مُعزَّزِین سے ملاقات و گفتگو فرماتے یہاں تک کہ کچھ دن نکل آتا، اب دو رَکعت نماز ادا فرماتے، اس کے بعد اُمَّہاتُ المؤمنین کی بارگاہ میں حاضِری دیتے، سلام پیش فرماتے، بعض اوقات اُمَّہاتُ الْمُؤمنین رضی اللہ تَعالٰی عَنْھُنَّ آپ کو کوئی چیز تحفۃً پیش فرماتیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے گھر تشریف لے آتے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ شام کے وَقْت بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ پھر اس قریشی آدمی نے کہا: ہم میں کوئی بھی ان کا ہم مرتبہ نہیں۔ (ابن عساکر ج۱۳ ص ۲٤۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۲﴾ مدینہ تا مکّہ 20 بار پیدل سفر

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ اس کے گھر کی طرف کبھی نہ چلا ہوں۔ چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ 20 بار مدینۃُ الْمنوّرہ

زادھا اللہ شرفاً وّ تعظیماً سے پیدل مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زادھا اللہ شرفاً وّ تعظیماً کی زیارت کے لئے حاضِر ہوئے۔ (حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۴۶ رقم ۱۴۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۳﴾ غلام آزاد کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، غلام گرم گرم شوربے کا پیالہ دسترخوان پر لا رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے پیالہ گرا جس کی وجہ سے شوربے کے چھینٹے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر بھی آئے۔ یہ دیکھ کر غلام گھبرایا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 134 کا یہ حصّہ تلاوت کیا: وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ یعنی ''غصّہ پینے والے اورلوگوں سے درگزر کرنے والے۔'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے مُعاف کیا۔ غلام نے پھر اسی آیت کا آخری حصّہ پڑھا: وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ یعنی ''نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے تجھے اللہ تَعَالٰی کی خوشنودی کے لئے آزاد کیا۔ (روح البیان ج۲ ص ۹۵ ملخّصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۴﴾ اگر ایک کان میں گالی اور دوسرے...

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: لَوْاَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنِیْ ھٰذِہٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِیْ اُذُنِی الْاُخْرٰی لَقَبِلْتُ عُذْرَہٗ۔ یعنی اگر کوئی میرے ایک کان

میں گالی دے اور دوسرے کان میں مُعافی مانگ لے تو میں ضَرور اس کی معذِرت قَبول کروں گا۔

(بهجة المجالس وانس المجالس لابن عبدالبر ج٢ ص٤٨٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۵﴾ نَماز کے وَقْت رنگ بدل جاتا

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ جونہی وُضُو کر کے فارِغ ہوتے آپ کا رنگ بدل جاتا۔ اس کی وجہ پوچھنے پر فرمایا: جو شخص مالِکِ عرش (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ) کی بارگاہ میں حاضِری کا ارادہ کرے تو حق یِہی ہے کہ اس کا رنگ بدل جائے۔ (وفيات الاعيان ج٢ ص٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۶﴾ کتّے پر شفقت کرنے والا باکمال غلام

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مدینۃُ الْمنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے ایک باغ میں ایک ایسے سیاہ فام (یعنی کالے) غلام کو دیکھا جو ایک لُقمہ خود کھاتا اور ایک اپنے کتّے کو کھلاتا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں اس بات پہ کس نے اُبھارا؟ اس نے عرض کی: مجھے اس بات سے حیا (یعنی شرم) آتی ہے کہ خود تو کھاؤں لیکن اسے نہ کھلاؤں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ بات بہت پسند آئی اُس سے ارشاد فرمایا: میری واپسی تک یہیں ٹھہرنا۔ یہ فرما کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اُس کے مالِک کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے وہ غلام اور باغ خرید فرمایا اور غلام کو آزاد فرما کر باغ اس کو تُحفے میں

دے دیا۔ غلام بھی عَقْل مَند تھا اور راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کی اَہَمِّیَّت سے آگاہ تھا، لہٰذا اس نے فوراً عرض کی: یَامَوْلَایَ! قَدْ وَهَبْتُ الْحَائِطَ لِلَّذِی وَهَبْتَنِیْ لَهُ یعنی اے میرے آقا! میں اس باغ کو اسی کی رِضا (یعنی خوشنودی) کی خاطر ہِبہ (Gift) کرتا ہوں جس کی رِضا کے لیے آپ نے مجھے یہ عطا فرمایا ہے۔ (تاریخ بغداد ج٦ ص٣٣ رقم٣٠٥٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۷﴾ امامِ حَسَن مُجتَبٰی کا خواب

حضرتِ سَیِّدُنا عمران بن عبداللہ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خواب دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آنکھوں کے درمیان "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" لکھا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ خوشخبری اپنے اہلِ بیت کو سنائی۔ انہوں نے جب یہ واقعہ تابِعی بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سامنے بیان کیا تو آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اگر واقعی یہ خواب دیکھا ہے تو ان کی عُمْر کے چند ہی دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس واقِعے کے کچھ دن ہی بعد امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وِصال ہو گیا۔ (الطبقات الکبیر لابن سعد ج٦ ص٣٨٦ رقم٧٣٧٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۸﴾ ایسی مخلوق پہلے کبھی نہیں دیکھی

وفات کے قریب حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ سَیِّدُنا امامِ

حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان کی تسکین کے لیے عرض کیا: بھائی جان! آپ کیوں رنجیدہ ہیں؟ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں آپ کو عنقریب حاضِری کی سعادت نصیب ہوگی اور وہ دونوں آپ کے آباء (نانا جان اور ابو جان) ہیں، اور حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ، حضرتِ فاطِمہ زَہرا رضی اللہ تعالٰی عنہما کی بارگاہ میں حاضِری ہوگی اور وہ دونوں آپ کی اُمَّہات (نانی جان اور اَمّی جان) ہیں۔ حضرتِ قاسِم و طاہِر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا دیدار نصیب ہوگا اور وہ آپ کے ماموں ہیں اور حضرتِ حمزہ و جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ملاقات ہوگی اور وہ آپ کے چچا ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اے بھائی! آج میں ایک ایسے مُعامَلے میں داخِل ہونے والا ہوں جس میں پہلے کبھی داخِل نہیں ہوا تھا اور آج میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خَلْق میں سے ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں جس کی مِثْل میں نے کبھی نہیں دیکھی۔

(تاريخ الخلفاء ص ۱۵۳ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالٰى على محمَّد

شَہادَت کا سَبَب

حضراتِ حَسَنَین رضی اللہ تعالٰی عنہما یقیناً اعلیٰ دَرَجے کے شُہَدائے کِرام میں سے ہیں، اِن میں سے کسی کی شَہادَت کا مُنکِر گُمراہ بددین ہے۔ (بہارِشریعت ج۱ص ۲۶۱) حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو زَہر دیا گیا۔ اُس زَہر کا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر ایسا اثر ہوا کہ آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خارِج ہونے لگیں، 40 روز تک آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سَخْت تکلیف رہی۔

وفات حسرت آیات

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہُمام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابومحمد حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے 5 ربیعُ الْاَوّل 50ھ کو مدینۃُ الْمنوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں اس دارِ ناپائیدار سے رِحلت فرمائی (یعنی وفات پائی)، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۳۸٦) یہ بھی کہا گیا ہے کہ 49ھ میں وفات ہوئی۔ بوقتِ شہادت حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر شریف 47 سال تھی۔ (تقریب الھذیب لابن حجر عسقلانی ص ۲٤۰)

﴿۲۹﴾ نمازِ جنازہ

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نمازِ جنازہ حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پڑھائی جو اس وَقْت مدینۃُ الْمنوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کے گورنر تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھایا۔ (الاستیعاب ج ۱ ص ٤٤۲ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۳۰﴾ جنازے میں لوگوں کا رش

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جنازے میں اس قدر جَمِّ غفیر (Crowd) تھا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ثَعْلَبَہ بن ابی مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جنازے میں شریک ہوا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جنّتُ الْبقیع میں (اپنی والدۂ ماجدہ کے پہلو میں) دفنایا گیا، میں نے جنّتُ الْبقیع میں لوگوں کا اس قدر

Go To Index

اِژدِحام (Crowd) دیکھا کہ اگر سوئی بھی پھینکی جاتی تو (بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے) وہ بھی زمین پر نہ گرتی بلکہ کسی نہ کسی انسان کے سر پر گرتی۔ (الاصابۃ ج۲ ص۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امامِ حَسَن کی اَولاد

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کثیر اولاد تھی، امام ابنِ جَوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے آپ کے شہزادوں کی تعداد 15 اور صاحبزادیوں کی تعداد 8 لکھی ہے۔ (المنتظم ج۵ ص۲۲۵) جبکہ امام محمد بن احمد ذَہَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے 12 شہزادوں کے نام لکھے ہیں: حَسَن، زید، طلحہ، قاسم، ابُوبَکْر اور عَبْدُ اللّٰہ ان چھ نے اپنے چچا جان سیِّدُ الشُّہدا حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش کیا۔ بَقِیَّہ چھ یہ ہیں: عَمْرو، عبدالرحمٰن، حُسین، محمد، یعقوب اور اسمٰعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آل (یعنی حَسَنی سیّدوں) کا سلسلہ حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن مُثَنّٰی (مُ۔ثَن۔نا) اور حضرتِ سَیِّدُنا زَید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے چلا۔ (سیر اعلام النبلاء ج٤ ص٤٠١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفردَوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ
جون 2017ء

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

یاحسن ابنِ علی! کردو کرم

راکِبِ دوشِ شَہَنْشاہِ اُمَم ۔۔۔ یاحَسَن ابنِ علی! کردو کرم!
فاطِمہ کے لال حیدر کے پِسَر! ۔۔۔ اپنی اُلفت دو مجھے دو اپنا غم
اپنے نانا کی مَحبَّت دیجئے ۔۔۔ اور عطا ہو قلبِ مُضْطَر چشمِ نم
خُو مِٹے بے کار باتوں کی رہے ۔۔۔ لب پہ ذِکرُ اللّٰہ میرے دم بَدَم
اے سخی ابنِ سخی اپنی سَخا ۔۔۔ سے دو حصّہ سیِّدِ عالی حَشَم
آل و اصحابِ نبی سے پیار ہے ۔۔۔ ساری سرکاروں کے در پر سر ہے خَم
پیشوائے نوجوانانِ بِہِشْت ۔۔۔ ہیں محمد صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نواسے لاجَرَم
یاحَسَن! ایماں پہ تم رہنا گواہ ۔۔۔ عبدِ حق ہوں خادِمِ شاہِ اُمَم
آہ! پلّے میں کوئی نیکی نہیں ۔۔۔ عرصۂ محشر میں رکھ لینا بَھرَم
میرا دل کرتا ہے میں بھی حج کروں ۔۔۔ ہو عطا زادِ سفر چشمِ کرم!
طیبہ دیکھے اِک زمانہ ہوگیا ۔۔۔ یاحَسَن! دِکھلادو نانا کا حرم
جذبہ دو ''نیکی کی دعوت'' کا مجھے ۔۔۔ راہِ حق میں میرے جم جائیں قدم
میں سدا دینی کُتُب لکھتا رہوں ۔۔۔ یاحَسَن! دے دیجئے ایسا قلم
دین کی خدمت کا جوش و وَلْوَلہ ۔۔۔ ہو عنایت یا امامِ مُحترم!

اے شہید کربلا کے بھائی جان!
دُور ہوں عطّار کے رنج و اَلَم

الفاظ و معانی راکِب: سُوار۔ دوش: کندھا۔ لال: بیٹا۔ پِسَر: بیٹا۔ مُضْطَر: بےقرار۔ چشمِ نَم: روتی آنکھ۔ خُو: عادت۔ لَب: زبان۔ دَم بَدَم: ہر وقت۔ سَخا: سخاوت۔ عالی حَشَم: بَہُت بُزُرگی والا۔ خَم: جُھکا ہوا۔ عرصۂ مَحشر: قِیامت کا میدان۔ بَھرَم: لاج۔ سدا: ہمیشہ۔ وَلْوَلہ: بَہُت زیادہ شوق۔ اَلَم: غَم۔

بیان: 11
امام حسین کی کرامات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"شہیدِ کربلا" کے نوحُروف کی نسبت سے اِس رِسالے کو پڑھنے کی 9 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج ٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

۞ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے، فضیلتِ دینی حاصل کرنے کے لئے قِبلہ رُو مُطالعہ کروں گا ۞ اس رسالے کا اوّل تا آخر مُطالعہ کروں گا ۞ موقع کی مناسبت سے عَزَّوَجَلَّ، صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، رضی اللہ تعالٰی عنہ، رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پڑھوں گا ۞ تذکرۂ اہلِ بیت پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصل کروں گا ۞ اس حدیثِ پاک **تَہَادَوْا تَحَابُّوْا** یعنی "ایک دوسرے کو تُحفہ دو آپَس میں مَحَبَّت بڑھے گی" (مؤطّا ج۲ ص۴۰۷ حدیث ۱۷۳۱) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ رسالہ خرید کر دوسروں کو تُحفۃً دوں گا ۞ تُحفہ دیتے وَقت عِلْمِ دین عام کرنے کی نیّت بھی کروں گا ۞ اچّھی نیّتوں کے ساتھ رسالہ پڑھنے پر جو ثواب حاصل ہوگا وہ ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا ۞ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَما سے پوچھ لوں گا ۞ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو مُصنِّف یا ناشِرین کو تحریراً مُطّلع کروں گا۔ (ناشِرین و مصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کرامات

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر آپ ثواب کی نِیَّت سے یہ رِسالہ (41 صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا سینہ حُبِّ اہلِ بیت کا مدینہ بن جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

بے چین دلوں کے چین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: ''جب جُمعرات کا دن آتا ہے **اللہ** پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قَلَم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون جُمعرات کے دن اور شبِ جُمُعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔'' (ابن عساکر ج۴۳ ص۱۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِلادت با کرامت

راکب دوشِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، جگر گوشۂ مُرتَضٰی، دِل بندِ فاطمہ، سلطانِ کربلا، سیِّدُ الشُّہَدا، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہُمام، امامِ تِشنہ کام، حضرتِ سیِّدُنا **امامِ حُسین** رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سراپا کرامت تھے حتّٰی کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **وِلادت**

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

باسعادت بھی باکرامت ہے۔سیِّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادتِ باسعادت 5 شَعْبانُ الْمُعظَّم سن 4ھ کو مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں ہوئی۔(معجم الصحابہ للبغوی ج۲ ص۱٤) حضرت سیِّدی عارِف بِاللّٰہ نورُالدّین عبدُ الرّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی ''شَواھِدُ النُّبُوَّۃ '' میں فرماتے ہیں: مَنْقول ہے کہ امامِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدّتِ حَمْل چھ ماہ ہے۔ **حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **اور امامِ عالی مقام امامِ حُسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے علاوہ کوئی ایسا بچّہ زندہ نہ رہا جس کی مدّتِ حَمْل چھ ماہ ہوئی ہو**۔وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلَمُ وَرسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔(شَواھِدُ النُّبُوَّۃ ص۲۲۸)

مرحبا سرورِ عالم کے پسر آئے ہیں سیِّدہ فاطمہ کے لختِ جگر آئے ہیں
واہ قسمت! کہ چَراغِ حَرَمین آئے ہیں اے مسلمانو! مبارَک کہ حُسین آئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام و اَلقاب

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کا مبارَک نام: حُسین، کُنیت: ابو عبدُ اللّٰہ اور اَلْقاب: سِبطِ رسولُ اللّٰہ اور رَیْحانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسول کے پھول) ہے۔**

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول (حدائقِ بخشش ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

"حُسَین" کے چار حُرُوف کی نسبت سے امامِ حُسین کے فضائل پر 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ حُسَین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) مجھ سے ہے اور میں حُسین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے ہوں، **اللہ** پاک اُس سے مَحَبَّت فرماتا ہے جو حُسین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے مَحَبَّت کرے[۱] ﴿۲﴾ حَسَن و حُسین (رضی اللہ تعالٰی عنہما) سے جس نے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی[۲] ﴿۳﴾ حَسَن و حُسین (رضی اللہ تعالٰی عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں[۳] ﴿٤﴾ حَسَن و حُسین (رضی اللہ تعالٰی عنہما) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[٤]

رُخسار سے انوار کا اِظہار

حضرتِ علّامہ جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: حضرت امامِ عالی مقام سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان یہ تھی کہ جب **اندھیرے میں تشریف فرما ہوتے تو آپ** رضی اللہ تعالٰی عنہ **کی مبارَک پیشانی اور دونوں مقدّس رُخسار** (یعنی گال) **سے اَنوار نکلتے اور قُرب و جوار ضِیا بار** (یعنی اَطراف روشن) **ہو جاتے۔** (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ ص۲۲۸)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا (حدائقِ بخشش ص۲٤٦)

---

[۱]: ترمذی ج۵ ص۴۲۹ حدیث ۳۸۰۰
[۲]: المستدرک ج٤ ص١٥٦ حدیث ٤٨٣٠
[۳]: بخاری ج۲ ص۵٤۷ حدیث ۳۷۵۳
[٤]: ترمذی ج٥ ص٤٢٦ حدیث٣٧٩٣

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُنویں کا پانی اُبل پڑا

حضرتِ سیِّدُ نا امامِ عالی مقام امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ جب مدینۂ منوَّرہ سے مکّۂ مکرّمہ زادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مُطیع رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کی: میرے کُنویں میں پانی بَہُت کم ہے، براہِ کرم! دُعائے بَرَکت سے نواز دیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس کُنویں کا پانی طَلَب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضِر کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مُنہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا (یعنی پِیا) اور کُلّی کی ۔ پھر ڈول کو واپَس کنویں میں ڈال دیا تو **کُنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہوگیا۔**

(طبقاتِ اِبنِ سعد ج۵ ص۱۱۰ مُلَخَّصاً)

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت

تم کو مُژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سونے کے سکّوں کی تھیلیاں

حضرتِ سیِّدُ نا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے اپنی تنگ دستی (یعنی غربت) کی شِکایت کی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ابھی کچھ ہی دیر

گزری تھی کہ حضرتِ سیّدنا **امیرِ مُعاوِیہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف سے ایک ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکّوں) کی پانچ تھیلیاں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ حضرتِ سیّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہ ساری رقم اُس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اِس کرم نوازی کے باوُجود تاخیر پر معذِرت فرمائی۔ (کشف المحجوب ص ۷۷ ملخّصاً)

یا شہیدِ کربلا فریاد ہے ۔۔۔ نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے

ہے مِری حاجت میں طیبہ میں مروں ۔۔۔ اے مِرے حاجت روا فریاد ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھوڑے نے بد لگام کو آگ میں ڈال دیا

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہُمام، امامِ تِشنہ کام، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ یومِ عاشورا یعنی بروز جمعۃُ المبارک **10 مُحَرَّمُ الْحَرام** سن 61ھ کو یزیدیوں پر اِتمامِ حُجّت (یعنی اپنی دلیل مکمّل) کرنے کیلئے جس وَقت میدانِ کربلا میں **خُطبہ** ارشاد فرما رہے تھے اُس وَقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مظلوم قافِلے کے خیموں کی حِفاظت کیلئے خَندق میں روشن کردہ آگ کی طرف دیکھ کر ایک بدزَبان یزیدی (مالِک بن عُروہ) اِس طرح بکواس کرنے لگا: "**اے حُسین!** تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگا دی!" حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **کَذَبْتَ یَاعَدُوَّ اللّٰہ** یعنی "اے دشمنِ خدا! تو جُھوٹا ہے، کیا تجھے یہ گمان ہے کہ (**مَعَاذَاللّٰہ**) میں دوزخ میں جاؤں گا!" اِمامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے

Go To Index

قافِلے کے ایک جاں نثار (حضرتِ سیِّدُنا) **مُسلم بن عَوسَجہ** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اُس مُنہ پھٹ بدلگام کے منہ پر تیر مارنے کی اِجازت طَلَب کی۔ حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ فرما کر اجازت دینے سے انکار کیا کہ ہماری طرف سے حَملے کا آغاز نہیں ہونا چاہیے۔ پھر امامِ تِشنہ کام (یعنی پیاسے امام) رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دستِ دُعا بُلند کرکے عرض کی: ''اے ربِّ قہّار! اِس نابکار (نا۔بَہ۔کار یعنی شریر) کو عذابِ نار سے قبل بھی اِس دنیائے ناپائیدار میں آگ کے عذاب میں مُبتَلا فرما۔'' **فوراً دُعا مُستَجاب (یعنی قَبول) ہوئی اور اُس کے گھوڑے کا پاؤں زمین کے ایک سوراخ پر پڑا جس سے گھوڑے کو جھٹکا لگا اور بے ادب وگستاخ یزیدی گھوڑے سے گرا، اُس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھا، گھوڑا اُسے گھسیٹتا ہوا دوڑا اور آگ کی خَندق میں ڈال دیا! اور بدنصیب آگ میں جل کر بَھسَم ہوگیا۔** امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا، حمدِ الٰہی بجالائے اور عرض کی: ''**یااللہ** کریم! تیرا شکر ہے کہ تُو نے اٰلِ رسول کے گستاخ کو سزادی۔'' (سَوانحِ کربلا ص۱۳۸ ملخّصاً)

اہلِ بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ دشمنانِ اہلِ بیت

سیاہ بِچّھو نے ڈنک مارا

گُستاخ و بدلگام یزیدی کا ہاتھوں ہاتھ بھیانک اَنْجام دیکھ کر بھی بجائے عِبرت حاصِل کرنے کے اِس کو ایک اِتّفاقی اَمْر سمجھتے ہوئے ایک بے باک یزیدی نے بَکا: آپ کو

اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کیا نسبت؟ یہ سُن کر قلبِ امام کو سَخْت اِیذا پُہنچی اور تڑپ کر دُعا مانگی: ''اے ربِّ جبّار! اِس بدگُفتار (یعنی بُرا بولنے والے) کو اپنے عذاب میں گرفتار فرما۔'' دُعا کا اثر ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہوا، اُس بکواسی کو ایک دم قضائے حاجت کی ضَرورت پیش آئی، فوراً گھوڑے سے اُتر کر ایک طرف کو بھاگا اور بَرَہنہ (یعنی ننگا) ہو کر بیٹھا، **ناگاہ (یکایک) ایک سیاہ بچھو نے ڈنک مارا، نَجاست آلودہ تڑپتا پھرتا تھا، نہایت ہی ذِلّت کے ساتھ اپنے لشکریوں کے سامنے اِس بدزَبان کی جان نکلی۔** مگر ان سنگ (یعنی پتّھر) دلوں اور بے شرموں کو عبرت نہ ہوئی اِس واقِعے کو بھی ان لوگوں نے اِتّفاقی اَمْر سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ (اَیضاً ص ۱۳۹)

علی کے پیارے خاتونِ قِیامت کے جگر پارے
زمیں سے آسماں تک دھوم ہے ان کی سیادت کی

گستاخِ حُسین پیاسا مرا

یزیدی فوج کا ایک سَخْت دل شخص امامِ عالی مَقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے آ کر یوں بکنے لگا: ''دیکھو تو سہی دریائے فُرات کیسا موجیں مار رہا ہے، خُدا کی قسم! تمہیں اس کا ایک قطرہ بھی نہ ملے گا اور تم یوں ہی پیاسے ہَلاک ہو جاؤ گے۔'' امامِ تشنہ کام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ ربُّ الْاَنام میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ اَمِتْہُ عَطْشَانًا۔ یعنی ''یارب! اِس کو پیاسا مار۔'' امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دُعا مانگتے ہی اُس بے حیا کا گھوڑا بِدَک کر دوڑا، وہ پکڑنے کیلئے

اس کے پیچھے بھا گا ، پیاس کا غَلَبہ ہوا(یعنی زور کی پیاس لگی)، **اس شدّت کی پیاس لگی کہ اَلْعَطَش! اَلْعَطَش!** یعنی ہائے پیاس! ہائے پیاس! **پکارتا تھا مگر پانی جب اِس کے مُنہ سے لگاتے تھے تو ایک قطرہ بھی پی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ اِسی شدّتِ پیاس میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔** (سَوانِحِ کربلا ص ۱۴۰ ملخّصاً)

ہاں مجھ کو رکھو یاد میں حیدر کا پِسر ہوں اور باغِ نُبُوَّت کے شجر کا میں ثَمَر ہوں

میں دِیدۂ ہمّت کیلئے نورِ نظر ہوں پیاسا ہوں مگر ساقیِ کوثر کا پِسر ہوں

کرامات اِتمامِ حُجّت کی کڑی تھی

اے عاشِقانِ صَحابہ واہلِ بیت! دیکھا آپ نے! امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شانِ عالی کس قَدر عَظَمت والی ہے۔ معلوم ہوا کہ خداوَندِ غَفُور کو امامِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بے اَدَبی قَطْعاً (یعنی بالکل) نا منظور ہے۔ اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بد گو دونوں جہاں میں مَردُود و مَطْرود(یعنی دھتکارا ہوا) ہے۔ گستاخانِ حُسین کو دنیا میں بھی دردناک سَزاؤں کا سامنا ہوا اور اس میں یقیناً بڑی عِبرت ہے۔ صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الھادِی بعض گستاخانِ حُسین کے ہاتھوں ہاتھ ہونے والے عبرت ناک بد اَنجام کے واقِعات نَقْل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: فَرزَندِ رسول کو یہ بات بھی دکھا دینی تھی کہ اس کی مقبولیّتِ بارگاہِ حق پر اور ان کے قُرْب و مَنزِلت پر جیسی کہ نُصُوصِ کثیرہ واحادیثِ شَہیرہ شاہِد (یعنی بہت ساری دلیلیں اور مشہور حدیثیں گواہ) ہیں ایسے ہی ان کے خوارِق و کرامات بھی گواہ

ہیں۔ اپنے اس فَضْل کا عملی اِظہار بھی اِتمامِ حُجّت (دلیل پوری کرنے) کے سلسلے کی ایک کڑی تھی کہ اگر تم آنکھ رکھتے ہو تو دیکھ لو کہ جو ایسا مُسْتَجَابُ الدَّعوات (یعنی جس کی دُعا قبول ہوتی) ہے اس کے مقابلے میں آنا خدا (پاک) سے جنگ کرنا ہے۔ اس کا اَنْجام سوچ لو اور باز رہو مگر شَرارت کے مُجَسَّمے اس سے بھی سبق نہ لے سکے اور دنیائے ناپائیدار (یعنی کمزور دنیا) کی حِرص کا بھوت جواُن کے سروں پر سُوار تھا اُس نے اُنہیں اندھا بنا دیا۔ (سَوانحِ کربلا ص ۱۴۰)

نُور کا سُتون اور سفید پرندے

امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت کے بعد آپ کے **سرِ منوَّر** سے **مُتَعَدَّد** (یعنی کئی) کرامات کا ظُہور رہوا۔ اِمامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **سَرِ انور** رُسوائے زمانہ یزیدی بد بَخْت ''خَولی بن یزید'' کے پاس تھا، وہ رات کے وَقْت کوفہ پہنچا۔ قَصْرِ اِمارت (یعنی گورنر ہاؤس) کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ یہ **سَرِ انور** کو لے کر اپنے گھر آ گیا۔ ظالم نے **سَرِ انور** کو بے اَدَبی کے ساتھ زمین پر رکھ کر ایک بڑا برتن اس پر اُلٹ کر اس کو ڈھانپ دیا اور اپنی بیوی ''نوار'' کے پاس جا کر کہا: میں تمہارے لئے زمانے بھر کی دولت لایا ہوں، وہ دیکھ! حُسین بن علی کا سر تیرے گھر پر پڑا ہے۔ وہ بگڑ کر بولی: ''تجھ پر خُدا کی مار! لوگ تو سیم وزر (یعنی چاندی اور سونا) لائیں اور تو فرزندِ رسول کا **مبارَک سَر** لایا ہے۔ خُدا کی قسم! اب میں تیرے ساتھ کبھی نہ رہوں گی۔'' ''نوار'' یہ کہہ کر اپنے بچھونے سے اُٹھی اور جِدھر **سرِ انور** تشریف فرما تھا اُدھر آ کر بیٹھ گئی۔ اُس کا بیان ہے: **خدا کی قَسَم! میں نے دیکھا کہ ایک نُور برابر**

آسمان سے اُس برتن تک مِثلِ سُتون چمک رہا تھا اور سفید پرندے اس کے اِرد گِرد منڈلا رہے تھے۔ جب صُبح ہوئی تو خَولی بن یزید **سرِ انور** کو ابنِ زِیادِ بدنِہاد کے پاس لے گیا۔ (اَلْکامِل فی التّاریخ ج۳ ص۴۳٤)

بہاروں پر ہیں آج آرائشیں گلزارِ جنّت کی
سُواری آنے والی ہے شہیدانِ مَحَبَّت کی

خَولی بن یزید کا درد ناک اَنْجام

دنیا کی مَحَبَّت اور مال وزر کی ہَوَس انسان کو اندھا اور انجام سے بےخبر کر دیتی ہے۔ بد بخت خَولی بن یزید نے دُنیا ہی کی مَحَبَّت کی وجہ سے مظلومِ کربلا کا **سرِ انور** تَن سے جُدا کیا تھا۔ مگر چند ہی برس کے بعد اِس دنیا ہی میں اُس کا ایسا خوفناک انجام ہوا کہ کلیجا کانپ جاتا ہے چُنانچِہ چند ہی برس کے بعد مُختار ثَقَفی نے قاتِلینِ امامِ حسین کے خلاف جو انتِقامی کاروائی کی اس ضِمن میں صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی فرماتے ہیں: مُختار نے ایک حکم دیا کہ کربلا میں جو شخص (لشکرِ یزید کے سپہ سالار) عَمْرو بن سعد کا شریک تھا وہ جہاں پایا جائے مار ڈالا جائے۔ یہ حکم سُن کر کوفہ کے جَفاشِعار سُورما (یعنی ظالم و ناانصاف بہادُر) بصرہ بھاگنا شُروع ہوئے۔ مُختار کے لشکر نے ان کا تَعاقُب (یعنی پیچھا) کیا جس کو جہاں پایا خَتْم کر دیا، لاشیں جلا ڈالیں، گھر لُوٹ لیے۔ "خَولی بن یزید" وہ خبیث ہے جس نے حضرتِ امامِ عالی مقام، سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا

سرِ مبارَک تَنِ اَقدس (یعنی جسمِ اقدس) سے جُدا کیا تھا۔ یہ رُوسیاہ بھی گرِفتار کرکے مُختار کے پاس لایا گیا، **مُختار نے پہلے اس کے چاروں ہاتھ پیر کٹوائے پھر سُولی چڑھایا، آخر آگ میں جھونک دیا۔** اِس طرح لشکرِ ابنِ سعد کے تمام اَشرار (یعنی شریروں) کو طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ ہلاک کیا۔ چھ ہزار کُوفی جو حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قتل میں شریک تھے ان کو مُختار نے طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ ہلاک کردیا۔

اے تِشْنَگانِ خونِ جوانانِ اہلِ بیت دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سزا ملی

کُتّوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کیے گھورے[1] پہ بھی نہ گور[2] کو تمہاری جا ملی

رُسوائے خَلْق ہوگئے برباد ہوگئے مَردُوْدو! تم کو ذلّتِ ہر دَوسرا ملی

تم نے اُجاڑا حضرتِ زہرا کا بُوستاں تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی

دنیا پرستو! دین سے منہ موڑ کر تمہیں دنیا ملی نہ عیش وطَرَب[3] کی ہوا ملی

آخر دکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے سر کٹ گئے اماں نہ تمہیں اِک ذرا ملی

پائی ہے کیا نعیمؔ اُنہوں نے ابھی سزا

دیکھیں گے وہ جَحیم[4] میں جس دَم سزا ملی

(سَوانحِ کربلا ص ۱۸۱)

[1]: یعنی کچرا کُونڈی [2]: یعنی قبر [3]: یعنی خوشی [4]: دوزخ کے ایک طبقے کا نام جَحِیم ہے۔

سرِ اَقْدس کی تِلاوت

صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا زَید بن اَرقَم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: جب یزیدیوں نے حضرتِ امامِ عالی مقام، سیِّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِانور** کو نیزے پر چڑھا کر کُوفہ کی گلیوں میں گَشْت کیا اس وَقْت میں اپنے مکان کے بالا خانہ (یعنی اوپر والے حصّے) پر تھا۔ جب **سرِ مبارَک** میرے سامنے سے گزرا تو میں نے سنا کہ **سرِ پاک** نے (پارہ 15 **سُوْرَۃُ الْکَھْف** کی آیت 9) تِلاوت فرمائی:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ⑨ (پ۱۵، الکھف: ۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ (یعنی غار) اور جنگل کے کَنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

(شَواھِدُ النُّبُوَّۃ ص ۲۳۱)

اِسی طرح ایک دوسرے بُزُرگ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ جب یزیدیوں نے **سرِ مبارَک** کو نیزے سے اُتار کر ابنِ زِیادِ بدنِہاد کے مَحَل میں داخِل کیا، تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُقدَّس ہونٹ ہِل رہے تھے اور زَبانِ اَقدس پر پارہ 13 **سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْم** کی آیت 42 کی تِلاوت جاری تھی۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہرگز **اللہ** کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔

(کراماتِ صحابہ ص ۲۴۶)

عبادت ہو تو ایسی ہو تلاوت ہو تو ایسی ہو

سرِ شبّیر تو نیزے پہ بھی قرآں سناتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مِنْہال بن عَمْرو رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: خُدا کی قسم! میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو لوگ نیزے پر لیے جاتے تھے اُس وَقْت میں ''دِمَشْق'' میں تھا۔ **سرِ مبارک** کے سامنے ایک شخص **سُوْرَۃُ الْکَھْف** پڑھ رہا تھا جب وہ آیت 9 پر پہنچا:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ (یعنی غار) اور جنگل کے کَنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔ (پ ۱۵، الکھف: ۹)

اُس وَقْت **اللہ** کریم نے قُوّتِ گویائی (یعنی بولنے کی طاقت) بَخْشی تو **سرِ انور** نے بزَبانِ فَصیح فرمایا: **اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْکَھْفِ قَتْلِی وَ حَمْلِی** ''اَصْحابِ کَہْف کے واقِعے سے میرا شہید ہونا اور میرے سر کو لیے پھرنا عجیب تر ہے۔'' (ابن عساکر ج ۶۰ ص ۳۷۰)

سَرِ شہیدانِ مَحبّت کے ہیں نیزوں پر بُلند

اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلِ بیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد

آبادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھَادِی اپنی کتاب ''سوانحِ کربلا'' میں یہ حِکایت نَقْل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: دَرحقیقت بات یِہی ہے، کیونکہ اَصْحابِ کَہْف پر کافِروں نے ظُلْم کیا تھا اور حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ان کے نانا جان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت (کے لوگوں) نے مہمان بنا کر بلایا، پھر بے وفائی سے پانی تک بند کر دیا! اٰل واَصْحاب عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو حضرتِ امامِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے شہید کیا۔ پھر خود حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا، اہلِ بیتِ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو اَسیر (یعنی قیدی) بنایا، **سرِ مبارَک** کو شہر شہر پھرایا۔ **اَصْحابِ کَہْف** سالہا سال کی طویل نیند کے بعد بولے یہ ضَرور عجیب ہے مگر **سرِ انور** کا تَنِ مُبارَک سے جُدا ہونے کے بعد کلام فرمانا عجیب تَر ہے۔ (سَوانِحِ کربلا ص ۱۷۵)

خون سے لکھا ہوا شِعْر

یزیدِ پلید کے ناپاک لشکری جب سیِّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ مبارَک** کو لے کر چلے اور پہلی منزل میں ٹھہر کر **نَبِیذ** یعنی کَھجور کا شِیرہ پینے لگے۔ (ایک اور روایت میں ہے: وَھُمْ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ۔ یعنی وہ شراب پینے لگے[1]) اِتنے میں ایک **لوہے کا قَلَم** نُمُودار (یعنی ظاہر) ہوا اور اُس نے **خون** سے یہ شِعر لکھا:

اَتَــرْجُــوْ اُمَّــۃٌ قَتَـلَـتْ حُسَـیْـنًـا ❊ شَـفَــاعَــۃَ جَـدِّہٖ یَــوْمَ الْحِسَــابِ

(یعنی کیا حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قاتل یہ بھی اُمّید رکھتے ہیں کہ روزِ قِیامت ان کے نانا جان صَلَّی اللہ

[1] البدایة والنهایة ج ۵ ص ۷۰۹

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت پائیں گے؟) (معجم کبیر ج۳ ص۱۲۳ حدیث۲۸۷۳)

دوسری روایت میں ہے کہ حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بِعْثَتِ شریفہ (یعنی اعلانِ نُبُوَّت) سے تین سو برس پہلے یہ شِعْر ایک پتّھر پر لکھا ہوا ملا۔ (اَلصَّواعِقُ المُحرِقة ص۱۹٤)

سرِ انور کی کرامت سے راہِب کا قَبولِ اسلام

ایک نصرانی راہِب (یعنی کرسچین عبادت گزار) نے گرجا گھر سے سَرِ انور دیکھا تو لوگوں سے پوچھا، انہوں نے بتایا، راہب نے کہا: ''تم بُرے لوگ ہو، کیا دس ہزار اشرفیاں لے کر اس پر راضی ہو سکتے ہو کہ ایک رات یہ سَر میرے پاس رہے۔'' ان لالچیوں نے قَبول کرلیا۔ راہِب نے **سرِ مبارَک** دھویا، خوشبو لگائی، رات بھر اپنی ران پر رکھے دیکھتا رہا، ایک نُور بُلند ہوتا پایا۔ راہِب نے وہ رات رو کر کاٹی، صُبح اسلام لایا اور گرجا گھر، اس کا مال ومتاع چھوڑ کر اپنی زندگی اہلِ بیت کی خدمت میں گزار دی۔ (اَلصَّواعِقُ المُحرِقة ص۱۹۹)

دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خوب ہی چمکی دُکانِ اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دِرہَم و دِینار ٹِھیکریاں بن گئے

یزیدیوں نے لشکرِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ان کے خَیموں سے جو دِرہَم و دِینار لوٹے تھے اور جو راہب سے لیے تھے اُن کو تقسیم کرنے کیلئے جب **تھیلیوں کے مُنہ کھولے تو**

کیا دیکھا کہ وہ سب دِرہم و دِینار ٹھیکریاں بنے ہوئے تھے اور اُن کے ایک طرف (پارہ 13 سُوْرَۃُ اِبْرٰهِیْم کی آیت 42) وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ۬ؕ (ترجَمۂ کنز الایمان: اور ہرگز اللہ (پاک) کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔) اور دوسری طرف (پارہ19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء کی آیت227) وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۠ﮧ (ترجَمۂ کنز الایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔) تحریر تھی۔

(اَیضاً ص۱۹۹)

تم نے اُجاڑا حضرتِ زَہرا کا بُوستاں　　تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بددعا ملی

رُسوائے خَلق ہو گئے برباد ہو گئے　　مَردُودو! تم کو ذلّتِ ہر دوسَرا ملی

اے عاشِقانِ صَحابہ واہلِ بیت! یہ قدرت کی طرف سے ایک دَرْسِ عبرت تھا کہ بدبختو! تم نے اِس فانی دنیا کی خاطِر دین سے مُنہ موڑا اور اٰلِ رسول پر ظُلم وسِتم کا پہاڑ توڑا۔ یاد رکھو! دین سے تم نے سَخْت بے پروائی برتی اور جس فانی و بے وفا دُنیا کے حُصُول کے لئے ایسا کیا وہ بھی تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی اور تم خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃ (یعنی دنیا میں بھی نقصان اور آخِرت میں بھی نقصان) کا مِصْداق ہو گئے۔

دنیا پرستو دین سے منہ موڑ کر تمہیں　　دنیا ملی نہ عَیش و طَرَب کی ہوا ملی

تاریخ شاہِد ہے کہ مسلمانوں نے جب کبھی عَمَلاً دین کے مقابلے میں اِس فانی دنیا کو ترجیح دی تو اس بے وفا دنیا سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اور جنہوں نے اس فانی دنیا کو لات ماردی

اور قراٰن وسنّت کے اَحکامات پر مضبوطی سے قائم رہے اور دین وایمان سے مُنہ نہیں موڑا بلکہ اپنے کردار وعمل سے یہ ثابت کیا۔

سَر کٹے، کُنْبہ مرے، سب کچھ لُٹے دامنِ احمد (صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ ہاتھوں سے چُھٹے

تو دنیا ہاتھ باندھ کر ان کے پیچھے پیچھے ہوگئی اور وہ دارَین (یعنی دونوں جہانوں) میں سُرْخ رُو (یعنی کامیاب) ہوئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

وہ کہ اس دَر کا ہوا، خَلْقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اس دَر سے پھرا، **اللہ** اُس سے پھر گیا

سَرِ انور کہاں مدفون ہوا؟

امامِ عالی مقام، حضرتِ سیِّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کے مَدفَن (یعنی دفن ہونے کی جگہ) کے بارے میں اِختِلاف ہے۔ "**طَبَقاتِ اِبْنِ سَعْد**" میں ہے: **امامِ عالی مقام امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو جنّتُ الْبقیع شریف میں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ زَہرا کے پہلو (Side) میں دَفْن کر دیا گیا۔ (طبقاتِ ابنِ سعد ج٥ ص١٨٤) **بعض** کا کہنا ہے کربلا میں **سرِ انور** کو جَسَدِ مبارَک سے ملا کر دَفْن کیا۔ (تذکرۃ الخواص ج ص٢٦٥) **بعض** کہتے ہیں کہ: "یزید نے حکم دیا تھا کہ امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو شہروں میں پھراؤ۔ پھرانے والے جب **عَسْقَلان** پہنچے تو وہاں کے امیر نے اُن سے لے کر دَفْن کر دیا۔" **بعض** کہتے ہیں کہ "جب عَسْقَلان پر فرنگیوں (یعنی یورپیوں) کا غَلَبہ ہوا تو طَلائِع بن رُزِّیک جس کو صالح کہتے ہیں،

نے **تیس ہزار دینار** دے کر فرنگیوں سے **سرِ انور** لینے کی اجازت حاصِل کی اور مَع فوج و خُدّام ننگے پاؤں وہاں سے 8 جُمادی الآخر 548ھ بروز اتوار مِصر میں لایا۔ **اُس وَقْت بھی سرِ انور کا خون تازہ تھا اور اُس سے مُشک کی سی خوشبو آتی تھی۔** پھر اُس نے سَبز حَریر (یعنی ہرے رنگ کے ریشم) کی تَھیلی میں آبنُوسی کُرسی پر رکھ کر اِس کے ہم وزن مُشک وعَنْبر اور خوشبو اس کے نیچے اور ارد گرد رکھوا کر اس پر **مَشْہَدِ حُسینی** بنوایا، جو قاہرہ (مصر) میں خان خلیلی کے قریب مشہور ہے۔[1] البتّہ یہ جو کہا گیا ہے کہ **سرِ مبارَک** عَسْقَلان یا قاہرہ (مصر) میں دَفْن ہے، علّامہ قُرطُبی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ وغیرہ نے اس کا انکار کیا ہے۔[2]

کس شَقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اہلِ بیت

تُربتِ سرِ انور کی زیارت

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالْفتّاح بن ابوبکر بن احمد شافِعی خَلْوَتی رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے رسالے ''**نُورُ الْعَین**'' میں نَقْل فرماتے ہیں: شَیْخُ الْاسلام شمسُ الدّین لَقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی جو کہ اپنے وَقْت کے شَیخُ الشُّیوخِ مالِکیہ تھے، ہمیشہ (قاہرہ (مصر) میں خان خلیلی کے قریب) مَشْہَدِ مُبارَک میں **سرِ انور** کی زیارت کو حاضِر ہوتے اور فرماتے کہ حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **سرِ انور** اِسی مقام پر ہے۔ (ایضاً ص۱۴۸ مُلَخّصاً)

---

[1]: نورالابصار للشبلنجی ص۱۴۷-۱۴۹ وغیرہ ملخّصاً [2]: انظر: التذکرۃ باحوال الموتی و امور الآخرۃ ص۵۳۳

حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ الْوہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اورحضرتِ شیخ شہابُ الدّین بن جلبی حَنَفی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے **مَشْہدِ حُسینی** کی زِیارت کی، انہیں شُبہ ہورہا تھا کہ **سرِ مبارَک** اِس مقام پر ہے یا نہیں؟ اچانک مجھ کو نیند آگئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بہ صورتِ نَقِیب **سرِ مبارَک** کے پاس سے نکلا اور **حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُجرۂ مُبارَکہ میں حاضِر ہوا اورعرض کی: ''**یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! احمد بن جلبی اور عبدالوہّاب نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہزادے امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **سرِ مبارَک کے مَدْفن** کی زِیارت کی ہے۔'' آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْھُمَا وَاغْفِرْلَھُمَا۔** '' اے **اللہ**! ان دونوں کی زیارت کو قبول فرما اور دونوں کو بخش دے۔'' اُس دن سے حضرتِ شیخ شہابُ الدّین حَنَفی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے مرتے دَم تک **سرِ مُکرَّم** کے مدفن کی زیارت نہیں چھوڑی۔ اور یہ فرمایا کرتے تھے: مجھے یقین ہوگیا کہ حضرتِ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **سرِ انور** یہیں (یعنی قاہرہ (مصر) میں خان خلیلی کے قریب) تشریف فرما ہے۔ (لطائف المنن ص ۳۷۸)

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تَطْہِیر سے، ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت

سرِ انور سے سلام کا جواب

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالحسن تمار رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ **سرِ انور** کی زِیارت کیلئے جب

مَشْہدِ مُبارَک کے پاس حاضِر ہوتے تو عرض کرتے: **اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ** اور اس کا جواب سنتے: **وَعَلَیۡكَ السَّلَامُ یا اَبَا الۡحَسن**۔ ایک دن سَلام کا جواب نہ پایا، حیران ہوئے اور زیارت کر کے واپس آ گئے۔ دوسرے روز پھر حاضِر ہو کر سَلام کیا تو جواب پایا۔ عرض کی: یاسیِّدی! کل جواب سے مُشَرَّف نہ ہوا، کیا وجہ تھی؟ فرمایا: اے ابوالحسن! کل اِس وَقت میں اپنے نانا جان، رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے باتوں میں مشغول تھا۔ (نورالابصار ص۱٤٨)

جدا ہوتی ہیں جانیں، جسم سے جاناں سے ملتے ہیں
ہوئی ہے کربلا میں گرم مجلس وَصل و فُرقت کی

شیخ کریم الدّین خَلْوَتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اجازت سے اِس مَقام کی زِیارت کی ہے۔ (ایضاً ص١٤٩)

اِسی منظر پہ ہر جانب سے لاکھوں کی نگاہیں ہیں
اِسی عالَم کو آنکھیں تک رہی ہیں ساری خلقت کی

سرِ انور کی عجیب بَرَکت

مَنقول ہے: مِصر کے سلطان ''مَلِک ناصِر'' کو ایک شخص کے مُتَعلِّق اِطّلاع دی گئی کہ یہ شخص جانتا ہے کہ اس محل میں خزانہ کہاں دَفن ہے مگر بتاتا نہیں۔ سلطان نے اُگلوانے کیلئے اس کی تَعذِیب یعنی اَذِیَّت دینے کا حکم دیا۔ مُتَوَلِّیِ تَعذِیب (یعنی اذیَّت دینے پر مامور شخص) نے اس کو پکڑا اور اس کے سَر پر **خَنافِس** (گُبریلے) لگائے اور اس پر **قِرمِز** (یعنی ایک

طرح کے ریشم کے کیڑے) ڈال کر کپڑا باندھ دیا۔ یہ وہ خوف ناک اَذِیّت وعُقُوبت (تکلیف) ہے کہ اس کو ایک مِنَٹ بھی انسان برداشت نہیں کرسکتا۔ اس کا دِماغ پھٹنے لگتا ہے اور وہ فوراً راز اُگل دیتا ہے۔ اگر نہ بتائے تو کچھ ہی دیر کے بعد تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے۔ یہ سَزا اُس شخص کو کئی مرتبہ دی گئی مگر اس کو کچھ بھی اثر نہ ہوا بلکہ ہر مرتبہ خَنافِس مرجاتے تھے۔ لوگوں نے اِس کا سبب پوچھا تو اس شخص نے بتایا کہ جب **حضرتِ امامِ عالی مقام، سیِّدُنا امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ **کا سرِ مبارک یہاں مِصر میں تشریف لایا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اس کو عقیدت سے اپنے سَر پر اُٹھایا تھا، یہ اُسی کی بَرَکت اور کرامت ہے۔**

(الخطط المقریزیۃ ج۲ص۳۲۳ ، شامِ کربلا ص۲۴۸)

پھول زخموں کے کِھلائے، ہیں ہوائے دوست نے
خون سے سینچا گیا ہے، گُلِستانِ اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرِ مُبارَک کی چمک دَمَک

ایک رِوایت یہ بھی ہے کہ **سرِ انور** یزیدِ پلید کے خزانہ ہی میں رہا۔ جب بنواُمَیّہ کے بادشاہ سُلَیمان بن عبدُ الْمَلِک کا دَورِ حُکومت (96ھ تا 99ھ) آیا اور ان کو معلوم ہوا تو اُنہوں نے **سرِ انور** کی زیارت کی سعادت حاصِل کی، اس وَقت **سرِ انور** کی مُبارَک ہڈّیاں سفید چاندی کی طرح چَمَک رہی تھیں، اُنہوں نے خوشبو لگائی اور کفن دے کر مسلمانوں

کے قبرِستان میں دَفْن کروادیا۔ (شام کربلا ص۲٤۹، ابن عساکر ج۶۹ ص ۱۶۱)

چہرے میں آفتابِ نُبُوّت کا نور تھا
آنکھوں میں شانِ صَولتِ[1] سرکارِ بُو تُراب

رِضائے مصطفٰے کا راز

حضرتِ علّامہ اِبنِ حَجَر ھَیتمی مَکّی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی روایت فرماتے ہیں کہ سُلَیمان بن عبدُ الْمَلِک جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت سے خواب میں مُشَرَّف ہوئے، دیکھا کہ شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے ساتھ مُلاطَفَت (یعنی لُطف وکرم) فرمارہے ہیں۔ صُبْح اُنہوں نے حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے اِس خواب کی تعبیر پوچھی، اُنہوں نے فرمایا: شاید آپ نے آلِ رسول کے ساتھ کوئی بھلائی کی ہے۔ عرض کی: جی ہاں! میں نے حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُبارَک سَر کو خزانۂ یزید میں پایا تو اسے کفَن دے کر اپنے رُفَقا کے ساتھ اس پر نماز پڑھ کر اس کو دَفْن کیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: آپ کا یِہی عمل سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کا سبب ہوا ہے۔ (اَلصَّواعِقُ الْمُحرِقۃ ص۱۹۹ ملخّصاً)

مصطفٰے عزّت بڑھانے کیلئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا، دُودمانِ[2] اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] : دبدبہ [2] : دُودمان یعنی خاندان، بڑا قبیلہ

مختلِف مَشاھِد کی وضاحت

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان، حضرت مولٰینا الحاج الحافظ محمد شفیع اوکاڑوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اپنی تالیف **"شامِ کربلا"** میں تحریر فرماتے ہیں: **سرِ انور** کے مُتعلّق مختلِف رِوایات ہیں اور مختلِف مقامات پر مَشاہِد[1] بنے ہوئے ہیں تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اِن رِوایات اور مَشاہِد کا تعلُّق چند سَروں سے ہو کیوں کہ یزید کے پاس تمام شُہَدائے اہلِ بیت عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے سر بھیجے گئے تھے۔ تو کوئی سر کہیں اور کوئی کہیں دَفن ہوا ہو۔ اور نسبت حُسنِ عقیدت کی بِنا پر یا کسی اور وجہ سے صِرْف حضرتِ امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف کردی گئی ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحال۔ (شامِ کربلا ص ۲٤۹)

مغفِرت سے مایوسی کی لرزہ خیز حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سُلیمان اَعْمَش کُوفی تابِعی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں حجِ بیتُ اللّٰہ کے لئے حاضِر ہوا، دَورانِ طواف ایک شخص کو دیکھا کہ غِلافِ کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا کہہ رہا تھا: **"یااللہ پاک! مجھے بَخْش دے اور میں گُمان کرتا ہوں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔"** میں اس کی اِس عجیب سی دُعا پر بہُت مُتَعجِّب ہوا کہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیم آخر اِس کا ایسا کون سا گُناہ ہے جس کی بخشش کی اِس کو اُمّید نہیں، مگر میں طَواف میں مصروف رہا۔ دوسرے پھیرے میں بھی سنا تو وہ یہی کہہ رہا تھا، میری حَیرانی میں مزید اِضافہ ہوا۔ میں نے

مدینہ

[1]: مَشْہَد کی جمع مَشاہِد ہے۔ مَشْہَد کے ایک معنٰی یہ بھی ہیں: حاضِر ہونے کی جگہ۔

طواف سے فارِغ ہوکر اس سے کہا: تُو ایسے عظیم مقام پر ہے جہاں بڑے سے بڑا گُناہ بھی بخشا جاتا ہے تو اگر تُو **اللہ** کریم سے مغفِرت اور رَحْمت طلب کرتا ہے تو اس سے اُمّید بھی رکھ کیوں کہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے۔ اس شخص نے کہا: اے **اللہ** کے بندے! تو کون ہے؟ میں نے کہا: میں سُلَیمان اَعْمَش (رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ) ہوں! اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک طرف لے گیا اور کہنے لگا: **میرا گُناہ بَہُت بڑا ہے۔** میں نے کہا: کیا تیرا گناہ پہاڑوں، آسمانوں، زمینوں اور عرش سے بھی بڑا ہے؟ کہنے لگا: ہاں میرا گناہ بَہُت زیادہ بڑا ہے! **افسوس!** اے سُلَیمان! میں اُن سَتَّر (70) بدنصیب آدَمیّوں میں سے ہوں جو حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو یزیدِ پلید کے پاس لائے تھے۔ یزیدِ پلید نے اس **مبارک سر** کو شہر کے باہَر لٹکانے کا حکم دیا۔ پھر اس کے حکم سے اُتارا گیا اور سونے (Gold) کے طَشْت میں رکھ کر اس کے سونے کے کمرے (Bedroom) میں رکھا گیا۔ آدھی رات کے وَقْت یزیدِ پلید کی زوجہ کی آنکھ کُھلی تو اس نے دیکھا کہ **امامِ عالی مقام** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور سے لے کر آسمان تک ایک نُورانی شُعاع جگمگا رہی ہے!** یہ دیکھ کر وہ سَخْت خوف زدہ ہوئی اور اس نے یزیدِ پلید کو جگایا اور کہا: اُٹھ کر دیکھو، میں ایک عجیب و غریب مَنظر دیکھ رہی ہوں، یزید نے بھی اس روشنی کو دیکھا اور خاموش رہنے کیلئے کہا۔ جب صُبْح ہوئی تو اس نے **سرِ مبارَک** نکلوا کر دِیبائے سَبز (ایک عمدہ قسم کے سبز کپڑے) کے خَیمے میں رکھوا دیا اور اس کی نگرانی کے لیے سَتَّر ۷۰ آدَمی مقرّر کر دیئے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ پھر ہمیں حُکم ہوا جاؤ کھانا کھا آؤ۔ جب

سورج غُروب ہو گیا اور کافی رات گزر گئی تو ہم سو گئے۔ میں نے دیکھا کہ آسمان پر ایک بڑا بادَل چھایا ہوا ہے اور اس میں سے گڑگڑاہٹ اور پروں کی پُھڑ پُھڑاہٹ کی سی آواز آ رہی ہے پھر وہ بادَل قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ زمین سے مل گیا اور اس میں سے ایک مرد نُمُودار ہوا جس پر جنّت کے دو حُلّے تھے اور اس کے ہاتھ میں ایک فَرْش اور کُرسیاں تھیں، اس نے وہ فَرْش بچھایا اور اس پر کُرسیاں رکھ دیں اور پکارنے لگا: **اے ابُوالْبَشَر! اے آدم** (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) **! تشریف لائیے۔** ایک نہایت حَسین وجَمیل بُزُرگ تشریف لائے اور **سرِ مبارك** کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: ''سلام ہو تجھ پر اے **اللہ** کے ولی! سلام ہو تجھ پر اے بقیّۃُ الصّالحین! زندہ رہے تم سعید ہو کر، شہید ہوئے تم طَرید یعنی خلف ہو کر، پیاسے رہے حتّٰی کہ **اللہ** پاک نے تمہیں ہم سے ملا دیا۔ **اللہ** پاک تم پر رَحْم فرمائے اور تمہارے قاتِل کے لیے بخشش نہیں، تمہارے قاتِل کے لیے کل قِیامت کے دن دوزخ کا بہُت بُرا ٹھکانا ہے۔''

یہ فرما کر وہ اُن کُرسیوں میں سے ایک کرسی پر تشریف فرما ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک اور بادَل آیا وہ بھی اِسی طرح زمین سے مل گیا اور میں نے سُنا کہ ایک مُنادی نے نِدا کی: **اے نبیَّ اللہ! اے نوح** (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) **! تشریف لائیے۔** ناگاہ ایک صاحِبِ وَجاہت زَردی مائل چہرے والے بُزُرگ دو جنّتی حُلّے پہنے ہوئے تشریف لائے اور اُنہوں نے بھی وُہی الفاظ ارشاد فرمائے اور ایک کُرسی پر بیٹھ گئے۔ پھر ایک اور بڑا بادَل آیا اور اس میں سے **حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نُمُودار

ہوئے، اُنہوں نے بھی وُہی کلمات فرمائے اور ایک کُرسی پر بیٹھ گئے اِسی طرح **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لائے اور اِسی طرح کے کلمات ارشاد فرما کر کُرسیوں پر جلوہ اَفروز ہوگئے۔ پھر ایک بَہُت ہی بڑا بادَل آیا اُس میں سے **حضرتِ محمدِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور **حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ** اور **حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجتَبٰی** رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ملائکہ نُمُودار ہوئے۔ پہلے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **سرِ انور** کے پاس تشریف لے گئے اور **سرِ مبارَک** کو سینے سے لگایا اور بَہُت روئے۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو دیا، اُنہوں نے بھی سینے سے لگایا اور بَہُت روئیں۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا آدم **صَفِیُّ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے نبیِّ رَحْمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آکر یوں تعزیت کی:

اَلسَّلَامُ عَلَی الْوَلَدِ الطَّیِّبِ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْخَلْقِ الطَّیِّبِ، اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَ اَحْسَنَ عَزَاءَکَ فِی ابْنِکَ الْحُسَیْنِ۔

"سلام ہو پاکیزہ فطرت وخصلت والے پاک فرزند پر، **اللہ** پاک آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے اور آپ کے شہزادۂ گرامی حُسین (کے اِس اِمتحان) میں اَحْسن یعنی بہترین صَبْر دے۔"

اسی طرح **حضرتِ سیِّدُنا نُوح نَجِیُّ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، **حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، **حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بھی تعزیت فرمائی۔ پھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چند کلمات ارشاد فرمائے۔ پھر ایک فِرِشتے نے **اللہ** پاک کے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب آ کر عرض کی: **اے ابو القاسم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! (اس واقِعہ ہائلہ سے) ہمارے دل پاش پاش (یعنی ٹکڑے ٹکڑے) ہو گئے ہیں۔ میں آسمانِ دنیا پر مُوَکَّل (مُ۔وَک۔کَل یعنی ذمّے دار) ہوں۔ **اللہ** کریم نے مجھے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت (یعنی جیسا فرمائیں ویسا کرنے) کا حکم دیا ہے اگر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے حکم فرمائیں تو میں ان لوگوں پر آسمان ڈھا دوں اور ان کو تباہ و برباد کر دوں۔ پھر ایک اور فِرِشتے نے آ کر عرض کی: **اے اَبُو الْقاسِم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں دریاؤں پر مُوَکَّل (یعنی ذمّے دار) ہوں، **اللہ** پاک نے مجھے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت کا حکم دیا ہے اگر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں تو میں ان پر طوفان برپا کر کے ان کو تَہس نَہس (یعنی برباد) کر دوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے فِرِشتو! ایسا کرنے سے باز رہو۔ **حضرتِ سیِّدُنا حَسَن مُجتَبیٰ** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے (سوئے ہوئے چوکیداروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں) عرض کی: **نانا جان!** یہ جو سوئے ہوئے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو میرے بھائی (حُسین) کے **سرِ انور** کو لائے ہیں اور یہی نگرانی پر بھی مقرّر ہیں۔ تو نبیِّ پاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اے میرے رب کے فِرِشتو! میرے بیٹے کے قَتْل کے بدلے میں ان کو قَتْل کر دو۔'' **تو خُدا کی قسم! میں**

نے دیکھا کہ چند ہی لمحوں میں میرے سب ساتھی ذَبْح کر دیئے گئے۔ پھر ایک فِرِشتہ مجھے ذَبْح کرنے کے لئے بڑھا تو میں نے پکارا، اے اَبُوالْقاسم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے بچایئے اور مجھ پر رَحْم فرمایئے! اللہ کریم آپ پر رَحْم فرمائے۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فِرِشتے سے فرمایا: ''اسے رہنے دو۔'' پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے قریب آکر فرمایا: تو ان سَتَّر (70) آدمیوں میں سے ہے جو سَر لائے تھے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! پس آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے کندھے میں ڈال کر مجھے مُنہ کے بل گرا دیا اور فرمایا: ''**اللہ پاک تجھ پر نہ رَحْم کرے اور نہ تجھے بخشے، اللہ پاک تیری ہڈّیوں کو نارِ دوزخ میں جلائے۔**'' تو یہ وجہ ہے کہ میں اللہ پاک کی رَحْمت سے نا اُمّید ہوں۔ (شامِ کربلا ص ۲۶۷ تا ۲۷۰ بحوالہ نور الابصار ص ۱٤۹ ملخصاً) یہاں یہ یاد رکھیں کہ بہَر حال ہر گُناہ کی توبہ کا حکم ہے اور وہ مقبول بھی ہوسکتی ہے، یہاں خواب میں قبول نہ ہونے کے مُتعلِّق سَخْتی اور ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ہے ورنہ خواب کی ایسی بات حُجّت یعنی دلیل نہیں۔

باغِ جنّت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کُشتگانِ[1] اہلِ بیت

حُبِّ جاہ و مال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُبِّ جاہ و مال بَہُت ہی بُرا وَبال ہے۔ میرے پیارے

[1]: کُشتہ کی جمع، مقتولین، عُشّاق۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

پیارے آقا، **مدینے والے مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''دو بھوکے بھیڑیے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔'' (تِرمِذی ج ٤ ص ١٦٦ حدیث ٢٣٨٣)

یزیدِ پلید مال و جاہ کی مَحبَّت ہی کی وجہ سے سانحۂ ہائِلۂ کَرب و بلا (یعنی کربلا کے خوف ناک قصّے) کے وُقوع کا باعِث بنا۔ اِس ظالِم بدانجام کو امامِ عالی مقام سیِّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا۔ حالانکہ سیِّدُنا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دنیائے ناپائیدار کے حُصُول کے لیے دنیوی اِقتِدار سے کیا سروکار! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تو کل بھی اُمّتِ مُسلِمہ کے دلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دنیا تک رہیں گے ۔

نہ شِمر ہی کا وہ ستم رہا، نہ یزید کی وہ جَفا رہی
جو رہا تو نام حُسین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

دنیا کی مَحَبَّت ہر برائی کی جڑ ہے

تابِعی بُزُرگ حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی سے رِوایت ہے کہ نبیوں کے سردار، مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: حُبُّ الدُّنیا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دنیا کی مَحبَّت ہر برائی کی جڑ ہے۔ (الزهد لابن ابی الدنیا ص٢٦ حدیث٩)

یزیدِ پلید کا دل چُونکہ دنیائے ناپائیدار کی مَحبَّت سے سرشار تھا اس لئے وہ شہرت

واقتِدار کی ہَوَس میں گرِفتار ہو گیا۔ اور اِس ہوَس نے اسے اس کے اَنْجام سے غافِل کر کے امامِ عالی مقام اور آپ کے رُفقا عَلَیۡھِمُ الرِّضوَان کے خونِ ناحَق کروانے تک پہنچا دیا۔ جس اِقتِدار کی خاطر اُس نے کربلا میں ظُلْم وسِتَم کی آندھیاں چلائیں وہ اِقتِدار اُس کے لیے کچھ زیادہ ہی ناپائیدار ثابِت ہوا۔ بدنصیب یزید صِرْف تین برس چھ ماہ تَخْتِ حُکومت پر شَیْطَنَت (یعنی شرارت و خباثت) کر کے ربیعُ الاوّل شریف 64ھ کو مُلکِ شام کے شَہر ''حِمْص'' کے علاقے حُوّارِین میں 39 سال کی عُمْر میں مر گیا۔

وہ تخت ہے کس قبر میں وہ تاج کہاں ہے؟

اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے؟

ابنِ زیاد کا درد ناک اَنجام

یزیدِ پلید کی وہ چَنڈال چوکڑی (یعنی فسادی گروپ) جس نے میدانِ کربلا میں گُلشنِ رِسالت کے مَدَنی پھولوں کو خاک وخون میں تڑپایا تھا۔ اُن کا بھی عبرتناک انجام ہوا۔ یزیدِ پلید کے بعد سب سے بڑا مجرِم کوفے کا گورنر عُبیدُ اللّٰہ ابنِ زیاد تھا۔ اِسی بدنِہاد (بدخو، بری فطرت والے شخص) کے حکم پر امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ اور آپ کے اہلِ بیتِ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوَان کو ظُلْم وسِتَم کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ نیرنگیِ دنیا (یعنی دنیا کے دھوکے) کا تماشا دیکھئے کہ مُختار ثَقَفی کی ترکیب سے ابراہیم بن مالِک اَشْتَر کی فوج کے ہاتھوں دریائے فُرات کے کَنارے صِرْف 6 برس کے بعد یعنی 10 مُحرَّمُ الْحرام 67ھ کو ابنِ زیادِ بدنِہاد انتہائی ذِلّت کے ساتھ مارا گیا!

لشکریوں نے اس کا سَر کاٹ کر ''ابراہیم'' کو پیش کر دیا اور ابراہیم نے ''مُختار'' کے پاس کُوفہ بھجوا دیا۔ (سوانِح کربلا ص ۱۸۲ مُلَخَّصاً)

جب سرِ مَحشر وہ پوچھیں گے بُلا کے سامنے
کیا جوابِ جُرم دو گے تم خدا کے سامنے

رونے والا کوئی نہ تھا

دارُ الْاِمارت (Capital) کُوفہ کو آراستہ کیا گیا اور اُسی جگہ ابنِ زِیادِ بدنِہاد کا **سرِ ناپاک** رکھا گیا جہاں 6 برس قَبْل امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **سرِ پاک** رکھا گیا تھا۔ اِس بدنصیب پر رونے والا کوئی نہیں تھا بلکہ اس کی موت پر جشن منایا جا رہا تھا۔

ابنِ زیاد کی ناک میں سانپ

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا **عُمَارہ بن عُمَیر** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے رِوایت ہے کہ جب **عُبَیدُ اللّٰہ** ابن زِیاد کا سَر مَع اس کے ساتھیوں کے سروں کے لاکر رکھا گیا تو میں ان کے پاس گیا۔ اچانک غُل پڑ گیا: ''آ گیا! آ گیا!!'' میں نے دیکھا کہ ایک **سانپ** آ رہا ہے، سب سروں کے بیچ میں ہوتا ہوا ابنِ زِیاد کے (ناپاک) نَتھنوں میں داخِل ہو گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا گیا حتّٰی کہ غائب ہو گیا۔ پھر غُل پڑا: ''آ گیا! آ گیا!!'' دو یا تین بار ایسا ہی ہوا۔
(تِرمِذی ج۵ ص ۴۳۱ حدیث ۳۸۰۵)

یزیدیوں کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں تلے

ابنِ زیاد، ابنِ سَعد، شِمر، قَیس ابن اَشْعَث کِندی، خَولی ابنِ یزید، سِنان ابنِ اَنَس

نَخعی ،عبدُاللّٰہ ابنِ قَیس ، یزید بن مالِک اور باقی تمام اَشقِیا[1] جو حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قَتْل میں شریک تھے اور ساعی (یعنی کوشِش کرنے والے) تھے طرح طرح کی عُقُوبتوں (یعنی اَذِیّتوں) سے قَتْل کئے گئے اور ان کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔ (سَوانِحِ کربلا ص ۱۸۳)

کب تلک تم حُکومت پہ اِتراؤ گے کب تک آخر غریبوں کو تڑپاؤ گے
ظالمو! بعد مرنے کے پچھتاؤ گے تم جہنَّم کے حق دار ہو جاؤ گے

سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنْجام بُرا ہے

مُختار ثَقَفی نے چُن چُن کر یزیدیوں کا صَفایا کیا۔ ظالموں کو کیا معلوم تھا کہ **خونِ شُہَدا** رنگ لائے گا اور سلطنت کے پُرزے اُڑ جائیں گے۔ ہر ایک شخص جو قتلِ امام میں شریک ہوا ہے طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہوگا۔ **وُہی فُرات کا کنارہ ہوگا، وُہی عاشُورا کا دن، وُہی ظالموں کی قوم ہوگی اور مُختار کے گھوڑے انہیں رَوندتے ہوں گے۔** ان کی جماعتوں کی کثرت ان کے کام نہ آئے گی۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی اور دنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا۔ اُن کی ہلاکت پر خوشی منائی جائے گی۔ مَعرِکۂ جنگ میں اگرچِہ ان کی تعداد ہزاروں کی ہوگی مگر وہ دل چھوڑ کر ہیجڑوں کی طرح بھاگیں گے اور چُوہوں اور کُتّوں کی طرح انہیں جان بچانی مشکِل ہوگی،

[1]: شَقی کی جمع، بد بخت لوگ۔

جہاں پائے جائیں گے مار دیئے جائیں گے۔ دنیا میں قِیامت میں ان پر نفرت وملامت کی جائے گی۔ (سَوانحِ کربلا ص ۱۸۴)

دیکھے ہیں یہ دن اپنے ہی ہاتھوں کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

مُختار نے نُبُوَّت کا دعویٰ کر دیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے بارے میں **اللہ** پاک کی خُفیہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے۔ مُختار ثَقَفی جس نے قاتِلینِ حُسین کو چُن چُن کر مارا اور مُحِبّینِ حُسین کے دل جیتے مگر ایک رِوایت یہ ہے کہ اُس نے **نُبُوَّت کا دعویٰ** کر دیا تھا اور کہنے لگا: ''میرے پاس وَحی آتی ہے۔''[1]

وَسْوَسہ: اگر یہ قول درست ہے تو یہاں وَسوَسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ اِتنا زبردست مُحِبِّ اہلِ بیت کس طرح گمراہ ہو کر مُرتَد ہو سکتا ہے؟ کیا کسی ایسے کو بھی ایسے شاندار کارنامے کرنے کی توفیق حاصِل ہو سکتی ہے؟

وَسوَسے کا علاج: **اللہ** کریم بے نیاز ہے۔ اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ہم سبھی کو ڈرنا چاہئے کہ نہ جانے ہمارا اپنا کیا بنے گا! دیکھئے! **شیطان** بھی بَہُت زبردست عالِم و فاضِل اور عابِد تھا۔ اس نے ہزاروں برس عبادت کی تھی مگر وہ کافِر و مَلْعُون ہو گیا۔ بَلْعَم بن باعُورا بھی بَہُت بڑا عالِم، عابِد وزاہِد اور مُسْتَجابُ الدَّعوات (یعنی جن کی دُعائیں قَبول ہوتی ہیں) ان میں سے تھا۔ اُس

مدینہ

[1]: انظر: مسند امام احمد ١ / ٤٧٣ حدیث ١٩٠٩، شرح مسلم للنووی ٨ / ١٠٠، فتح الباری ٧ / ٥١٥، مرقاۃ المفاتیح ١٠ / ٣٤٢، اشعۃ اللمعات ٤ / ٦٣٦، الصواعق المحرقۃ ص١٩٨، فیض القدیر ٢ / ٦٠٠ ۔

کو اسمِ اعظم کا عِلْم تھا، اپنی جگہ بیٹھ کر رُوحانیت کے سبب عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا مگر شقاوت (بدبختی) جب غالِب آگئی تو بے ایمان ہو کر مر گیا اور کُتّے کی شکل میں داخلِ جہنّم ہوگا۔ اِبْنِ سَقا جو کہ ذہین تَرین عالم و مُناظِر تھا مگر وَقْت کے غوث کی بے اَدَبی کا مُرتکِب ہوگیا بِالآخر نصرانی (کرسچین) شہزادی کے عِشْق میں مُبتَلا ہو کر کرسچین مذہب قَبول کرنے کے بعد ذِلّت کی موت مر گیا۔ اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک حضرتِ محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وَحی فرمائی کہ میں نے یحییٰ بن زَکَرِیّا (علیہما السَّلام) کے بدلے ستّر ہزار (70000) اَفراد مارے تھے اور تمہارے نواسے کے بدلے ایک لاکھ چالیس ہزار ماروں گا۔(اَلْمُستَدرَک ج۳ ص۴۸۵ حدیث۴۲۰۸) تو تاریخ شاہد ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زَکَرِیّا علیہما الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے خونِ ناحَق کا بدلہ لینے کے لیے اللہ پاک نے بُخت نَصَّر جیسے ظالم کو مقرّر کیا جو خُدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ اِسی طرح حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خونِ ناحَق کا بدلہ لینے کیلئے اللہ پاک نے مُختار ثَقَفی جیسے کذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) کو مقرّر فرمایا۔ (شامِ کربلا ص ۲۸۵ بتغیر)

اللہ کریم اپنی مَصلَحتیں خود ہی جانتا ہے، وہ اپنی مَشیَّت (یعنی مرضی) سے ظالموں کے ذَرِیْعے بھی ظالموں کو ہلاک کرتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت 129 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور یوں ہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلّط کرتے ہیں، بدلہ ان کے کئے کا۔

حُضُورِ پُرنُور، شَفاعَت فرمانے والے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں:

”بے شک **اللہ** پاک اس دینِ اسلام کی مدد فاجِر (یعنی نافرمان) انسان کے ذَرِیْعے سے بھی کرالیتا ہے۔“

(بُخاری ج۲ ص۳۲۹ حدیث۳۰۶۲)

اللہ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرنا چاہئے

اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ہمیں ہر وَقْت ڈرتے رہنا چاہیے۔ اپنی عِلْمیَّت، شان و شوکت اور جسمانی طاقت پر گھمنڈ (یعنی تکبُّر) سے بچنا اور پھُوں پھاں (یعنی اکڑ دکھانے) سے پرہیز کرنا ضَروری ہے کہ نہ معلوم عِلْمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں ہمارا کیا مقام ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایمان برباد ہو جائے۔ ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنانے، **عِشْقِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وصَحابہ واہلِ بیت رضی اللہ تعالٰی عنہم پانے، **دینی معلومات** بڑھانے، اپنے آپ کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیاں اپنانے اور خوب خوب ثواب کمانے کی خاطِر تمام اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر فرمائیں۔ اسلامی بھائی روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیْعے 72 **مَدَنی اِنْعامات** اور اسلامی بہنیں 63 **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

یا اللہ پاک! شاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صَحابۂ کرام، شہیدِ مظلوم امامِ عالی مقام اور جُملہ شُہیدان واَسیرانِ کربلا عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا واسِطہ ہمارا ایمان سلامت رکھ، ہمیں قبْر وحَشْر میں امان بخش اور ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ پاک**! ہمیں زیرِ گُنْبدِ خضرا، جلوۂ محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت، جنّتُ الْبقیع میں

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

مَدفَن اور جنّتُ الْفِردَوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُشکلیں حل کر شہِ مشکل کُشا کے واسِطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

عاشُورا کے روزے کے فضائل

"شہیدِ کربلا" کے نو حُرُوف کی نسبت سے عاشورا کو واقِع ہونے والے 9 اَہم واقعات

﴿۱﴾ عاشُورا (یعنی 10 مُحرَّمُ الْحرام) کے دن حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری ﴿۲﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی لغزش کی توبہ قَبول ہوئی ﴿۳﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کی توبہ قَبول ہوئی ﴿٤﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا ہوئے ﴿۵﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا کئے گئے[1] ﴿٦﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن کی قوم کو نَجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت (دریائے نیل میں) غَرق ہوا[2] ﴿۷﴾ اِسی دن

مدینہ

[1]: الفردوس ج۱ ص۲۲۳ حدیث ۸۵۶ [2]: بُخارِی ج۲ ص۴۳۸ حدیث ۳۳۹۷۔۳۳۹۸

حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو قید خانے (Jail) سے رہائی ملی ﴿۸﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا **یونُس** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے[1] ﴿۹﴾ سیِّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مَع شہزادگان و رُفقا تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد اِسی **عاشُورا** کے روز میدانِ کربلا میں نہایت بے رَحْمی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

''یا حُسَین'' کے چھ حُرُوف کی نسبت سے مُحرَّمُ الحرام اور عاشُورا کے روزوں کے 6 فضائل

﴿۱﴾ **حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''رَمَضان کے بعد **مُحَرَّم** کا روزہ افضل ہے اور فَرض کے بعد افضل نَماز **صَلٰوۃُ اللَّیل** (یعنی رات کے نوافل) ہے۔''[2]

﴿۲﴾ **طبیبوں** کے طبیب، **اللہ** پاک کے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نِشان ہے: **مُحرَّم** کے ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔[3]

﴿۳﴾ **حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس** رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب **مدینۃُ المُنوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں تشریف لائے، یہود کو **عاشُورے** کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی: یہ عَظَمت والا دن ہے کہ اِس میں موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن

مدینہ

[1]: فیض القدیر ج۵ ص۲۸۸ تحت الحدیث ۷۰۷۵ [2]: مسلم ص۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳ [3]: مُعجَم صغیر ج۲ ص۷۱

کی قوم کو **اللہ** پاک نے نَجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈُبو دیا، لٰہذا موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بطورِ شکرانہ اِس دن کا روزہ رکھا، تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ہم موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے تم سے زیادہ حق دار ہیں۔ **تو سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی روزہ رکھا اور اِس کا حکم بھی فرمایا۔ (مسلم ص ۵۷۲ حدیث ۱۱۳۰)

﴿٤﴾ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنھما **فرماتے ہیں:** ”میں نے سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کسی دن کے **روزے** کو اور دن پر **فضیلت** دے کر جُستجُو (رغبت) فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ **عاشُورے** کا دن اور یہ کہ **رَمَضان** کا مہینا۔“

(بُخارِی ج ۱ ص ۶۵۷ حدیث ۲۰۰۶)

﴿٥﴾ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **نے ارشاد فرمایا:** یومِ عاشُورا کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفَت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مُسنَد اِمام اَحمَد ج ۱ ص ۵۱۸ حدیث ۲۱۵٤) **عاشُورے** کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں 9 یا گیارہویں **مُحَرَّمُ الْحرام** کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔ اگر کسی نے صِرْف 10 مُحَرَّمُ الْحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔

﴿٦﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ بخشش نشان ہے:** مجھے **اللہ** پر گُمان ہے کہ عاشورے کا روزہ ایک سال قبل کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔ (مُسلِم ص ۵۹۰ حدیث ۱۱٦۲)

سارا سال گھر میں بَرَکت

مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: مُحرَّم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا، بال بچوں کیلئے دسویں مُحرَّم کو خوب اچّھے اچّھے کھانے پکائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی، بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرتِ شہید کربلا سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بَہُت مُجَرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔ (اسلامی زندگی ص ۱۳۱)

سارا سال آنکھیں نہ دُکھیں

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یومِ عاشورا اِثْمِد سُرمہ آنکھوں میں لگائے تو اُس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳٦٧ حدیث ۳٧٩٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کربلا والوں کے غم کے مُتَعلِّق ایک اہم فتویٰ

"فتاوٰی رضویہ" میں موجود ایک سُوال مَع جواب کا خلاصہ مُلاحَظہ فرمائیے: **سُوال:** اہلِ سُنَّت و جماعت کو عَشرۂ مُحَرَّمُ الْحرام میں رنج و غم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ **جواب:** کون سا سُنّی ہوگا جسے واقِعۂ ہائِلۂ کربلا (یعنی کربلا کے خوفناک قصّے) کا غم نہیں یا اُس کی یاد سے اس کا دل مَحزُون (یعنی رنجیدہ) اور آنکھ پُرنم (یعنی اشک بار) نہیں، ہاں مَصائب (یعنی مصیبتوں) میں ہم کو صَبْر کا حکم فرمایا ہے، جَزَع فَزَع (یعنی رونے پیٹنے) کو شریعت مَنْع فرماتی ہے، اور جسے واقِعی دل

میں غم نہ ہوا ُسے جُھوٹا اِظہارِ غم رِیا ہے اور قَصْداً غم آوری وغم پروری (یعنی جان بوجھ کر غم کی کیفیّت پیدا کرنا اور غم پالے رہنا) خلاف رِضا ہے جسے اس کا غم نہ ہوا سے بے غم نہ رہنا چاہئے بلکہ اس غم نہ ہونے کا غم چاہئے کہ اس کی مَحبّت ناقِص ہے اور جس کی مَحبّت ناقِص اُس کا ایمان ناقِص۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۴۸۶ تا ۴۸۸ ملخّصاً) اعلٰی حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''(ذِکرِ شہادت میں) نہ ایسی باتیں کہی جائیں جس میں ان کی بے قدری یا توہین نکلتی ہو۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۳۸)

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفِردَوس میں آقا
کے پڑوس کا طالِب

۲۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ
11-08-2018

Go To Index

بیان:12

کربلا کا خونیں منظر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان اپنے خلاف لکھا ہوا یہ رسالہ (24صَفْحات) پڑھنے سے لاکھ روکے مگر آپ مکمّل پڑھ کر اِس کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

دُرُود شَریف کی فضیلت

ایک شخص نے خواب میں **خوف ناک بَلا** دیکھی، گھبرا کر پوچھا: تُو کون ہے؟ بَلا نے جواب دیا: میں تیرے بُرے اعمال ہوں۔ پوچھا: تجھ سے نَجات کی کیا صورت ہے؟ جواب ملا: **دُرُود شریف کی کثرت**۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۲۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سگِ مدینہ **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی عُفِیَ عَنْہ کی جانب سے مُبلّغۂ دعوتِ اسلامی[1] .... کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال

مــــــــــــدینــــہ

[1]: ایک پریشان حال مُبلّغہ کے لیے تسلّیوں اور اسی کے پوچھنے پر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کے طریقِ کار پر مبنی ایک رہنما مکتوب کافی ترامیم و اضافے کے ساتھ۔

آپ کا دَسْتی مکتُوب اپنے اندر عشقِ رسُول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چاشنی لئے میرے دَشتِ گُناہ گار میں آیا، پڑھنے سے معلوم ہوا کہ **مَاشَآءَاللّٰہ** آپ **دعوتِ اسلامی** کیلئے بہُت کُڑھتیں اور مَدَنی کاموں کیلئے کوشِشیں کرتی ہیں۔

میری مَدَنی بیٹی! لوگوں کے طَعنوں کی پَروامت کیجئے، جو بھی سُنّتوں کے راستے پر چلنے کی کوشِش کرتا ہے آج کل اس کے ساتھ مُعاشرہ اکثر اِسی قسم کا نارَوا سُلوک کرتا ہے۔ آہ! ؎

وہ دَور آیا کہ دیوانۂ نبی کے لئے
ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

کربلا کا خُونِیں مَنْظر

جب کبھی سُنّتوں پر عمل یا مَدَنی کاموں کے سبب آپ پر ظُلْم وسِتَم ہو تو اُس وَقْت **کربلا کے خُونِیں مَنْظر** کا تصوُّر باندھ لیا کیجئے۔ خاندانِ نُبُوَّت کا آخِر قُصور ہی کیا تھا؟ یِہی نا کہ وہ اسلام کی سَربُلندی چاہتے تھے۔ اِس مُقَدَّس جُرم کی پاداش میں گلشنِ رِسالت کے نوشِگُفتہ پھولوں کو کس قَدَر بے دَرْدی کے ساتھ پامال کیا گیا۔ آہ! گلستانِ زَہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کی وہ کَلیاں جو ابھی پوری طرح کِھلنے بھی نہ پائی تھیں ان کو کیسی بےرَحْمی و سَفّاکی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ اُس وَقْت سیِّدُ الشُّہَدا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ پر کیا گُزر رہی ہوگی جس وَقْت اُن کے جِگر پارے کٹ کٹ کر خاک وخون میں گر کر تڑپ رہے ہوں گے! ؎

کس شَقی کی ہے حکومت، ہائے! کیا اندھیرا ہے!

دن دہاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اہلِ بیت

آہ ننّھا علی اصغر

آہ! ننّھا علی اصغر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ! اِس مدینے کے حقیقی مُنّے کے پیاسے گلے پر جب تیر لگا ہوگا اور یہ شدّتِ کَرب سے اپنے بابا جان امامِ مظلوم، امامِ حُسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی گود میں تڑپا ہوگا اور پھر جُھر جُھری لے کر دَم توڑا ہوگا اُس وَقْت نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بَتُول، امامِ عالی مَقام حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے رَنج واَلَم کا کیا عالَم ہوگا۔

دیکھا جو یہ نظارہ کانپا ہے عرش سارا

اصغر کے جب گلے پر ظالم نے تیر مارا

اور۔۔۔اور۔۔۔جب ننّھے مُنّے علی اصغر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا خون میں لِتھڑا ہوا ننّھا سا لاشہ ان کی امّی جان سیِّدَتُنا رَباب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا نے دیکھا ہوگا تو ان پر اُس وَقْت کیسی قِیامت قائم ہوئی ہوگی۔

اے زمینِ کربلا یہ تو بتا کیا ہوگیا!

ننّھا علی اصغر تِری گودی میں کیسے سوگیا!

امامِ پاک کی رُخصتی

میری مَدَنی بیٹی! ذرا سوچئے تو سہی! اُس وَقْت سیِّدہ زَینب و سیِّدہ سکینہ اور دیگر بیبیوں

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے **اللہ** عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ اَجْمَعِیْنَ پر کیا گزر رہی ہوگی جب سیِّدُ الشُّہَدا امامِ عالی مَقام، امامِ عرش مَقام، امامِ تِشنہ کام، امامُ الْھُمام، سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے جِگر پاروں عَلَیھِمُ الرِّضْوَان کو تلواروں سے کٹوانے کے بعد خود **جامِ شہادت** نوش کرنے کے لئے خَیمے سے رُخصت ہورہے ہوں گے! ؎

فاطِمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے مِیانِ اَہلِ بیت

وقتِ رخصت کہہ رہا ہے خاک میں مِلتا سُہاگ
لو سلامِ آخری اے بیوگانِ اَہلِ بیت

کربلا کا تاراج کارواں

اور پھر۔۔۔پھر۔۔۔صِرف **عابِدِ بیمار** اور فَقَط پردہ نشین بیبیاں رہ جائیں، سارے خَیمے سُنسان ہوجائیں۔ باہَر ہر طرف خاندانِ عالی شان کے نوجوان اور بچّوں کی **لاشیں** بِکھری پڑی ہوں۔ اِس پر سِتم بالائے سِتم یہ کہ یزیدی دَرِندوں کی طرف سے لُوٹ مار مچے، خَیمے جَلا دئے جائیں، سب کو قیدی بنا دیا جائے اور امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو نَیزے پر بُلند کرکے سارا **تاراج کارواں** ظالمین ہانک چلیں۔ **اِس کا تَصَوُّر** ہی **کس قَدَر دَرْدناک ہے**۔ ان لرزہ خیز مَناظِر کو یاد کرکے ہمارا دل خون روتا اور کلیجا مُنہ کو آتا ہے۔ میری مَدَنی بیٹی! اس مَنْظر کو یاد کریں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی معمولی سی

تکلیف کے اِحساس پر آپ کو خود ہی ہنسی آئے گی کہ کیا ہماری بھی کوئی تکلیف ہے!

پیارے مبلِّغ ! معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے

دیکھ حُسین نے دین کی خاطِر سارا گھر قربان کیا (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۹۷)

بہر حال صَبْر و شِکیبائی (شِ۔کے۔بائی) کا دامن تھامے، حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنی رہیں اور اپنی مختصَر ترین زندَگی کو شریعت وسنّت کے مُطابِق گزاریں اور عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہیں اور اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیتی رہیں۔

مَوت اٹل ھے

یاد رہے! مَوت اَٹل ہے، عنقریب ہمارے ناز اٹھانے والے ہمیں اپنے کندھوں پر لاد کر ویران قبرِستان میں اندھیری قَبْر کے اندر مَنوں مِٹّی تلے دَفْن کر کے تنہا چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اگر خُدا نخواستہ غیر شَرْعی فیشن بھری زندگی ہوئی، بے پردگی کا سلسلہ رہا، نَمازوں اور روزوں میں غَفْلت ہوئی، اور اگر **اللہ** پاک اور اُس کے مَحبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراض ہو گئے اور عذاب کی صورَت درپیش ہوئی تو پھر اندھیری قَبْر میں اور وہ بھی سانپ بچّھوؤں کے ساتھ، قِیامت تک کیسے گزارہ ہو گا؟ لٰہذا ہر دَم مَوت پیشِ نَظَر رہے اور جلد تَر خَتْم ہو جانے والی مختصَر ترین زندَگی میں طویل ترین آخرت کی تیّاری کر لیجئے۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُرُود ِپاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

کلیجا مُنہ کو آتا ہے، مِرا دل تھر تھراتا ہے

کرم! یارب! اندھیرا قبر کا جب یاد آتا ہے (وسائل بخشش (مرمّم) ص ۴۳۴)

مَدَنی ماحول کی بَرَکت

میری مَدَنی بیٹی! **عاشقانِ رسول** کی مَدَنی تحریک، **"دعوتِ اسلامی"** کا کام کرنے میں جہاں بَہُت سا ثواب ہے وہاں یہ بھی فائدہ ہے کہ **مَدَنی ماحول** ملتا ہے اور خود اپنی بھی اچّھے عمل کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے، عشقِ مدینہ و عشقِ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نصیب ہوتا ہے اور **نیکی کی دعوت** دینے کے فضائل کا تو اس بات سے اندازہ لگائیں کہ

ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا **مُوسیٰ کلیمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: **یااللّٰہ** پاک! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حُکم کرے اور بُرائی سے روکے، اُس کی جزا کیا ہے؟ ربِّ کریم نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے **ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سَزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۴۸)

نیکی کی دعوت کا ثواب

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ "جو شخص میری اُمّت تک کوئی

اِسلامی بات پُہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔"[1] ﴿2﴾ نیکی کی راہ دِکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

(تِرمِذی ج ٤ ص ٣٠٥ حدیث ٢٦٧٩)

نیکیوں کا اَنْبار

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا اور مشورہ دینے والا سب ثواب کے حق دار ہیں۔[2] فرض کیجئے! آپ نے کسی ایک اسلامی بہن کو بھی "فیضانِ سُنَّت" سے دَرْس دیا تو دَرْس سننے والی وہ اسلامی بہن ان پر عمل کرے یا نہ کرے آپ کے نامۂ اعمال میں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب لکھا جائے گا اور اگر آپ سے درس سُن کر اُس اسلامی بہن نے عمل کرنا شُروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتی رہے گی آپ کو بھی برابر اس عمل کرنے والی جتنا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اس نے آپ کے دَرْس سے سیکھی ہوئی کوئی سنّت کسی اور تک پہنچائی تو اِس کا ثواب اس پہنچانے والی کو بھی ملے گا اور آپ کو بھی۔ اِس طرح اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ **نیکی کی دعوت** کا آخرت میں ملنے والا ثواب بندہ اگر دُنیا ہی میں دیکھ لے تو کوئی لمحہ بے کار نہ جانے دے، بس ہر وَقت **نیکی کی دعوت** کی دھوم مچاتا رہے۔

شیطان کے وَسوَسوں کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیں کہ وہ تو ایسے حالات پیدا کرے گا

---

[1]: حِلْیَۃُ الْاولیاء ج ١٠ ص ٤٥ رقم ١٤٤٦٦ [2]: مراۃ المناجیح ج ١ ص ١٩٤

کہ آپ نیکی کی دعوت کے اس **عظیم کام** کو چھوڑ دیں۔ **فَیضانِ سُنَّت** سے روزانہ **دَرْس** دینا بھی بڑے اَجْر کا کام ہے، اِس دَرْس کے ذَرِیْعے خوب خوب سُنّتوں کے **مَدَنی پھول** لُٹایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔

دَرْسِ فَیضانِ سُنَّت کی ترغیب کیلئے 4 مَدَنی پھول

﴿1﴾ **سرکارِ** مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** پاک اس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔'' (ترمذی ج٤ ص٢٩٨ حدیث ٢٦٦٥)

﴿2﴾ **حضرتِ** سیِّدُنا اِدریس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نامِ مُبارَک کی **ایک حِکمت** یہ بھی ہے کہ **اللہ** پاک کی کتابوں کی کثرتِ دَرْس وتَدریس کے باعِث آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام **اِدریس** ہوا۔

(تفسیر کبیر ج٧ ص٥٥٠، تفسیر الحسنات ج٤ ص٤٨)

﴿3﴾ **حُضورِ غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطُباً** یعنی میں نے عِلْم کا **دَرْس** لیا یہاں تک کہ مَقامِ قُطْبِیَّت پر فائز ہوگیا۔ (قصیدۂ غوثیہ)

﴿4﴾ پارہ 28 **سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم** کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَرِیْعہ **فیضانِ سُنَّت** کا گھر دَرْس بھی ہے۔(نیز گھر میں ''مَدَنی چینل'' کی ترغیب بھی **اِنْ شَآءَاللہ** دنیا و آخرت کیلئے مُفید ثابِت ہوگی)

سعادت ملے درسِ ''فیضانِ سُنّت''

کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۱۰۳)

غیر عالِم کو بیان کرنا حرام ہے

سُـــوال: جو اسلامی بہن عالمہ نہ ہو کیا وہ اسلامی بہنوں کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں **بیان** کرسکتی ہے؟

جـــواب: جو کافی عِلْم نہ رکھتی ہو وہ مذہبی بیان نہ کرے۔ چُنانچِہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 23 صَفْحَہ 378 پر فرماتے ہیں: وَعْظ میں اور ہر بات میں سب سے مُقَدَّم اجازتِ **اللہ** و**رسول اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔ جو کافی عِلْم نہ رکھتا ہو، اُسے وَعْظ کہنا **حرام** ہے اور اس کا وَعْظ سُننا جائز نہیں، اور اگر کوئی **مَعَاذَاللہ بد مذہب** ہے تو وہ تو **نائبِ شیطان** ہے اس کی بات سُننی سَخْت **حرام** ہے (اُس کو مسجِد میں بیان سے روکا جائے) اور اگر کسی کے بیان سے فِتنہ اُٹھتا ہو تو اُسے بھی روکنے کا امام اور اہلِ مسجِد سب کو حق ہے اور اگر پورا عالِم سُنّی

صَحِیْحُ الْعَقِیدہ وَعْظ فرمائے تو اُسے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ چُنانچِہ **اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی** پارہ 1 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی آیت نمبر 114 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ (پ:۱، البقرہ:۱۱٤)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو **اللہ** کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے۔

(فتاوٰی رضویہ ج۲۳ص ۳۷۸ مُلَخَّصاً)

عالِم کی تعریف

سُوال: تو کیا مُبلِّغ بننے کیلئے **دَرْسِ نِظامی** (یعنی عالم کورس) کرنا شرط ہے؟

جواب: عالم ہونے کیلئے نہ **دَرْسِ نِظامی** شرط ہے نہ اس کی محض سند کافی بلکہ **عِلْم** چاہئے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **عالِم کی تعریف** یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُستَقِل ہو (یعنی یہ آگاہی دائمی ہو کہ یہ عِلْم ہمیشہ اس کے دل و دماغ میں موجود ہو، بھول نہ جائے) اور اپنی ضَروریات (کے مسائل جانتا ہو یا ان مسائل) کو کتاب سے (خود ہی) نکال سکے بِغیر کسی کی مدد کے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۵۸) **عِلْم** کتابوں کے مُطالَعے سے اور عُلَما سے سُن سُن کر بھی حاصِل ہوتا ہے۔ (تلخیص از ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۵۸) **معلوم ہوا عالِم** ہونے کیلئے دَرْسِ نِظامی کی تکمیل کی

سَنَد ضَروری ہے نہ کافی، نہ عَرَبی فارسی وغیرہ کا جاننا شرط، بلکہ عِلْم درکار ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: سَنَد کوئی چیز نہیں بُہتیرے سَنَد یافتہ مَحْض بے بَہرہ (یعنی عِلْمِ دین سے خالی) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سَنَد نہ لی اُن کی شاگردی کی لیاقت (یعنی قابلیّت) بھی اُن سَنَد یافتوں میں نہیں ہوتی، عِلْم ہونا چاہیے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۸۳) **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فتاوٰی رضویہ شریف، بہارِ شریعت، قانونِ شریعت، صِراطُ الْجِنان، مِراٰۃُ الْمناجیح، عِلْمُ الْقُراٰن، اِحْیاءُ الْعُلُوم (مُتَرجَم) اور اِس طرح کی کئی اُردو کتابیں ہیں جن کو پڑھ کر سمجھ کر اور عُلَمائے کرام سے پوچھ پوچھ کر بھی حسبِ ضَرورت عقائد و مسائل سے آگاہی حاصِل کر کے ''عالِم'' بننے کا شَرَف حاصِل کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر ساتھ ہی ساتھ ''دَرسِ نِظامی'' کرنے کی سعادت بھی حاصِل ہو جائے تو سونے پر سُہاگا۔

غیر عالِم کے بیان کا طریقہ

سُوال: جو عالِم نہ ہو کیا اُس کے بیان کرنے کی بھی کوئی صُورت ہے؟

جواب: غیر عالِم کے بیان کی صُورت یہ ہے کہ **عُلَمائے اہلِ سُنّت** کی کتابوں سے حسبِ ضَرورت فوٹو کاپیاں کروا کر اُن کے تَراشے اپنی ڈائری میں چَسپاں کر لے اور اس میں سے پڑھ کر سنائے۔ مُنہ زَبانی کچھ نہ کہے نیز اپنی رائے سے ہرگز کسی

آیتِ کریمہ کی تفسیر یا حدیثِ پاک کی شَرح وغیرہ بیان نہ کرے۔ کیوں کہ **تفسیر بِالرّائے**[1] **حرام ہے اور اپنی اٹکل کے مُطابِق آیت سے اِسْتِدلال یعنی دلیل پکڑنا اور حدیثِ مُبارَک کی شَرح کرنا اگرچِہ دُرُست ہو تب بھی شَرعاً اِس کی اجازت نہیں۔** فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے بِغیر عِلْم قراٰن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنَّم بنائے۔ (ترمذی ج ٤ ص ٤٣٩ حدیث ٢٩٥٩) غیر عالم کے بیان کے بارے میں رَہنُمائی کرتے ہوئے میرے آقائے نِعمت، اعلیٰ حضرت، مُجدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** عَلَیہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''جاہِل اُردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالِم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اِس میں حَرَج نہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ٢٣ ص ٤٠٩)

مُبَلِّغین کیلئے اَہَم ہدایت

سُوال: دعوتِ اسلامی کے بعض مُبلِّغین و مُبلِّغات مُنہ زَبانی بھی بیانات کرتے ہیں اُن کیلئے آپ کی طرف سے کیا ہدایات ہیں؟

جواب: اگر یہ عُلَما یا عالِمات ہیں جب تو حَرَج نہیں۔ ورنہ غیر عالِم مُبلِّغین و مُبلِّغات کے

---

[1]: تفسیر بِالرّائے یہ ہے کہ نااہل آدمی تفسیر کرے یا نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابہ و تابعین عَلَیھِمُ الرِّضْوَان سے منقول تفسیر کے خلاف یا اِجماعی معنٰی کے خلاف تفسیر بیان کرے یا نَقْل پر مدار رکھنے والی چیزوں کی صرف عَقْل سے تفسیر کرے یا ایسی تفسیر کرے جو شَرعی مُسَلَّمہ قواعد سے مُتصادِم ہو یا زبانِ عَرَب میں اس معنٰی کی گنجائش نہ ہو۔

لئے مَعروضات پیش کر دی گئیں کہ وہ صِرْف عُلَما کی تحریرات سے پڑھ کر ہی بیانات کریں۔ اگر دعوتِ اسلامی کے کسی غیر عالم مُبلِّغ یا مبلِّغہ کو سُنّتوں بھرے اجتماع میں مُنہ زَبانی بیان کرتا پائیں تو **دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران اُس کو روک دیں**۔ غیر عالم مُبلِّغین و مُبلِّغات اور تمام غیر عالم مُقرِّرین کو چاہیے کہ وہ مُنہ زَبانی مذہبی بیان یا خطاب نہ کریں۔ میرے آقائے نِعمت، اعلیٰ حضرت، مُجدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''جاہِل اُردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالِم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اِس میں حَرَج نہیں۔'' مزید فرماتے ہیں: ''جاہل خود بیان کرنے بیٹھے تو اُسے وَعْظ کہنا حرام ہے اور اُس کا وعظ سُننا حرام ہے اور مسلمانوں کو حق ہے بلکہ مسلمانوں پر حق ہے کہ اُسے مِنْبر سے اُتار دیں کہ اِس میں نَہْیِ مُنکر (یعنی بُرائی سے منع کرنا) ہے اور نَہْیِ مُنکر واجِب۔ **وَاللہ تعالٰی اَعلَم**۔'' (فتاویٰ رضویہ ج۲۳ص۴۰۹)

کیا عورت V.C.D. میں مُبلِّغ کا بیان سُن سکتی ہے؟

سُوال: کیا اسلامی بہنیں V.C.D. یا مَدَنی چینل کے ذَرِیْعے نامَحرم مُبلِّغ کا سُنّتوں بھرا بیان سُن سکتی ہیں؟ کیا یہ بے پردگی میں داخِل نہیں؟

جواب: بے پردَگی اور ہے اور V.C.D. میں اسلامی بہنوں کا نامَحرم کو بیان کرتا دیکھنا سننا اور، اسلامی بہنوں کیلئے پردے کی رعایات اور بعض شَرْعی قُیُودات (پابندیوں) کے

ساتھ غیر مرد کو دیکھنے کے مُعامَلے میں کچھ گنجائش ہے۔ ''**بہارِ شریعت جلد 3** صَفْحَہ 443 پر'' **فتاوٰی عالمگیری**'' کے حوالے سے لکھا ہے: ''عورت کا مردِ اجنبی (نامَحرم شخص) کی طرف نَظَر کرنے کا وُہی حکم ہے جو مَرد کا مَرد کی طرف نَظَر کرنے کا ہے اور یہ اُس وَقْت ہے کہ عورَت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نَظَر کرنے سے شَہْوت نہیں پیدا ہو گی اور اگر اس کا شُبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔'' (عالمگیری ج۵ ص ۳۲۷) ہاں خدانخواستہ بیان کی .V.C.D یا مَدَنی چینل دیکھنے کے دَوران گُناہوں بھری کَشِش محسوس ہو تو توبہ و استِغفار کرتی ہوئی فوراً وہاں سے ہَٹ جائے۔ میرا تو مشورہ یہ ہے کہ جوان ہو یا بوڑھا دونوں ہی کو دیکھنے سے حتَّی الْاِمْکان بچے کہ دَور بڑا نازُک ہے۔ البتَّہ عُمْر رسیدہ عالِم، یا بے کَشِش بوڑھے یا ادھیڑ عُمْر کے پیرو مُرشِد (جب کہ قریب اور کوئی غیر مرد ایسا نہ ہو جس پر نظر پڑتی ہو تب اُن) کو دیکھنے میں حَرَج نہیں کہ اس میں فِتنے کا اِحتِمال (یعنی فتنے کا اندیشہ) نہ ہونے کے برابر ہے۔ پھر بھی اگر دیدار کے دوران شیطان جذبات میں ہَیْجان (یعنی جوش) پیدا کرے تو فوراً نظر ہٹا لے اور وہاں سے دور ہو جائے۔

کیا عورت نعت خواں کی .V.C.D دیکھے؟

سُوال: تو کیا اسلامی بہنیں مَدَنی چینل یا .V.C.D پر نوجوان نَعْت خواں کو بھی سُن اور دیکھ لیا کریں؟

جواب: نَعْت خواں اور وہ بھی نوجوان پھر ہاتھ وغیرہ لہرانے کی اداؤں (ایکشن) کی کَشِش

بھی موجود اور پھر ترنُّم میں تو ویسے ہی ایک طرح کا جادو ہوتا ہے۔ ان صُورتوں میں گُناہوں بھرے تصوّرات میں پڑنے کا اندیشہ بَہُت بڑھ جاتا ہے۔ دیکھنے کی بات تو دور رہی میری تو اپنی مَدَنی بیٹیوں کو یہاں تک تاکید ہے کہ وہ تو نوجوان نَعْت خواں کی صِرْف آواز بھی نہ سنیں کہ اِسی میں عافیت ہے کہ اُس کی سُرِیلی آواز کہیں فِتنے میں نہ ڈال دے۔ **صَحیح بُخاری شریف** میں ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک حُدی خواں (یعنی اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے مست کرنے والے اَشْعار پڑھنے والے) تھے جن کا نام اَنْجَشَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تھا جو کہ اِنتہائی خوش آواز تھے (ایک سفر کے دوران جس میں خواتین بھی ہَمراہ تھیں اور سیِّدُنا **اَنْجَشَہ** اَشْعار پڑھ رہے تھے اس پر) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے ارشاد فرمایا: ''**اے اَنْجَشَہ ! آہِستہ، نازُک شیشیاں نہ توڑ دینا۔**'' (بُخاری ج ٤ ص ١٥٨ حدیث ٦٢١١) **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: ''یعنی میرے ساتھ سفر میں عورتیں بھی ہیں جن کے دل کچّی شیشی کی طرح کمزور ہیں خوش آوازی ان میں بَہُت جلد اثر کرتی ہے اور وہ لوگوں کے گانے سے گُناہ کی طرف مائل ہوسکتی ہیں اس لیے اپنا گانا بند کردو۔'' (مراۃ ج ٦ ص ٤٤٣) ہاں فوت شُدہ نَعْت خواں کی آواز میں غالِباً خطرات نہیں، تاہم شیطان اگر خیالات کا رُخ ''گُناہوں'' کی طرف موڑنا شُروع کر دے تو توبہ واِستِغفار کرتے ہوئے فوراً سننا بند کردیں۔

حیض و نِفاس کے مُتَعلِّق آٹھ مَدَنی پھول

﴾1﴿ حیض و نِفاس کی حالت میں اسلامی بہنیں دَرْس بھی دے سکتی ہیں اور بیان بھی کر سکتی ہیں، اسلامی کتاب کو چُھونے میں بھی حَرَج نہیں۔ قرانِ کریم کو ہاتھ یا اُنگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصّہ لگانا حرام ہے۔ نیز کسی پرچے پر اگر صِرْف آیتِ قرانی لکھی ہو دیگر کوئی عبارت نہ لکھی ہو تو اُس کاغذ کے آگے پیچھے کسی بھی حصّے، کونے کنارے کو چُھونے کی اجازت نہیں۔

﴾2﴿ قرانِ کریم یا قرانی آیت یا اس کا تَرجَمہ پڑھنا اور چُھونا دونوں **حرام** ہے۔

﴾3﴿ اگر قرانِ عظیم جُزدان میں ہو تو جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرانِ مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دُوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چُھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابِع ہیں جیسے چولی قرانِ مجید کے تابِع تھی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۳۷۹ ملخّصاً)

﴾4﴿ اگر قران کی آیت دُعا کی نیّت سے یا تبرّک کے لیے جیسے **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** یا اَدائے شکر کو یا چھینک کے بعد **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ** یا خبرِ پریشان پر **اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ** کہا یا بہ نیّتِ ثنا پوری **سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃ** یا آیۃُ الکُرسی یا **سُوۡرَۃُ الۡحَشۡر** کی پچھلی تین آیتیں **ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ** سے آخِر سورۃ تک پڑھیں اور ان

سب صورتوں میں قراٰن کی نیّت نہ ہو تو کچھ حَرَج نہیں۔ یو ہیں تینوں قُل بِلالفظِ قُل بہ نیّتِ ثنا پڑھ سکتی ہے اور لفظِ قُل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتی اگرچِہ بہ نیّتِ ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قراٰن ہونا مُتَعَیَّن (یعنی طے) ہے، نیّت کو کچھ دَخْل نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۲۶)

﴾5﴿ ذِکْر و اَذکار، دُرُود و سلام، نعت شریف پڑھنے، اَذان کا جواب دینے وغیرہ میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔ اور ان چیزوں کو وُضو یا کُلّی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حَرَج نہیں۔ حلقۂ ذِکْر میں شرکت کر سکتی ہیں بلکہ ذِکْر کروا بھی سکتی ہیں۔

﴾6﴿ خُصُوصاً یہ بات یاد رکھئے کہ (ان دنوں میں) نَماز اور روزہ **حرام** ہے۔ (ایضاً ص ۳۸۰)

﴾7﴿ مُرَوَّت میں بھی ایسے موقع پر ہرگز ہرگز نماز نہ پڑھئے کہ یہ حرام ہے اور جائز سمجھ کر یا نَماز کا مذاق اُڑاتے ہوئے یا نَماز کو بے قدر سمجھتے ہوئے پڑھنا کُفر ہے۔ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام یہاں تک فرماتے ہیں: بِلا عُذر جان بوجھ کر **بغیر وُضو** کے **نَماز** پڑھنا **کُفْر** ہے۔ جب کہ اسے جائز سمجھے یا اِستِہزاءً (اِس۔تِہ۔زَا۔اَن۔ یعنی مذاق اڑاتے ہوئے) یہ فعل کرے۔[1]

﴾8﴿ ان دنوں کی نَمازوں کی قَضا نہیں البتّہ **رَمضانُ الْمُبارَك** کے روزوں کی قَضا **فرض** ہے۔[2] ان اَحْکام کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب **''بہارِ شریعت''** جلد 1 میں سے ''حیض و نِفاس کا بیان'' کا مُطالعہ کرنے کی ہر اسلامی بہن کو نہ صِرف درخواست بلکہ خاص تاکید ہے۔

[1]: مِنَحُ الرَّوْض ص ۴۶۸ مُلَخَّصاً   [2]: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۸۰

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پردے کے اَہم مَدَنی پھول

خالہ زاد، ماموں زاد، پھُوپھی زاد، چچا زاد، تایازاد، دیور و جیٹھ، خالو، پھوپھا، بہنوئی بلکہ اپنے نامَحرم پیرومُرشِد سے بھی **پردہ** کیجئے۔ نیز مرد کا بھی اپنی مُمانی، چچی، تائی، بھابھی اور اپنی زوجہ کی بہن وغیرہ رشتے داروں سے **پردہ** ہے۔ مُنہ بولے بھائی بہن، مُنہ بولے ماں بیٹے، اور منہ بولے باپ بیٹی میں بھی **پردہ** ہے حتّٰی کہ لے پالک بچّہ (جب مرد و عورت کے مُعامَلات سمجھنے لگے تو) اس سے بھی **پردہ** ہے البتّہ دودھ کے رشتوں میں پردہ نہیں مَثَلاً رَضاعی (یعنی دودھ کے رشتے کی) ماں بیٹے اور رَضاعی بھائی بہن میں **پردہ** نہیں۔ لہٰذا لے پالک بچّے یا بچّی کو ہجری سِن کے مُطابِق دو سال کی عُمْر کے اندر اندر عورت اپنایا اپنی سگی بہن یا سگی بیٹی یا سگی بھانجی کا کم از کم ایک بار دودھ اس طرح پلا دے کہ اس بچّے یا بچّی کے حَلْق سے نیچے اُتر جائے۔ اس طرح اب جن جن سے دودھ کا رِشتہ قائم ہوا اُن سے پردہ واجِب نہ رہا۔ رضاعی ماں کے معاملے میں تو فِتنے کا اندیشہ کم ہوتا ہے لیکن بقیہ دودھ کے رشتوں میں بعض اوقات پردہ کرنا ہی مناسب ہے جیسا کہ **اعلٰی حضرت**

Go To Index

رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اور بحالتِ جوانی یا اِحتمالِ فتنہ (یعنی فتنے میں پڑنے کے اِمکان کے سبب) پردہ کرنا ہی مناسب ہے کیونکہ عوام کے خیال میں اس (یعنی دودھ کے رشتے) کی ہیبت بَہُت کم ہوتی ہے (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۵) یہ یاد رہے کہ ہِجری سِن کے حساب سے دو برس کے بعد بچّہ یا بچّی کو اگرچہ عورت کا دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلائے گی تو اگرچہ گُناہ گار ہوگی مگر رَضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ثابت ہو جائے گی۔ تفصیلی معلومات کیلئے ''بہارِ شریعت'' جلد 2 حصّہ 7 سے ''دودھ کے رشتے کا بیان'' پڑھ لیجئے۔ نیز رسالہ ''زخمی سانپ'' (20 صَفْحات) کا ضَرور ضَرور ضَرور مُطالَعہ فرما لیجئے۔ گھر کے تمام اَفراد کو میرا سلام عرض کر کے مجھ گُناہ گاروں کے سردار کیلئے دُعائے مدینہ و بقیع و بے حساب مغفِرت کی درخواست کیجئے۔ آپ بھی ان دُعاؤں سے نوازتی رہیے۔

وَالسّلام مع الاکرام

۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ
08-08-2018

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

8 مَدَنی کام (اِسلامی بہنوں کے ذَیلی حلقے کیلئے)

از: مرکزی مجلسِ شورٰی (دعوتِ اسلامی)

﴿1﴾ اِنفرادی کوشش ﴿2﴾ گھر دَرْس ﴿3﴾ بیان یا مَدَنی مذاکرہ ﴿4﴾ مدرسۃُ المدینہ (بالِغات) ﴿5﴾ ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع ﴿6﴾ مَدَنی دَورہ ﴿7﴾ ماہانہ تربیتی حلقہ ﴿8﴾ مَدَنی اِنْعامات۔

﴿1﴾ **اِنفرادی کوشِش** : نئی نئی اسلامی بہنوں پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُنہیں مَدَنی ماحول سے مُنسلِک کیجئے، مُعَلِّمَہ، مُبَلِّغَہ اور مُدَرِّسَہ بنا کر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بڑھایئے۔ وہ اسلامی بہنیں جو پہلے آتی تھیں مگر اب نہیں آتیں، بِالْخُصُوص اُن پر **اِنفرادی کوشش** کر کے اُنہیں مَدَنی ماحول سے دوبارہ وابستہ کیجئے۔ **امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ”دعوتِ اسلامی کا 99 فیصد مَدَنی کام اِنفرادی کوشش سے ممکن ہے۔“

﴿2﴾ **گھر دَرْس** : گھر میں **مَدَنی ماحول** بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار دَرْسِ **فیضانِ سنّت** دینے یا سُننے کی ترکیب فرمایئے (جس میں نامَحرم نہ ہوں)۔ **امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ رسائل سے بھی حسبِ موقع دَرْس دیا جاسکتا ہے۔ (”دورانیہ 7 مِنَٹ۔“ دَرسِ فیضانِ سُنّت کا طریقہ مکتبۃُ المدینہ کے پمفلٹ میں مُلاحَظہ فرمایئے)

﴿3﴾ **بیان یا مَدَنی مُذاکرہ** : ہر اسلامی بہن روزانہ اِنفرادی طور پر یا تمام گھر والوں کو (جن میں نامَحرم نہ ہوں) جَمْع کر کے **امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے سُنّتوں بھرے بیانات اور

مَدَنی مذاکرے نیز ''مکتبۃُ المدینہ'' سے جاری ہونے والے دِیگر مُبلّغین کے سُنّتوں بھرے بیانات ضَرور سنے۔ تربیتی حلقے میں **ماہانہ**، مدرسۃُ المدینہ (بالِغات) میں **ہفتہ وار** اور جامِعۃُ المدینہ (لِلْبَنات) میں **روزانہ** سنّتوں بھرا بیان یامَدَنی مذاکرہ سُنئے۔ (روزانہ سنّتوں بھرا بیان یا مَدَنی مذاکرہ سُننے والوں سے **امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ خوش ہوتے ہیں)

﴿4﴾ **مَدْرَسۃُ الْمَدِینہ** (بالِغات): فی ذَیلی حلقہ کم از کم ایک مدرسۃُ المدینہ (بالِغات) کا اہتمام کیجئے۔

مدرسۃُ المدینہ میں پڑھنے والیوں کا ھَدَف: کم از کم 12 اسلامی بہنیں، (دورانیہ زیادہ سے زیادہ 1 گھنٹہ 12 مِنَٹ) صُبْح 8:00 تا اَذانِ عصْر کسی بھی وَقْت (باپردہ جگہ میں) ترکیب کی جاسکتی ہے۔ دُرُست قراٰنِ کریم پڑھنا سکھانے کے ساتھ ساتھ غُسْل، وُضو، نَماز، سُنّتیں، دُعائیں نیز عورتوں کے شَرْعی مَسائل وغیرہ زَبانی نہیں بلکہ مکتبۃُ المدینہ سے شائع کردہ کتاب ''اسلامی بہنوں کی نَماز'' سے دیکھ دیکھ کر سکھائیے۔ مدرسۃُ المدینہ (بالِغات) ''مَدَنی پھولوں'' (یعنی دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے عنایت کردہ اصولوں) کے مُطابِق قائم کیجئے۔

﴿5﴾ **ھفتہ وار سنّتوں بھرا اجتِماع**: ہفتے کا کوئی ایک دِن مقرّر کرکے ذَیلی حلقہ، حلقہ، علاقہ یا شہر سَطْح پر باپردہ جگہ میں ہفتہ وار **سنّتوں بھرا اِجتماع** کیجئے۔ دن اور وَقْت مخصوص رکھئے۔

شریک ھونے والیوں کا ھَدَف: فی ذَیلی حلقہ کم از کم 12 اسلامی بہنیں (دورانیہ زیادہ سے زیادہ 2 گھنٹے) ہفتہ وار سنّتوں بھرا اِجتماع ''مَدَنی پھولوں'' (یعنی مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) کی

طرف سے عنایت کردہ اُصولوں) کے مُطابِق کیجئے۔ اسلامی بہنوں کو مائیک، میگا فون، سی ڈی پلیئر اور اِیکوساؤنڈ وغیرہ اِستِعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

﴿6﴾ **مَدَنی دَورہ**: ہفتے کا کوئی ایک دن مقرّر کر کے جگہ بدل بدل کر ''مَدَنی دَورہ'' کے ذَرِیْعے نیکی کی دعوت کی سعادت حاصِل کیجئے۔ **کم از کم 7** اسلامی بہنیں (جن میں کم از کم ایک بڑی عُمْر والی ضَرور ہو) اپنے ذَیلی حلقے یا حلقے کے اَطراف میں (پردے کی اِحتِیاط کے ساتھ) گھر گھر جا کر 72 مِنَٹ ''مَدَنی دَورہ'' کی ترکیب بنایئے۔ اِسلامی بہنیں اپنے تمام تر مَدَنی کاموں سے فارِغ ہو کر اَذانِ مغرِب سے پہلے پہلے اپنے گھر پَہُنچ جائیں۔

﴿7﴾ **ماہانہ تربِیَتی حلقہ**: مہینے کا کوئی ایک دِن مقرّر کر کے ڈویژن سَطْح پر تربیتی حلقے کی ترکیب کیجئے۔ (''دَورانیہ 3 گھنٹے'' بہتر ہے کہ سنّتوں بھرا اجتماع، مَدَنی دورہ اور مَدَنی مشورہ والے دن ترکیب نہ بنائی جائے) تربیتی حلقے کے لئے باپردہ جگہ، دن اور وَقْت مخصوص رکھئے۔ مَدَنی پھولوں میں دیئے گئے جدول کے مُطابِق ترکیب بنائی جائے۔ **اِنفِرادی کوشش** کے ذَرِیْعے مَدَنی کام بڑھانے کا ذِہْن دیجئے۔ **8 مَدَنی کام** سمجھا کر اَحسن انداز میں کوئی ذِمّہ داری سونپ دیجئے نیز **امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کی طرف سے جاری ہونے والے ''مَدَنی پھولوں'' کے مُطابِق اسلامی بہنوں کی تربیَت کیجئے۔ **شرکت کرنے والیوں کا ہَدَف فی ذَیلی حلقہ**: کم از کم 12 اسلامی بہنیں۔ **مَدَنی پھول**: سنّتوں بھرا اِجتماع، تربیتی حلقہ وغیرہ عمارت کی گلی کی طرف والے کمرے میں نہ ہو، کیوں کہ راہ گیروں کو آواز پَہُنچ سکتی ہے، نیچے والے یا کسی ایسے محفوظ کمرے کا اِنتِظام

کیجئے کہ آواز گلی میں نہ جا سکے۔

﴿8﴾ **مَدَنی اِنْعامات** : اسلامی بہنوں کیلئے **امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **63 مَدَنی اِنْعامات** نیک بننے کا بہترین نُسخہ ہے۔لہٰذا وَقْت مقرّر کرکے روزانہ **فکرِ مدینہ** کیجئے (یعنی مَدَنی انعامات کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا) رِسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنی ذِمّہ دار اسلامی بہن کو جَمْع کروا دیجئے نیز مکتبۃُ الْمدینہ کی شائع کردہ کتاب ''جنّت کے طَلَب گاروں کے لئے مَدَنی گلدستہ'' کے ذَرِیْعے دِیگر اسلامی بہنوں کو بھی **''مَدَنی اِنعامات''** پر عَمَل کرنے کی ترغیب دِلائیے۔ ہر اِسلامی بہن یہ کوشش کرے کہ وہ **عطّار** کی اَجمیری، بغدادی، مکّی اور مَدَنی بیٹی بننے کا شَرَف پا سکے (اس کی وضاحت رسالہ ''مَدَنی اِنعامات'' میں دیکھ لیجئے)۔ اِنفرادی کوشش کرنے والے **''مَدَنی اِنْعام''** پر عمل کرتے ہوئے ہر ماہ مَدَنی اِنْعامات کے کم از کم **26** رسائل تقسیم کرکے اگلے ماہ وُصول کرنے کی بھی کوشش کیجئے۔ **ھَدَف فی ذَیلی حلقہ:** کم از کم **12** رسائل۔

Go To Index

مآخذ (یعنی جن کُتُب کے حوالے اس رسالے میں دئے گئے ہیں ان کے نام)

#	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
1	قراٰنِ پاک	کلامِ الٰہی		☆☆☆☆☆
	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
2	ترجمۂ کنز العرفان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری		مکتبۃ المدینہ کراچی
3	تفسیر طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری	310ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٠ھ
4	تاویلات اہل السنۃ	امام ابو منصور محمد بن محمد الماتریدی	333ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
5	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی	516ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
6	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی	606ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٠ھ
7	تفسیر قرطبی	امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن احمد قرطبی	671ھ	دار الفکر بیروت
8	تفسیر بیضاوی	امام عبد اللّٰہ بن ابو عمر بن محمد بیضاوی	685ھ	دار الفکر بیروت ١٤٢٠ھ
9	تفسیر نسفی	علامہ محمد بن احمد بن محمود نسفی	710ھ	دار المعرفہ بیروت ١٤٢١ھ
10	تفسیر خازن	علامہ علی بن محمد ابراہیم	741ھ	اکوڑہ خٹک
11	تفسیر جلالین	امام جلال الدین محلی/امام جلال الدین سیوطی	911/863ھ	کراچی
12	تفسیر ابو سعود	علامہ ابو سعود محمد بن مصطفٰی عمادی	982ھ	دار الفکر بیروت
13	تفسیراتِ احمدیہ	علامہ احمد بن ابو سعید جونپوری	1130ھ	پشاور
14	تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حقی بروسی	1137ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
15	تفسیر روح المعانی	علامہ محمود بن عبد اللّٰہ آلوسی	1270ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
16	تفسیر عزیزی	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی	1239ھ	کوئٹہ
17	تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	1241ھ	دار الفکر بیروت ١٤٢١ھ
18	تفسیر خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
19	تفسیر الحسنات	علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری	1380ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
20	تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٥ تا ١٤٣٧
21	بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
22	مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	261ھ	دار الکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
23	ابو داؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	275ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
24	ترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی	279ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
25	نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	303ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
26	ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی	273ھ	دار المعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ

سالِ اشاعت	وفات	مصنف/مؤلف	کتاب	
کراچی ١٤٠٧ھ	255ھ	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی	دارمی	27
دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ	179ھ	امام مالک بن انس اصبحی	موطا امام مالک	28
دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ	211ھ	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	مصنف عبدالرزاق	29
دارالفکر بیروت	235ھ	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ	مصنف ابن ابی شیبہ	30
دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ	241ھ	امام احمد بن حنبل	مسند امام احمد بن حنبل	31
دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ	307ھ	علامہ احمد بن علی بن المثنی موصلی	مسند ابی یعلی	32
مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ	292ھ	امام ابوبکر احمد بن عمرو البزار	مسند بزار	33
دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ	321ھ	علامہ ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی	شرح معانی الآثار	34
موسسۃ الرسالۃ بیروت ١٤٠٧ھ	454ھ	علامہ محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی	مسند شہاب	35
دارالکتب العلمیۃ بیروت	181ھ	علامہ عبداللہ بن مبارک مروزی	الزہد لابن المبارک	36
دارالغد الجدید مصر ١٤٢٦ھ	241ھ	امام احمد بن حنبل	الزہد	37
موسسۃ الرسالۃ بیروت	458ھ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	الزہد الکبیر	38
دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ	//	//	شعب الایمان	39
دارالافاق الجدید بیروت ١٤٠١ھ	//	//	الاعتقاد	40
دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ	739ھ	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبّان	41
المکتبۃ العصریۃ بیروت ١٤٢٦ھ	281ھ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد القرشی	موسوعہ ابن ابی الدنیا	42
دارابن حزم بیروت ١٤٢٦ھ	287ھ	امام ابوبکر احمد بن عمرو	السنۃ	43
دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ	516ھ	علامہ ابومحمد حسین بن مسعود بغوی	شرح السنہ	44
داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ	360ھ	امام سلیمان بن احمد طبرانی	معجم کبیر	45
دارالفکر بیروت ١٤٢٠ھ	//	//	معجم اوسط	46
دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٠٣ھ	//	//	معجم صغیر	47
مؤسسۃ الرسالۃ بیروت	//	//	مسند الشامیین	48
دارالفرقان بیروت ١٤٠٣ھ	//	//	الاوائل	49
دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٣ھ	//	//	کتاب الدعا	50
دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٤ھ	369ھ	علامہ عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان	کتاب العظمۃ	51
دارالمعرفہ بیروت ١٤١٨ھ	405ھ	امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری	مستدرک	52
مکتبہ دارالاقصی کویت	257ھ	امام ابوعلی حسن بن عرفۃ بن یزید عبدی	جزء الحسن بن عرفۃ العبدی	53

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
54	ابن بشکوال	ابوالقاسم خلف بن عبدالملک بن بشکوال	578ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
55	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	430ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
56	اللہ والوں کی باتیں (ترجمہ: حلیہ)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
57	الترغیب فی فضائل الاعمال	امام ابوحفص عمر بن احمد	385ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
58	جامع الاصول	امام مبارک بن محمد ابن اثیر	606ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
59	الفردوس بمأثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی	509ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۰۶ھ
60	مشکاۃ المصابیح	علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	741ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
61	جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی	911ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
62	جامع صغیر	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
63	البدور السافرۃ	//	//	موسسۃ الکتب الثقافیہ ۱۴۲۵ھ
64	مجمع الزّوائد	امام حافظ نورالدین ہیثمی	807ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
65	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین	975ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
66	الجامع لاخلاق الراوی	امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی	463ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
67	جامع بیان العلم وفضلہ	علامہ یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر	463ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
68	عمل الیوم واللیلۃ	امام ابوبکر احمد بن محمد شافعی	364ھ	دارالقبلۃ للثقافۃ بیروت
69	کشف الخفاء	علامہ اسماعیل بن محمد بن عبدالہادی	1162ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
70	الحرز الثمین	علامہ علی قاری	1014ھ	مخطوطہ
71	شرح صحیح مسلم	علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی	676ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
72	فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
73	عمدۃ القاری	علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی	855ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
74	ارشاد الساری	علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی	923ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
75	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	1052ھ	کوئٹہ ۱۴۳۱ھ
76	لمعات التنقیح	//	//	دارالنوادر دمشق
77	فیض القدیر	علامہ عبدالرؤف مناوی	1031ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
78	السراج المنیر	علامہ علی بن احمد بن محمد عزیزی	1070ھ	مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ
79	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری	1014ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
80	مراٰۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
81	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	1420ھ	فرید بک اسٹال لاہور ١٤٢١ھ
82	شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	279ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
83	السیرۃ النبویۃ	امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام	213ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
84	طبقات کبریٰ	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی	230ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٠ھ
85	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٠٨ھ
86	دلائل النبوۃ	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی	430ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ١٤٠٦ھ
87	تاریخ اصبہان	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت
88	معرفۃ الصحابۃ	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ
89	فضائل الصحابۃ	امام احمد بن شعیب نسائی	303ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
90	معجم الصحابۃ	علامہ عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی	317ھ	مکتبۃ دار البیان کویت
91	الکامل فی ضعفاء الرجال	علامہ ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی	365ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
92	سیر اعلام النبلا	علامہ محمد بن احمد عثمان الذہبی	748ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٧ھ
93	البدایہ والنہایہ	علامہ ابن کثیر دمشقی	774ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٨ھ
94	تقریب التہذیب	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	دار العاصمۃ الریاض
95	سبل الہدیٰ والرشاد	امام محمد بن یوسف شامی	942ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٤ھ
96	وفیات الاعیان	علامہ احمد بن محمد بن ابراہیم	681ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
97	الاستیعاب	علامہ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ محمد بن عبد البر	463ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ
98	الاصابۃ	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٥ھ
99	اسد الغابہ	علامہ ابو الحسن علی بن محمد الجزری	630ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤١٧ھ
100	المنتظم	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی	597ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٢ھ
101	مناقب عمر بن الخطاب	//	//	دار ابن خلدون بیروت
102	طبقات کبریٰ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی	973ھ	دار الفکر بیروت
103	الصواعق المحرقۃ	امام احمد بن محمد بن حجر ہیتمی مکی	974ھ	ملتان
104	السیرۃ الحلبیۃ	علامہ نور الدین علی بن ابراہیم حلبی	1044ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ
105	تاریخ المدینۃ المنورۃ	علامہ ابو زید عمر بن شبہ النمیری	265ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٠ھ
106	تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد بن علی بغدادی	463ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ
107	تاریخ دمشق	علامہ ابو القاسم علی بن حسن	571ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٦ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
108	مختصر تاریخ دمشق	امام محمد بن مکرم المعروف ابن منظور	711ھ	دارالفکر بیروت ١٤٠٤ھ
109	اخلاق النبی وآدابہ	علامہ ابو محمد عبداللہ بن محمد اصبہانی	369ھ	دارالکتاب العربی بیروت ١٤٢٨ھ
110	الروض الانف	علامہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی	581ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
111	خصائص الکبریٰ	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی	911ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
112	تاریخ الخلفاء	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
113	الشفاء	علامہ ابوفضل عیاض بن موسیٰ قاضی عیاض	544ھ	مرکز اہل سنّت برکات رضا ہند
114	شرح الشفاء	علامہ علی بن سلطان ملا علی قاری	1014ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
115	مواہب لدنیہ	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	923ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٦ھ
116	الخطط المقریزیۃ	علامہ ابوالعباس احمد بن علی المقریزی	845ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
117	شواہد الحق	علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی	1350ھ	مرکز اہل سنت برکاتِ رضا ہند
118	نورالابصار	شیخ مومن بن حسن مومن شبلنجی	1308ھ	مصطفی البابی الحلبی مصر ١٣٦٧ھ
119	الریاض النضرۃ	علامہ احمد بن عبداللہ محبّ الدین طبری	694ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
120	شواہد النبوۃ	مولانا عبدالرحمٰن جامی	898ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی
121	الاستذکار	امام ابوعمر یوسف بن عبداللہ قرطبی	463ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
122	الاذکار	علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی	676ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
123	مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	1052ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
124	ماثبت من السنۃ	//	//	ادارہ نعیمیہ رضویہ لاہور
125	اخبار الاخیار	//	//	فاروق اکیڈمی گمبٹ خیرپور
126	ازالۃ الخفاء	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	1176ھ	کراچی
127	سوانح کربلا	مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
128	شام کربلا	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی	1404ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
129	کرامات صحابہ	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی	1406ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
130	تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ	مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی	1998ء	کشمیر انٹرنیشنل پبلیکیشنز لاہور
131	ہدایہ	علامہ علی بن ابوبکر مرغینانی	593ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
132	درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	1088ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
133	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی	1252ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
134	عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند	1161ھ	کوئٹہ

	کتاب	مصنف / مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
135	الفتاوی الفقہیۃ الکبری	علامہ احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی	974ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۷ھ
136	منح الروض	علامہ علی بن سلطان محمد ہروی قاری	1014ھ	دارالبشاار الاسلامیہ
137	فتاویٰ رملی	علامہ خیرالدین رملی	1081ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
138	حاشیۃ الطحطاوی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی	1231ھ	کراچی
139	جدالممتار	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
140	فتاویٰ رضویہ	//	//	رضافاؤنڈیشن لاہور ۱٤۱۲ تا ۱٤۲۳ھ
141	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳۷ھ
142	اللمع	علامہ ابونصر عبداللّٰہ بن علی الطّوسی	378ھ	دارالکتب الحدیث مصر ۱۳۸۰ھ
143	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی	386ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٦ھ
144	بہجۃ المجالس	امام ابوعمر یوسف بن عبداللّٰہ قرطبی	463ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
145	رسالہ قشیریہ	امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری	465ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۲ھ
146	کشف المحجوب	امام علی بن عثمان ہجویری، داتا گنج بخش	500ھ	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
147	احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی	505ھ	دارصادر بیروت 2000ء
148	مکاشفۃ القلوب	منسوب بہ امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
149	بحرالدموع	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی	597ھ	دارالفجر دمشق ۱٤۲٤ھ
150	صفۃ الصفوۃ	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
151	عیون الحکایات	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٤ھ
152	التذکرۃ باحوال الموتی	علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی	671ھ	دارالسلام مصر ۱٤۲۹ھ
153	منن کبریٰ	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی	973ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٦ھ
154	تذکرۃ الواعظین	علامہ محمد جعفر حنفی		پشاور
155	حدائق الاولیاء	علامہ عمر بن احمد انصاری	804ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
156	کتاب الکبائر	علامہ محمد بن احمد عثمان الذہبی	748ھ	پشاور
157	اتحاف السادۃ	علامہ محمد بن محمد الحسینی الزبیدی	1205ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
158	المنبہات	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	پشاور
159	القول البدیع	امام ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی	902ھ	مؤسسۃ الریان ۱٤۲۲ھ
160	راحت القلوب	خواجہ نظام الدین اولیاء	725ھ	دہلی
161	مصباح الظلام	امام محمد بن موسیٰ بن نعمان مراکشی	683ھ	دارالمدینۃ المنورۃ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
162	شرح الصّدور	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	مرکز اہل سنّت برکات رضا ہند ١٤٢٣ھ
163	شرح الصدور (اردو)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی
164	روض الرّیاحین	علامہ عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی	768ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
165	سعادۃ الدارین	علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی	1350ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ
166	حجۃ اللہ علی العالمین	//	//	مرکز اہل سنت برکاتِ رضا ہند
167	جامع کرامات الاولیاء	//	//	مرکز اہل سنت برکاتِ رضا ہند
168	الادب المفرد	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٠ھ
169	نخبۃ الفکر	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
170	نہایۃ الارب	علامہ احمد بن عبد الوہاب نویری	733ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
171	برکات آل رسول	علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی	1350ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
172	قصیدۂ نعمانیہ	امام احمد بن حجر مکی شافعی	974ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول
173	جواہر خمسہ	علامہ غوث محمد گوالیاری	970ھ	کراچی
174	تحفۂ اثنا عشریہ	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی	1239ھ	دہلی
175	مطلع القمرین	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبہ بہارِ شریعت لاہور
176	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان	1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٦ھ
177	منتخب حدیثیں	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	1406ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
178	عجائب القرآن	//	//	مکتبۃ المدینہ کراچی
179	شان حبیب الرحمٰن	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
180	اسلامی زندگی	//	//	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣١ھ
181	جاء الحق	//	//	نعیمی کتب خانہ گجرات
182	دیوان سالک	//	//	نعیمی کتب خانہ گجرات
183	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
184	ذوق نعت	علامہ مولانا حسن رضا خان بریلوی	1326ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٩ھ
185	قبالۂ بخشش	مولانا جمیل الرحمٰن خان قادری	1334ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
186	سامان بخشش	مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان	1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
187	وسائل بخشش	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

اللہ

TENSION

ٹینشن سے حفاظت

مدینہ

اَللّٰہُ الصَّمَدُ 100 بار ہر نماز کے بعد پڑھنے والا غموں، دُکھوں، پریشانیوں اور ٹینشن وغیرہ سے محفوظ رہے۔ (اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم)

(اللہ پاک چاہے تو ہی فائدہ ہوگا، یہ ذہن رکھنا ضروری ہے)

محمد الیاس قادری

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net